اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now

باکس میں موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

وصال جاوداں

ملائکہ شیخ

اوائل اگست کے دن تھے...ایسے میں شام کے پہر ہر کوئی اپنے گھروں سے نکلے پارک میں سیر و تفریح کیلئے آئے ہوئے تھے...بچے، بڑے، نوجوان، بزرگ ہر کوئی یہاں پارک میں کچھ نہ کچھ کرتا نظر آرہا تھا...ہر طرف زندگی سے بھرپور قہقہے گونج رہے تھے..ایسے میں ایک گوشے میں خوبصورت پھولوں کے قریب رکھے بینچ پہ ایک شخص جو بلیک پینٹ، بلیک شرٹ، آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے، ایک ہاتھ میں برینڈڈ واچ، دوسرے ہاتھ میں بینڈز وغیرہ پہنے چہرے کی دودھیا رنگت جس پہ ہلکی شیو بنائے، آنکھوں پہ گلاسسز چڑھائے، بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے، تیکھے نین نقوش، مغرور سی ناک، پاؤں میں

جو گرز پہنے،ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے،ہاتھ میں موبائل پکڑے بیٹھا بچوں کو کھیلتا دیکھ مسکرارہا تھا کہ آیا وہ وہاں ہے یا نہیں...ایسے میں وہاں سے گزرنے والا ہر شخص اسی کو دیکھ رہا تھا مگر وہ اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ سب سے بیٹھا بچوں کو کھیلتا دیکھ مسکرارہا تھا.. مگر اگلے ہی سیکنڈ اس کی بے نیاز وہاں بینچ پہ مسکراہٹ سمٹ گئی اور آنکھوں سے گلاسسز ہٹائے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی گہری براؤن آنکھوں سے دیکھتا آگے بڑھنے لگا مگر اگلے ہی پل رک گیا کیونکہ سامنے گراں چار سالہ بچہ خود ہی اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے ہاتھ ہلا کر مسکراتا اپنے باپ کو دیکھا تو وہ بھی اپنے چار سالہ بیٹے کو مسکراتا دیکھ یوشع خود بھی مسکرا اٹھا اور میر ہادی کو تھمز اپ کا اشارہ کر کے وہی دوبارہ بینچ پہ بیٹھ کر اپنے موبائل کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا

ہادی نے بال کو کک ماری اور وہ اڑتی ہوئی دور ایک لڑکی کے پیروں میں جا گری...وہ جو وہاں کال پہ اپنی فرینڈ سے بات کر کے مڑی ہی تھی.. کہ بال کے پیروں میں آکر رکنے پر نیچے جھک کر بال کو اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا...اور ادھر

ادھر دیکھنے لگی کہ کس کی بال ہے...اتنے میں ایک بچہ وہاں بھاگا بھاگا آیا اور اسکی شرٹ کو کھینچ کر اسکو اپنی طرف مخاطب کیا..وہ جو ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی...اپنی شرٹ کے کھینچے جانے پہ نیچے دیکھا تو ایک چار سال کا بچہ جو پھولے پھولے سے گلابی گال، سفید رنگت، چھوٹی سی ناک اور بالکل باپ جیسی گہری براؤن بڑی بڑی سی آنکھوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا...وہ جو اس کو دیکھنے میں مصروف تھی ہادی کے مخاطب کرنے پر اسی کے پاس نیچے بیٹھ گئ..اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی...

آنٹی یہ بال میری ہے مجھے دیدے...وہ جو اب تک ہادی کی آنکھوں میں دیکھنے میں مصروف تھی...ہادی کے ایک بار پھر سے مخاطب کرنے پر اپنے ہاتھ میں پکڑے فٹ بال کو دیکھا اور بال ہادی کو دیدی...وہ جو فوراً وہاں سے بھاگنے لگا تھا المیرا کے مخاطب کرنے پر رک کر اسکو دیکھنے لگا...

آنٹی آپ نے کچھ کہا؟؟

جی بیٹا..آپکا نام کیا ہے؟؟

میرا نام میر ہادی ہے...

میرہادی اس نے زیر لب دہرایا اور اسکے آپنے کانوں میں جیسے خود کی آواز گونجی (میں تو اپنے بیٹے کا نام میرہادی رکھو گی) مگر اگلے ہی پل اپنے خیالوں کو جھٹک کر پھر سے پوچھنے لگی...

آپکا نام کس نے رکھا ہے؟؟

..میرے پاپا نے رکھا ہے

...اووو بہت پیارا نام ہے آپکا بالکل آپکی طرح

ٹھینک یو آنٹی...آپ بھی بہت پیاری ہے..یہ کہتے ساتھ ہی ہادی نے اسکے گال پہ بوسہ دیا..

پہلے تو وہ حیران اور پھر مسکرا کر ہادی کو دیکھنے لگی پھر المیرا نے بھی اس کے پھولے پھولے گلابی گال پہ بوسہ دیا.. جس پر ہادی کھل کھلا کر ہنسنے لگا اور اس کے گال پہ پڑنے والا ڈمپل واضح ہوا...المیرا کچھ کہتی پیچھے سے کچھ بچوں کی آوازیں آنے لگی جو ہادی کو پکار رہے تھے اور بال لانے کا کہہ رہے تھے...

...ہادی نے بال ان کی طرف اچھال دی اور واپس المیرا کی طرف متوجہ ہوا

بیٹا آپ یہاں اکیلے آئے ہو؟

نہیں آنٹی میں اپنے بابا کے ساتھ آیا ہو... میں یہاں روز اپنے بابا کے ساتھ آتا ہو....

اووا چھا اور آپکی ماما...؟

ماں کے ذکر پہ ہادی اداس ہو گیا اور پھر کہنے لگا" وہ نہیں ہے_ بابا کہتے ہیں وہ اللہ میاں کے پاس چلی گئ ہے...

اس کے ایسے کہنے پر المیرا نے بھی اس کو اداس نظروں سے دیکھا اور ہادی کو میر و کہہ کر پکارا.... اپنے میر و کہہ کر پکارے جانے پر ہادی نے اس کو حیرت سے دیکھا... آپ کو کیسے پتا میرا نام میر و ہے... میر و مجھے بس میرے بابا کہہ کر پکارتے ہیں ..

آپکو میرا میر و کہنا برا لگا؟؟؟؟

نہیں آنٹی بالکل بھی نہیں... آپ میرے بابا سے ملے گی؟؟ آپ رکے میں بابا کو لے کر آتا ہو اور ایک سیکنڈ سے بھی پہلے المیرا کی سنے بغیر ہادی وہاں سے یوشع کے پاس بھاگا تھا... المیرا تو منع کرنے لگی تھی کہ میں کیا کرو گی آپکے بابا سے مل کر... مگر ہادی سنتا تو بات تھی... المیرا اٹھ کھڑی ہوئی... اور ہادی کو دیکھنے لگی جو

سامنے کھڑے ایک شخص کی طرف بڑھ رہا تھا...یوشع کی المیرا کی طرف پشت تھی اس لیے وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکی کہ جبھی المیرا کے موبائل پر کال آئی اور وہ کال سنتے ہوئے پارک سے باہر نکل گئی... ————-

ہادی نے یوشع کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور پاپا کہہ کر اسے پکارا...یوشع نے ایک نظر ہادی کو دیکھا اور اللہ حافظ کہہ کر کال ڈراپ کر دی...اور ہادی کی طرف متوجہ ہوا...

کہاں چلے گئے تھے بیٹا آپ؟؟

کہیں نہیں پاپا آپ میرے ساتھ چلے...آپ کو کسی سے ملواتا ہو...ہادی یہ کہہ کر اس کا ہاتھ تھامے آگے چلنے لگا اور اس جگہ پہنچ گیا جہاں وہ تھوڑی دیر پہلے کھڑا المیرا سے باتیں کر رہا تھا...وہاں پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر المیرا ہادی کو کہیں نظر نہ آئی..

بیٹا کس سے ملوانا تھا آپ نے؟؟

بابا پتا نہیں کہا چلی گی آنٹی ابھی یہی تھی...

اچھا چلو کوئی بات نہیں اب ہمیں بھی چلنا چاہیے اندھیرا ہونے لگا ہے...یوشع نے ہادی کو گود میں اٹھایا اور پارک سے باہر آکر اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا...

وہ اپنی گاڑی ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا جب ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا....جو اپنے چھوٹے چھوٹے پھولے گالوں کو اور پھلائے ناراض ناراض سا بیٹھا تھا...یوشع کو معلوم تھا کہ وہ کس بات پہ ناراض ہے... مسکرا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا...

..میرا بیٹا کس بات پہ ناراض ہے...یوشع نے مسکرا کر پوچھا

اپنے کہا تھا کہ اپ مجھے آئسکریم کھلانے لے کر جائے گے اور چاکلیٹس بھی کھلائے گے نہ ہی آپ نے مجھے آئسکریم کھلائی اور نہ ہی چاکلیٹس...اس لیئے میں آپ سے ناراض ہو...مجھے آپ سے بات نہیں کرنی...

یوشع ہادی کے اس طرح کہنے پر زور سے ہنسا اور ہادی کے بال بگاڑتا ہوا کہنے لگا.....

مجھے معلوم ہے جبھی تو ہم آئسکریم پارلر جارہے ہیں آئسکریم کھانے...ہادی ساری ناراضگی بھلائے فوراً خوشی کے مارے تالی بجائی...واؤ بابا بہت مزہ آئے گا...

آئی لو یو بابا

...لو یو ٹو بابا کی جان

اور میری چاکلیٹس..ہادی نے یاد آنے پر پوچھا

...یوشع نے پچھلی سیٹ پر رکھی چاکلیٹس اٹھا کر ہادی کو دی

ہادی بھی چاکلیٹس لے کر جلدی سے یوشع کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا...اور ہادی کے ایسے کرنے پر یوشع اک بار پھر ہنس پڑا...ہادی کے سر پر پیار سے بوسہ دیا اور آئسکریم پارلر کی طرف چل دیے...آئسکریم کھانے اور بھی کافی وقت گزارنے کے بعد تقریباً نو بجے اپنے گھر واپس آگئے

****

یوشع ابھی فریش ہو کر اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتا واشروم سے نکلا تھا..
جب روم کا ڈور نوک ہوا.... کم ان کہتا وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا....ایک
...ملازم اندر داخل ہوا

"صاحب جی کھانا لگا دوں"

ہاں لگا دو" بالوں میں برش پھیرتے جواب دیا.... ملازم 'جی صاحب' کہتا روم
سے چلا گیا....یوشع نے بال بنائے... برش ڈریسنگ ٹیبل پر واپس رکھا اور خود بھی
روم سے نکل کر اپنے بیٹے کے روم کی طرف بڑھا....دروازہ کھول کے 'میر و بیٹا
....آؤ کھانا کھالو' کہا..مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آیا تو روم کے اندر چلا آیا
میر و جس نے ابھی کھٹکے کی آواز سنی تھی..دروازہ کھلنے سے پہلے دوڑ کر صوفے)
(کے پیچھے چھپ گیا تھا
یوشع نے روم میں آکر ادھر ادھر دیکھا کہ کہا گیا تو وہ اسے صوفے کے پیچھے چھپا
....ہوا نظر آگیا...یوشع مسکرایا' صوفے کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا
میر و بیٹا کہا ہو ؟؟ چلو شاباش جلدی سے باہر آجاؤ' بابا کو تنگ مت کرو.... ہادی
صوفے کے پیچھے سے نکلا اور یوشع کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا...یوشع نے اپنے پیچھے

اسکی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا.. مگر پلٹا نہیں تھا.... کیونکہ وہ جانتا تھا"اب اس "کا بیٹا کیا کرنے لگا ہے

ہادی آہستہ آہستہ یوشع کے قریب پہنچ کر اس کے پیروں کو پکڑ کر زور سے بھاؤوں کیا....ہائے اللّٰہ کون ہے..."یوشع بھی بھرپور ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ...ہوئے پلٹا اور سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھا جو ہنسنے میں مصروف تھا

اووہو تو تم ہو' ہائے شرم نہیں آتی اپنے بابا کو ڈراتے ہوئے....یوشع نے کمر پر ....ہاتھ باندھتے ہوئے کہا

....ہاہاہاہا... بابا...ہاہاہا آپ ڈر گئے... آپ اتنے بڑے ہو کر ڈر گئے

یوشع بھی اس کو مسکراتا دیکھ مسکرا اٹھا...ہادی کو گود میں اٹھا کر ہوا میں اچھالا... اسے گھومانے لگا... جس پہ وہ اور زور سے ہنسنے لگا تھا....یوشع تو چاہتا بھی یہی ہے کہ اس کی یہ معصوم سی مسکراہٹ اور یہ شرارتیں کبھی ختم نہ ہو...وہ یوہی ہنستا مسکراتا رہے... چلو اب چل کر کھانا کھا لیتے ہیں.....یوشع نے باری باری میرو ....کے دونوں گالوں کو چوما...اور اسے لے کر روم سے باہر نکل گیا

وہ اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھی...جب ایمان (اسکی دوست) دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی...جب وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی...

کیا ہوا المیرا؟ کیا سوچ رہی ہو؟؟ ایمان نے پوچھا....اور اسکے ساتھ ہی بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گئی...

کچھ نہیں...المیرا نے جواب دیا...

کچھ تو سوچ رہی تھی؟؟ بتاؤ کیا سوچ رہی ہوں؟؟ ایمان نے پھر پوچھا...ذرا ایک منٹ کہیں تم اس بچے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی...جو پارک میں تمھیں ملا تھا....

المیرا نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی اپنی جان سے پیاری دوست کو دیکھا...اور دوبارہ سامنے دیکھنے لگ گئی....

کوئی جواب نہ پاکر ایمان نے ایک بار پھر پوچھا...المیرا سچ بتاؤ تم اسی کے بارے میں سوچ رہی ہو نہ...

ہمم...المیرا نے بس اتنا جواب دیا...

(المیرا جب سے واپس آئی تھی...بس ہادی کو ہی سوچ رہی تھی...اس کی ان آنکھوں کے بارے میں...المیرا نے تو اس سے اب بھی اور بات کرنی تھی.... مگر ...ایمان کی کال پہ وہ باہر آ گئی تھی)

پتا نہیں کیوں مگر اسے وہ بچہ بہت اپنا اپنا سہ لگا تھا...اور سب سے بڑھ کر اس کی "....وہ آئیز"

المیرا کو آج شدت سے کسی کی یاد دلا گئی تھی....اس نے ایمان کو بھی سب بتایا تھا ...ہادی کے بارے میں

مگر وہ اسے کیا کہتی...ایمان سب جانتی تھی اسکی محبت، اسکے عشق اسکی فیلینگز ...کے بارے میں

یار المیرا کیوں سوچ رہی ہو اس کے بارے میں اتنا بس کر دو....ایمان نے اس کو .... سمجھانا چاہا

نہیں ایمان تم نے نہیں دیکھا تھا اس کو....میں نے دیکھا تھا بہت قریب سے...

اسکی وہ آنکھیں گہری براؤن تھی...بالکل اس کے جیسی...اس کا وہ ڈمپل...سب ...سے بڑھ کر اس کا نام میر ہادی

...اسکی آنکھوں کے سامنے ماضی کا ایک لمحہ آیا تھا

المیرا ہمارے بیٹے کا کیا نام رکھوں گی.... المیرا نے فوراً سے پہلے اس کی براؤن) آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا تھا... میر ہادی... مجھے میر ہادی نام بہت پسند ہے... دیکھنا میں تو اپنے بیٹے کا نام میر ہادی ہی رکھوں گی)....

ایمان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی....

المیرا میری جان... مت سوچو اتنا... اتنا سوچ سوچ کر خود کو اذیت مت دو.... اور جہاں تک آنکھوں اور نام کی بات ہے... تو ہر دوسرے دن ہمیں ہمارے ارد گرد میر ہادی نام کے اور یہ براؤن آنکھوں والے بہت ملے گے تو کیا یوہی ہر بار سوچ سوچ کر خود کو اذیت دوں گی... اور یاد کرواؤں ابھی ایک ہفتے پہلے ہی تمھیں ایک بچہ ملا تھا.... میر ہادی نام کا... اسکی بھی تو آنکھیں براؤن تھی... تب تو تم نے اتنا نہیں سوچا تھا.... تو پھر آج کیوں اتنا سوچ رہی ہو....

پتا نہیں ایمان... بس وہ مجھے بہت اپنا اپنا سہ لگا تھا.... ہادی کو دیکھ کر ایسے لگا کہ جیسے وہ میرے سامنے کھڑا ہو.... یہ کہتے ہوئے المیرا کی آواز بھرا گئی... آنکھوں میں بھی نمی تیرنے لگی....

ایمان نے اس کو اپنے گلے لگایا... کیونکہ وہ جانتی تھی.... کہ وہ کبھی بھی المیرا کی تکلیف کو کم نہیں کر سکتی... کبھی المیرا کے دل سے اس شخص کی محبت کو نہیں نکال سکتی...

ایمان کتنے سال ہو گئے ہیں.... وہ تو اپنی لائف میں بہت خوش ہو گا...اور مجھے دیکھوں میں خوش نہیں رہ پاتی...اس کے بغیر ایک ایک پل اذیت بھرا لگتا ہے... میں اس سے ہمیشہ کہتی تھی کہ مجھے اپنی اتنی عادت مت ڈالو...اگر کبھی ہم جدا ہو گئے تو میں تمھارے بغیر کبھی نہیں رہ پاؤں گی....اور وہ کہتا اللہ نہ کرے ہم کبھی الگ ہو...اور آج دیکھوں ہم ایک دوسرے سے کتنے دور ہے... ہم الگ ہو گئے ایمان.... کیا اسے میری یاد نہیں آتی ہو گی... میرے ساتھ گزارے کتنے ہی لمحوں میں سے اسے کوئی ایک لمحہ بھی یاد نہیں آتا ہو گا...المیرا اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر زاروقطار رونے لگی تھی....

.... بس کردو المیرا.. سٹوپ اٹ... خدا کے واسطے بس کردو

ابھی تم نے خود کہا ہے کہ وہ اپنی لائف میں خوش ہو گا.... تو تم کیوں اپنی لائف کو برباد کر رہی ہو...بس کر دو...پلیز مت روؤں...المیرا ابھی اس کی بات سن کر چپ ہو گئی...کیونکہ وہ صحیح کہہ رہی تھی....

...مجھ کو شام سے وہ اک شخص بہت یاد آنے لگا ہے

...دل نے مدت سے جس کو بھلا رکھا ہے

یوشع اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا....اور شام میں کہیں اپنے بیٹے کی بات کو سوچ رہا تھا....(بابا پتا نہیں کہاں چلی گئی...ابھی تو یہیں تھی آنٹی میرو کسی لڑکی سے ملوانے والا تھا... کون تھی وہ؟؟؟ جو میرو سے بات کر رہی تھی....اگر جانتی تھی تو ملے بغیر کیوں چلی گئی... مگر میں تو یہاں کسی کو اتنا جانتا بھی نہیں ہوں...تو پھر کون تھی وہ...؟؟

...ہنہ مجھے کیا...کوئی بھی ہو

...یوشع نے خود ہی اپنی سوچوں کو جھٹک دیا تھا

....کل میرو سے بات کر لوں گا اس بارے میں

یوشع نے چھت سے نظریں ہٹا کر اپنے بیٹے کو دیکھا...جو اس کے سینے پر سر رکھے پر سکون سا سو رہا تھا....

اپنے بیٹے کی پیشانی پہ بوسہ دیا.... سائڈ میں پلو پر لیٹا کر... خود اٹھ کر اپنے لیپ ٹاپ پہ کل آفس میں ہونے والی میٹنگ کی تیاری کرنے لگا... کیونکہ نیند تو اس کو آتی نہیں تھی زیادہ ...

پچھلے کچھ سالوں سے نینداس سے کچھ روٹھ سی گئی

****

آنکھوں پہ گلاسسز چڑھائے،اپنے سینے پہ دونوں بازؤں کو فولڈ کیے،ریڈ شرٹ، بلیو پینٹ میں کار سے ٹیک لگائے یوشع اپنے بیٹے کا انتظار کر رہا تھا....

جب اسکول بیل بجنے پر سب بچے اسکول گیٹ سے باہر نکلے... کوئی اپنی ماں کے پاس... تو کوئی اپنے باپ کے پاس جا رہا تھا.... جبھی میر ہادی بھی باہر آتا یوشع کو دیکھائی دیا.... میر و فوراً سے پہلے دوڑ کر اپنے باپ کے پاس پہنچا.... یوشع نے اسے اپنی گود میں اٹھا کر باری باری اس کے دونوں گالوں پہ پیار کیا....

!السلام و علیکم بابا

....میر و نے بھی سلام کر کے اپنے باپ کہ گال پہ کس کی

!و علیکم السلام

....چلے گھر

ہاں جی...ہادی نے جواب دیا....اور وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گ ئے....

ہادی جب ساڑھے تین سال کا تھا...جب ہی اسکا سکول میں ایڈمیشن کروادیا تھا یوشع نے...کیونکہ ہادی ایک ذہین بچہ تھا...وہ بہت جلد چیزوں کو سیکھ لیتا تھا...

...کبھی تو وہ اپنی باتوں سے بہت بڑا لگتا تھا

ہادی نے آئیز کلر، گال پہ پڑتا ڈمپل اور ذہانت تینوں چیزیں اپنے باپ سے وراثت میں لی تھی...اور بالوں کا کلر جو لائٹ براؤن تھے اپنی ماں سے چرائے تھے...

گھر آ کر ہادی کو چینج کروانے، لنچ کرنے کے بعد، ہادی کو اپنا ہوم ورک کرنے کی ہدایات دیتا.....یوشع اپنے آفس کیلئے دوبارہ نکل گیا

شروع سے ہی میرو کو سکول سے لانے اور لے جانے کی ذمہ داری بھی خود ہی لی ہوئی تھی... کسی ڈرائیور کے ذمہ نہیں لگائی تھی....اس لئے روز صبح اسکو سکول چھوڑنے کے بعد یوشع بھی اپنے آفس چلا جاتا...اور دوپہر میں میر ہادی کو گھر چھوڑ کر دوبارہ آفس کیلئے نکل جاتا....

اور شام جلدی گھر واپس آ کر اپنا سارا ٹائم صرف اپنے بیٹے کے ساتھ سپینڈ کرتا.....تاکہ اسکو کبھی اپنی ماں کی کمی محسوس نہ ہو...

اور ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا... کہ ہادی اپنی ماں کو یاد کرتا ہوں کو نکہ کبھی یوشع نے اسے اپنی ماں کی کمی محسوس ہی نہیں ہونے دی....

شروع سے ہی یوشع اسکی ہر خواہش، ہر ضرورت کو پورا کرتا...یوشع اسے ماں باپ دونوں کا پیار دیتا...

ہاں جب بھی ہادی کو اپنی ماں کی کمی محسوس ہوتی...وہ اپنی ماں کی تصویر کو اپنے سینے سے لگا کر خوب روتا...اور جب جب میر وروتا...یوشع سے بھی ہادی کو ....سنبھالنا مشکل ہو جاتا...... مگر سنبھال لیتا تھا

***

یوشع جب اپنے روم میں داخل ہوا تو میر و بیڈ پہ منہ پھلائے بیٹھا تھا...وہ شام میں ....جب سے پارک سے واپس آئے تھے..وہ یوں ہی منہ پھلائے ہوئے تھا

...یوشع نے اس سے بات بھی کرنا چاہی مگر ہادی نے کچھ نہیں بتایا

....وہ چلتا ہوا اسکے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا اور ہادی کو اپنی گود میں بیٹھایا

...میر و میری جان کیا بات ہے.... کیوں اداس ہو...اپنے بابا کو بھی نہیں بتاؤ گے

بابا آج وہ آنٹی نہیں آئی...مجھے لگا تھا کہ شاید وہ آج بھی آئیں گی.... مگر وہ نہیں آئی...

کونسی آنٹی؟؟؟؟

....بابا وہی آنٹی جو کل پارک میں مجھے ملی تھی

یوشع کو بھی جیسے ابھی یاد آیا کہ اس نے تو خود ہادی سے اس بارے میں بات کرنی تھی...

...بیٹا اپنے کل کیا بات کی تھی؟؟ ان آنٹی سے

...تب ہادی نے یوشع کو المیرا کے ساتھ ہوئی ہر بات بتادی

یوشع کو بالکل حیرانگی نہیں تھی کہ ہادی کو سب کچھ یاد ہے... کیونکہ وہ جانتا ہے

...اپنے بیٹے کی ذہانت کے بارے میں

....اسے فکر اس بات کی ہے کہ میر واس کے بارے میں بہت زیادہ سوچ رہا ہے

بیٹا آپ کیوں اتنا سوچ رہے ہو انکے بارے میں..... کیا پتا وہ روز نہ آتی ہو

پارک...اور اگر آئی بھی ہوگی تو کیا پتا آپکو نہ دیکھی ہو...اتنا بڑا پارک ہے.....

...نہیں آئی ہوگی آپکو نظر

آپ اتنا مت سوچو...اگر آپکی آنٹی کو آپ سے ملنا ہوتا تو وہ آجاتی....یوشع نے

...میر و کو سمجھانا چاہا

....پاپا کیا اب وہ آنٹی مجھے نہیں ملے گی....ہادی نے تھوڑا اداسی سے پوچھا

....پتا نہیں بیٹا...ملنا ہوا تو مل جائے گی

اب آپ یہ اداس ہونا بند کرو...آپکو پتا ہے نہ بابا آپکو اداس نہیں دیکھ سکتے....تو

....ذرا جلدی سے ہنس کے دیکھا دو

....یوشع نے یہ کہتے ہوئے اسکے گدگدی کی...اور وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا

...یوشع نے بھی سکون کی سانس لی کہ اب ہادی کا دھیان اس طرف نہیں جائے گا

.... چلو جلدی سے یہ بتاؤ ہوم ورک کر لیا... سبق یاد کیا تھا

....جی بابا کر لیا

... ہممم گڈ...تو اب ذرا اپنا ورک بھی دیکھاؤ کیسا کیا ہے... غلطی تو نہیں کی

... نہیں بابا دیکھ لینا کوئی غلطی نہیں کی

ہادی گود سے اتر کر اپنا بیگ لینے بھاگا....ورک چیک کرنے اور بھی کافی بات

... کرنے کے بعد یوشع اسے لے کر لیٹ گیا

... چلو اب جلدی سے سو جاؤ...ورنہ پھر صبح آنکھ نہیں کھلے گی

....یوشع نے ہادی کا دھیان اب اس طرف سے ہٹا لیا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

....ہادی نے بھی مسکرا کر اسکے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی

یوشع بھی مسکراتا ہوا....اسکی پیشانی پہ بوسہ دیکر...اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا

ہوا....خود بھی آنکھیں بند کر گیا....

****

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کھولے کھڑی چاند کو تک رہی تھی....اک نظر بیڈ پہ

ڈالی...جہاں ایمان دنیا جہاں سے بے خبر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی

تھی...وہ دوبارہ سے چاند کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی....المیرا کو افسوس تھا کہ وہ

آج پارک نہ جا سکی....میر ہادی سے ملنے.... صبح اٹھتے ہی اسکی آنکھوں کے سامنے

ہادی کا چہرہ آیا تھا...اس نے سوچا تھا کہ شام کو پارک ضرور جائے گی... مگر شام

کافی دیر تک آفس میں کام کرنے کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گئی تھی...رات ہونے کی

وجہ سے وہ گئی نہیں...

وہ روز تو پارک نہیں جاتی تھی... کل بھی اتوار ہونے کی وجہ سے چلی گئ تھی... کل بھی کئ مہینوں بعد ہی وہ پارک گئ تھی... اور ہادی سے ملاقات ہو گئ... جو کل سے ہی اسکی سوچوں پہ حاوی تھا....

گھڑی پر نظر پڑی... جو دو سے اوپر کا وقت بتا رہی تھی... اپنے سارے خیالوں کو جھٹک کر وہ واشروم میں وضو کیلئے چلی گئ... تہجد ادا کی... اور سونے کیلئے لیٹ گئ....

*****

آج اسکو ہادی سے ملے ایک ہفتہ ہو گیا تھا.... دوپہر کا وقت تھا... وہ اپنے کمرے میں رکھی کرسی کی بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھی تھی... اس پورے ہفتے میں وہ پارک نہیں جا سکی تھی..... آج اتوار تھا اور اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ آج ضرور پارک جائے گی....

****

اور دوسری طرف ہادی بھی اب تقریباً المیرا کو بھول گیا تھا...وہ روز پارک جاتا رہا ہے... مگر المیرا کہی نہیں دیکھی....اس لئے وہ بھی اب مایوس ہو گیا تھا.... مگر ....اسکو ایسا لگتا تھا کہ شاید ضرور ملاقات ہو گی....ان آنٹی سے

مگر ناامیدی تو کفر ہے... ہمیں کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے....اور ایسا ہی ہادی نے بھی کیا...اس نے امید نہیں چھوڑی...اور اب جلد ہی ہادی کی ملاقات المیرا ....سے ہونے والی تھی

****

شام کا وقت ہو گیا تھا...ہادی روز کی طرح یوشع کے ساتھ پارک آگیا تھا....اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گیا....اور وہ ہر بار کی طرح بینچ پہ بیٹھا ہادی کو کھیلتا ہوا دیکھ رہا تھا...جب اچانک یوشع کو اپنی طرف کچھ لڑکیاں آتی دکھائی دی...جو شکل سے ہی چھچھوری لگ رہی تھی....یوشع کا دھیان ہادی کی ....طرف سے ہٹ گیا...اور یہی اسکی غلطی تھی

جب اچانک ہادی کو المیرا دور ایک بینچ پہ بیٹھی نظر آئی...جو اسی کو کھیلتا ہوا دیکھ رہی تھی....ہادی نے المیرا کو ایک ہی نظر میں پہچان لیا تھا

ہادی نے ایک نظر اپنے باپ پہ ڈالی جو لڑکیوں سے بات کرنے میں مصروف تھا...ہادی ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر المیرا کے پاس پہنچا....اور وہیں اس کے پاس بینچ پہ چڑھ کر بیٹھ گیا...

السلام علیکم آنٹی! کیسی ہو آپ؟ کہاں تھی آپ اتنے دنوں سے؟ ہادی نے ایک ہی ساتھ سارے سوال کر ڈالے...اور وہ ہادی کے اتنے سوالوں پہ مسکرا کر جواب دینے لگی...

وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہو..آپ کیسے ہو؟؟ اور میں آپ کو ابھی تک یاد ہو؟؟؟

...میں اپکو بھولا ہی کب تھا...ہادی نے جواب دیا

...المیرا کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی ہادی کے جواب پہ

کچھ دیر بعد بولی بھی تو یہ "کیا میں سچ میں اپکو یاد ہو...مطلب ون ویک ہو گیا ہے..."

جی آپ مجھے یاد ہو...کیا آپ نے مجھے یاد نہیں کیا؟؟

میں نے بھی اس کیوٹ بے بی کو بہت سارا مس کیا....المیرا نے پیار سے اس کے پھولے ہوئے گلابی گالوں کو کھینچا...جو ہلکے سے کھینچے جانے پر گلابی سے لال ہوگئے تھے...

....اور ہادی تو مانو جیسے بہت خوش ہوگیا تھا المیرا کے جواب پہ

پھر آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی؟؟؟ میں یہاں روز آتا رہا ہوں...مگر آپ نہیں آئی...

سوری بیٹا میں نہ جوب کرتی ہو...تو آفس سے پھر دیر سے آف کرتی ہو...اور پھر رات ہو جاتی ہے...اس لئے نہیں آئی...سوری

...اووو اچھا تو کیا آپ میرے بابا کے آفس میں کام کرتی ہیں

نہیں بیٹا..اتنا بڑا شہر ہے یہاں کوئی ایک آفس تھوڑی ہے...میں کہیں اور کام کرتی ہوں...اور ویسے بھی میں تو آپکے بابا کے بارے میں جانتی بھی نہیں ہوں...کہ وہ کون ہے..؟؟؟

آنٹی آپ مجھ سے ملنے آیا کرے گی...ہادی نے بہت چاہت سے پوچھا...اور المیرا انکار نہ کرسکی...وہ بچے کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی....

ہاں ضرور آؤ گی میں پرومس تو نہیں کرتی کہ روز آؤ گی آپ سے ملنے... مگر ہاں

....جب بھی میں آفس سے جلدی فری ہو گی تو ضرور آیا کرو گی آپ سے ملنے

.... سچی

....مچی

ویسے آپکے بابا کا کیا نام ہے بیٹا...؟؟؟

.....اور اس سے پہلے کہ ہادی جواب دیتا...ایمان وہاں آئی تھی

بیٹا ان سے ملو... یہ میری دوست ہے ایمان...اور ایمان یہ ہی ہے وہ میر ہادی....

......المیرا نے دونوں کا تعارف

...کا تعارف کروایا

...ہادی نے سلام کیا اور ایمان نے بھی مسکرا کر اسکے سلام کا جواب دیا

....ماشااللہ آپ بہت پیارے ہو

... تھینک یو آنٹی

ہادی نے اپنی تعریف پر شرم سے سرخ ہوتے گال کے ساتھ ایمان کا شکریہ ادا کیا...

یار اب چلے رات ہونے والی ہے... میری طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی.....

کیا ہوا ہے تمھیں.. ابھی تک تو بالکل ٹھیک تھی... المیرا پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی...

...پتا نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے

اوکے پھر چلتے ہیں... المیرا ہادی کی طرف متوجہ ہوئی.. جو پہلے سے ہی دونوں کو دیکھ رہا تھا...

اچھا بیٹا پھر ملاقات ہو گی..... اب میں چلتی ہو... اپنا خیال رکھنا.... المیرا نے اسکے دونوں گالوں پہ بوسہ دیا....

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

...ہادی نے بھی المیرا کے گال پہ کس کی

...آپ بھی اپنا بہت سارا خیال رکھنا آنٹی

....اللہ حافظ

....وہ دونوں باہر کی طرف چل دی

تب کہیں ہادی کو بھی اپنے بابا کا خیال آیا...اس نے آسمان کو دیکھا جہاں بس اندھیرا ہونے والا تھا.....

ہادی فوراً سے پہلے اپنے بابا کے پاس بھاگا تھا... مگر وہاں کوئی نہیں تھا...نہ اس کے دوست اور نہ ہی اس کے بابا....ہادی نے ادھر ادھر دیکھا... مگر یوشع کہیں نظر نہ آیا...اور ہادی وہیں کھڑا رونے لگا...

وہ لڑکیاں جو یوشع کے پاس آئی تھی... جنگلی بلیوں کی طرح یوشع سے چمٹ ہی گئی تھی...ان لڑکیوں سے کافی دیر سر کھپانے کے بعد بہت مشکلوں سے وہاں سے بھیجا...اور بچوں کی طرف دیکھا...وہ جو لڑکیوں کو وہاں سے بھیجنے پہ ابھی سکون کا

سانس بھی نہ لیا تھا... کہ ہادی کو وہاں نہ پا کر بے قرار ہو گیا...اور دوڑ کر بچوں کے پاس پہنچا....

...بچوں ہادی کہاں گیا آپ سب کے ساتھ ہی کھیل رہا تھا نہ

انکل یہی تھا ہادی پھر پتا نہیں کہاں چلا گیا.... ان بچوں میں سے ایک نے جواب دیا....

...اس بچے کا جواب سن کر تو جیسے یوشع کو سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا

کیا مطلب پتا نہیں ہے... آپ سب کے ساتھ ہی کھیل رہا تھا... دھیان رکھنا چاہیے تھا نہ کہ کہاں جا رہا ہے ہادی....

یوشع نے سخت لہجے میں پوچھا.... بچے تو یوشع کی سخت آواز سن کر ہی ڈر گئے تھے...ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے.... یوشع کو بھی اپنے سخت رویے کا احساس ہوا... تو بچوں کو وہیں چھوڑتا دوسری سائڈ پہ ہادی کو ڈھونڈنے نکل گیا....)

ہادی یہی کھڑا روتا ہوا اپنے باپ کو پکار رہا تھا... ارد گرد سے گزرنے والے ہادی کو ہی دیکھ رہے تھے... مگر کوئی بھی قریب نہیں آیا....

اب مکمل طور پر اندھیرا ہو چکا تھا... پارک کی لائٹس اون کر دی گئی تھی... بہت کم ہی لوگ اب پارک میں رہ گئے تھے....

یوشع تھوڑی دیر بعد واپس اسی جگہ آیا... تو ہادی دور سے ہی یوشع کو کھڑا نظر آ گیا تھا.... یوشع نے جیسے اب سکون کا سانس لیا.... میر ہادی پکارتا آگے بڑھا... ہادی نے بھی جیسے ہی یوشع کی آواز سنی پیچھے مڑ کر دیکھا..... اپنے بابا کو دیکھ کر بھاگتا ہوا یوشع کے پاس پہنچا....

یوشع نے اسے گود میں اٹھا کر خود میں زور سی بھینچا... ہادی بھی زور سے یوشع کے گلے لگا اور زار و قطار ہچکیوں سے بابا کر کے رونے لگا....

یوشع کے دل کو قرار مل گیا تھا... یوشع نے دیوانہ وار اسے چوما....

کہاں چلے گئے تھے میری جان... تم نے تو بابا کی جان ہی نکال دی تھی... بتا کر نہیں جا سکتے تھے اگر کہیں بھی جانا تھا تو... ہادی بس رونے میں مصروف تھا... کوئی جواب نہ دیا.... یوشع نے اپنے رب کا شکر ادا کیا ہادی کے ملنے پر... یوشع کے اندر اب ہمت نہیں تھی کسی بھی اپنے کو کھونے کی... چند ہی منٹ میں یوشع کی تو جان گلے میں اٹک گئی تھی.....

بس میری جان بابا آپ کے پاس ہے... بالکل چپ...یوشع نے ہادی کے آنسو
...صاف کیے...اور ایک بار پھر اسکو چوما...اسکی پیٹھ کو سہلایا

....ہادی بھی بہت ڈر گیا تھا...یوشع کو وہاں نہ پاکر...ہادی یہاں جانتا ہی کس کو ہے
یوشع کو ایسے لگا جیسے ہادی کی گردن اسکے کندھے پہ سے نیچے کی طرف لڑھک
رہی ہے....یوشع نے اسکو خود سے الگ کیا...تو ہادی بے ہوش ہو چکا تھا...یوشع
....نے اسکے گال کو تھپتھپایا.... مگر وہ ہوش میں نہ آیا
....یوشع اسے لے کر باہر کی طرف دوڑا

وہ اپنے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا....جب اپنے بیٹے کو بیڈ پہ سوئے
....ہوئے دیکھا...دو گھنٹے ہو گئے تھے... مگر ہادی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا

پارک سے نکل کر یوشع سیدھا ہوسپٹل گیا تھا ہادی کو لے کر...ڈاکٹر نے بتایا
گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے...آپکا بیٹا کسی خوف کے زیر اثر بے ہوش ہوا
....ہے....دو سے تین گھنٹوں میں ہوش آجائے گا

اوراب اسکو گھر واپس آئے دو گھنٹے ہو گئے تھے... مگر ہادی کو اب تک ہوش نہیں آیا تھا....

وہ قدم قدم چلتا ہادی کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا...اسکی پیشانی کو چوما....یوشع ہادی کو ہی دیکھ رہا تھا...جب تھوڑی دیر بعد ہادی کی پلکوں پہ جنبش ہوئی....یوشع اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا....ہادی بند آنکھوں سے بابا پکارنے لگا....

میرو بابا ادھر ہی ہے...آنکھیں کھولو شاباش....

وہ بس بابا پکار رہا تھا اور اپنی گردن کو بائیں دائیں گھمانے لگا....

میرو اٹھو.....یوشع اسکو اس طرح کرتے دیکھ ڈر گیا تھا....

جب اچانک ہادی نے آنکھیں کھولی....اور اٹھ کر ایک بار پھر یوشع کے گلے لگ کر رونے لگا....

بابا آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گے....

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا...میں کیوں جاؤں گا آپ کو چھوڑ کر.....میں کہیں نہیں جارہا یہی ہو آپکے پاس....یوشع نے اسے خود سے دور کر کے اسکے آنسوں صاف کیے....

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

....یوشع کو اب صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ ہادی کتنا ڈر گیا تھا

....بہت مشکلوں سے یوشع نے ہادی کو چپ کروایا تھا

*****

المیرا روم میں داخل ہوئی.... ہاتھ میں چائے کی ٹرے اور کچھ دیگر لوازمات کے ساتھ....

اب کیسی طبیعت ہے.... ایمان جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی... المیرا کی آواز پر اٹھ کر بیٹھ گئی...

....ہمم اب ٹھیک ہو

اچھا یہ لو چائے اور کچھ کھا لو... پھر ٹیبلٹ لے کر سو جانا... المیرا بھی اسی کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی....

...دونوں نے اپنے چائے کے کپ اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیے تھے

....مگر پی نہیں تھی... بس پکڑے رکھی

...المیرا

....ہممم

ہادی سچ میں بہت ہی خوبصورت ہے.....اسے دیکھ کر کوئی بھی باآسانی اس کی طرف اٹریکٹ ہو سکتا ہے...کچھ پل کیلئے تو میں بھی اسے دیکھ کر مبہوت ہو گئی تھی...کہ واقع کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے.....میں نہیں جانتی کہ شہری ....کیسا ہے...میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا...بس صرف تم سے سنا ہے

....دیکھنا چاہو گی وہ کیسا ہے؟؟؟المیرا نے اسکی بات پہ اس سے پوچھا

... تمھارے پاس تصویر ہے اس کی....ایمان نے کچھ حیرت سے پوچھا

کیونکہ جب شروع میں ایمان نے کہا تھا کہ اسکی کوئی پک دکھاؤ تو المیرا نے یہ کہہ .....کر ٹال دیا تھا کہ میرے پاس نہیں ہے

...ہاں ہے

...تو تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا....ایمان نے کچھ غصے سے کہا

....نہیں جھوٹ نہیں بولا تھا...بس میں نے خود نہیں دکھائی تھی

کیوں؟؟؟

...تم اس بات کو چھوڑو...بس یہ بتاؤ دیکھنا ہے یا نہیں

نہیں...مجھے کوئی شوق نہیں ہے ایسے انسان کو دیکھنے کا جس نے میری دوست کا دل دکھایا ہو....

تم اب تک اسکی پک کو دیکھتی ہوں...ایمان نے ناجانے کس احساس کے تحت پوچھا....

نہیں میں نہیں دیکھتی...بس شروع شروع میں دیکھتی تھی اس کے بعد نہیں دیکھا....اس کو دیکھ کر وہ سب یاد آجاتا ہے...اسکے ساتھ گزارا ایک ایک پل...اور وہ اذیت بھرا دن جو میرے لئے بہت تکلیف دہ ہے.....

یہاں پہ یہاں درد ہوتا ہے جب اس دن کے بارے میں سوچتی ہو...المیرا نے اپنے دل کہ مقام پہ انگلی رکھ کر کہا....المیرا کی آواز میں نمی تھی...آنکھوں میں اذیت تھی.... شکوہ تھا

ایمان نے نظریں چرائی....

المیرا اسے بھول جاؤ....

تمھیں لگتا ہے محبت کو بھلانا اتنا آسان ہے اور وہ تو محبت نہیں عشق ہے میرا...

میرے لئے میرا سب کچھ تھا... میں چاہ کر بھی اسے بھلا نہیں پاتی... جتنا اسے بھولنے کی کوشش کرتی ہو... وہ اتنا ہی یاد آتا ہے...

پلیز المیرا کوشش کرو... کوشش کرنے سے کیا کچھ نہیں ہو جاتا ہے.... تم کب تک اسکی یادوں کے سہارے زندگی گزاروں گی... میری جان کسی کی یادوں کے سہارے ساری زندگی نہیں گزرتی...

میری مانو تو جہان کو جواب دے دوں.... تم جانتی ہو وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے... پچھلے چار سالوں سے وہ تمھارے جواب کا منتظر ہے... کب تک اسے یوں خوار کرو گی... اسے ہاں میں جواب دے دوں... وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا... وہ تمھاری دل سے عزت کرتا ہے...

دیکھنا وہ تمھارے دل سے شہری کی محبت کو نکال دے گا... اور خود اس دل کا بادشاہ بن جائے گا... وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا....

جہان کو اپنا نصیب سمجھ کر قبول کر لو... اس رب کی رضا پہ راضی ہو جاؤ...

موواون کرو اپنی لائف میں... ایک لڑکی کا اکیلے اس دنیا میں رہنا کتنا مشکل ہے...

تم اچھی طرح جانتی ہو...اسے ہمیشہ کسی مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اس دنیا میں سروائیو کرنے کیل ئے...اور وہ مضبوط سہارا جہان کے علاوہ کوئی نہیں ہے...جہان ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے ....

ایمان چپ تھی...المیرا نے کوئی جواب نہیں دیا...ایمان نے بھی پھر کوئی بات نہیں کی....دونوں چپ تھی...اب ان کے درمیان خاموشی تھی...گہری خاموشی....اور المیرا کی لائی ہوئی چیزیں یوہی پڑے پڑے ٹھنڈی ہو گئی تھی .....

****

ZNZ
Zubi Novels Zone

یوشع بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لیپ ٹوپ کو گود میں رکھے کام کر رہا تھا...اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو اسکے بازو کو پکڑے بازو پہ ہی سر رکھے بیٹھا اپنے بابا کو کام کرتا ہوا دیکھ رہا تھا....یوشع نے ایک نظر اپنے موبائل پہ ڈالی جو گیارہ کا ٹائم بتا رہی تھی....اب ہادی کافی حد تک سنبھل گیا تھا....اور اس میں ہاتھ یوشع کا ہی تھا ....

ہادی بار بار ایک نظر لیپ ٹوپ کی سکرین کو دیکھتا تو کبھی یوشع کو...یوشع نے بھی ہادی کی یہ حرکت نوٹ کی تھی مگر وہ پوری طرح اپنے کام میں بزی رہا....اور

...ہادی کو لگ رہا تھا کہ شاید بابا مجھے اگنور کر رہے ہیں

... بھلا ایسا بھی کبھی ہو سکتا ہے کہ یوشع اپنے بیٹے کو اگنور کرے

جب ایک بار پھر ہادی نے وہی حرکت دہرائی تو اس دفع یوشع نے بھی میر و کو دیکھا...اور سمائل پاس کی...ہادی کیلئے تو یہ بھی بہت تھا...وہ واپس سے یوشع

....کے بازو پہ سر ٹکا کر بیٹھ گیا

....بابا

جی بابا کی جان..... نیند آئی ہے کیا آپ کو...یوشع نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا..

....اور پھر سے لیپ ٹوپ کی طرف متوجہ ہو گیا

.... نہیں بابا مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے

اب کی بار یوشع نے نہ ہی ہادی کی طرف دیکھا اور نہ ہی کچھ کہا....بس اپنے کام

....میں بزی رہا...وہ اپنے کام کو آخری ٹچ دے رہا تھا...اس لئے کچھ نہیں کہا

.... مگر معصوم ہادی کو لگا کہ شاید بابا نے بات نہیں کرنی...رونی صورت بنائی گئ

یوشع نے تقریباً پانچ منٹ بعد لیپ ٹوپ کو آف کر کے سائڈ پہ رکھا...لائٹس اوف کی...زیرو نائٹ بلب اون کر کے بستر پر لیٹ گیا...بیچارا امیر وبس ابھی تک یہ ہی سوچ رہا تھا کہ آج بابا نے بات نہیں سنی...کیونکہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ یوشع ہادی کی کسی بات کو اگنور کرے...اور ہادی کے سوالوں کے جواب نہ دے....اب شاید ہادی سچ میں رو دیتا...اگر یوشع ہادی کا سر اپنے بازو پہ نہ رکھتا.....

یوشع نے ہادی کو خود میں بھینچا...اس کے ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے کر کے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا....

افففف بابا... چھوڑے مجھے...میری ہڈیاں...یوشع نے مسکراتے ہوئے اس پہ اپنی گرفت ہلکی کی...

ہمم تو اب بتاؤ کیا بات کرنی تھی آپ نے....

بابا مجھے لگا شاید آپ نے بات نہیں کرنی....ہادی نے معصومیت سے کہا....

اور آپ کو ایسا کیوں لگا...

....وہ آپ نے جواب نہیں دیا تھا

.....ایسا کبھی ہوا ہے میں نے اپنے بیٹے کی کسی بات کو اگنور کیا ہو

... نہیں بابا

....تو چلو اب جلدی سے بتاؤ کیا بات کرنی تھی

ہادی نے بتانا شروع کیا اور آج پارک میں المیرا سے ہوئی اپنی ملاقات کے بارے میں بتا دیا....

یوشع اب چپ تھا...وہ ایک لفظ نہیں بولا...جب کافی دیر بھی یوشع نے کچھ نہیں کہا تو ہادی کو ہی بولنا پڑا...

بابا کیا آپ کو میرا آنٹی سے ملنا اچھا نہیں لگتا...ہادی نے نہ جانے کس احساس کے تحت پوچھا...یا شاید یوشع کے کچھ نہ کہنے پہ....

.....آپ کو آنٹی سے ملنا اچھا لگتا ہے

...جی بابا وہ بہت اچھی ہے... مجھ سے پیار کرتی ہے

....اوکے پھر آپ مل لینا...میں آپکی خوشی میں خوش

...سچ بابا

ہمم...

تھینک یو بابا....

بابا....

یوشع دوبارہ کسی سوچ میں گم تھا...جب ہادی نے پکارا...

ہمم...

بابا ہم کراچی کیوں نہیں چلے جاتے واپس...ہم یہاں کیوں رہتے ہیں...؟؟ یہاں کوئی بھی نہیں ہے...؟؟ بڑے پاپا، بڑی ماما، زاور اور وہ کیوٹ بے بی ذیان سب وہاں ہے...بابا مجھے یہاں نہیں رہنا...ہم سب کے پاس چلتے ہیں...میری ماما بھی نہیں ہے جو میرے ساتھ کھیلتی....وہاں بڑی ماما ہے جو مجھے پیار کرتی ہے....ہادی نے یوشع کے سینے میں منہ چھپایا....

یوشع نے بھی میرو کو اپنے گھیرے میں لیا...

ہم وہاں نہیں جا سکتے......

کیوں نہیں جا سکتے...؟؟؟ میرو پیچھے ہوا...مجھے نہیں پتا مجھے جانا ہے...بس جانا ہے...مجھے بڑے پاپا کے پاس جانا ہے...مجھے نہیں رہنا یہاں.....

....میں نے کہا نہ ہم نہیں جا سکتے

مگر مجھے جانا ہے.... جانا ہے...آپ مجھے بھیج دے...آپ مت جائے..."میں

.... بڑے پاپا کے پاس رہو گا

....میرو نے ذدی لہجے میں کہا

بس کرو میرو...جب کہا ہے نہیں جانا تو بس نہیں جانا...ایک دفع کی سمجھ نہیں

آتی....اب اگر دوبارہ ضد کی تو مار پڑے گی......."

آج یوشع نے اسے ڈانٹا تھا...ان چار سالوں میں آج میرو نے یوشع سے ڈانٹ

... کھائی ہے

میرو یوشع سے پیچھے ہوا...جب کہی جا کے یوشع کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس

ہوا......اس نے ہادی کی آنکھوں میں دیکھا...جو پانی سے بھری ہوئی تھی...میرو کو

... بھی کہا عادت تھی ڈانٹ کھانے کی یوشع سے

...یوشع کے دل نے اس کو ملامت کیا...اپنے بیٹے کو ڈانٹنے پر... مگر وہ بھی مجبور تھا

اسے غصہ اس بات پر نہیں آیا تھا کہ ہادی کراچی جانے کی ضد کر رہا ہے...بلکہ اس بات پہ آیا کی ہادی نے یوشع سے دور جانے کی بات کی...وہ کہہ رہا ہے کہ وہ یوشع کے بغیر رہ لے گا بڑے پاپا کے پاس....

یوشع کا ہے بھی کون ہادی کے علاوہ...جواب ہادی نے بھی دور جانے کی بات کر دی...

یوشع نے میر و کو خود کے قریب کرنا چاہا... جس پہ وہ اور دور ہو گیا....

میر و ادھر آؤ بیٹا...شاباش...

مجھے نہیں آنا...آپ نے مجھے ڈانٹا ہے...مجھے آپ سے بات نہیں کرنی....

وہ اور دور ہوا... مگر اب کی بار یوشع نے اسے خود کے قریب کر لیا....اس کے آنسو صاف کیے...اس کے ماتھے اور گال پہ بوسہ دیا....اور اسے خود میں بھینچا...آئی ایم سوری...میں ڈانٹنا نہیں چاہتا تھا... مگر پتا نہیں چلا...سوری... مگر آپ نے بھی تو مجھ سے دور جانے کی بات کی تھی.....آپکو پتا ہے بابا آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے....اب دوبار مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا....

سوری بابا میں کہیں نہیں جاؤں گا آپ کو چھوڑ کر....

ہم بڑے پاپا اور باقی سب کو یہی بلا لیتے ہیں پھر تو آپ کا دل لگ جائے گا ”

”....نہ

’...سچ بابا آپ سب کو یہاں بلا لے گے

‘ ....ہاں جی

....اووو پھر تو بہت مزہ آئے گا

....ہاں بہت .... چلو اب سو جاؤ

....پھر صبح آنکھ نہیں کھلے گی

....میرو نے یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی

ملنا پڑے گا تم سے آخر کون ہو تم...جو میرے بیٹے کے قریب آنے کی کوشش"
کر رہی ہو....اگر تمھاری وجہ سے میرے بیٹے کو کوئی تکلیف پہنچی...تو تم جو کوئی
بھی ہو....اس صفا ہستی سے نام مٹا کر رکھ دوں گا تمھارا......"یوشع دل میں خود
....سے مخاطب تھا

"....تم زندگی ہو میری...یوشع نے میرو کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیا"

....اور آپ میری...میرو نے سر اٹھا کر کہا"

'....تم سوئے نہیں

...نہیں بابا نیند نہیں آ رہی

...ہوشع نے اس کا کان پکڑ کے ہلکا سا مروڑا

.....ہائے...میرا کان

......نوٹنکی با" یوشع نے ہادی کے کان کو چھوڑا

...جو ہلکا سا مروڑے جانے پر ہی سرخ ہو گیا تھا

....ہادی نے دوبارہ یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی

****

اگلے دن تقریباً رات نو بجے کراچی کے ڈیفنس علاقے میں عالیشان سے بنگلے میں لاؤنج میں ترتیب سے رکھے صوفوں میں سے ایک صوفے پر علی رف سے حلیے میں بیٹھا اپنے ڈیڑھ سال کے بیٹے ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا....اور گاہیں بگاہیں اپنی نگاہ سامنے سنگل صوفے پر بیٹھے چار سال کے زاور پہ بھی ڈال لیتا.....جو منہ پھلائے پچھلے آدھے گھنٹے سے بیٹھا تھا....وجہ آئسکریم کھانے کی ضد کی گئی تھی...اور ضد پوری بھی کر دی جاتی مگر زکام اور کھانسی کی وجہ سے علی

نے آئسکریم کھانے سے منع کیا تھا...زیادہ ضد کرنے پر علی نے ڈانٹ دیا اور جب

سے وہ اپنے باپ سے ناراض بیٹھا تھا....

علی نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے زینب ہاتھ میں کافی کا کپ

پکڑے نکل رہی تھی...زینب نے مسکرا کر علی کی طرف دیکھا....

علی نے بھی جان سے زیادہ عزیز اپنی بیوی کو دیکھا... جس نے زندگی کے ہر موڑ پر

علی کا ساتھ دیا تھا... پھر چاہے وہ موڑ غم کا ہو...یا خوشی کا..... زینب نے کبھی علی کو

تنہا نہیں چھوڑا تھا...

علی نے بھی مسکراہٹ پاس کی..... زینب نے کپ لا کر علی کو دیا...اور اس کے

ساتھ ہی صوفے پر براجمان ہو گئی...ذیان کو اپنی گود میں لیا...اشاروں اشاروں

میں زاور کے موڈ کا پوچھا... علی نے خاموش رہنے کا کہا....

زینب بھی چپ ہو گئی.... کیونکہ وہ جانتی ہے زاور علی کے علاوہ کسی کے قابو نہیں

آتا...زینب کے تو بالکل بھی نہیں.... وہ اب ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف

ہو گئی... علی نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے زاور کو دیکھا....

زاور... علی نے پکارا....

....زاور نے نظریں اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا....اور واپس سے نظریں جھکا لی

بیٹا جو اپنے ضد لگائی ہے وہ تو میں کبھی پوری نہیں کروں گا...میں نے کبھی

آئسکریم کھانے سے منع کیا... نہیں کیا نہ...میں منع کر رہا ہو تو آپکی طبیعت کی وجہ

سے.... جب آپ ٹھیک ہو جاؤ گے...میں خود آپکو لے کر جاؤں گا...پھر جتنی

....چاہے...اتنی آئسکریم کھالینا...میں منع نہیں کروں گا

زاور نے نگاہیں اٹھائیں...اپنے باپ کو دیکھا... علی نے زاور کی آنکھوں میں

دیکھا...جہاں آنسوں آنکھوں سے برسنے کو تیار تھے..... علی کو افسوس ہوا شاید

....کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا تھا

علی اسے مناتا...اتنے میں علی کا موبائل رنگ ہوا... علی نے سائڈ ٹیبل سے

...موبائل اٹھا کر موبائل اسکرین کو دیکھا.... چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

...وہ جانتا ہے دوسری طرف کون ہے ؟؟؟ زاور کو دیکھ کر کہا

میں تو اپنے بیٹے سے بات کرنے لگا ہوں...اب اگر کسی نے اپنے بھائی سے بات

کرنی ہے تو آ کر کر لے...پھر مجھے مت کہنا کہ بابا بات نہیں کروائی...زینب نے

... بھی کال اسکرین کو دیکھا...جہاں یوشع لکھا تھا

کال اٹھالی گئ.... زاور ساری ناراضگی بھلائے.... علی کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا.....

....زینب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئ

....علی کی عین توقع کے مطابق دوسری طرف میر ہادی تھا

....السلام علیکم... میرو نے سلام کیا

....سب نے مل کر جواب دیا... حال احوال پوچھا گیا

....یاد آگئ میرے بیٹے کو اپنے بڑے پاپا کی

....جی پاپا... میں تو بہت یاد کرتا ہو آپکو مگر بابا بات ہی نہیں کرواتے

.... تمھارے بابا کی تو کسی دن ایسی دھلائ کروں گا نہ کے یاد رکھے گا

......یوشع کے چہرے پر مسکراہٹ آئ... کیونکہ اس نے علی کی بات سن لی تھی

زاور نے ہادی کو زبان چڑھائ.... جواب میں ہادی نے بھی زبان دیکھائ.... ہادی کی یہ حرکت یوشع نے بھی دیکھی... اور سر جھٹک کے واپس سے اپنے لیپ ٹوپ

....پہ بزی ہو گیا

کہاں ہے تمھارے پیارے بابا جان...؟؟؟؟

علی نے دانت پیس کر کہا...ہادی نے موبائل یوشع کی طرف کیا...یوشع نے لیپ ٹوپ کو سائڈ میں رکھا...موبائل کو ہاتھ میں لیا...ہادی یوشع کی گود میں چڑھ کر ....بیٹھ گیا

اور سالے صاحب اگر اپنے خود بات نہیں کرنی ہوتی تو ہادی کی ہی بات کروادیا ....کرو...کیونکہ تم تو ہوگ ئے ہو بے وفا.... تمھیں تو بات کرنی نہیں

....یوشع کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی...دائیں گال پہ پڑتا ڈمپل بھی مزید گہرا ہوا

...ہاں تو میں تم سے کونسا بات کر رہا ہو...زینب سے بات کرواؤ میری

...اور اگر نہ کرواؤ تو

کوئی بات نہیں میں ویسے ہی بات کر لیتا ہو...تم نہ دوں ما بائل زینب کو...یوشع ....نے سلام کیا..حال احوال پوچھا گیا

بھائی آپ کب آ رہے ہو کراچی ؟؟؟ واپس آجائے...ہادی کی بھی بہت یاد آتی ...ہے

...میں نہیں آسکتا اب واپس

....آنہیں سکتے یا آنا ہی نہیں چاہتے....''علی نے غصے سے پوچھا''

...مجھے نہیں معلوم...اور مجھے اس ٹوپک پہ کوئی بات نہیں کرنی

.....کیوں نہیں کرنی؟؟؟علی نے پھر اسی غصے سے پوچھا

....علی پلیز...میں نے کہا ہے نہ نہیں بات کرنی میں نے کوئی

میں بس یہ کہہ رہا تھا کہ ہادی تم سب کو بہت یاد کرتا ہے....میں نے تو وہاں آنا نہیں ہے...اور نہ ہی کبھی آؤ گا...اس لئے تم سب یہاں لاہور آجاؤ....ہم سب ...ایک ساتھ رہیں گے....پھر ہادی کا بھی یہاں دل لگ جائے گا

اور تمھیں لگتا ہے وہاں شفٹ ہونا اتنا آسان ہے...یہاں کا سارا بزنس کون دیکھے گا...خود تم وہاں جا کے بیٹھ گئے ہو...سب میرے پہ چھوڑ دیا ہے....علی تو گویا ...آج جیسے پھٹ ہی پڑا تھا

....بچے تو اب بس ان کی تکرار ہی سن رہے تھے

علی زیادہ ضد بحث مت کرو...جیسا کہاں ہے ویسا کرو...پیکنگ کرو...وہاں سے سارا بزنس وائنڈ اپ کرو...یا یہاں شفٹ کرو....اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو

مینیجر کو سنبھال وادوں...بیچ میں چکر لگا کر چیک کرتے رہنا....اینڈ ڈیٹس فائنل...

....میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا...جب یہاں آجاؤ گے جب بات ہو گی

....اور اب میں فون رکھ رہا ہوں

ایک منٹ یوشع یوسف زئی اب میری بھی سن لو...میں وہاں نہیں آؤ گا...اینڈ

....اٹس مائی فائنل....اللہ حافظ

.... علی نے کال ڈراپ کر دی...اور یوشع بس نفی میں سر ہلا کر رہ گیا

******

ZNZ
Zubi Novels Zone

....بابا

....ہادی یوشع کے سینے پر سر رکھے لیٹا تھا....جب ہادی نے پکارا

....یوشع نے آنکھیں کھولی

....جی بابا کی جان

...بابا...کیا بڑے پاپا نہیں آئے گے

....آپ کے بڑے پاپا ضرور آئے گے

....مگر انہوں نے کہا تھا کہ وہ نہیں آئے گے....ہادی نے سر اٹھا کر یوشع کو دیکھا

آپ کے بڑے پاپا صرف بولتے ہیں.... کرتے کچھ نہیں ہے...وہ ضرور آئے گا...

....مجھے امید ہے

....سچ میں بڑے پاپا اور زاور آئیں گے

....ہاں جی ضرور آئے گے

....اب کی بار ہادی مسکرایا...اور دوبارہ سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موندلی

*****

علی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا....جب زینب بھی اس کے ساتھ بیڈ پر آکر

....بیٹھ گئ

...وہ زاور کو سلا کر آئ تھی....زیان بھی سو گیا تھا

....علی...زینب نے تھوڑی دیر بعد پکارا

....ہمم

...ایک بات پوچھوں

....علی نے زینب کی طرف دیکھا....زینب بھی علی کو ہی دیکھ رہی تھی

....جان علی....آپ کو کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئ

....وہ آپ غصے میں لگ رہے تھے

....علی کے چہرے پر مسکراہٹ آئ

میری جان....میرا غصہ گھر سے باہر تک کا ہے اور تم پہ میں کبھی غصہ کروں یہ

....سوچنا بھی مت

....پوچھو کیا پوچھنا تھا

....علی نے نرمی سے کہا

آپ نے بھائ سے کیوں کہا کہ آپ نہیں آئے گے..؟؟؟آپ تو خود بھی وہاں

جانا چاہتے ہیں....اور آپ کی تو ساری تیاریاں مکمل ہے...پھر آپ نے کیوں کہا

....کہ وہاں شفٹ ہونا اتنا آسان نہیں ہے

علی کہ چہرے پر بڑی جاندار سی مسکراہٹ آئ....میں نے خود ہی نہیں بتایا تھا اور

....بتاتا بھی تب جب آپ کا بھائ بتانے کا موقع دیتا

دیکھا نہیں تھا تم نے کیسے رعب دیکھا رہا تھا.... پھر تھوڑا سا مجھے بھی غصہ آ گیا....

....بس اسی ل ۓ نہیں بتایا

....زینب نے نفی میں سر ہلایا.... علی آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا

....ہاہاہا واقعی میرا کچھ نہیں ہو سکتا

اچھا تم نہ سب تیاری وغیرہ کر کے رکھنا بس تھوڑا بہت کام ہے وہ کر لو پھر چلے گے....

اور تم اتنی دور کیوں بیٹھی ہو...ادھر آؤ.. علی نے زینب کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور وہ بھی اس کی بانہوں میں سما گئ....

*****

وہ اپنے کیبن میں کھڑی فائلوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی اور پریشانی صاف اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی.....

اس کے کیبن کا ڈور نوک ہوا....اس نے اپنے کام میں مصروف یس کہا....جب وہ ڈور کھولتا وائٹ شرٹ' بلیو پینٹ میں نکھرا نکھرا سا روم میں اینٹر ہوا....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور اسکو فائلوں کو الٹ پلٹ کرتا دیکھ اسکو ہنسی آ گئی....اپنا گلا کھنکار کر المیرا کو

....متوجہ کیا....المیرا نے کالی گہری بڑی آنکھیں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا

....جہاں پہ جہان پوری شان سے سر جھکائے کھڑا تھا

آج المیرا اس کو غور سے دیکھ رہی تھی...گندمی رنگت' فرنچ کٹ داڑھی' بڑی

کالی گہری آنکھیں' گھنی پلکیں' چوڑے شانے جہان ہر لحاظ سے پرفیکٹ اور کسی

.....بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا

المیرا جہان کو دیکھنے میں مصروف تھی جب جہان نے المیرا کے کچھ نہ بولنے پر

....نظر اٹھا کر المیرا کو دیکھا....المیرا کو خود کو دیکھتا پا کر مسکراہٹ اسکے لبوں پر آ گئی

....آج زیادہ پیار الگ رہا ہو گیا جو آپ ایسے دیکھ رہی ہے

جہان کے دیکھنے اور پھر بولنے پر المیرا نے گڑبڑا کر نظریں جھکائی....ایک گہری

....سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا

کوئی کام تھا آپ کو....اس نے نظر اٹھا کر جہان کو دیکھا جو پھر سے نظریں جھکائے

....کھڑا تھا

نہیں مجھے کوئی کام نہیں ہے... مگر آپ مجھے کچھ پریشان سی لگ رہی ہے.... اگر
.... آپ چاہے تو شیئر کر سکتی ہے.... وہ اب نظر اٹھا کر بات کر رہا تھا
وہ جعفر صاحب کی فائل نہیں مل رہی... پتا نہیں کہاں رکھ کر بھول گئی ہو... مل
..... ہی نہیں رہی.... سر نے منگوائی ہے انہیں دینی ہے
وہ فائل یہ رہی... آپ نے ہی مجھے دی تھی.... یہ لے... جہان نے ہاتھ میں پکڑی
.... فائل المیرا کی طرف بڑھائی
... تھینک یو سوچ... آپ میری بہت ہیلپ کرتے ہیں
اس میں ہیلپ کی تو کوئی بات نہیں ہے.... آپ یہ فائل سر کو دے دیں... میں
.... چلتا ہو
.... یہ کہہ کر وہ روم سے نکل گیا
مگر المیرا اب بھی ویسے ہی کھڑی دروازے کو دیکھ رہی تھی... جہاں سے وہ گیا
.... تھا
کتنے سالوں سے میری ہیلپ کرتے آرہے ہیں.... جہاں بھی کوئی مشکل ہو ہر
جگہ میری ہیلپ کی ہے اور کبھی احسان نہیں جتاتے.... مجھے سمجھ نہیں آتی آپ

کوہاں کھویا منع کر دو....اپنے خیالوں کو جھٹک کر وہ فائل لے کر سر کے آفس کی طرف چل دی.....

*****

آج سب اس کیوٹ سے چار سالہ بچے کو دیکھ رہے تھے.....جو سب کے پاس ....جا جا کر ان سے باتیں کر رہا تھا...سب ہی اس کو دیکھ کر خوش تھے

آج یوشع ہادی کو سکول کے بعد اپنے آفس لے آیا تھا....اس پورے سال میں آج فرسٹ ٹائم ہادی یوشع کے آفس آیا تھا....سب ہی اس کو دیکھ کر حیران تھے کہ یہ کون ہے..؟؟؟کیونکہ کوئی بھی ہادی اور یوشع کا رشتہ نہیں جانتا تھا.... یوشع کے ہادی کا تعارف کروانے پر تو جیسے سب کے منہ حیرت سے کھل گئے تھے....کسی کو یقین نہیں تھا کہ ہادی 'یوشع کا بیٹا ہے....اس ایک سال میں کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ یوشع میرڈ ہے....اور چار سال کا بیٹا بھی ہے....جو لڑکیاں اس آفس میں یوشع پہ اپنا دل وارتی تھی....آج تو جیسے بیچاریوں کا دل ہی

ٹوٹ گیا تھا.....اور اب سب ہادی کو دیکھ رہے تھے جو باپ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے.....

یوشع اپنے روم میں بیٹھا ہادی کو ہی دیکھ رہا تھا جس کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھی.....یوشع نے ٹائم دیکھا....اس کے گھر جانے کا ٹائم ہو گیا تھا....وہ چیئر سے اٹھا...موبائل 'وائلٹ 'گاڑی کی چابیاں اٹھائی....روم سے باہر نکل گیا....

میر ہادی....

ہادی نے یوشع کو دیکھا....اور بھاگتا ہوا آ کے گود میں چڑھ گیا....

میں آپ کو اس لئے لایا تھا کہ آپ یہاں کسی کو بھی کام نہ کرنے دو....

شرارتیں کرتے رہو....

بابا...میں نے شرارتیں کہا کی ہے...میں تو بس باتیں کر رہا تھا....

اچھا جی تو کر لی باتیں.....

نہیں آپ نے کرنے ہی کہا دی ہے....

....ہادی نے آنکھ ونک کر کے ہنس کر جواب دیا

اور جو اتنی دیر سے آپ باتیں کر رہے ہو...وہ کیا میں کر رہا تھا....؟؟

....شاید....ہادی نے شرارتی سا جواب دیا

اوکے میں باتیں کر رہا تھا....آپ نے تو کی ہی نہیں...اب گھر چلے...پھر آپ نے ہوم ورک بھی کرنا ہے.....

....ہاں جی چلے

.....مگر میں نے گھر جانے سے پہلے آئسکریم کھانی ہے

....اوکے اور کچھ

....نہیں بس

سارے ایمپلائز تو آج یوشع کا یہ روپ دیکھ کر حیران تھے....انہیں معلوم نہیں تھا کہ یوشع ایسے بھی بات کر سکتا ہے....نہیں تو آفس میں تو جیسے سب کی شامت ہی آئی رہتی تھی....

....یوشع اپنی سیکرٹری کو کچھ ہدایاتیں دیتا ہادی کو لے کر آفس سے باہر نکل گیا

....ان دونوں کا پیار دیکھ کر سب کے ہی چہروں پر مسکراہٹ تھی

**

ایمان میں تمھیں کہہ رہی ہو اگر تم نے زیادہ دیر کی نہ تو میں تمھیں چھوڑ کر چلی

....جاؤ گی.... پھر آتی رہنا خود ہی....المیرا نے غصے سے کہا

....اووو رئیلی.... تم اکیلی چلی جاؤ گی....ایمان نے ایک آئبرو اچکا کر پوچھا

....ہاں چلی جاؤ گی....المیرا نے بھی سینے پر بازو باندھتے ہوئے کہا

چلو پھر دیکھتے ہیں آج تم اکیلی جاتی ہو یا نہیں....ایمان کو معلوم ہے المیرا کبھی

....اکیلی نہیں جائے گی

....ہاں دیکھ لینا

.....اور وہ دونوں شوپنگ مال کے گیٹ سے اندر داخل ہو گئے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ دونوں شوپنگ کرنے آئی تھی.... یاں یو کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ ایمان آئی تھی اورالمیرا کو اپنے ساتھ زبردستی ضد کر کے لائی تھی..... شام کا وقت تھا.... المیرا نے آنے سے منع کر دیا تھا کہ وہ نہیں جائے گی.... مگر ایمان زبردستی لے آئی کہ ..... پلیز چلو... ہم جلدی آجائے گے..... زیادہ لیٹ نہیں کرے گے

....وہ دونوں اندر چلی گئ تھی

.....جب یوشع بھی ہادی کے ساتھ مال میں اینٹر ہوا

کسی جانے مانے احساس کے تحت رک گیا.... ادھر ادھر دیکھا.... مگر کوئی شناسا ....چہرہ نظر نہ آیا

وہ وہیں آنکھیں موندیں کھڑا ہو گیا.... اور اس احساس اُس خوشبو کو محسوس ....کرنے لگا

پھر دوبارہ آنکھیں کھولی.... ادھر ادھر دیکھا...... مگر اس دفعہ بھی کوئی نظر نہ ....آیا

ایک پراسرار ہلکی مسکراہٹ نے یوشع کے لبوں کا احاطہ کیا..اور بااختیار اس کے

لبوں سے جان یوشع نکلا.....

کیا وہ یہاں ہے..؟؟؟

....اس نے خود سے سوال کیا..... مگر اگلے پل خود ہی اپنے خیالوں کی نفی کر دی

وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے...؟؟یوشع اپنے خیالوں اس احساس سے باہر میرو کے

پکارنے پر نکلا.....

...بابا کیا ہوا...آپ رک کیوں گ ئے..؟؟؟چلے

....ہمم..ہاں چلو

"....ایک سحر سا تھا جو ٹوٹا تھا

.....اور وہ بھی میرو کا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھ گیا

ہادی یوشع کو ضد کر کے شاپنگ مال لایا تھا کہ بابا مجھے اپنے فرینڈ کیل ئے گفٹ لینا

....ہے چلے

....اور ایسا ہو سکتا ہے کہ میرو کوئ فرمائش کرے اور یوشع پوری نہ کرے

اس لئے یوشع بھی ہادی کو لے آیا کہ اپنی پسند سے جو لینا ہے لے لینا....

دونوں ہی اپنی اپنی شاپنگ کرنے میں مصروف تھے.....

ایک طرف المیرا اور ایمان.......

اور دوسری طرف یوشع اور میر ہادی.....

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی انہیں شوپنگ کرتے..... کہ المیرا نے بولنا شروع کر دیا.....

یار ایمان کتنی دیر لگاؤ گی.... جلدی کرو دیر ہو رہی ہے.....

کیا ہے...؟؟ ابھی تو آئے ہیں..... چپ کر کے کھڑی رہو...... مجھے شوپنگ کرنے دو.....

المیرا ابھی غصے میں کھڑی ہو گئی.....

اتنے میں ایک لڑکی پاس سے گزری جس نے ہاتھ میں جوس کا کین پکڑا ہوا تھا..... کہ اس لڑکی کا پاؤں پھسلا....

اور ہاتھ میں پکڑے کین میں سے کچھ جوس نکل کر لوں بھی یہ گیا ہماری المیرا

کے کپڑوں پر......

افففف یہ کیا کیا تم نے...؟؟ دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی کیا.....

المیرا نے غصے سے کہا..... کیونکہ اس کی شرٹ کافی حد تک خراب ہو گئی تھی....

ایک تو ایمان پہ غصہ اور دوسرا کپڑوں پہ جوس کا گر جانا.... وہ بہت غصے میں لگ

رہی تھی کہ جیسے سامنے کھڑی لڑکی کی خیر نہیں.....

سوری..... میرا پاؤں پھسل گیا تھا..... میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا..... ایم سو

سوری.....

تم.....

اچھا اچھا..... اٹس اوکے..... ایمان 'المیرا کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر بولی....

آپ جا سکتی ہے...... المیرا تم واشروم میں جا کے صاف کر لو.....

ایمان نے ایک وقت میں دونوں سے کہا.... وہ کوئی ایشو نہیں چاہتی تھی....

کیونکہ آس پاس سے گزرنے والے سب ہی ان کو دیکھ رہے تھے.....

Zubi Novels Zone

المیرا نے غصے سے واشروم کارخ کیا....اور وہ لڑکی بھی ایک بار پھر ایکسکیوز کرتی

.....وہاں سے چلی گئ

ایمان نے سکھ کا سانس لیا....اور ایک بار پھر اپنے کپڑے دیکھنے میں مصروف

.......ہو گئ

سامنے کی ٹوائے شوپ سے ہادی' یوشع کے ساتھ نکلا تھا جب میرو کی نظر ایمان پر

......پڑی

......وہ دور سے ہی آنٹی پکارتا ایمان کے پاس آیا

.....پیچھے پیچھے یوشع بھی آیا تھا

ایمان بھی ہادی کو دیکھ کر خوش ہوئ تھی.....نیچے بیٹھ کر اس کو پیار کیا....ہادی

.....نے بھی اس کے گال پہ بوسہ دیا

.....اور یوشع سوچ رہا تھا کہ یہی ہے وہ لڑکی جو پارک میں ہادی سے ملی تھی

مگر ہادی نے جب ایمان سے المیرا کا پوچھا تو پتا چلا کہ وہ کوئ اور ہے....اور یہ

.....ایمان ہے اس کی فرینڈ

آنٹی وہ دوسری آنٹی کہاں ہے..؟؟؟ہادی کو نام تو معلوم نہیں تھا کہ کیا نام ہے.....

بیٹا وہ واشروم گئی ہے....ان کے کپڑوں پر جوس گر گیا تھا اسی کو صاف کرنے گئی ہے......

آپ بتاؤ..؟؟آپ یہاں کیسے..؟؟؟

....میں کھلونے لینے آیا تھا

.....آنٹی یہ میرے بابا ہے

.....بابا یہ ہے ایمان آنٹی....ان آنٹی کی فرینڈ

!!السلام علیکم

.....ایمان نے سلام کیا.....سلام دعا کی گئی....حال احوال پوچھا گیا

ایمان یوشع کو دیکھ رہی تھی کہ کیا واقعی کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے....

کوئی کیسے اتنا خوبصورت ہو سکتا ہے....؟؟؟

گہری براؤن آئیز' کالے بال جیل سے سیٹ کیے' ہلکی شیو' مغرور ناک' عنابی لب' دودھیا رنگت' ریڈ شرٹ پہنے کف کہنیوں تک فولڈ کیے' براؤن پینٹ ....میں وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا......سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا

....بامشکل ایمان نے اپنی نظریں اس کے روشن چہرے سے ہٹائی تھی

نائس ٹو میٹ یو...یوشع نے مسکراتے ہوئے کہا.... جس سے اس کے دائیں گال پہ ....پڑتا ڈمپل واضح ہوا

.....می ٹو.....ایمان نے بھی مسکرا کر جواب دیا

..... تھوڑی اور رسمی گفتگو کے بعد یوشع ہادی کو لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا

.....ہادی آگے بھاگ گیا تھا.....یوشع پیچھے ہی رہ گیا تھا

جب المیرا اس کے پاس سے گزری....دونوں ہی ایک دوسرے کی شکل نہیں ....دیکھ سکے تھے

.....کیونکہ یوشع آگے تھا....اور المیرا اس کے پیچھے سے گزری تھی

دونوں کی ہی ایک دوسرے کی طرف پشت تھی.... مگر جانا پہچانا احساس تھا جو دونوں کو ہی آگے قدم بڑھانے سے روک رہا تھا.....

دونوں کی ہی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز ہو گئی تھی..... دونوں نے ہی ایک ساتھ اپنے بے قابو ہوتے دل پہ ہاتھ رکھ کر اپنے دل کو قابو میں کرنا چاہا مگر بے سود.....

صرف چند قدم کے فاصلے پر تھے دونوں..... اور دونوں ہی اپنی دلی کیفیت سے انجان تھے.....

المیرا اپنے خیالوں کو جھٹک کر بغیر پیچھے مڑے... آگے کی طرف قدم بڑھا دیے تھے....

یوشع اب بھی اسی کیفیت میں گھرا کھڑا تھا..... جب وہ پیچھے پلٹا مگر وہاں کوئی نہیں تھا..... خود ہی اپنی اس دلی کیفیت پہ ہنس کر ہادی کی طرف چل دیا.... جو دور ہی فاصلے پر کھڑا یوشع کا انتظار کر رہا تھا.....

ایمان چلے اگر تمھاری شوپنگ ہو گئی ہو....

ہاں چلو..... چلتے ہیں..... ایمان نے کہا....

.....اور وہ دونوں بھی باہر کی طرف بڑھ گئے

جب دروازے سے جہان داخل ہوا... دونوں ہی اسے دیکھ کر حیران تھی......

اور دوسری طرف بھی یہی حال تھا..... جسکی آنکھوں میں المیرا کو دیکھ کر چمک

....آئی تھی.....ان آنکھوں میں المیرا کیلئے محبت' عزت سب کچھ تھا

.....ان دونوں نے ہی اس چمک' اس عزت' اس محبت کو دیکھا تھا

اور اسی طرح کی کچھ چمک ایمان کی آنکھوں میں بھی آئی تھی.... کسی نے بھی اس

.....چمک کو نہیں دیکھا تھا... یا شاید ایمان دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی

کیسی تھی یہ چمک کوئی نہیں جانتا تھا...... کیا ہونے والا تھا ان کی قسمت میں.....

.... کسی کو نہیں معلوم..... وقت کب کس کا ساتھ دے گا کچھ نہیں معلوم

سلام دعا کے بعد وہ دونوں اپنے گھر کی طرف اور جہان اندر کی طرف بڑھ

.....گیا

****

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا.....یوشع کھڑکی کھولے کھڑا سامنے چاند کو تک رہا

تھا.... جس کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی.....ہر طرف خاموشی تھی.....

ٹھنڈی ہوا اندر آتی یوشع کے بالوں کو لہرا رہی تھی اور وہ سینے پہ بازو باندھے چاند کو دیکھنے میں مگن تھا......

جب ایک نظر بیڈ پر لیٹے اپنے بیٹے کو دیکھا.....جو خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا.....وہ پھر سے چاند کو دیکھنے میں مگن ہو گیا.....

آج یوشع کو چاند بھی بالکل اپنے دل کی طرح اداس لگ رہا تھا.....

خیر یہ حالت تو اس کی پچھلے پانچ سالوں سے ہے...ہر رات ہی اس کو چاند اداس "لگتا تھا بالکل خالی 'اکیلا تنہا' اپنے دل کی طرح.....

وہ چاند کو دیکھتا....آج ایمان سے ہوئی ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا.....

آپکی فرینڈ کا کیا نام ہے؟؟ جس نے میرے بیٹے کو خود کے اتنے قریب کر لیا کہ سارا دن بس اسی کی باتیں کرتا ہے...میرے بیٹے نے تو کبھی نام پوچھا نہیں تو میں ہی پوچھ لو.....

طنز تھا یا صرف ایک بات تھی....ایمان کو سمجھ نہ آیا.....

مگر اس نے نام بتا دیا....

"المیرا نام ہے اس کا"

....المیرا....اس نے کچھ حیرانگی سے پوچھا.....کنفرم کرنا چاہا

....جی المیرا.....ایمان نے جواب دیا

اور یوشع تو بس اس ایک نام پہ ہی اٹک گیا تھا.....کتنے سالوں بعد یہ نام سنا تھا اس نے.....(.....کبھی اس نام سے عشق تھا یوشع کو.....اور شاید اب بھی ہے

.....وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلا تھا

کیا یہ وہی تھی.....وہ کیفیت....وہ سب کیا تھا....؟؟؟ کیا یہ سچ میں وہی ہے...؟؟

....وہ دل میں خود سے مخاطب تھا

نہیں! وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے....؟؟؟

.....اس نے اپنے خیال کی نفی کی

کیا اس نے مجھے معاف کر دیا ہو گا؟؟ کیا وہ مجھے یاد کرتی ہو گی؟؟؟ اب بھی اس کو مجھ سے محبت ہو گی یا نہیں..؟؟؟ کیا وہ اپنی لائف میں آگے بڑھ گئی ہو گی؟؟؟

"یہ سارے وہ سوال تھے جو وہ اکثر خود سے کرتا تھا" اور آج بھی یہ سارے سوال وہ خود سے کر رہا تھا.... مگر ہر بار کی طرح آج بھی ان سب سوالوں کے

.....جواب اس کے پاس نہیں تھے

آج بہت شدت سے یوشع کو اس کی یاد آئی تھی.... وہ تو دن رات ہی اس کو یاد کرتا تھا.... مگر آج اتنے سالوں بعد کسی سے یہ نام سن کر کتنی ہی ماضی کی یادیں' اس کے ساتھ گزارے پل اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرے تھے....اور چپکے ....سے ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کی داڑھی میں جزب ہو گیا تھا

لگتا ہے دل نے ابھی تعلق نہیں توڑا

یہ آنکھ تیرے نام پہ بھر آتی ہے اب بھی 💔 ************

المیرا نے ایک دم آنکھیں کھولی تھی.....وہ پسینے سے شرابور تھی....اس نے اپنے دائیں طرف نظر دوڑائی تو ایمان سو رہی تھی.....اس نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا....اچانک ہی اسے کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا.....اور وہ بیڈ سے اتر کر کھڑکی کھول کر کھڑی ....ہو گئی

کھڑکی کھولتے ہی ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا.... جس سے اس کو اپنی روح میں تھوڑا سکون اترتا ہوا محسوس ہوا' چاند کو دیکھا جس کی روشنی ہر طرف پھیلی ....ہوئی تھی

...کبھی ایسا موسم بہت پسند تھا المیرا کو"

چاند کی روشنی' ٹھنڈی تازہ ہوا' رات کی تنہائی' پھولوں کی مہک....." مگر اب تو

.....جیسے ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا

یار المیرا میں نے آج تک اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا..... کوئی اتنا بھی)

خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے" مجھے یقین نہیں آ رہا.... بالکل ایسے جیسے فلموں'

)"ڈراموں کا ہیرو ہوتا ہے ہینڈ سم

اس کو ایمان کی بات یاد آئی تھی.... ایمان نے گھر آتے ہی یوشع کے ساتھ ہوئی

....ملاقات کے بارے میں بتا دیا تھا' اور اس کا نام بھی

....المیرا نے بھی زیر لب اسکا نام دہرایا

"یوشع"

المیرا کی بھی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پہ لڑھک رہے تھے...

...وہ جتنا اسے بھولنے کی کوشش کرتی' اتنا ہی وہ یاد آتا تھا

"....اس نے تو اپنا فیصلہ اپنے رب پر چھوڑ دیا تھا' تو کیوں وہ بار بار یاد آ جاتا ہے"

کیوں یاد آتے ہو تم مجھے...یوشع کیوں...؟؟؟"

المیرا نے ایسے پوچھا جیسے وہ سامنے ہی کھڑا ہے.... اور ابھی المیرا کے سوالوں کے جواب دے گا....

کاش! یوشع یہ تم نہ ہو' ہادی کے بابا تم نہ ہو' مگر اس کی آنکھیں بالکل تمھارے جیسی ہے....

کاش! المیرا دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی..... اور آنسوں ٹوٹ کر گالوں پر ہنوز لڑھک رہے تھے....

مگر اکثر اوقات ہم صرف کاش ہی کر کے رہ جاتے ہیں' کہ کاش یہ ایسے نہ ہوتا" ایسے ہو جاتا' مگر ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ

اس رب نے ایسے ہی یہ سب ہونا ہمارے نصیب میں لکھا تھا' کیونکہ ہونا تو وہی" ہوتا ہے جو ہمارے نصیب میں لکھا ہوتا ہے' تو کیوں ہم مایوسی والی' کفرانہ باتیں کرتے ہیں' اس رب کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے' ہر حال میں خوش رہے' اس رب کا شکر ادا کرے' کیونکہ ہونا وہی ہوتا ہے جو نصیب میں ہمارے اس رب نے لکھ دیا ہو' ہم چاہ کر بھی اپنے نصیب سے نہیں لڑ سکتے' اور اب ایسا ہی کچھ

المیرا کے ساتھ بھی ہونے والا تھا....."اور آج شاید المیرا کے ستارے گردش میں نہیں تھے اس کا کاش...کاش ہی رہنے والا تھا....

****

کیفے ٹیریا میں دو نفوس آمنے سامنے نظریں جھکائے ایک تنہا گوشے میں بیٹھے تھے.....کیفے میں چلتا مدھم میوزک اور لائٹس نے ماحول پہ خوب اچھا اثر کیا تھا.....اس سائڈ لوگوں کا رش کم تھا....دونوں ہی اس کشمکش میں تھے کہ کہاں سے سٹارٹ کرے' کیا بات کرے.....

آخر کار اس خاموشی کو جہان کی آواز نے توڑا تھا.....

کیا سوچا آپ نے المیرا جی.....

"جہان کی شروع سے عادت تھی وہ المیرا کو المیرا جی کہ کر مخاطب کرتا تھا"

کس بارے میں....

المیرا کو معلوم تھا کہ جہان کس بارے میں بات کر رہا ہے مگر پھر انجان بنتے"

".... پوچھا

..... آپ کو معلوم ہے 'میں کس بارے میں بات کر رہا ہو

".....بہت ہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا"

میں چاہتا ہو اب آپ جواب دے دیں' جہان نے بات کو جاری رکھتے ہوئے

.... کہا

میری ماما چاہتی ہے 'میں اب شادی کر لو' وہ پچھلے دو سالوں سے میرے پیچھے پڑی

ہوئی ہے کہ 'شادی کر لو' میں صرف آپ کے جواب کا منتظر ہو..."ماما چاہتی ہے

کہ صفیہ (جہان کی سب سے چھوٹی بہن) کے ساتھ وہ بیٹے کا بھی فرض ادا

کر دے.... جہان نے بات ختم کی.....اپنی اس دشمن جاں کو دیکھا جو پچھلے چار

'سالوں سے جہان کے دل پہ حکومت کر رہی ہے

"....اگر میں انکار کر دوں

.....جہان کے چہرے پر مسکراہٹ ویسی ہی تھی

"المیرا کو دیکھ کر کہا" مجھے امید ہے میرا رب مجھے مایوس نہیں کرے گا

"میری طرف سے ہاں ہے

.....اس نے نظریں جھکا کر ایسے کہا جیسے کسی جرم کا اعتراف کیا ہو

اور صرف ان پانچ الفاظ نے جہان کو دنیا بھر کی ڈھیروں خوشیاں دے دی"

".....تھی

...آپ سچ کہہ رہی ہے المیرا جی

.....آگے کو ہو کر بے چینی سے پوچھا

المیرا نے جھکی نظریں اٹھا کر جہان کو دیکھا..... جس کے چہرے سے ہی خوشی

.....عیاں ہو رہی تھی

'ہاں

"....بس ایک لفظی جواب

تھینک یو سو مچ المیرا جی.... مطلب مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا' آئی کانٹ بلیو

....اٹ

آپ نے ہاں کہہ دیا.... میں جتنا شکر ادا کرو' شاید اتنا کم ہوں.... اس رب نے مجھے

....مایوس نہیں ہونے دیا

"اور جب امیدیں اللہ سے جوڑ لی جائے تو وہ آپکی امیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا"

المیرا تو یک ٹک بس جہان کو ہی دیکھنے میں مصروف تھی' اسے معلوم نہیں تھا کہ ایک 'ہاں' میں جواب کسی کو اتنی خوشی دے دیں گا.... اسے اب افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے شاید جواب دینے میں دیر کر دی.....

جہان نے پاکٹ سے ایک باکس نکالا....

اور اسے کھول کر المیرا کے سامنے کیا..... جس میں ایک خوبصورت سی گولڈ رنگ تھی.... میں اس رنگ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہو' بس یہی سوچ کر کہ نا جانے کب اسکی ضرورت پڑ جائے' کبھی کہیں کسی موڑ پر آپ نے ہاں میں جواب دے دیا' اور میرے پاس یہ رنگ نہ ہوئی تو کیا کروگا.....

وہ رنگ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا.... اور المیرا اسکو دیکھنے میں بزی تھی....

المیرا جی میں اپنے نام کی رنگ آپکو پہنانا چاہتا ہو..... پلیز اس تحفے کو قبول کر لے......

پلیز منع مت کرنا....

.....المیرا کو لب کھولتے دیکھ اس نے کہا

میں چاہتا ہو آپ ہمیشہ یہ رنگ پہن کر رکھے....تاکہ اس رنگ کو دیکھ کر مجھے یہ

....احساس رہے کہ اب آپ صرف میری ہے....آپ اس رشتے سے خوش ہے

....جہان نے اس مخملی ڈبی میں سے رنگ نکال کر المیرا کی طرف بڑھائی

المیرا نے ہچکچاتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا....اور آج جہان نے بھی اپنی محبت'

....اپنے نام کی رنگ المیرا کی مخروطی انگلی میں پہنادی

رنگ ہارٹ شیپ کی بنی ہوئی تھی'جس کے سائڈ میں وائٹ موتی جگمگا رہے

'...تھے'ہارٹ کے بیچ میں ایک ریڈ کلر کا ڈائمنڈ'اور اسکے نیچے 'ج' لکھا تھا

.....اب مجھے چلنا چاہیے...کافی ٹائم ہو گیا ہے

کونکہ المیرا سے اب یہاں بیٹھنا دوبھر ہو رہا تھا....وہ اپنے آنسوؤں کو باہر آنے"

سے روک رہی تھی.....کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ اس وقت المیرا کے دل پہ کیا

گزر رہی ہے....اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کسی دوسرے انسان کو اپنی

"....لائف میں شامل کرنا پڑے گا

....اوکے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہو

....نہیں تھینک یو...میں چلی جاؤ گی

وہ کہتے ہوۓ اٹھ کھڑی ہوئ اور خدا حافظ کر کے جہان کو بولنے کا موقع دیے

.....بغیر کیفے سے باہر آگئ

..... مگر جہان اب بھی وہی بیٹھارہا

اسے تواب بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ المیرا نے ہاں کہہ دی ہے...اسے تو یہ سب "
"ایک خواب ساگماں ہورہا تھا.... کہ ابھی آنکھ کھلے گی اور یہ خواب ٹوٹ جاۓ گا
"اگر تو یہ خواب ہے تو میں چاہتا ہو یہ خواب کبھی ختم نہ ہو 'بس چلتا رہے "
مگر یہ کوئ خواب نہیں تھا.... حقیقت تھی.....اور حقیقت کو کون جھٹلا پایا ہے
آج تک...؟؟

مگر کون جانتا ہے نصیب کا کھیل...؟؟؟ جہان کو بھی معلوم نہیں تھا کہ آگے"
اسکی زندگی میں کیا ہونے والا ہے.... جہان کی زندگی میں المیرا کا ساتھ ہے بھی یا
"....پھر اسکی زندگی بھر کی جدائ

......وہ اپنے مستقبل سے بے خبر ابھی تھوڑی دیر پہلے ملی خوشیوں میں خوش تھا

******

یوشع اپنے گارڈن میں ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا..... مگر اس کے اندر کی بے چینی کسی بھی طور پر کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی.... اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا.... کہ کیوں اتنی بے چینی ہو رہی ہے مگر بار بار بس ایک چہرہ اس کی "آنکھوں کے سامنے آرہا تھا' ہنستا' مسکراتا

...یا اللہ وہ ٹھیک ہو

"اس کے دل سے دعا نکلی

کہاں ہو یار تم' کیوں آج یہ دل تمھیں بس ایک بار دیکھنے کی خواہش کر رہا ہے"

..... وہ بھی اتنے سالوں بعد" وہ دل میں خود سے مخاطب تھا

کیوں چھوڑ کر چلی گئی ہو مجھے" آج مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ" آج میں نے تمھیں واقعی کھو دیا ہے" کیوں ہو رہی ہے مجھے یہ بے چینی" کیوں؟؟

وہ آسمان کو تک رہا تھا' جہاں ستارے جگمگ کر رہے تھے" وہ رونا نہیں چاہتا تھا' مگر آنکھیں بار بار آنسوؤں سے بھر رہی تھی.... وہ رو کر بے بس نہیں ہونا چاہتا تھا.....

""بس تم ٹھیک ہو، جہاں بھی ہو' خوش ہو

اس نے خود کے پکارے جانے پر نظریں آسمان سے ہٹا کر سامنے کی طرف دیکھا'

جہاں سے میرو اسکو پکارتا ہوا آرہا تھا..... میرو یوشع کے قریب پہنچ گیا تھا' یوشع

..... نے اسے اپنی گود میں اٹھا کر اس کو خود میں بھینچا..... ہادی تو گھبرا ہی گیا تھا

بابا آپ ٹھیک ہے؟؟

..... ہاں' ٹھیک ہو

.... میرو کو خود سے دور کیا

.... بابا چلے' بھوک لگ رہی ہے' کھانا کھاتے ہیں

یہ بات یوشع کیلئے واقعی خوشگوار تھی کہ آج میرو نے خود کھانے کا بولا""

ہے.... ورنہ ہادی کھانے کے معاملے میں بہت چور ہے' یوشع کو زبردستی اسے

کھلانا پڑتا تھا' اور آج ہادی نے خود کھانے کا کہا ہے' یوشع کے چہرے پر مسکراہٹ

..... آئی تھی اور وہ اسے لے کر اندر کی طرف چل دیا

المیرا پورے راستے کس طرح خود پر ضبط باندھتے آئی تھی صرف وہی جانتی تھی.....وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی' جب ایمان کی آواز سن کر رکنا پڑا""المیرا کو بالکل امید نہیں تھی کہ ایمان اس وقت گھر میں موجود ہو گی""اور ""المیرا ابھی اس سیچویشن میں نہیں تھی کہ کسی کا سامنا کرے

وہ ایمان کو دیکھے بغیر آگے بڑھنے لگی تھی جب ایمان اس کے راستے میں حائل ہو گئی....

کہاں جا رہی.....اس کا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا جب ایمان کی نظر اس کے آنسوں بھری آنکھوں پر پڑی'

المیرا کیا ہوا ہے؟؟

تم رو کیوں رہی ہو..؟؟؟کچھ ہوا ہے؟؟کسی نے کچھ کہا ہے؟؟؟

ایمان اس کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اور سارے سوال ایک ساتھ ہی کر دیے....

المیرا چپ رہی.....

ایمان نے اسے کندھوں سے تھاما اور اس کا چہرہ اوپر کیا' جہاں آنسو اب

آنکھوں سے نکل کر رخساروں پر بہہ رہے تھے....

المیرا یار تم مجھے پریشان کر رہی ہو؟؟ کچھ تو بولو' تم تو جہان سے ملنے گئی تھی نہ' پھر

ایسا کیا ہو گیا' جو تم ایسے رو رہی ہو....

المیرا' ایمان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی... رونے کی وجہ سے اس سے

کچھ بولا بھی نہیں جا رہا تھا....

المیرا.....

ایمان نے بس اتنا کہا' اور اس کی پیٹھ کو سہلانے لگی..... تھوڑی دیر بعد المیرا دور

ہوئی تو ناک سرخ تھی....

کچھ نہیں'

بامشکل المیرا نے بس اتنا کہا....

اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی.... روم میں جا کر دروازہ لوک کر لیا....

ایمان بھی اس کے پیچھے گئی.... دروازے پر پہنچ کر ڈور نوک کرنے ہی لگی تھی کہ

پھر رک گئی....

....ایمان اس کو تنہائی دینا چاہ رہی تھی....اس لیے رک گئی تھی

جب تھوڑی بہت سنبھل جائے گی پھر پوچھ لوں گی...خود سے کہتی وہ کچن کی

طرف بڑھ گئی.... مگر دل میں اب بھی بے چینی تھی المیرا کو لے کر...."

****

کھانا کھانے اور تھوڑی بہت باتیں کرنے کے بعد میر و سو گیا تھا..... مگر اب تک

یوشع کی بے چینی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی....اس نے ایک نظر اپنے

سینے پہ سر رکھے سوتے اپنے بیٹے کو دیکھا جو گہری نیند میں تھا اس کا سر پلو پہ

رکھنے، بلینکٹ اچھی طرح ٹھیک کرنے کے بعد بیڈ سے اٹھا.....

سلیپر کو پیروں میں اڑسا اور وہ چلتا ہوا وارڈروب کے پاس آ کے رک گیا....

وارڈروب کو کھولا اندر رکھے سیف کی طرف ہاتھ بڑھایا.... مگر سیف کھولے

بغیر ہاتھ پیچھے کو کھینچ لیا...."

"مگر دل کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو کیسے کم کرے"

آج کئی سالوں بعد اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے بالآخر سیف پہ پاسورڈ

ڈالا" سیف کھولا.....

اند کی طرف ایک میڈیم سائز کا ایلبم موجود تھا' اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ ایلبم باہر نکالا اور اسے لے کر کمرے سے ملحقہ اسٹڈی روم کی طرف چل دیا......

اسے لے کر کمرے سے ملحقہ اسٹڈی روم کی طرف چل دیا......اسٹڈی روم میں پہنچ کر ایک صوفے پر بیٹھ کر اس نے وہ ایلبم کھول لیا اور اس میں لگی تصویروں کو دیکھنے لگا' آج کتنے سالوں بعد اس نے ان پکس کو اس چہرے کو دیکھا ہے....

اس نے ایک پک کو باہر نکالا جس میں وہ اور یوشع ایک ساتھ کھڑے تھے' یوشع ایک ہاتھ بلیک پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اور دوسرے ہاتھ میں موبائل کو پکڑے اپنے موبائل پہ جھکا ہوا تھا' کچھ ٹائپ کرنے میں بزی تھا' اور ساتھ ہی وہ "یوشع کا بازو پکڑے یوشع کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

یوشع نے پک پہ ہاتھ پھیرا اور بے اختیار اس پک کو اپنے سینے میں بھینچا تھا' شام سے ہوئی بے چینی کو جیسے اب قرار سا مل گیا تھا.....یوشع نے صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی.....

....پک کو ابھی تک سینے سے لگایا ہوا تھا اس کے دل کو قرار مل رہا تھا

شروع سے یہی تو ہوتا آرہا تھا جب بھی یوشع بے چین ہوتا 'کسی بات پہ ڈسٹرب "

ہوتا' وہ یوشع کے گلے لگ کر اسکو سکون دے دیتی تھی اور آج کئی سالوں بعد وہ تو

.....نہ تھی..... مگر اس کی پک نے آج بھی یوشع کو قرار دے دیا تھا

ایک بار پھر آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوا تھا جن کو چننے والا

.....کوئی نہیں تھا

صرف تصویر رہ گئی باقی "

💔 "جس میں ہم ایک ساتھ بیٹھے ہیں

******

المیرا بیڈ پر دونوں بازؤں کو گھٹنوں کے گرد فولڈ کیے اس پر سر رکھیں بے آواز

.....رونے میں مصروف تھی....اس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

کتنی ہی ماضی کی یادیں اسکی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہی تھی.....کسی فلم کی

طرح ایک کے بعد ایک سین چل رہا تھا....اس کی آنکھوں کے سامنے بس ایک

چہرہ آرہا تھا' اس کو اپنی آخری ملاقات یاد آئی' جب وہ اس کے سامنے گڑ گڑا رہا تھا....."

(آنسوؤں سے اس کی آنکھیں بھری ہوئی تھی' جس میں سے ایک کے بعد ایک آنسو اس کے رخسار پر بہہ رہے تھے..... وہ منت کر رہا تھا اس کے سامنے' 'مت جاؤ المیرا پلیز' مجھے چھوڑ کر مت جاؤ' میں نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر وہ روتے ہوئے فریاد کر رہا تھا' ہاتھ جوڑ رہا تھا' پلیز مت جاؤ' مت جاؤ' خدا کیلئے میرا یقین کرو' میں نے کچھ نہیں کیا المیرا' میں صرف تم سے محبت کرتا ہو' میرے دل میں صرف تم ہو' پلیز میرا یقین کرو' تمھیں تو اپنے شہری پر یقین ہونا چاہیے' تمھارا شہری کبھی ایسا نہیں کر سکتا' وہ رو رہا تھا' تڑپ رہا تھا' چھوڑ کر نہ جانے کی فریاد کر رہا تھا' مگر وہ "بے حس" بنی اسے روتا' تڑپتا چھوڑ آئی تھی" اس کے آخری کے الفاظ تھے جب وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا کہہ رہا تھا" میں مر جاؤں گا' خود کو ختم کر لوں گا' واپس آ جاؤ المیرا)

المیرا نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا اس سے آگے اس میں سوچنے کی ہمت نہیں تھی.....

کیوں کیا شہری تم نے ایسا... تم نے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا "میرا کیا ہوگا" "میں کیسے رہوں گی' میرا تو تمھارے علاوہ کوئی اپنا نہیں تھا....

تمھارے پاس تو سب کچھ تھا" "میرے پاس تو صرف تم تھے' میرے اپنے ہوتے ہوئے بھی میرے اپنے نہ تھے" "تم میرے سب کچھ تھے" "کیوں کیا تم نے اس رات ایسا؟؟؟ کیوں اس کی عزت کے ساتھ کھیل گئے" "تم اتنا گر جاؤں گے شہری میں نے کبھی نہیں سوچا تھا' اور پھر بھی تم چاہتے تھے' میں تمھارے ساتھ رہو" "تمھے چھوڑ کر نہ جاؤ....

جب تم نے بے وفائی کی تھی' آج میں بھی بے وفا بن گی' شہری دیکھو' میں بھی بے وفا بن گی' آج صحیح معنوں میں میں نے تمھیں کھو دیا' میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تمھارے علاوہ بھی کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کرنا پڑے گا' آج میں نے خود پہ کسی اور کو حق دے دیا ہے' آج میں نے تمھیں کھو دیا

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بیڈ پر گرائے ایسے بول رہی تھی جیسے وہ اس کے سامنے موجود ہے' وہ اس کو سن رہا ہے

ہاں وہ موجود ہے یہاں' اس کے تصوّر میں" وہ تصوّر میں اس سے مخاطب

ہے"

اور باہر کھڑی ایمان کا چہرہ بھی آنسوؤں سے تر تھا..... وہ سب سن چکی تھی....

اسے اب المیرا سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی.... ایمان کو اپنے

سارے سوالوں کے جواب مل گئے تھے"خود پر کسی کا حق یعنی المیرا نے

جہان کو ہاں کہہ دیا ہے' المیرا کے ہاتھ میں وہ رنگ یقیناً جہان نے پہنائی ہے....

ایمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنی دوست کی خوشی میں خوش ہو' یا اس کے اداس

ہونے پہ اداس' اب ایمان سے بھی وہاں کھڑا ہونا دشوار ہو رہا تھا.... اس لئے وہ

بھی اب باہر لان کی طرف چل دی.....

****

صبح اپنے معمول پر ہوئی تھی..... آج کی صبح کسی کیلئے اداسی کا سبب' تو کسی

کیلئے یہ خوشیوں کا تحفہ لے کر آئی تھی"

"چاروں طرف فجر کی آذانوں کی آواز گونج رہی تھی"

"اللہ سب سے بڑا ہے..... اللہ سب سے بڑا ہے"

یوشع نے آنکھیں کھولی" وہ اب تک اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا.....ایک منٹ کیل ئے بھی آنکھ نہیں لگی تھی....اس کی سرخ آنکھیں رات بھر جاگنے کی چغلی کھارہی تھی" اب تو اس کی کمر اور گردن بھی ساری رات ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے اکڑ گئی تھی' اس نے ہاتھوں سے کندھوں پر دباؤ ڈال کر پٹھوں کو ریلیکس کرنا چاہا' پک کو ایلبم میں واپس رکھا.... مؤذن کی آواز اب بھی چاروں طرف گونج رہی تھی.....

"میں گواہی دیتا ہو کہ اللّٰہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

وہ روم میں آیا' ایلبم کو واپس وارڈروب میں رکھا

"میں گواہی دیتا ہو کہ اللّٰہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

بیڈ تک آیا' جھک کر میرو کے سر پر پیار کیا' بلینکٹ صحیح کرنے کے بعد واشروم کی طرف بڑھ گیا

"میں گواہی دیتا ہو کہ محمدؐ اللّٰہ کے رسول ہیں"

"میں گواہی دیتا ہو کہ محمد اللّٰہ کے رسول ہیں"

وہ واشروم سے باہر نکلا..... کف کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا.... کہنیاں پانی سے بھیگی ہوئی تھی.... اس کا مطلب تھا وہ وضو کر کے آیا ہے

"... نماز کی طرف آؤ' نماز کی طرف آؤ"

"اس نے مصلحہ اٹھایا' اور قبلہ رخ بچھا کر اس پہ کھڑا ہو گیا

".... فلاح کی طرف آؤ' فلاح کی طرف آؤ"

اس نے نیت باندھی' اللہ اکبر کہتا' سینے پر ہاتھ باندھے' گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا.....'

"... نماز نیند سے بہتر ہے' نماز نیند سے بہتر ہے"

"وہ اب رکوع میں جھک رہا تھا' اور تھوڑی دیر بعد سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا

"اللہ سب سے بڑا ہے..... اللہ سب سے بڑا ہے"

"وہ تسمیع_و_تحمید کے بعد اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

مؤذن کی آواز دم توڑ گئی..... لوگ اپنے رب کو یاد کرنے میں مصروف ہو گئے.....

دوسری طرف المیرا ابھی اپنے رب کو یاد کرنے میں مصروف تھی.....اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی......رات بھر نہ سونے کی چغلی کھا رہی تھی...وہ چپ تھی....اس کی آنکھیں خشک تھی.....شاید اب تو آنسوں بھی ختم ہو گئے تھے....

.....رات بھر ایمان بھی روم میں نہیں آئی تھی

......المیرا نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے

یااللہ میں نہیں جانتی آپ نے کیوں شہری کو میری زندگی میں بھیجا تھا...اگر" جہان کو ہی میرا نصیب بنانا تھا تو کیوں میرے دل میں شہری کی محبت ڈالی تھی.....یااللہ میں نہیں جانتی میں نے شہری کو جواب دے کر صحیح کیا ہے یا غلط....مگر میرا دل خوش نہیں ہے.....میرا دل راضی نہیں ہو رہا بالکل بھی..... یااللہ تو سب سے بہتر جانتا ہے کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے' کیا نہیں' اگر جہان ہی اب میرا نصیب ہے تو یااللہ شہری کو اس دل سے نکال دے....مجھے

سکون دے دیں یارب..... میں تیری رضا میں راضی ہونا چاہتی ہو.... مجھے اپنی
.... رضا میں راضی کر دے.... میرے دل کو سکون دے دیں
یااللہ آپ نے ہر موڑ پر میری مدد کی ہے' ہر دفعہ مجھے اس دنیا کے سامنے رسوا
ہونے بچایا ہے' اب بھی میری مدد کر' میں اپنا فیصلہ تجھ پر چھوڑتی ہو یارب' جو
میرے حق میں بہتر ہے' وہ مجھے دے دیں' اور جو میرے حق میں بہتر نہیں ہے
"اس چیز کو مجھ سے دور کر دے
......المیرا کی دعا ختم ہو گئی تھی.....اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا
.....اس کی آنکھیں اب بھی خشک تھی.....اور اس کے دل کو قرار مل رہا تھا

ہر بار کی طرح آج بھی المیرا نے اپنا فیصلہ اپنے رب پر چھوڑ دیا تھا..... وہ شروع سے ہی اپنے فیصلے اپنے رب پر چھوڑتی آئی تھی اور بیشک وہ رب تو ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے' تو کیسے وہ اپنے بندے کو تکلیف میں دیکھ سکتا ہے' اپنے فیصلے بس اس رب پر چھوڑ دے.... وہ تمھیں کبھی مایوس نہیں کرے گا.... وہ تمھارے لئے بہترین کرے گا' کیونکہ وہ کر سکتا ہے' اس کے سوا کوئی نہیں

جو ہمارے دلوں کو سکون دے' اور یہی المیرا ابھی کرتی تھی شروع سے وہ اپنے
رب سے سکون مانگتی تھی اور وہ رب اس کو سکون دیتا تھا....
ایک آیت میں بھی ہے کہ:
بے شک اللہ کی یاد میں ہی دلوں کو سکون اور اطمینان ملتا ہے"(الرعد:28) "
بس ایک دعا جو المیرا کی پوری نہیں ہوتی تھی وہ تھی شہری کو بھولنا' شاید وہ دل
سے اس دعا کو مانگتی ہی نہیں تھی' شاید وہ کبھی شہری کو بھولنا ہی نہیں چاہتی
تھی.... ورنہ ایسے کیسے ہو سکتا ہے ہم رو رو کر کوئی دل سے دعا مانگے اور وہ پوری
نہ ہو..."

******

ایمان بھی اپنے رب کے حضور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی.... وہ رو رہی
تھی.... اس کے ہونٹ ساکت تھے.... وہ دل میں اپنے رب سے مخاطب
تھی..... کیا مانگ رہی تھی کچھ نہیں معلوم..... سوائے اس رب کی ذات کے.....
بے شک ہم تمھاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے(ق:16)"

****

یوشع جائے نماز تہہ کر رہا تھا....اس نے دعا نہیں مانگی تھی....دعا کیلئے ہاتھ
"اٹھائے مگر الفاظوں نے ساتھ نہ دیا تو بغیر دعا مانگے اٹھ گیا

اسی طرح لاہور کے ایک پوش علاقے میں ایک گھر کی لائٹس اون تھی....گھر نہ
زیادہ بڑا تھا' نہ ہی چھوٹا....اس گھر کا لان بہت ہی خوبصورت تھا....خوبصورت
پھولوں سے سجا....زیادہ بڑا نہیں تھا......مگر بہت خوبصورت تھا....لان کی سائڈ
پہ ایک سفید مور اپنے پنکھ پھیلائے' اپنی سریلی آواز کو چاروں اور پھیلا رہا تھا.......
شاید وہ بھی اپنے رب کی حمد_و_ثنا میں مصروف تھا.....اندر کی طرف جائے تو
ایک درمیانے سائز کا لاؤنج تھا.....نیچے تین کمرے اور کچن تھا.....اوپر کی طرف
جائے تو ایک گیسٹ روم اور ایک روم اور تھا.....اس روم میں جھانکے تو پورا کمرہ
روشنیوں سے نہایا ہوا تھا.....ہر چیز اپنی مثال آپ تھی....خوبصورت فرنیچر
بہت ہی خوبصورت طریقے سے سیٹ کیا ہوا.....ایسے میں ایک نوجوان بھی اپنی
عبادت میں مصروف تھا.....دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے....خوشی اس

سالوں کے چہرے سے عیاں تھی....وہ اپنے رب کا شکر گزار تھا کہ آخر اتنے بعد اس رب نے جہان کی سن لی تھی' المیرا کا ساتھ اس کو دے دیا گیا تھا.... پچھلے چار سالوں سے وہ المیرا کا ساتھ مانگتا آرہا تھا اپنے رب سے....اور آج اس رب نے سن ہی لی.....''صبر اور نماز سے کام لیا کرو'' (البقرہ:45) جہان نے صبر کیا..... سجدوں میں' دعاؤں میں اس کو مانگا اور رب نے عطا کر دیا.....

******* جہان چار بہن بھائی تھے....جب جہان تیرہ سال کا تھا جب ہی والد اس دنیا سے کوچ کر گئے تھے.....اس کے بعد دو جڑواں بہنیں جو تین سال چھوٹی تھی اور پھر سب سے چھوٹی صفیہ جو چھ سال کی تھی.....والد کے جانے کے بعد حالت بد تر ہوتے گئے تھے....بہت غریبی کی زندگی گزاری تھی دکھوں سے بھری..... سیو نگز اتنی زیادہ نہیں تھی کہ زیادہ دن تک گزارا ہو جاتا....اس گھر کا ایک واحد سہارا جہان ہی تھا.... کسی رشتے دار نے ساتھ نہیں دیا تھا سوائے ایک ماموں کے...انہوں نے ہی اپنی بہن اور بھانجے' بھانجیوں کی ذمہ داری لی تھی.... وقت اور حالات نے جہان کو لڑکپن میں ہی میچیور بنا دیا تھا....... جہان اپنی اسٹڈی کو یہی اسٹوپ کر کے خود جوب کرنا چاہتا تھا تاکہ

وہ اپنی فیملی کا خرچہ خود پورا کرے..... کسی کا احسان نہ لے..... مگر ماموں نے ایسا کرنے نہ دیا کہ ''چھوٹے بچوں کو کوئی کام پر نہیں رکھتا اس لئے تم بھی اپنی پڑھائی پر دھیان دو بس'' مگر وہ بضد تھا کہ خود جرچہ اٹھائے گا تو پورے ایک سال بعد اس کے ماموں راضی ہوئے تھے جہان کی جوب کیلئے وہ بھی اس شرط پہ کہ اپنی پڑھائی کو کنٹینیو رکھو گے..... وہ اس پہ راضی تھا تب کہیں جا کہ انہوں نے جہان کو اپنی ہی کپڑوں کی شوپ پر رکھ لیا تھا' اچھی سیلری پہ.... ایسے میں وہ چودہ سالہ بچہ کام کرنے لگا تھا..... صبح اپنے سکول جانا' دوپہر کو آ کے دکان پہ چلے جانا' پھر رات آٹھ بجے گھر واپس آ کر نو بجے اپنا پڑھنے کیلئے بیٹھ جانا' اور رات گئے تک اسٹڈیز کرنا..... اب وہ گھر کا اور اپنی بہنوں کا خرچہ خود اٹھاتا تھا.... کچھ ماموں مدد کر دیتے تھے.... جس سے حالات ایک بار پھر بہتر ہو گئے تھے.... دن یوہی تیز رفتاری سے گزرتے گئے.... جہان بالکل ایک باپ کہ طرح اپنی بہنوں کا خیال رکھتا' ان کی ہر خواہش کو پورا کرتا' ہر ایوینٹ پہ نئے کپڑے' نئے جوتے لا کر دیتا.... خود کیلئے کچھ نہیں لیتا تھا.... اور آخر کار وہ دن بھی آ گیا تھا جب جہان کی اسٹڈیز کمپلیٹ ہو گئی تھی.... وہ اب تیئس، چوبیس

سال کا ایک نوجوان مرد تھا.... باقی دو چھوٹی بہنوں کا بی اے کمپلیٹ ہو گیا تھا....
اور سب سے چھوٹی ابھی دسویں کلاس میں تھی.... جہان ایک آفس میں جوب
کرنے لگا تھا.....اس کا خواب تھا اپنا بزنس اسٹارٹ کرنا مگر بہنیں جوان ہو گئی تھی
ان کی شادی کی فکر.... جہان کو بہنوں کی فکر لاحق ہو گئی تھی اور کچھ دنوں بعد اس
کی یہ فکر بھی ختم ہو گئی تھی جب گھر پہ رشتہ آیا' جہان نے دونوں لڑکوں کی فیملی
کے بارے میں پتا لگوایا اور ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہونے کی وجہ سے جہان نے ایک
باپ کی طرح اپنی دونوں بہنوں کا فرض بھی ادا کر دیا تھا.....ایک یہی لاہور میں'
اور دوسری سعودیہ چلی گئی تھی.....اس کی ماں نے نم آنکھوں سے مسکراتے
ہوئے اس کی پیشانی چومی تھی..... جہان نے بھی اپنی ماں کے ہاتھوں پر بوسہ دیا
تھا....بے شک وہ اپنے گھر کیلئے ایک مثالی مرد ثابت ہوا تھا' اپنی ماں کا ایک
مثالی بیٹا' اور اپنی بہنوں کیلئے ایک مثالی بھائی....اب سب سے چھوٹی صرف
صفیہ ہی رہتی تھی جو جہان سے پورے سات سال چھوٹی تھی....چونکہ ابھی
چھوٹی تھی اور اسٹڈیز کر رہی تھی اس لئے اس کی شادی میں ابھی دیر تھی....
ماں نے کہا بھی کہ بیٹا اب تم بھی شادی کر لوں مگر جہان نے یہ کہہ کر منع کر دیا

کہ پہلے صفیہ کی 'پھر اپنی کروں گا.....اور انہی دنوں میں جہان کی ملاقات المیرا سے ہوئی تھی.... جہان کو اپنے جذبات سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ المیرا بھی جہان اپنی ڈیزرو نیچر کی وجہ سے اچھا لگا سے محبت کرنے لگا ہے....المیرا کو تھا....وہ لڑکیوں کی دل سے عزت کرتا تھا اسی عادت کی وجہ سے المیرا ابھی جہان سے تھوڑی بہت گفتگو کرنے لگی تھی اور پھر ایک دن جہان نے اپنے جذبات' اپنے احساسات کے بارے میں المیرا کو بتادیا تھا.....اور اب پچھلے چار سالوں سے جواب کا منتظر تھا....اور اب اس کو چار سالوں کا صبر اس کو مل گیا تھا....المیرا کا ساتھ اس کو مل گیا تھا اور وہ بہت خوش تھا..... مگر کون جانے یہ خوشیاں کتنی دیر کی ہے....."********وہ سیڑھیوں سے اترتا بہت خوش باش نظر آرہا تھا.....ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھی جہان کی ماں نے دور سے ہی اپنے بیٹے کے چہرے پر بکھرتے رنگوں کو دیکھ لیا تھا..... کسی حد تک وہ اس کے چہرے پہ ظاہر ہوتی خوشی کو سمجھ گئی تھی.....دل میں صدا اس کی خوشیوں کی دعا کی.....وہ ڈائنگ ٹیبل کے اور....'قریب پہنچ گیا تھا' مسکرا کر اپنی ماما کو سلام کیا' اور ان کی پیشانی کو چوما جواب میں انہوں نے بھی اسکی پیشانی کو چوما.....اب وہ ان کی ساتھ والی چیئر کھینچ

کر بیٹھ گیا تھا..... میں اپنے بیٹے کے چہرے پر بکھرتے ان خوشی کے رنگوں کو جان سکتی ہو' ماما آپ خود بتائے.... کیا وجہ ہو سکتی ہے..؟؟؟ جہاں تک میرا خیال ہے میری ہونے والی بھونے 'ہاں' کہہ دی ہے' وہ تم سے شادی کیلئے راضی ہے.... جی ماما المیرا شادی کیلئے مان گئی ہے.... اور میں بہت خوش ہو''. اففف اللّٰہ جی' میں یہ کیا سن رہی ہو... بھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں.... بھابھی مان گئی ہے....''صفیہ پتا نہیں کہاں سے آٹپکی تھی اور شاید ساری بات بھی سن چکی تھی''اس نے پیچھے سے آکر جہان کو ہگ کیا.... آپ سچ کہہ رہے ہیں.... صفیہ نے خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات میں پوچھا.... جہان سے دور ہوئی..... ہاں جی میری گڑیا آپ نے جو سنا سچ سنا ہے.... آپکی بھابھی مان گئی ہے.... اور اب آپ کے ساتھ میری بھی شادی'' جہان نے اپنی لاڈلی بہن کو دیکھا جو بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی..... اففف سچ میں بھائی مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا... بھابھی مان گئی.... ہائے ایسے لگ رہا ہے میں خواب میں ہو' آنکھ کھلے گی اور خواب ٹوٹ جائے گا.... آآآآ..... صفیہ نے چینخ ماری' خفہ نظروں سے بھائی کو گھورتی اپنے بازو کو سہلانے لگی.... بھائی میں نے آپ کے سر میں بمب پھوڑ دینا ہے' پھر المیرا

بھابھی تو کیا کوئی بھی آپ سے شادی نہیں کرے گی..... جہان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ والی چیئر پر بٹھایا.... ماں تو ان دونوں کی نوک جھونک دیکھ کر ہی خوش ہو رہی تھی.... جہان کیٹل میں سے چائے کپوں میں نکال رہا تھا.... ہائے بھائی کتنا مزہ آئے گا آپکی شادی.... میں نے تو خوب ساری شوپنگ کرنی ہے.... اور ہاں میں نے نہیں کرنی آپ کی ساتھ شادی' مطلب میرا ایک اکلوتا بھائی ہے' اور میں نے اس کی شادی کو خوب انجوائے کرنا ہے' اگر میں دلہن بن گی تو انجوائے کون کرے گا... بھنگڑے کون ڈالے گا....'' ہاہاہا... جہان اور ماں دونوں ایک ساتھ ہنسے...... تم بھنگڑے ڈالوں گی.... جہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا..... جی بالکل میں نے لڈی پانی ہے.... بیٹا آپکی شادی کے ساتھ ہی میں اپنی شادی کروں گا کیونکہ پہلے تمھیں اس گھر سے بھیجوں گا..... بھائی.... تم اس کی باتوں پہ دھیان نہ دو صفیہ تمھیں پتا ہے یہ صرف مزاق کر رہا ہے' اچھا بریک فاسٹ کرو نہیں تو پھر لیٹ ہو جاؤ گی..... پھر مجھے مت کہنا بھائی آپکی وجہ سے دیر ہو گئی.... جہان نے اس کی طرف بریڈ بڑھائے..... اور میں ہو نہ اپنی بہن کو انجوائے کروانے کیل ئے.... مل کے انجوائے کرے گے... جہان نے اپنا کندھا اسکے کندھے سے

مس کرتے ہوئے آنکھ ونک کر کے کہا.... ملواؤ گے کب بھابھی سے..... بہت جلد.... یوہی ہنستے 'مسکراتے 'ہنسی مزاق میں بریک فاسٹ کیا جانے لگا..."

*******وہ دونوں بھی آمنے سامنے بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھی.... دونوں خاموش تھی.... دونوں نے کل سے کوئ بات نہیں کی تھی.... آخراس چپ کوالمیرا نے توڑا.... تم رات کوروم میں کیوں نہیں آئ 'المیرا' ایمان کی سرخ آنکھیں دیکھ رہی تھی "تم ساری رات روتی رہی ہو؟؟؟ ایمان نے نظریں چرائ". نہیں میں کیوں رؤں گی..... تو پھر نظریں کیوں چرا رہی ہو؟؟؟ اگر یہی سوال میں تم سے پوچھو.... کہ تم کیوں روتی رہی ہو...؟؟؟ اب کی بار نظریں چرانے کی باری المیرا کی تھی.... ایمان طنزیہ مسکرائ" سر جھٹکا 'میرے بارے میں تم سب جانتی ہو ایمان پھر کیوں پوچھ رہی ہو...؟؟؟ اب اپنا بتاؤ؟؟ تم کیوں روتی رہی ہو...؟؟؟ تمہاری وجہ سے 'تمھیں لے کر پریشان تھی.... ایمان نے سفید جھوٹ بولا 'المیرا نے کچھ نہیں کہا.... وہ جانتی ہے وہ جھوٹ بول رہی ہے.... کچھ تو ہے جو تم چھپا رہی ہو 'مگر کیا..." میں بھی پتا لگوا کر رہوں گی ایمان تم کیا چھپا رہی ہو...؟؟؟ المیرا نے دل میں خود سے کہا اور بریک فاسٹ کرنے

لگی....ایک بار پھر دونوں میں خاموشی چھا گئ تھی.... ******دن ایک بار
پھر اپنے معمول پہ گزرنے لگے تھے.......اپنی اپنی لائف میں بزی سب ہی اب
سنبھل گ ئے تھے....المیرا بھی اپنے رب کی رضا میں راضی ہو گئ تھی.....اور
یہ سب جہان کی فیملی سے ملنے کے بعد ہوا تھا.... جہان اگلے ہی دن المیرا کو بہت
انسسٹ کر کے گھر لے آیا تھا تا کہ وہ گھر والوں سے مل سکے..... جہان کی ماں اور
بہن دونوں کو ہی المیرا بہت پسند آئ تھی.... صفیہ کو فخر تھا اپنے بھائ کی پسند
پر.....وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی مگر اچھی لگتی تھی' ایک اٹریکشن تھی اس
میں' جو سب ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ ضرور متوجہ ہوتے تھے' المیرا کی
طرف....المیرا کو بھی بہت اچھا لگا تھا جہان کی فیملی سے مل کر اتنے سالوں بعد
اس نے ایک بار پھر ایک فیملی کا پیار محسوس کیا تھا.....وہ اپنے رب کے فیصلے پر
راضی تھی....''بیشک وہ رب بہترین کرنے والوں میں سے ہیں'' جہان کی
صورت اسے ایک بار پھر فیملی' ایک فیملی کا پیار مل رہا تھا'' جہان کو بھی اس بات
سمجھ آ گئ تھی اس سے زیادہ خوبصورت احساس اور کیا ہو گا' کہ آپکو ایک ایسے کی
انسان کا ساتھ حاصل ہو'' جو آپکا من پسند ہو'' جہان کو اس کا من پسند شخص کا

ساتھ مل رہا تھا...''*******یوشع اپنے آفس میں بیٹھا سامنے رکھی فائل کوریڈ کرنے میں مصروف تھا.... جب ساتھ میں رکھا اس کا موبائل رنگ ہوا... اس نے فائل سے نظریں ہٹا کر موبائل اسکرین کو دیکھا 'جہاں 'سویٹ ہارٹ' کے الفاظ جگمگا رہے تھے.... یوشع نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی.... کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر بڑی ہی خوشدلی سے سلام کیا.... دوسری طرف سے بھی اتنی ہی خوشدلی سے جواب دیا گیا.... یوشع کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی.... گال پہ پڑتا ڈمپل بھی گہرا ہوا.... دوسری طرف سے کچھ کہا گیا.... ہممم...ہاں میں جواب دیا گیا.... اور اینڈ میں 'اوکے میں آجاؤں گا' کہہ کر موبائل رکھ دیا.... خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی.... اب یوشع کو صرف کل کا انتظار تھا.... وہ مسکراتا ہوا واپس فائل کی طرف متوجہ ہو گیا....

****

وصال جاوداں Visal-e-Javedan

اگلے دن یوشع اپنے بیٹے کو سکول سے لے کر گھر جا رہا تھا....ابھی وہ راستے میں

تھے...جب یوشع نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہا...

....آج میرے پاس آپ کیلئے ایک سرپرائز ہے

ہادی نے چمکتی آنکھوں سے یوشع کو دیکھا....بے تابی سے پوچھا

....کیسا سرپرائز بابا

....یوشع مسکرایا

...اگر بتا دیا تو سرپرائز کیسا

اوہو....پھر آپ کب دے گے میرا سرپرائز..؟؟؟

...ابھی تھوڑی دیر تک جب ہم گھر پہنچ جائے گے....آپ کا سرپرائز گھر پر ہے

... سچی

....مچی

.....پھر تو جلدی جلدی چلے بابا...مجھے سرپرائز دیکھنا ہے

ہاہاہاہا....اب اتنی بھی کیا جلدی ہے گھر جانے کی.... گھر ہی جا رہے ہیں.... آرام آرام سے جائے گے....

اوو نو بابا.... بس جلدی چلے مجھے سرپرائز دیکھنا ہے...

ہاں ہاں جا رہے ہیں...

یوشع نے اس کے بال بگاڑے....

وہ گھر کی طرف روانہ تھے...ہادی اپنے سرپرائز کے بارے میں سوچ رہا تھا....اور یوشع مسکراتی نظروں سے میرو کو دیکھ رہا تھا.....

****

وہ گھر پہنچ چکے تھے.... واچ مین نے یوشع کی گاڑی کو دیکھ کر بڑا دروازہ کھول دیا.... گاڑی اس بڑے سے گیٹ سے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی..... یوشع نے ہارن دیا تھا....اور گھر کے اندر بیٹھے چند لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی.....

اندر ایک بڑا لان تھا.... لان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا.....ایک سائڈ پہ پورچ بنایا گیا تھا.... جہاں اور دوسری گاڑیاں بھی کھڑی تھی...یوشع نے بھی اپنی

گاڑی اسی طرف بڑھادی' دوسری سائڈ پہ سوئمنگ پول تھا.....ہرا ابھرا

.....خوبصورت پھولوں سے سجایہ لان بہت بڑا اور بہت خوبصورت تھا

سوئمنگ پول کے پاس ایک جھولا اور سلائڈر کھی ہوئی تھی جو ہادی کیل ئے رکھے

....گ ئے تھے

.....لان کے بیچ میں کرسیاں رکھی گی' شیشے کی گول میز کے ساتھ

وہ اب گاڑی سے اتر چکے تھے....ہادی فوراً سے پہلے دوڑ کر گھر کے اندر بھاگا تھا

اپنے سرپرائز کو دیکھنے....اس کے پیچھے یوشع اس کا بیگ تھامے مسکراتا ہوا چل رہا

....تھا

اندر ایک بڑا سا لاؤنج تھا...جہاں ہر چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی.....اس

لاؤنج میں صوفوں کو بڑی ہی خوبصورت ترتیب سے رکھا گیا تھا.....ایک سلائڈ پہ

....ایکوریم رکھا تھا' جس میں بہت ہی خوبصورت سی مچھلیاں تھی

.....ہادی لاؤنج میں پہنچ چکا تھا...پہنچتے ہی ایک زوردار کی چینخ ماری تھی

....زاور

وہاں کھڑے سب نفوس نے مسکراتے ہوئے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا

تھا.....زاور نے بھی ہادی کو دیکھ کر ایک زوردار چینخ ہادی کی ہی طرح ماری....

میرو....

وہ جو اپنے کانوں سے ہاتھ ہٹانے ہی والے تھے....زاور کے چینخنے پر واپس سے

اپنے کانوں کو بند کیا.....

ہادی' زاور دونوں ہی دوڑ کر ایک دوسرے کی طرف آئے اور زوردار کی جھپی

ڈالی.....

کانوں پہ سے ہاتھ ہٹا لیے گئے تھے....

یوشع نے اپنی جان سے زیادہ عزیز دوست علی کو دیکھا' جس سے اس کے کتنے ہی

رشتے نکلتے تھے' علی نے بھی محبت بھری نظروں سے یوشع کو دیکھا....

یوشع قدم قدم چلتا علی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا...بیگ کو صوفے پر رکھا.....

ہادی' زاور سے الگ ہو کر بڑے پاپا کرتا علی کی طرف دوڑ کر آیا.... علی نے ہادی

کو اپنی گود میں اٹھایا.... گلے سے لگایا.... پھر اس کو پیار کیا.... ساتھ کھڑی زینب

نے مسکراتے ہوئے میرو کے بالوں پہ ہاتھ پھیرا....

بڑی ماما کرتا زینب کی گود میں گیا.... زینب کے دونوں گالوں کو باری باری چوما'

....زینب نے بھی اسے بہت سا پیار کیا

....ہادی نے مسکراتے ہوئے یوشع کو دیکھا

....بابا یہ سرپرائز تھا میرے لیے

....جی بالکل یہی تھا.... کیسا لگا سرپرائز

بابا بہت 'بہت' بہت ہی زیادہ اچھا... مگر آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کی بڑی

...ماما' بڑے پاپا آرہے ہیں' میں نے بھی آپ کے ساتھ جانا تھا ائیر پورٹ پہ

.....اگر میں آپکو بتا دیتا تو آپکی یہ خوشی کیسے دیکھتا

....بیٹا میں نے ہی منع کیا تھا آپکے بابا کو کہ ہادی کو مت بتانا

...اووو اچھا

بڑی ماما' ذیان کہاں ہے...؟؟؟

.....وہ تو روم میں سو رہا ہے

....اوکے

ہادی' زینب کی گود سے نیچے اترا' زاور کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگائی... سب کی قہقہے بلند ہوئے..... زینب نے ہادی کا بیگ صوفے سے اٹھایا.... اوران کے پیچھے چل دی....

کل جو آفس میں بیٹھے یوشع کے موبائل پہ 'سویٹ ہارٹ' کے نام سے کال آئی تھی.... وہ کوئی اور نہیں علی تھا.... جسکا نمبر سویٹ ہارٹ کے نام سی سیو تھا.... علی نے اپنی آمد کا بتایا تھا تا کہ یوشع ائیر پورٹ پہ لینے آسکے.....اور ہادی کو سرپرائز دینے کا پلان بھی علی کا تھا..... جس کی وجہ سے یوشع بہت خوش تھا...اور آج صبح گیارہ بجے یوشع لاہور ائیر پورٹ سے جا کر علی اور اسکی فیملی کو لے آیا تھا.....

یوشع کھڑا اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جو سیڑھیوں سے اوپر زاور کا ہاتھ پکڑے چل رہا تھا' اسکی باتوں سے ہی اسکی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا..... علی نے کافی گہری نظروں سے یوشع کو اوپر سے نیچے تک دیکھا' جو چہرے سے ہی کافی تھکا تھکا لگ رہا

تھا.... علی نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا.... یوشع نے مسکرا کر علی کو دیکھا اور دونوں ہی صوفوں پر بیٹھ گئے....

علی کے دل کو کچھ ہوا تھا یوشع کو اس حالت میں دیکھ کر مگر وہ مجبور تھا' وہ یوشع کو اسکی ساری خوشیاں دینا چاہتا ہے مگر وہ دے نہیں سکتا.....

تم ٹھیک ہو؟؟ یوشع کے چہرے پر نظریں جمائے پوچھا...

وہ صوفے کی بیک پر سر رکھ کر آنکھیں موندیں بیٹھا تھا.... علی کے سوال پہ آنکھیں کھولی... علی کو دیکھا.... مسکرانے کی کوشش کی' مگر ناکام رہا "....

کیسا ہو سکتا ہوں..؟؟

علی کے اندر کا گلٹ پہلے سے زیادہ بڑھ گیا' جوان پانچ سالوں میں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا' اور یہ گلٹ یوشع کو اسکی ساری خوشیاں دے کر ہی ختم ہو گا....

میرا مطلب تمھیں ہرٹ کرنا بالکل نہیں تھا....

علی کے چہرے پر بڑھتی شرمندگی کو دیکھ کر کہا....

علی جبراً مسکرایا...

خوش رہا کرو یوشع تمھیں اس حال میں نہیں دیکھا جاتا.... تم ان چار سالوں میں

بہت ویک ہو گئے ہو....اس ایک سال میں زیادہ لگ رہے ہو.... کھاتے، پیتے

نہیں ہو کیا. ؟؟؟اور تمھاری آنکھیں' کبھی آئینے میں غور سے خود کو دیکھا ہے'

تمھاری آنکھوں کی نیچے ہلکے پڑ رہے ہیں.... تم تیس اکتیس سال کے ہو اور ابھی

....سے ہلکے...رات کو سوتے نہیں ہو یا کام کا برڈن زیادہ کر لیا ہے

یوشع نے نظریں چرائی' واپس صوفے کی بیک سے ٹیک لگائی.... آنکھیں بند

....کر لی.... چند پل یوہی خاموشی کی نظر ہو گئے

سونا چاہتا ہو مگر نیند نہیں آتی' گہری نیند سونا چاہتا ہو ایسی کہ دوبارہ پھر کبھی نہ"

اٹھو'

علی جو اپنے ہاتھوں کو دیکھتا اس کی سن رہا تھا...آخری بات پہ چونک کر یوشع کو

"...دیکھا

...جو آنکھیں بند کیے بس اپنی کہہ رہا تھا

غصے سے علی کی آنکھیں سرخ پڑی' اگر یوشع ان آنکھوں میں دیکھ لیتا تو آگے

"ایک لفظ نہ بولتا' مگر وہ اپنی ہی دھن میں پھر بولنے لگا

....علی میں بہت تھک گیا ہو یار

یوشع نے آنکھیں کھولی' علی کی طرف نہیں دیکھا' بس چھت کو گھورے گیا'

یوشع نے علی کی نظروں کو خود پہ محسوس کر لیا تھا اس لئے اس کی طرف نہ

''دیکھنے میں ہی عافیت جانی' وقفہ کے بعد پھر بولنا شروع کیا

میں سچ میں بہت تھک گیا ہو' یہ تنہائی اب کاٹتی ہے' میں سونا چاہتا ہو' مگر نیند''

نہیں آتی' جب سوچتا ہو کہ میں کیوں زندہ ہو؟؟ میں بھی کیوں سب کے ساتھ

اس دنیا سے چلا نہیں گیا..؟؟ تو بس صرف ایک چہرہ میری آنکھوں کے سامنے

گھومتا ہے' میر ہادی' شاید اس کیلئے میں زندہ ہو... علی سب چھوڑ کر چلے

گئے یار... پہلے ماما، پھر مہرو، پھر ماہی اور پھر بابا.... سب چلے گئے' مجھے اکیلا'

تنہا چھوڑ کر' میں بھی ان سب کے پاس جانا چاہتا ہو... سکون کی نیند سونا چاہتا ہو'

.....بس ہادی کی وجہ سے رک جاتا ہو

....وہ اب تک نظریں چھت پر جمائے بول رہا تھا... آواز میں نمی بھی تھی

میر و تو معصوم ہے' اس کا کیا قصور ہے' وہ کیوں یتیموں کی زندگی گزارے' علی

اگر کبھی مجھے کچھ ہو جائے تو میرے بیٹے کا خیال رکھنا' اسے کبھی اس بات کا

احساس مت ہونے دینا کہ وہ اب یتیم ہو چکا ہے' زاور اور ذیان کی طرح اس کا

"....بھی خیال رکھ لینا...اس کو بھی باپ کا پیار دے دینا

زندگی اتنی دکھی نہیں کہ مرجانے کو جی چاہے")

(💔 "بس کچھ لمحے اتنے دکھ 'اتنی تکلیف دیتے ہیں کہ جینے کو دل نہیں کرتا

انف سٹوپ اٹ....اگر تم نے اب ایک لفظ بھی اور بولا نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں

ہوگا یوشع یوسفزئی....'علی نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ غراہ کر

کہا....

...یوشع نے علی کی طرف دیکھا' علی نے بھی ان آنکھوں میں جھانکا

ایک کی آنکھیں غصے سے سرخ تھی' تو دوسرے کی آنکھوں میں نمی تھی....بے

....پناہ اداسی' تھکاوٹ اور بھی بہت کچھ تھا

یوشع نے علی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا' اس کے کندھے پر سر رکھ دیا' آیک

....آنسوں ٹوٹ کر علی کے کندھے پر جزب ہوا

اب کہ علی تھوڑا نرم پڑا.....آرام سے کہا' مت کیا کرو یار ایسی باتیں' یہ سب

کفرانہ باتیں ہے...کیوں اپنے رب کو ناراض کرنے میں لگے ہوئے ہو...ایسی

باتیں کر کے کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہو...؟؟ کیا میں تمھارا کچھ نہیں لگتا...

....ہم سب ہے تمھارے ساتھ......وی آر آ فیملی ممبرز

یوشع' جو چلا گیا اس پہ صبر کرو' اور جو تمھارے پاس ہے اس پہ شکر کرو' مگر اس

طرح کی باتیں کر کے نہ خود کو تکلیف دو' اور نہ ہی مجھے...."

مجھے رب سے کوئی گلا نہیں ہے علی.... بس اب پتا نہیں کیوں دل نہیں لگتا""

جینے کو دل نہیں کرتا..."

....کندھے سے سر ہٹا کر علی کو دیکھا' جو بے بسی سے اسی کو دیکھ رہا تھا

بچوں کی آواز پہ غموں کی چادر ہٹی... سیڑھیوں کی طرف دیکھا.... جہاں سے زاور

اور ہادی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے نیچے اتر رہے تھے...اور ان کے پیچھے زینب

.... تھی جو گود میں ذیان کو لیے نیچے اتر رہی تھی

یوشع نے اپنی آنکھوں کو رگڑا' ان کی نمی صاف کی... علی نے بھی گہرا سانس لے

....کر خود کو کمپوز کیا

بس ایک علی تھا جہاں یوشع خود کو بے بس محسوس کرتا تھا...وہ اپنے رب اور علی" کے سامنے اپنا دل ایک کھلی کتاب کی طرح کھول کر رکھ دیتا تھا...وہ علی کے سامنے رو لیتا تھا....

بچے آگ ئے تھے....ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھا گیا...جہاں ملازمہ کھانا لگا رہی تھی...بچے خوش تھے....ایک دوسرے میں مگن تھے....زینب بچوں کو کھلا رہی تھی...علی اور یوشع کا دل اداس تھا..... کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا....دل کو مار کر .....بڑی ہی بے دلی سے کھانا کھایا گیا

آج اس قدر اداسی ہے کہ"

💔 "بس بات ملے رونے کو

علی اور یوشع بچپن سے ایک ساتھ تھے.... سکول، کالج، یونی اور پھر بزنس ہر جگہ..... بچپن سے گہرے دوست تھے.....ایک دوسرے کیل ئے بھائیوں سے بڑھ کر...ایک دوسرے کیل ئے مرمٹنے کو تیار....کالج، یونی دونوں جگہوں میں

ان دونوں کی دوستی کی مثالیں دی جاتی تھی.....ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف....اور پھر آپس کی یہ دوستی رشتے داری میں بدلی

یوشع علی کا بہنوئی تھا... علی ہادی کا سگا ماموں ہے.... مگر ہادی کو بڑے پاپا کہنا علی نے ہی سیکھایا تھا..... علی کا کہنا تھا کہ رشتے داری بعد میں...پہلے ہم ایک دوسرے کے بھائی ہے.... تو چونکہ میں آپسے دو مہینے پانچ دن بڑا ہو تو میں میرو کا تایا لگا...اسی لئے علی کی ضد پر ہی میرو علی کو بڑے پاپا کہہ پکارتا ہے...اور پھر اسی طرح زاور بھی یوشع کو چھوٹے پاپا کہہ کر بلاتا ہے پھوپھا کہنے کی بجائے.....

****

شام کی چائے کا وقت ہو چکا تھا....وہ سب باہر لان میں سوئمنگ پول کے قریب رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے....جب ملازمہ ٹی ٹرالی اور کچھ کھانے کا سامان لائی یوشع ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا....یوشع نے ہادی کو دیکھا جو سلائڈ کر رہا تھا اور خوب ہنس رہا تھا....

وہ دوپہر سے ہی اسی طرح بہت خوش تھا' اپنے سارے کھلونے زاور کو دیکھائے' جو اس ایک سال میں یوشع نے لے کر دیے تھے' زاور نے بھی اپنے کھلونے ہادی کو دیکھائے جو وہ کراچی سے اپنے ساتھ لایا تھا.... دونوں نے خوب کھیلا تھا کھلونوں سے... ہوم ورک بھی اب تک نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی یوشع نے کرنے کا کہا.....

آج تو جیسے ہادی' یوشع کو بھول ہی گیا تھا.... ذیان کے رونے کی آواز گونجی....

زینب نے ذیان کو یوشع کی گود سے اپنی گود میں لیا' ملازمہ چائے سرو کر کے اندر چلی گئی تھی.... زینب نے ذیان کو چپ کرواتے ہوئے ساتھ ہی بچوں کو بھی آواز لگائی....

....بچوں آجاؤ چائے پی لو

....دونوں دوڑے چلے آئے

ہادی اپنی چیئر پر بیٹھنے لگا تھا جب ایک نظر یوشع کو دیکھا' جو اسی کو دیکھ رہا تھا' ہادی مسکرایا' یوشع بھی جواباً مسکرایا

....میرو اپنی چیئر چھوڑ کر' گھوم کر آ کے یوشع کی گود میں چڑھ کر بیٹھا

....یاد آ گئی بابا کی.... خفا خفا سا پوچھا

ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتے ماتھے پر پیار کیا

....جی بابا......بہت ہی معصومیت سے جواب دیا

....سب کا قہقہہ بلند ہوا' یوشع کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا

کیا تم سچ میں مجھے بھول گ ئے تھے...؟؟

.....اب کی بار ہادی کا قہقہہ گونجا

...بابا میں آپکو بھول سکتا ہو

....اب کہ یوشع کو کچھ اطمینان ہوا'' پیچھے سے ہی ہادی کو ہگ کیا

زاور نے بھی ہادی کی نقل کی' اپنی چیئر سے اٹھ کر علی کی گود میں بیٹھا' ایک بار

....پھر سب کا قہقہہ بلند ہوا' دوپہر والی اداسی اب کم ہو چکی تھی

....یوشع نے چائے کا کپ اٹھا کر ہادی کو دیا' سب نے اپنے اپنے کپ اٹھائے

اب جب یہی رہنا ہے تو میں سوچ رہا ہو کہ کل ہی زاور کا بھی ایڈمیشن کروا دیتے

....ہیں' کیوں اسکی پڑھائی کا لوز ہو' دونوں ہی ایک ساتھ اسٹڈی کرے گے

...یوشع نے علی کو دیکھ کر کہا

مانا کہ ہم یہاں آگ ۓ ہیں' مگر اس کا یہ مطلب نہیں کی ہم اس گھر میں رہیں

گے' ہم اپنے گھر میں جائے گے....

اور تمھیں لگتا ہے میں تمھیں اب یہاں سے جانے دوں گا.....

یوشع نے آبرو اچکا کر کہا.... اگر تمھیں یہاں سے بھیجنا ہوتا' تو میں تمھیں یہاں

کبھی نہ بلاتا' یہ اتنا بڑا گھر ہے' یہی رہو' کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے' تم

سب آگ ۓ ہو اس گھر کی بھی تنہائی کم ہو جائے گی' اور ہادی کا بھی دل لگا رہے

گا"

علی تم کہیں نہیں جاؤ گے' یہی رہو گے.... یوشع نے علی کو منہ کھولتا دیکھ کر کہا....

"علی کو سمجھ نہ آیا' منت کی گئ ہے' یا آرڈر سنایا گیا ہے...

بڑے پاپا آپ یہی رہو گے.... آپ سب کہیں نہیں جاؤ گے.... بڑی ماما آپ

بولے نہ بڑے پاپا سے وہ یہی رہیں گے' کہیں نہیں جائے گے....

زینب نے علی کی طرف دیکھا....

بابا کیا ہم یہاں نہیں رہ سکتے ہادی کے ساتھ' مجھے ہادی کے ساتھ رہنا ہے.... زاور

"نے بھی کہا...."

....اور چار و ناچار علی کو ماننا پڑا

...اوکے...یہی رہیں گے....اب خوش

....ہرررررے ے

....زاور اور میرو نے نعرہ لگایا

....یوشع نے تشکرانہ نظروں سے علی کو دیکھا

....ٹھیک ہے یوشع آپ زاور کا بھی کل ایڈمیشن کروا دینا....زینب نے کہا

....اوکے

اور اب آپ میرو کو دیکھا....بہت کھیل لیا آپ نے....اب آرام سے اپنا

....ہوم ورک کر لینا

.....جی بابا

.....خوش گپیوں میں چائے کا اختتام کیا گیا

****

وہ دونوں لاؤنج میں ساتھ ساتھ داخل ہوئے تھے کہ سامنے سیڑھیوں سے زینب اترتی دیکھائی دی.... وہ سیڑھیوں سے اتر چکی تھی اور وہ دونوں بھی سیڑھیوں کے قریب پہنچ چکے تھے....

آ گئے آپ لوگ.... کھانا لگواؤ آپ دونوں کیلئے....

نہیں ہم کھا کر آئے ہیں.... علی نے جواب دیا...

وہ دونوں سات بجے گھر سے باہر چلے گئے تھے.... علی زبردستی یوشع کو لے کر گیا تھا تا کہ اس کا موڈ کچھ ٹھیک ہو جائے اور وہ اب گیارہ بجے واپس آئے تھے...

یوشع کا موڈ بھی اب ٹھیک ہو گیا تھا....

بچے سو گئے.... علی نے پوچھا...

ہاں دس بجے ہی سو گئے تھے....

میر و تو نہیں سویا ہو گا ابھی کیونکہ وہ میرے بغیر نہیں سوتا' جب تک میں اسے نہ سلاؤں...

وہ تذبذب کا شکار تھا جیسے پتا نہیں کیا سننا چاہتا ہوں....

زینب مسکرائی....

صحیح کہہ رہے ہو وہ ابھی تک نہیں سویا' تمھارا ویٹ کر رہا ہے' میں نے کتنی کوشش کی کہ وہ سو جائے' مگر اسکی ایک ہی رٹ تھی کہ بابا کے بغیر نیند نہیں آتی' میں ان کے بغیر نہیں سوتا' وہی مجھے سلائے گے...."

....یوشع نے اطمینان بھری سانس خارج کی' کہاں ہے وہ؟؟ مسکرا کر پوچھا

....اپنے روم میں ہیں.... وہی زاور بھی سو رہا ہے

....اوکے...وہ اوپر کی طرف بڑھا

....پیچھے زینب اور علی بھی گ ئے

....ہادی کے روم کا دروازہ کھولا تو وہ وہی بیڈ پر بیٹھا اپنی آنکھوں کو مسل رہا تھا

....یوشع کو دیکھا

....بابا آپ آگ ئے" کہتا بیڈ پر کھڑا ہو گیا

....وہ قدم قدم چلتا ہادی کے پاس پہنچا

....جی میری جان بابا آگ ئے

....یوشع نے ہادی کو اپنی گود میں اٹھایا اور ہادی تو ویسے ہی یوشع کا انتظار کر رہا تھا

یوشع کے گلے کے گرد اپنے ہاتھوں کا گھیرا کر کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موندلی...

اور وہ دونوں ان باپ' بیٹوں کا پیار دیکھ کر مسکرا رہے تھے.... صدا ان کی خوشیوں کیلئے دعاگوں تھے...."

....وہ ہادی کو لے کر روم سے جانے لگا..... علی کو حکم دیا زاور کو بھی اٹھا کر میرے روم میں لے آؤ' میر و میرے ساتھ میرے روم میں ہی سوتا ہے' اور پیچھے سے زاور اٹھ گیا تو اکیلے میں ڈر نہ جائے' میرے روم میں لے آؤ' میرے ساتھ ہی سو جائے گے...."

اپنی سنا کر سامنے والے کی سنے بغیر روم سے نکلا... علی نے بھی زاور کو گود میں اٹھایا' اور یوشع کے روم کی طرف قدم بڑھا دیے... زینب بھی اپنے روم میں چلی گئی...

....جب علی روم میں داخل ہوا' اس وقت یوشع بیڈ پر لیٹ رہا تھا علی نے بھی زاور کو بیڈ پہ لٹا کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا' ہادی نے یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کرلی....

....علی' زاور کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا اور یوشع ہادی کے

....یہ روز اسی طرح سوتا ہے

ہاں...

"...اووو تبھی تو تمھارے بغیر اس کو نیند نہیں آتی' تمھاری عادت جو ہے

یوشع ہنسا'

اس ایک سال میں ہوئی ہے تمھاری عادت' ورنہ جب تک ہادی تین سال کا

... نہیں ہو گیا تھا زینب ہی ہادی کو سلاتی تھی....اس کے بعد تم یہاں آ گئے

....تم اچھی طرح جانتے ہو' میں یہاں کیوں آیا تھا

وہ دونوں اپنے بیٹے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے' سامنے دیوار پہ نظریں مرکوز

....کیے بات کر رہے تھے

....ہاں' جانتا ہو

....تم زاور کو اپنے ساتھ نہیں سلاتے کیا

وہ میرے سے سوتا ہی نہیں ہے' اس کے پاس اس کی ماں ہے' وہ ماں کے بغیر

نہیں سوتا' ہر چیز میں زاور کو ہینڈل کرنا میرا کام ہے' کیونکہ زینب کی وہ سنتا نہیں

ہے' مجھ سے تھوڑا بہت ڈرتا تو ہے' وہ بھلے سارا دن بھی میرے ساتھ رہ لے مگر

سوتے ہوئے بس زینب یاد آتی ہے"

....یوشع مسکرایا

....کچھ دیر کی خاموشی چھا گئ

ہادی تمھارے بغیر سوتا نہیں ہے' تم ذرا سی دیر کیل یۓ نظروں سے دور

ہو جاؤں تو وہ رونے لگ جاتا ہے' اور پھر بھی تم کہہ رہے تھے کہ میں ہادی کا

"....خیال رکھو

"....یوشع نے ہادی کو دیکھا' جو سو چکا تھا

"کچھ دن کی پریشانی ہو گی' پھر سب ٹھیک ہو جائے گا' میرو سنبھل جائے گا

تم سنبھل پائے ہو ابھی تک جو ہادی سنبھل جائے گا' یہ تو پھر بچہ ہے' ابھی صرف

.....چار سال کا ہے

....کچھ دیر کی پھر خاموشی چھا گئ

....یوشع تمھیں نہیں لگتا ہادی کو ایک ماں کی ضرورت ہے

نہیں' ہادی کیل ئے میں خود کافی ہو' اپنے بیٹے کو میں سنبھال لیتا ہو' آگے بھی سنبھال لو گا....

یوشع صرف سنبھالنا ہی کافی نہیں ہوتا' بچوں کو ماں کے پیار کی ضرورت ہوتی ہے....

علی' میرو کو پیار کرنے کیل ئے میں بہت ہو' اور اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھے بلیک میل کر کے تم شادی کیل ئے راضی کر لو گے تو یہ بھول ہے تمھاری' میں کبھی شادی نہیں کروں گا' نہ ہی اب' اور نہ ہی بعد میں.....

علی کو دیکھ کر کہا....

اور نہ اب مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات کرنی ہے....اس نے غصے سے کہہ کر آنکھوں پر بازو رکھا....

صاف ظاہر تھا کہ وہ روم سے چلا جائے' مجھے بات نہیں کرنی....

علی نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا' زاور کے ماتھے پر پیار کر کے اٹھا' دوسری سائڈ پر آیا' جھک کر یوشع کے سینے پر سر رکھے ہادی کے ماتھے پر پیار کیا.....اور سیدھا ہو کر قدم قدم چلتا دروازے کی چوکھٹ پہ رکا

'یوشع یوسفزئی میری بھی ایک بات یاد رکھنا

....اگر تم ضدی ہو تو میں بھی تمھارا بڑا بھائی ہو' تم سے زیادہ ضدی میں ہو

میں بھی دیکھتا ہو کہ تم کیسے شادی نہیں کرتے' میرے یہاں آنے کا مقصد

صرف تمھاری شادی ہے' جب تک تمھاری شادی نہیں کروا دیتا' میں بھی

.....سکون سے نہیں بیٹھوں گا' اور نہ ہی تمھیں سکون سے جینے دوں گا

....غصے سے کہہ کر روم سے نکلا' اپنے پیچھے زور سے دروازہ بند کیا

....یوشع نے آنکھوں سے بازو ہٹایا

"کتنا اچھا ہوتا ماہی' اگر تم مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جاتی' میرا نہ سہی میرو کا ہی خیال

کر لیتی' کہ وہ تو بچہ ہے' اور ایک بچے کو اپنی ماں کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی

"...ہے

'یوشع نے یادوں کو جھٹکا

دروازے کو دیکھا جہاں سے علی ابھی غصے سے نکلا تھا' وہ جانتا تھا کہ علی ناراض

....ہو گیا ہے...یوشع نے دوبارہ آنکھیں بند کر لی

****

’اور کبھی کبھی شام اس طرح سے ڈھلتی ہے کہ ہمیں اپنے دل سمیت‘‘

’سب کچھ ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے

’زوال چاہے کسی بھی دن کا ہو یا کسی بھی عروج کا

’’ہمیشہ اداس کر جاتا ہے

دونوں ایک ساتھ آفس میں اینٹر ہوئے تھے.... بات کرتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھ رہے تھے..... لفٹ کے پاس پہنچ کر بٹن دبایا’ ایلیویٹر کے دونوں پٹ اوپن ہوئے....

المیرا سوچ رہی تھی ایک ساتھ اندر جائے یا نہیں....

المیرا جی آپ پہلے چلی جائے’ میں بعد میں آجاؤں گا....

اور وہ حیران تھی کہ جہان کو کیسے پتا چلا کہ میں کیا سوچ رہی ہو’ مگر المیرا کو کیا معلوم کہ کئی سالوں سے جہان صرف المیرا کو ہی تو پڑھتا آیا ہے’ اور اب بھی کیسے نہ سمجھتا کہ المیرا کیا سوچ رہی ہے....

ایک بار پھر بٹن دبایا گیا..... کیونکہ وہ بند ہو چکی تھی....

المیرا آگے بڑھی' آپ بھی آجائے' مجھے کوئی ایشو نہیں ہے اور ویسے بھی آپ میرے لئے غیر تو نہیں ہے' جو میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی....

وہ اندر چلی گئی تھی' جہان بھی مسکراتا' بالوں میں ہاتھ پھیرتا المیرا کے پیچھے لفٹ میں داخل ہوا.... مطلوبہ فلور کا بٹن دبایا' لفٹ اوپر کی طرف چل دی.....

المیرا کے الفاظ نے آج جہان کو ڈھیروں خوشیاں دی تھی....اس سے پہلے کہاں "المیرا نے اس طرح سے کہا تھا کہ آپ کونسا غیر ہے' شاید آج جہان کے دل کو قرار مل گیا تھا' ان کی منگنی کو دو ہفتے ہو گئے تھے' جہان کو کبھی ایسا لگتا تھا کہ شاید المیرا خوش نہیں ہے' مگر آج المیرا کے الفاظ نے خوشی کے ساتھ ساتھ دل کو بھی قرار دے دیا تھا"

ماما آپ کو ڈنر پہ انوائٹ کرنا چاہتی ہے' اگر آپ آجائے تو ماما کو خوشی ہو گی' وہ ایکچوئلی جو سسٹر کراچی گئی ہوئی تھی وہ آج واپس آجائے گی' کل یا پرسوں جب بھی آپ فری ہو....

وہ تذبذب کا شکار تھی کہ ہاں کہے یا نہیں.... وہ دونوں فاصلوں پر کھڑے ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے.... المیرا ایک کونے پر تو جہان لفٹ کے دوسرے کونے پر تھا.....

ایلیویٹر کا ڈور اوپن ہوا.... پہلے المیرا اور پھر جہان باہر نکلا...... وہ اب ایک ساتھ کوریڈور میں چل رہے تھے....

اوکے کل ٹھیک ہے' کل آجاؤں گی میں....

سچ....

جی.....

اوکے پھر میں آؤ گا آپ کو لینے....

نہیں' آپ کیوں زحمت کر رہے ہیں؟؟؟ میں آجاؤ گی...

وہ ہلکا سا ہنسا.... ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے کہا تھا کہ میں کونسا غیر ہو اور اگلے ہی پل مجھے پرایہ بھی کر رہی ہے' المیرا جی اپنوں میں کیسی زحمت....

المیرا نے جواب نہیں دیا' بس اثبات میں سر ہلایا....

ایمان کو بھی کہہ دینا' وہ اب رک کر بات کر رہے تھے' وہ بھی کل ریڈی رہے....

....اوکے میں کہہ دوں گی' آپ بھی کال کر کے اسے انوائٹ کر لینا

....جی میں کال کر لوں گا

....اوکے پھر بات ہوتی ہے

...اوکے

.....وہ دونوں اپنے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئے

****

Zubi Novels Zone

....پتا نہیں یار نیو سر کیسے ہوں گے..؟؟؟ یوشع سر تو بہت سٹرکٹ ہے

دو کولیگز ایک دوسرے کے سامنے کھڑی باتیں کرنے میں مصروف تھی' اس "

"بات سے بے خبر کہ کوئی ان کی باتیں سننے میں مصروف ہے

.....یار بس دعا کرو' علی سر' یوشع سر کی طرح نہ ہو....پہلی لڑکی نے کہا

ویسے یار آپس کی بات ہے... علی سر یوشع سر کی طرح بہت ہینڈ سم ہے....

دوسری نے کہا....

نہیں 'یوشع سر زیادہ ہینڈ سم ہے 'علی سر بھی ہینڈ سم ہے 'مگر یوشع سر سے کم ہے....

علی جو چھپکے سے ان کی باتیں سننے میں مصروف تھا' بامشکل اپنی ہنسی روکی.....

آئی وش سر میرڈ نہ ہوتے تو میں نے شادی کر لینی تھی یوشع سر سے 'پہلی نے اداسی سے کہا...

میں نے سنا ہے یوشع سر کی وائف نہیں ہے 'ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے 'چار سال پہلے ہی....

دوسری نے رازدانہ طور پر آگے کو جھک کر بتایا....

علی کی ہنسی غائب ہوئی 'دل چاہا کی دونوں کو آگے باتیں کرنے سے روکے 'مگر" "پھر رک کر سننے لگا

تمھیں کس نے بتایا...؟؟؟ پہلی نے حیرت کے مارے پوچھا....

یاد ہے تمھیں میں نے کچھ دن پہلے بتایا تھا کہ یوشع سر اپنے بیٹے کو لائے تھے آفس 'تم نے اس دن آف کیا تھا....

ہاں 'مگر اُس بات کا اس بات سے کیا تعلق؟؟

بتاتی ہو 'سنو....میں نے میر ہادی سے پوچھا تھا کیونکہ میں سوچ رہی تھی کہ جب سر خود اتنے خوبصورت ہے 'ان کا بیٹا ان سے بھی زیادہ تو سر کی وائف کیسی ہو گی....؟؟؟

بس یہی جاننے کیل ئے میں نے ہادی سے پوچھا تھا کہ آپکی ماما کیسی ہے؟؟وہ کیوں نہیں آتی آفس..؟؟؟

"علی کان لگائے ان کی باتیں سننے میں مصروف تھا

بس تب ہی ہادی نے بتایا تھا کہ اس کی ماما کی ڈیتھ ہو گئ ہے چار سال پہلے ہی 'مجھے بہت دکھ ہوا تھا یار سن کر جب ہادی نے بتایا....دوسری کا چہرہ بتاتے بتاتے اداسی میں بدل گیا تھا....

یوسفزئی سر کی ڈیتھ کو ابھی ڈیڑھ سال ہی ہوا ہے' سر سے ابھی بیوی کا غم تو بھلایا نہیں گیا ہو گا کی ڈھائی سال بعد ہی والد بھی چلے گئے' اور سر کی مدر بھی جب سر چھوٹے تھے' جب ان کی ماما کی بھی ڈیتھ ہو گئی تھی....

اووو تبھی سر اب اتنے سنجیدہ رہتے ہیں.... پہلی نے بھی افسوس سے کہا....

پہلے سر بالکل بھی ایسے نہیں تھے' وہ بہت اچھے تھے ہنس مکھ' سر پہلے کراچی رہتے تھے' کبھی کبھی بیچ میں آ کر چکر لگا لیتے تھے جب یوسف سر ان کو یہاں بھیجتے تھے' وہ کچھ دن کیلئے آتے' سب سے مزاق کیا کرتے تھے' وہ پہلے بہت اچھے تھے' پھر پتا نہیں کیا ہوا یار کہ سر نے آنا بند کر دیا' وہ پورے چار سال لاہور نہیں آئے' اور پھر ایک سال پہلے یہاں ہی سیٹل ہو گئے.... تم ایک سال پہلے ہی آئی ہو جب سر یہاں پورے چار سال بعد آئے تھے.... میں یہاں بہت پہلے سے کام کر رہی ہو' سر کی سیکرٹری ہو' اب اتنا تو میں سر کو جانتی ہو"

علی کا دل ڈوبنے لگا' چار سال پہلے کے مناظر آنکھوں کے سامنے گھومے' یوشع" کی اجڑی حالت' آنکھوں میں نمی آئی....."

پتا نہیں سر کی لائف میں کوئی لڑکی ہے یا نہیں.... عروج (پہلی لڑکی) نے کہا....

....کیوں تمھیں اپنا ٹانکہ فکس کرنا ہے کیا....ایمن (دوسری) نے بھی چڑ کر کہا

....ہاں تو اس میں حرج ہی کیا ہے....ان کی لائف میں خوشیاں آجائے گی

....اور تمھیں لگتا ہے سر تم سے شادی کرے گے

ہاں تو کرلے گے' میں اتنی بری تو نہیں ہو کہ سر کو پسند نہ آؤ' ہر لحاظ سے پرفیکٹ

....ہو' ینگ ہو

علی نے اپنی اداسی دور کر کے عروج کو اوپر سے نیچے تک دیکھا' کالی آنکھیں کاجل

سے لبریز' کندھوں تک آتے کالے بال جو ٹیل پونی میں مقید تھے' چھوٹی ناک'

پنکھڑی جیسے گلابی لب' گوری رنگت' وہ واقعی خوبصورت تھی' ہر لحاظ سے

....پرفیکٹ

میں تو ویسے بھی یوشع کی شادی کروانے کے چکر میں ہو' تو کیو نہ اس لڑکی سے ہی

کروادوں.... علی نے خود سے کہا....ایک بار پھر عروج کو دیکھا' جو یوشع کیلئے

....پرفیکٹ تھی

....ایک دفعہ پرپوز کردوں گی' باقی ان کی مرضی وہ سلیکٹ کرے' یا پھر ریجیکٹ

....تم پرپوز کروگی

....ہاں تو اس میں حرج ہی کیا ہے' میں کر دوں گی

افففففف عروج تم جو مرضی کرو' مگر مجھے لگتا نہیں ہے کہ سر تم سے شادی کرے گے.... دیکھا نہیں تم نے سر کتنے سنجیدہ رہتے ہیں' کسی سے کوئی فالتو بات نہیں کرتے' بس

اپنے کام سے کام' مجھے نہیں لگتا کہ سر کا دوسری شادی کا کوئی پلان ہو گا' یا وہ تم سے شادی کرے گے"

لڑکی کہہ تو سہی رہی ہے' یوشع کو شادی کیلئے راضی کرنا" "دیوار میں اپنا سر مارنا" علی نے دل میں سوچا اور پھر ہلکا سا مسکرایا' سامنے شیشے سے باہر آسمان کو دیکھا' ہاتھوں کو دعا کی طرح ہوا میں پھیلایا

"یا اللہ اب تو آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں"

.....اور ہاتھوں کو واپس گرا لیا

ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے.... اب تم یہی دیکھ لو اس سے پہلے کہا معلوم تھا کسی کو کہ سر میرڈ ہے' پھر چار سال کا بیٹا بھی' جب سر کی پہلی شادی کا کسی کو معلوم

نہیں تھا تو اسی طرح وہ دوسری شادی بھی کر سکتے ہیں.... میں پرپوز کر دوں گی اور وہ بھی بہت جلد.... عروج نے ایکسائیٹڈ ہو کر کہا....اس بات سے بے خبر کہ چند ....ہی دنوں میں اس کا یہ جوش جھاگ کی طرح بیٹھنے والا ہے

اوکے.... تم یوشع سر کو پرپوز کرو' میں علی سر کو کرو گی...ایمن نے بھی ایکسائیٹڈ ہو کر کہا' اس بات سے بے خبر کہ اس کا یہ سارا جوش ابھی بیٹھنے والا ہے.....

....علی نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا

....اور کورنر سے نکل کر سامنے آیا

....کیا کر رہی ہو تم دونوں یہاں

'دونوں نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا

کہیں سر نے سب کچھ سن تو نہیں لیا' ایمن نے عروج کے کان میں سرگوشی کی.....

کیا کھسر پھسر کر رہی ہو تم دونوں..... علی نے ایمن کو دیکھا جو علی کو پرپوز کرنے کی بات کر رہی تھی.... وہ عروج کی طرح زیادہ خوبصورت نہیں تھی تو اس سے کم بھی نہیں تھی

...کچھ نہیں سر' بس ایسے ہی بات کر رہے تھے.... عروج نے کہا

.....اوکے جاؤ کام کروں اپنا

.... علی ان دونوں کو وہی چھوڑ کر آگے کی طرف بڑھا

.....شکر بچ گ ئے یار' لگتا ہے سر نے کچھ نہیں سنا

'علی تھوڑا آگے جا کے رکا' پیچھے مڑا

میں میرڈ ہوں...ایمن کو دیکھ کر کہا...اور الحمدﷲ دو بیٹے ہیں میرے' میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بہت خوش ہو...

ایمن نے نظریں جھکائی.... یعنی سر نے سب کچھ سن لیا....افففف

عروج کو دیکھا' میں خود بھی یوشع کی شادی کروانا چاہتا ہو مگر کوئ اچھی لڑکی نہیں مل رہی' اور نہ ہی وہ شادی کیل ئے راضی ہے' تم اسے پرپوز کر دینا' باقی اسے سمجھانا میرا کام ہے' آگے تمھاری قسمت .....

علی یہ کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا......

ہائے سر کتنے اچھے ہیں... عروج نے خوش ہوتے ہوئے جوش سے کہا....

تمھیں کیا ہوا تم ایسے کیوں کھڑی ہو.....

سر نے سب کچھ سن لیا ہے اور تم خوش ہو رہی ہو.....

ہاں تو اچھا ہوا نہ سن لیا' ہمارا کام آسان ہو گیا....اب تم علی سر کو پرپوز کرنے کا خیال دل سے نکال دوں کہیں اور ٹرائی کرو...میں تو یوشع سر کو پرپوز کرو گی.....

تم جو مرضی کرو' میری طرف سے بھلے جہنم میں جاؤ' میں جا رہی ہو اب کام کرنے کیونکہ یہ علی سر تھے جنھوں نے کچھ نہیں کہا' اب اگر یوشع سر نے دیکھ لیا نہ تو یہی کھڑے کھڑے تمھارا سارا پرپوزل نکال دے گے....

ہاں چلو کہیں سچ میں یوشع سر نہ آجائے....اور وہ دونوں بھی اپنے اپنے کام کی طرف بڑھ گئ.....

یوشع علی کو آج آفس لایا تھا.... صبح زاور کا ایڈمیشن کروانے کے بعد دونوں ہی آفس آگ ئے تھے...یوشع نے بتایا کہ آج سے علی بھی آپ کا بوس ہے...اور روز آفس آئے گا...

اور سب اسی پہ پریشان تھے کہ علی سر بھی یوشع سر کی طرح سٹرکٹ ہے یا نہیں.... مگر اس دفعہ آفس والوں کی قسمت جاگ گئ تھی کیونکہ علی یوشع کی طرح اتنا سٹرکٹ نہیں ہے......

****

شام کا پہر تھا...ہر سو آسمانوں پہ بادل چھائے ہوئے تھے... ٹھنڈی ہوا چاروں اطراف میں چل رہی تھی' پرندوں کی چہچاہٹ ہر سو پھیلی ہوئ تھی' ایسے موسم نے ہر چیز کو رومانوی احساس میں ڈھالا ہوا تھا' خوبصورت ہرے بھرے لان میں سوئمنگ پول کے قریب رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر یوشع تنہا' ویران دل کے ساتھ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے براؤن کھلی سی شرٹ' بلیو پینٹ میں اپنی گود میں ایک ڈائری رکھے' ایک ہاتھ میں چائے کا مگ اور دوسرے میں بال پوائنٹ پکڑے ہر چیز سے بے نیاز بیٹھا تھا.....

ایک وقت تھا جب یوشع کو اس طرح کے موسم کو خوب انجوائے کرتا تھا' مگر "

ان چند سالوں میں یوشع کے اندر کا ہر جزبہ 'ہر احساس جیسے مر سا گیا تھا' اس

طرح کے موسم یوشع کو بالکل اٹریکٹ نہیں کرتے تھے' وہ ہر جزبے' ہر احساس

سے بالکل عاری ہو گیا تھا "

یوشع کی سیدھ میں جائے تو تین بچوں کی کھلکھلاہٹیں اس رومانوی ماحول میں

گونج رہی تھی.... زاور اور ہادی دونوں ہی ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف

تھے.... گھر کے اندر کی طرف راہداری سے ہوتے ہوئے لاؤنج اور لاؤنج سے

کچن کی طرف جائے تو وہاں زینب ملازموں کو کھانے کی ہدایتیں دیتی خود بھی

کوکنگ کرنے میں مصروف تھی اور علی گھر سے باہر تھا......

یوشع کو ڈائری لکھنے کا شوق نہیں تھا مگر لاہور آنے کے بعد اس نے ڈائری لکھی

تھی' اپنی زندگی' اپنے عشق کے بارے میں' اس کو شعر، غزلیں پسند نہیں تھی'

مگر اس ایک سال میں اس نے آدھے سے زیادہ ڈائری میں غزلیں لکھی تھی'

پسند تو اسے چائے بھی نہیں تھی' مگر اب وہ صرف چائے پیتا تھا' شاید کسی کی یاد

میں' ایسی کتنی چیزیں تھی جو اسے پسند نہیں تھی مگر اب وہ سارے وہ کام کرتا تھا

اور جو چیزیں پسند تھی وہ اب یوشع کو اپنی طرف بالکل اٹریکٹ نہیں کرتی تھی....

.....وہ چائے کے گھونٹ بھرتا بال پوائنٹ لیے اب ڈائری پہ لکھنے لگا تھا

'ملے تو اسے کہنا تیرے نہ ہونے سے کچھ بھی تو نہیں بدلا"

'یہ سورج بھی وہی سے نکلتا ہے

'آسماں پہ تارے بھی چمکتے ہیں

'اور چاند کی چاندنی بھی ہوتی ہے

'ہوا بھی چلتی ہے' دریا بھی بہتے ہیں

'پھول بھی کھلتے ہیں' ان میں خوشبو بھی ہوتی ہے

!!لیکن نہ جانے کیوں

'تیرے نہ ہونے سے ہر چیز ادھوری لگتی ہے

'ہر صبح شام سی لگتی ہے

'ہر مسکان اداس سی لگتی ہے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

'ہر محفل انجان سی لگتی ہے

اور

'ہر دھڑکن بے جان سی لگتی ہے

☹ "ملے تو اسے کہنا کہ تیرے بن دنیا ویران سی لگتی ہے

....مجھے نہ سانس آتی ہے 'نا میرا دم نکلتا ہے"

.... مگر یہ بیچ کا عالم بہت تکلیف دیتا ہے

....سمندر نہ اگلتا ہے نہ ساحل پہ پٹختا ہے

....ابھرنا 'ڈوبنا بہت تکلیف دیتا ہے

....جو تم بولو 'تو سنور جائے ہم

....جو تم بولو 'تو بکھر جائیں ہم

.... مگر یہ ٹوٹنا بہت تکلیف دیتا ہے

...جو تم مانو 'تو بتلائیں

....جو تم سمجھو 'تو سمجھائیں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"....تمھارے بن ادھورا پن بہت تکلیف دیتا ہے

.....تیری مسکان' تیرا لہجہ' تیرے معصوم سے الفاظ'

"...کیا کہوں بس بہت یاد آتے ہو تم

.....'یقیناً وہ آگے بھی لکھتا' مگر اس کا تسلسل علی نے توڑا تھا

وہ کب سے وہاں آیا بیٹھا تھا' مگر یوشع کا دھیان بالکل بھی اس کی طرف نہیں

.....تھا....وہ بس لکھنے میں مصروف تھا

یوشع نے علی کو اور علی نے بھی یوشع کو دیکھا' یوشع نے اپنا خالی مگ سامنے شیشے

....کی ٹیبل پہ رکھا اور کرسی کہ بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی

علی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو دیکھا' جو یوشع کے ہاتھوں سے لی تھی جس

....سے اس کے لکھنے کا تسلسل ٹوٹا تھا

علی نے اب تک ڈائری کو کھول کر نہیں دیکھا تھا' اور نہ ہی یوشع نے منع کیا'

کیونکہ وہ جانتا ہے وہ جتنا اسے منع کرے گا' علی نے اتنی ہی زیادہ ڈائری کو چیک کرنی ہے.....

کب سے لکھنا سٹارٹ کر دیا تم نے اور یہ ڈائری کا تو تمھیں بالکل بھی شوق نہیں تھا"

ایک سال سے لکھ رہا ہو' لاہور آنے کے بعد سٹارٹ کی تھی ٹائم پاس کیل ئے'

.....اب عادت ہو گئی ہے لکھنے کی' اچھا لگتا ہے لکھنا

....یوشع آسمان کو تکتا کہہ رہا تھا جہاں بادل برسنے کو تیار تھے

علی نے ڈائری کا پہلا صفحہ کھول جہاں 'عنوان' پہ 'مہرو' لکھا تھا اور پھر 'یوشع'

یعنی 'مہرو یوشع' علی نے حیرت سے یوشع کو دیکھا....بے یقینی کی کیفیت سے

....یوشع کو پکارا

.....یوشع

.....جواب ندارد

.....بس آسمان سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا

میں یہ تو جانتا تھا یوشع کہ تم مہرو کو کبھی نہیں بھولے ہو' اور نہ ہی کبھی بھول سکتے ہو' وہ تمھارے دل' تمھاری روح میں ہے' مگر تم اسے یوں ڈائری میں لکھنا شروع کردو گے....'

علی نے چند صفحے ریڈ کیے.... جہاں مہرو کے ساتھ گزارے لمحے لکھے ہوئے تھے' شعر' غزلیں لکھی تھی.....

علی نے ڈائری بند کردی' وہ اس ڈائری کو نہیں پڑھ سکتا تھا.... علی نے ڈائری واپس یوشع کو دی.... یوشع نے ڈائری واپس اپنی گود میں رکھی.... وہ دونوں یوہی کافی دیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے..... پھر علی نے کہنا سٹارٹ کیا....'

یوشع تم بہت بدل گئے ہو' بہت زیادہ...اس یوشع سے جس سے میں پورے ایک سال بعد مل رہا ہو' اس یوشع میں اور پانچ سال پہلے والے یوشع میں بہت فرق ہے' تم وہ نہیں رہے جو پانچ سال پہلے ہوا کرتا تھا' اگر مجھے معلوم ہوتا نہ یوشع کہ تم یہاں آکر اس ایک سال میں اتنا بدل جاؤگے تو قسم سے یوشع میں تمھیں یہاں کبھی نہ آنے دیتا' وہ افسوس سے یوشع کو دیکھتا کہہ رہا تھا.... پانچ سال پہلے والا یوشع پتا ہے کیسا تھا.... شرارتی' شوخ چنچل لڑکیوں کی طرح' جو

جب تک کسی کو تنگ نہیں کر لیتا تھا' اس کی ہڈیوں کو چین نہیں ملتا تھا' غصے کا بھی تیز تھا اور ہر ٹائم چہرے پر مسکراہٹ سجا کر رکھنے والا بھی' خود بھی خوش رہنا' اور دوسروں کو بھی خوش رکھنا' آئے دن آؤٹنگ کی پلان بنانے والا' وہ یوشع جو پانچ سال پہلے تھا وہ میرا دوست تھا' بھائیوں سے بڑھ کر تھا

وہ کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھا' دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی' یوشع ہنوز ویسے ہی بیٹھا بس اسے سن رہا تھا.... بیک سے ٹیک لگائے' سینے پہ بازو باندھے' ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے

"....اور اب والا یوشع پتا ہے کیسا ہے.... عشق میں ہارا ہوا ایک مجنوں' جسکو صرف اب اپنے سے مطلب ہے' اس کو اگر کچھ نظر آتا ہے تو بس اپنے دل کا روگ' اپنے دل کے علاوہ اسے اپنے ارد گرد کے لوگ نظر ہی نہیں آتے.... صحیح کہہ رہا ہو نہ یوشع یوسفزئی...."

اور تمھیں پتا ہے' اب مجھے کیا لگنے لگا ہے' اگر کل کو ہم مر بھی جائیں' ہمیں کچھ بھی ہو جائیں' تو پانچ سال پہلے والے یوشع کو تو فرق پڑ سکتا تھا ہمارے نہ ہونے سے' مگر یہ یوشع اس کو شاید کبھی فرق نہ پڑے کہ ہم جیے یا مرے' کیونکہ اس

یوشع کوا گر کچھ نظر آتا ہے تو بس اپنے دل کا روگ' اپنا عشق' مطلب یار ایک لڑکی کیا چھوڑ گئی.... تم تو مجنوں بن گئے' مجھے لگتا تھا تم وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جاؤ گے' سب ٹھیک ہو جائے گا' تم پہلے جیسے ہو جاؤ گے' مگر نہیں' نفی میں گردن ہلائی....

'....میں غلط تھا

علی اس کی آنکھوں میں دیکھتا بس بولے جا رہا تھا' یہ جانے بغیر کہ سامنے والے کے دل پہ اسکی باتوں کا اثر ہو بھی رہا ہے یا نہیں''

تم تو اسکی یادوں میں' اس کے عشق میں ڈوبتے ہی چلے گئے' جتنا اس کی یادوں سے نکلنا تھا' تم تو اتنا ڈوب گئے ہو'

یوشع رحم کھالو خود پر' تمھارے آگے ابھی تمھاری پوری زندگی پڑی ہے' کسی ایک کے چلے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی' گزرتی چلی جاتی ہے' تمھاری بھی گزر رہی ہے' تو کتنا ہی اچھا ہو کہ تم اسے اچھے طریقے سے گزار لوں' اپنی لائف میں آگے بڑھ جاؤ' آج بھی کتنی لڑکیاں تم پر مرتی ہے' خود کو تمھارے

سامنے پیش کرنے کیلئے تیار ہے' شادی کرلوں نکل آؤ خدا کے واسطے ماضی سے نکل آؤ'

....علی نے ہاتھ جوڑے

بھول جاؤ سب آگے بڑھو لائف میں' تم جوان ہو' اپنی لائف برباد مت کرو' کسی لڑکی کے پیچھے اگر مہرو کو بھی تم سے محبت ہوتی نہ تو وہ تمھیں کبھی چھوڑ کر نہ جاتی' اور اگر اتنی ہی محبت تم ماہی کو دیتے نہ تو شاید آج میری بہن اس دنیا سے نہ جاتی....'' یوشع

نہ چاہتے ہوئے بھی

....شکوہ زباں پہ آ ہی گیا تھا'' گلے میں گلٹی سی ابھری تھی

علی چپ ہو گیا تھا....آخری بات پہ یوشع نے بھی سختی سے آنکھیں میچی تھی' وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا' جب سے اب یوشع پہ کسی بات کا اثر ہوا تھا' علی چپ تھا' .....اور اب یوشع کے جواب کا منتظر

****

یوشع نے ٹیک لگائے لگائے پوچھا ہو گیا یا اب بھی اور کچھ بولنا ہے..... بول لو' سن رہا ہو' کیونکہ اس کے بعد صرف میں بولوگا' اور تم سنو گے.....

علی خاموش رہا' تھوڑی دیر تک یوشع اسکے بولنا کا انتظار کرتا رہا مگر وہ نہیں بولا.... یوشع نے اپنی ٹانگ گھاس پہ رکھی اور اب وہ کرسی پہ آگے کو ہو کر بیٹھا' گود میں رکھی کتاب کو میز پہ رکھا' دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی اور بولنا شروع کیا.....

پہلی بات تو یہ کہ ہاں میں واقعی بدل گیا ہو' یہ والا یوشع جواب تمھارے سامنے بیٹھا ہے' یہ پانچ سال پہلے والا یوشع نہیں رہا.... پانچ سال پہلے والا یوشع مر گیا ہے' اس کا جسم تو ہے مگر روح نہیں' اور تمھیں پتا ہے میری روح کون تھی' وہ جس کو تم نے ایک معمولی لڑکی بنا دیا' علی عمران اگر تمھیں معلوم ہو تو وہ معمولی لڑکی تمھاری بہن تھی' تم نے خود اسے اپنی بہن بنایا تھا' بھائیوں سے بڑھ کر فرض ادا کیے تھے' پیار دیا تھا' وہ معمولی لڑکی تمھاری صرف منہ بولی بہن تھی' جسکے لئے تم کچھ بھی کرنے کو تیار رہتے تھے' یہاں تک کہ مجھ سے بھی لڑ لیا کرتے تھے' تو سوچو میرا تو عشق ہے وہ' میں کیسے بھول سکتا ہوا سے' یاد رکھنا علی

عمران وہ میرا عشق تھی' عشق ہے' اور آخری سانس تک رہے گی' وہ میرے دل کا سکون ہے

اور دوسری بات اگر میں مجنوں بنتا تو آج یہاں تمھارے سامنے بیٹھا تم سے یوں باتیں نہ کر رہا ہوتا' کسی دربار یا ولی کے مزار کے باہر ملنگ بنا بیٹھا ہوتا' اور پتا نہیں اب تک زندہ بھی ہوتا یا نہیں

تیسری بات' اگر مجھے میرے ارد گرد کے لوگ نظر نہ آتے تو علی عمران آج تم یہاں میرے سامنے نہ بیٹھے ہوتے' تمھیں کراچی سے یہاں نہ بلاتا کہ تم اپنی فیملی کو لے کر یہاں آجاؤ' اگر مجھے میرے ارد گرد کے لوگ نظر نہ آتے نہ تو ہادی بھی مجھے نظر نہ آتا

'یوشع نے سامنے کی طرف دیکھا' جہاں بچے اب تک کھیلنے میں مگن تھے...

اور ایک بات یاد رکھنا اگر میں زندہ ہوتو اپنے بیٹے کی وجہ سے' یوشع نے نظریں ہٹا کر علی کی آنکھوں میں دیکھا....

'تمھاری وجہ سے' مجھے فرق پڑے گا تم سب کے ہونے یا نہ ہونے سے

چوتھی بات' تم نے صحیح کہا وقت واقعی نہیں رکتا.... گزرتا' چلا جاتا ہے' اور میرا بھی گزر رہا ہے' کیونکہ ہماری اس زندگی میں کچھ نہیں رکتا' وقت اور انسان زندگی میں آتے اور گزرتے چلے جاتے ہیں' وہ بھی آئی اور چلی گئی' اب ہے تو کیا بس اس کی یادیں' اس کی باتیں' آخری لائن ڈائری کو دیکھ کر کہی' میرے پاس بھی اب صرف اس کی باتیں ہے' اس کی یادیں ہے' وہ ہر جگہ مجھے محسوس ہوتی ہے' مجھے لگتا ہے وہ یہی میرے آس پاس ہے' میرا دل بھی چاہتا ہے کہ میں بھی کھل کے جیوں زندگی پہلے کی طرح' خوش رہو' سب کے ساتھ' یہ ناامیدی' یہ مایوسی' یہ تنہائی کہیں دور چھوڑ آؤں' مگر اس کا وہ چبھتا ہوا لہجہ مجھے اذیت کی ان تکلیف دہ وادیوں میں دھکیل دیتا ہے' جہاں مجھے اپنا آپ بوجھ لگنے لگتا ہے' یوشع

'.....نے ڈائری سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا' جو دم سادھے اس کو سن رہا تھا

یوشع نے ایک بار پھر ٹیک لگائی' دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے' نگاہیں آسمان پہ

'.....جمائی

مجھے مہرو کے وہ آخری کی الفاظ نہیں بھولتے' وہ مجھے آج تک گناہ گار سمجھتی ہو گی علی' عشق میں شرک کرنے والا سمجھتی ہو گی' اس نے مجھ سے کہا کہ میں ایک

حوس پرست انسان ہو' اس کے سامنے میں نیک بننے کا ڈھونگ رچتا ہوں اور اس کے پیٹھ پیچھے اپنی حوس پوری کرتا ہو' اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا علی' کبھی کبھار تو مجھے بھی لگتا ہے کہ واقعی اسے مجھ سے محبت نہیں تھی' کیونکہ اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو وہ میرا اعتبار کرتی' اس نے مجھ پہ اعتبار نہیں کیا' پھر لگتا ہے کہ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی' اسے جیسا دیکھایا گیا' اس نے اسی پہ یقین کرلیا

اس بات پہ علی نے آنکھیں میچی تھی اسے اپنی بہن (ماہی) کی وہ غلطیاں یاد آئی جس سے مہرویوشع کو چھوڑ گئی تھی

وہ مجھے ایک حوس پرست انسان بنا کر مجھے چھوڑ گئی' اسے میرا رونا' بلکنا' تڑپنا' فریاد کرنا' منتیں کرنا کچھ نظر نہیں آیا' اس نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ ایک مرد ہو کر میں کیسے رو رہا تھا' گھٹنوں کے بل بیٹھ کر منتیں کر رہا تھا' اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا کہ مت جاؤ چھوڑ کر' مگر وہ اس ٹائم پتھر دل بنی مجھے چھوڑ کر چلی گئی' اس کی وہ آنکھیں نہیں بھولتی علی جہاں پہ مان ٹوٹنے کی تکلیف تھی' کتنی تکلیف تھی اس کی ان آنکھوں میں' کچھ نہیں بھولتا مجھے' وہ آج بھی سرتاپا مجھے یاد ہے' میں بس اس کی معافی کا طلبگار ہو' بس وہ مجھے ایک بار معاف کردے تو ہو سکتا ہے

کہ میں ٹھیک ہو جاؤ' اس دل پہ جو بوجھ ہے وہ ختم ہو جائے' آواز میں نمی گھلنے لگی تھی' یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا' آنکھیں لال ہو رہی تھی' اور یہ سب پتا ہے کس کی وجہ سے ہوا

....علی کی طرف انگلی اٹھائی

صرف تمھاری بہن کی وجہ سے' جس کی موت کا ذمہ دار تم نے ابھی مجھے ٹھہرایا ہے' اگر تمھاری بہن اس رات وہ گھٹیا ناٹک نہ کرتی نہ تو آج میری مہرو میرے ساتھ ہوتی اور میں بہت خوش ہوتا

ہاں میں مانتا ہو کہ میں نے تمھاری بہن سے ویسی محبت نہیں کی جیسے مجھے کرنی چاہیے تھی' جیسے اسکا حق تھا' اسے ہمیشہ دھتکارہ' خود کے قریب نہیں آنے دیتا تھا' کیونکہ میں تمھاری بہن کو قصوروار ٹھہراتا تھا' کیونکہ یہ سب کرنے والی تمھاری بہن ہی تو تھی' مگر علی عمران ایک بات یاد رکھنا وقت کے ساتھ میں ٹھیک ہونے لگ گیا تھا تمھاری بہن کے ساتھ' مجھے اس کی عادت ہو گئی تھی' مہرو دل سے تو نہیں نکلی تھی' مگر دل کے ایک خانے میں بند کر کے میں تمھاری بہن کے ساتھ سروائیو کرنے لگ گیا تھا' اپنی لائف میں آگے بڑھ رہا تھا' تمھاری بہن

کی موت کا ذمہ دار میں نہیں خود تمھاری بہن ہے' اگر وہ ہمیں اپنی بیماری کے بارے میں بتا دیتی تو آج شاید وہ بھی ہمارے ساتھ ہوتی' ہاں میں مانتا ہو کہ یہاں بھی میری غلطی تھی کیونکہ میں یہاں آ کے تھوڑی لاپرواہی برت گیا تھا' میں نے یہ جاننے کی بالکل کوشش نہیں کی کہ وہ آئے دن ہوسپٹل کس چیک اپ کیل ئے جاتی رہتی ہے' علی اگر مجھے ذرا بھی اس کی بیماری کا پتا چلتا نہ تو باہر ملک لے جا کر اس کا علاج کرواتا' جی جان لگا دیتا' مگر اسے کچھ نہ ہونے دیتا' مگر دیکھو پتا بھی کب چلا' جب وہ اس دنیا سے جا رہی تھی' انسان نے اپنی زندگی اتنی ہی جینی ہوتی ہے' جتنی لکھی ہوتی ہے' اس کی زندگی جتنی تھی' اس نے گزاری اور وہ چلی گی' اس کیل ئے ہم کسی کو بلیم نہیں کر سکتے

یوشع نے ڈائری ہاتھ میں اٹھائی' اور ایک آخری بات' میں کبھی شادی نہیں کرو گا' جہاں تک ہادی کی بات ہے' اسے ماں کا پیار دینے کیل ئے زینب بہت ہے' ہم سب ہے

یوشع اٹھا اور گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا

علی گنگ سا وہیں بیٹھا رہا' نہ یوشع کو روکنے کی ہمت ہوئی' اور نہ ہی کچھ بولنے کی.....'

اپنے کمرے میں پہنچ کر ڈائری کو ڈرا میں رکھا' اور خود شیشے کے سامنے جا کر دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا' نظریں اٹھا کر شیشے میں دیکھا' جہاں پانی جمع تھا' اس دل کا بوجھ ہمیشہ کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتا تھا' اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اس نے علی کے سامنے ماہی کے بارے میں اتنا کچھ بول کر صحیح کیا ہے یا غلط

'اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں کو چھوا' علی کی کل کی کہی بات یاد آئی (تمھیں پتا ہے تمھاری آنکھوں نے نیچے حلقے پڑ گئے ہیں) یوشع نے غور سے دیکھا' جہاں ہلکے ہلکے حلقے پڑ رہے تھے' جو غور کرنے سے نظر آتے تھے' یوشع نے سب چیزوں کو' سب خیالوں کو دل سے جھٹک کر واشروم کی طرف فریش ہونے چل دیا......

.....بہت عجیب تھے کم بخت بھولتے ہی نہیں"

"....وہ چند روز جو تیرے ساتھ گزارے ہم نے

******

وہ اپنے کمرے میں بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی گھیر دار فراک' بلیک ٹائٹس' ہاتھوں میں بلیک چوڑیاں' آنکھوں پہ مسکارا لگائے' کالے بالوں کو کمر پہ کھلا چھوڑے' پاؤں میں بلیک کلر کے خصے اڑسے' ریڈ لپسٹک لگائے شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو دیکھ رہی تھی..... جیولری کہ نام پہ جہان کی دی ہوئی رنگ' گولڈ کی نتھ جو وہ ہمیشہ ڈالے رکھتی ہے' ہلکا سا ہارٹ شیپ کا ہی نیکلس' اور ہلکے سے ٹوپس ڈالے ہوئے تھے.... وہ اتنے میں ہی قیامت ڈھا رہی تھی.... ایمان روم میں داخل ہوئی.... ایمان نے بھی بالکل المیرا جیسی ڈریسنگ کی تھی.... المیرا چلے.... جہان آ گیا ہے' نیچے ویٹ کر رہا ہے.... ہاں چلو.... وہ دونوں باہر آ گئیں جہاں جہان لان میں ٹہلتا ویٹ کر رہا تھا.... جہان کی نظر جیسے ہی المیرا پر پڑی اس کے تو جیسے ہوش اڑ گئے.... بااختیار منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا' وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا' یہ جانے بغیر کہ وہاں ان دونوں کے علاوہ ایمان بھی ہے.... المیرا

نے بھی جہان کی نظریں خود پہ محسوس کی تھی.... وہ دونوں قدم قدم چلتی جہان کے قریب آ رہی تھی.... اووہو ذرا دیکھو تو' بنا پلکیں جھپکائے کیسے دیدار کیا جا رہا ہے' ایمان نے کان میں سرگوشی کی' جس سے وہ اور زیادہ جھینپ گئی تھی' ایک تو جہان کی خود پہ پڑتی نظریں اور اوپر سے ایمان کی باتیں.... وہ دونوں جہان کے قریب پہنچ گئی تھی..... سلام دعا کی گئی' بامشکل المیرا پہ سے نظریں ہٹائی گئی' اس سے پہلے کب دیکھا تھا جہان نے المیرا کو سجا سنورا' وہ تو سادگی میں رہتی تھی.... المیرا پہ سے نظریں ہٹائی' کہیں اس کی خود کی ہی نظر نہ لگ جائے' وہ تینوں باتیں کرتے گاڑی کی طرف بڑھ گئے.... المیرا اگلی سیٹ پہ' اور ایمان پچھلی سیٹ پہ بیٹھی تھی.... جہان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی' گھر کی طرف روانہ ہوئے....

آج جہان کی نظریں المیرا پہ سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی' وہ وقفے وقفے سے کر رہا تھا' وہ جو ہر دفعہ المیرا کو دیکھ کر نظریں جھکا لیتا المیرا کے چہرے کا طواف تھا' آج نظریں ہٹنے سے انکاری تھی.... 'شاید یہ ان کے درمیان جو ایک رشتہ بندھ گیا تھا اس کی وجہ سے تھا یہ سب' جہان نے انگلی میں پہنی رنگ کو دیکھا' دل کو قرار آیا تھا' المیرا اب رنگ اتارتی بھی نہیں تھی' چوبیس گھنٹے پہن کر رکھتی

تھی' کیونکہ المیرا نے اب اس رشتے کو دل وجان سے قبول کر لیا تھا' خاموشی میں سفر کاٹا گیا...."

______________________ وہ گھر پہنچ کر سب سے ملی' جہان کی دوسری بہن کو بھی المیرا بہت پسند آئی تھی' ماں تو صدقے واری جا رہی تھی.... صفیہ اور ایمان بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور حیران بھی تھی' کیونکہ وہ بیسٹ فرینڈ تھی.... صفیہ کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا ایمان کو دیکھ کر مگر اپنے بھائی کی خوشی کی وجہ سے چپ رہی' صفیہ نے ایک نظر جہان پہ ڈالی تھی جو المیرا کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا' وہ خوش تھا' سب ہی ایک دوسرے سے مل کر خوش تھے.... اسی ہنسی خوشی میں ڈنر کیا گیا....."

______________________ صفیہ ڈاکٹر بن رہی ہے' تو اکثر اسے اپنی میم سٹاف کے ساتھ اور اسی کی اتج کی چار پانچ لڑکیاں انہیں پریکٹس ورک کیل ئے ہوسپٹل لے کر جایا جاتا تھا' کبھی ویزٹ کرنے تو کبھی کچھ سیکھنے' وہ جس پرائیویٹ ہاسپٹل میں جاتے تھے وہاں ایمان جو خود ایک ڈاکٹر ہے" تقریباً دو سال پہلے ان کی ملاقات ہوئی تھی' وہاں ان سب کو گائیڈ کرنے کی ریسپونسیبلیٹی ایمان کی تھی' وہ دونوں کب ایک دوسرے کے اتنے کلوز

ہوئے انہیں معلوم ہی نہیں ہوا' وہ کب ایک دوسرے کے دوست بن گئے....." ______________________ ڈنر کے بعد

المیرا باہر لان میں آگئی تھی تھوڑا ٹہلنے کیلئے کہ پیچھے پیچھے جہان بھی آگیا..... المیرا لان میں کھڑی اس خوبصورت وائٹ کلر کے مور کو دیکھ رہی تھی' جو لان

المیرا جی...؟؟؟ جی فائن.... وہ میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا.... آریو اوکے دونوں اب ساتھ ساتھ لان میں ٹہل رہے تھے.... یہ مور بہت خوبصورت ہے..... اگر آپ کو پسند آیا ہے تو آپ لے جائے اسے اپنے ساتھ' میں دوسرا لے آؤں گا.... نہیں نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے..... تھینک یو.....میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لے.... نہیں جہان تھینک یو سو مچ بٹ میں اس کو رکھ کر کیا کروں گی' آئی مین اس کی کیئر کون کرے گا' نہ میں گھر ہوتی ہوں اور نہ ہی ایمان' ہم دونوں اپنی جوب پہ ہوتے ہیں' رات کو گھر آتے ہیں' آپ اسے یہی رکھے اور ویسے بھی شادی کے بعد تو میں نے یہی آنا ہے..... وہ ہنسا' اوکے المیرا جی' ایز یو وش... آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے' بہت زیادہ.... سچے دل سے تعریف کی گئی..... میں پہلے ہی تعریف کرنا چاہتا تھا' مگر ایمان کی وجہ سے نہیں

کر پایا' کیا اس سے پہلے کبھی خوبصورت نہیں لگی' چہرے پر آئی لٹ کو کان کے لے کے آپ کے آگے پیچھے اڑتے پوچھا..... لگتی ہے' ہر بار لگتی ہے' یاں یو کہہ کوئی اچھا ہی نہیں لگتا..... وہ چھینپ گئی تھی..... کوئی سادگی میں بھی اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے المیرا جی..... وہ دونوں اب رک کر مور کو دیکھتے بات کر رہے تھے.... سادگی کا یہ عالم ہے تو سوچتا ہو حسن کا عالم کیا ہو گا'' جہان نے المیرا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا' ایک پل کیل ئے المیرا نے بھی اس کی آنکھوں میں جھانکا' مگر صرف ایک پل کیل ئے' اور اگلے ہی پل نظریں جھکالی' جہان کی آنکھوں میں محبت ہی محبت دیکھی تھی المیرا کو.... 'المیرا جی آپ کو پتا ہے آج اس دل نے شدت سے بس ایک خواہش کی ہے' آپ کو دلہن کے روپ میں سجا سنورا دیکھنے کی' جب آپ سادگی میں اتنی خوبصورت لگ رہی ہے تو جب آپ دلہن بنو گی تو کیسی لگو گی' مجھے شدت سے انتظار ہے المیرا جی بس ایک اس دن کا' جب آپ صرف میرے ل ئے سجے گی' میرے نام کی مہندی کو اپنی ہتھیلیوں میں سجا کر مٹھی کو بند کر لے گی' اور آپ اس دن میرے کان میں سرگوشی کر کے کہے کہ جہان آپ صرف میرے ہیں' صرف میرے' المیرا کہنا

چاہتی تھی مگر الفاظ نے نکلنے سے انکاری کر دیا....المیرا چپ رہی نظریں گھاس پہ جمی تھی' اور جہان کی المیرا پہ.....دونوں کافی دیر اسی پوزیشن میں کھڑے رہے.....آپ کل میرے ساتھ چلے گی المیرا جی....گھاس سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نظروں سے جہان کو دیکھا.....جہان نے بھی المیرا کی سوالیہ نظریں سمجھ کر کہنا شروع کیا.....میں آپ کو اپنے آفس لے کر جاؤ گا' کنسٹرکشن کا کام سٹارٹ ہے وہاں' آدھے سے زیادہ بلڈنگ بن گئی ہے' میں نے اپنا بزنس سٹارٹ کرنا ہے' میرا شروع سے خواب رہا ہے کہ میرا اپنا بزنس ہو' مگر گھر کے حالات' پھر بہنوں کی شادی کی وجہ سے یہ خواب پورا نہ ہو سکا' اس لئے بہنوں کی شادی کے بعد بنک سے کچھ لون لے لیا تھا اور کچھ میری اپنی سیونگز تھی' تو کام سٹارٹ کروا دیا' آپ کو بھی دیکھانا چاہتا ہو.....المیرا کو خوشگوار حیرت ہوئی واقعی اللہ پاک آپکو کامیاب کرے' ڈھیروں خوشیاں آپ کا مقدر بنے..."

آمین! دونوں نے ایک ساتھ آمین کہا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے.....آپ چلے گی نہ....جی بالکل.... تھوڑا اور وقت گزارنے کے بعد جہان ہی ان دونوں کو گھر چھوڑ کر خود اپنے گھر آ گیا....."******اے کیا سوچ

رہی ہو؟؟ایمن نے عروج کے کندھے کو زور سے ہلایا....افففف کونسا زلزلہ آگیا ہے.... تم مجھے بتا رہی ہو یا جاؤں....؟؟؟ کیا سوچ سکتی ہو یہی کہ سر کو کیسے پرپوز کروں...؟؟؟ اوووو اچھا' پھر کیا سوچا تم نے....؟؟؟ سوچ رہی ہو کہ لو لیٹر لکھ کر سر کے روم میں رکھ دوں.... وہاں کیا آئیڈیا ہے...؟؟ ایمن نے کلیپنگ کرتے ہوئے کہا....اس سے زیادہ گھٹیا آئیڈیا نہیں ملا کیا تمھیں..؟؟ ایمن نے دانت پیس کر کہا...' تو تم ہی بتادو کہ کیسے پرپوز کرو سر کو اور ویسے بھی اس میں برائی کیا ہے لو لیٹر لکھ دوں گی سر کو....ارے تم خود پرپوز کرو نہ سر کو' فیس ٹو فیس جیسے فلموں' ڈراموں میں کرتے ہیں' گھٹنوں کے بل بیٹھ کر' ہاتھ میں گلاب کا پھول' اور پھر کہہ دوں آئی لو یو سر.....ہاہاہا' تمھارا میرے سے بھی گھٹیا آئیڈیا ہے' اس طرح سے پرپوز' اس طرح کی حرکتیں لڑکے کرتے ہیں' لڑکیاں نہیں' اور میں اس طرح سے کبھی پرپوز نہیں کروں گی' اپنا آئیڈیا اپنے پاس رکھو.... کیوں تمھیں سر سے محبت نہیں ہے کیا' ایمن نے آئبرو اچکا کر پوچھا' بہت ہے.... تو لوگ محبت میں اپنی جان کی بازی تک ہار دیتے ہیں' اور تم گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پرپوز نہیں کر سکتی...' لعنت ہے تم پہ.... یار کر تو دوں پرپوز' مگر مجھے ڈر لگتا

ہے......اچھا کیسا ڈر.... ایمن نے سینے پر بازو باندھتے پوچھا.... 'یار یہی کہ سر نے اگر مجھے ریجیکٹ کر دیا یا پھر اگر سر کو میرا پرپوزل پسند نہ آیا تو.....ہاں تو کیا ہوگا زیادہ سے زیادہ 'میں تمھیں بتاتی ہو' اگر سر کو تمھارا پرپوزل پسند نہ آیا تو وہ زیادہ نہیں دو' چار تھپڑ تو لگا ہی دے گے""عروج کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی' اپنے گال پہ ہاتھ رکھا' ایمن نے اپنی مسکراہٹ دبائی""اور دوسرا اگر سر نے تمھیں ریجیکٹ کیا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا' تم نے دو دن کا روگ لگا کے بیٹھنا ہے' اور تیسرے دن پھر کسی کو پرپوز کرنے کے پلان بنا رہی ہو گی' کیونکہ تمھارا تو یہی کام ہے' تمھیں تو آئے دن کوئی نہ کوئی پسند آ جاتا ہے' کل تھیں کوئی اور پسند تھا' آج تمھارا دل یوشع سر پہ آگیا ہے' اور کل پھر کسی اور پہ تمھارا دل آجائے گا.....ایمن نے طنز کے تیر چلائیں.... جھوٹی میں نے ایسا کب کیا..' عروج نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا.... عروج میڈم میرا منہ نہ کھلواؤ' اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولنا' میں تمھاری رگ رگ سے واقف ہو.....اچھا نہ تم تو میری دوست ہو پیاری پیاری' یہ بات ہمارے درمیان تک ہی نے گال ٹھیک ہے' کیوں ایسی باتیں زبان پہ لا رہی ہو' دل میں رکھو' عروج

کھینچ کر مسکا لگایا...اچھا تو بتاؤ کیسے پرپوز کرو گی..... عروج نے گال پہ انگلی رکھی' سوچنے کی ایکٹنگ کی' ایک دم سے آنکھیں چمکی' چٹکی بجائی' سوچ لیا.... کیا جلدی بتاؤ....؟؟؟ایمن نے بے تابی سے پوچھا....یہی کہ لو لیٹر لکھ کر پرپوز کروں گی.....اور ایمن کی ساری ایکسائیٹمنٹ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی....بھاڑ میں جاؤ تم' جو کرنا ہے کرو.....ایمن نے غصے سے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی.....بس لو لیٹر لکھو گی' جو ہو گا دیکھا جائے گا' سیلیکشن یار یجیکشن....خود سے دل میں کہا اور اپنے کام میں بزی ہو گئی......******جس گھر میں پہلے سناٹا چھایا رہتا تھا' وہاں اب رونقیں لگ گئی تھی' زاور اور ہادی کی کھلکھلاہٹیں' ان کی شرارتیں تھی' ذیان کے کبھی ہنسنے تو' کبھی رونے کی آواز گونجتی.....وہ دونوں ابھی یوشع کے ساتھ سکول سے آئے تھے.....اور آتے ہی گھر کو سر پہ اٹھالیا تھا....زینب چینج کروایا اور اب کھانا کھلانے میں سر نے کتنی مشکلوں سے ان دونوں کو کھپا رہی تھی.....تم دونوں اب مار کھاؤ گے میرے سے' چپ چاپ بیٹھ کر اب کھانا کھا رہے ہو یا نہیں.....ہاہاہاہا.....دونوں ساتھ ساتھ ہنسے.... بڑی ماما' ہمیں نہیں کھانا.....ہادی کے ساتھ ساتھ زاور نے بھی اپنی ماما کو بڑی ماما کہا اور ایک

دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے......زینب کا تو منہ ہی کھل گیا' کل تک وہ زاور کی ماما تھی اور آج بڑی ماما.... زینب نے زاور کا کان پکڑ کر مروڑا' کیا کہا' ذرا دوبارہ کہنا.... آآآآ' ماما' ماما چھوڑے' درد ہورہا ہے.... ہاہاہا' ہادی نے قہقہہ لگایا.... ہمم' اب بولو گے بڑی ماما..... نہیں.... زینب نے کان چھوڑا..... زاور کرسی سے نیچے اترا..... بڑی ماما..... زاور نے زور سے چیخ کر کہا' اور اس سے پہلے وہ زینب سے تھپڑ کھاتا' سامنے سے آتے علی کی طرف دوڑ لگائی.... علی نے بھی ہے بھئی تمھیں ؟؟ کیوں ان کی تکرار سن لی تھی' فوراً زاور کو گود میں اٹھایا.... کیا تنگ کر رہی ہو میرے معصوم بچوں کو..... استغفراللہ آپ کے بچے اور وہ بھی معصوم' لا حولا'' زاور' علی دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسے.... کتنی دیر سے کہہ رہی ہو کھانا کھالو' مگر مجال ہو جو اتنا سا بھی کھایا ہو.... ہاہاہا' یہ تم سے کھائے گا بھی نہیں' یہ بس اپنے بابا سے کھاتا ہے' ہے نہ بیٹا.... زاور نے اثبات میں سر ہلایا.... یوشع بھی علی کے ساتھ ہی تھا.... آج اسے یہ گھر واقعی گھر لگ رہا تھا' اس گھر میں صرف دو افراد نہیں تھے' ایک پوری فیملی تھی..... یوشع نے پیچھے سے ہادی کے گدگدی کی' جس سے وہ اور ہنسنے لگا' سر پہ پیار کیا' اور

پوچھا.... کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہو؟؟؟ کیوں بڑی ماما کو تنگ کر رہے ہو..؟؟؟ یوشع نے یہ کہتے ہوئے چیئر سنبھالی.... علی نے بھی زاور کو چیئر پر بٹھایا' اور خود بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا...... بابا' آپ کے بغیر کیسے کھا سکتا ہو' آپ ہی تو ہیں.... زینب نے کھانا سرو کرنا شروع کیا.... یوشع کے چہرے پر محبت کھلاتے بھری مسکراہٹ آئی" روٹی کا نوالا بنا کر میرو کے منہ میں دیا.... علی نے بھی زاور کے ساتھ یہی عمل کیا..... ذیان سو گیا تھا... زینب بھی منہ بسورتے کھانا کھانے لگی' ہنسی' مزاق میں کھانے کا اختتام کیا گیا .... ****

......ہر طرف سینڈ، لوہا، راڈ، شیشے، لکڑیاں بکھری ہوئی تھی

المیرا' جہان کے ساتھ اس بلڈنگ کا جائزہ لے رہی تھی' جو جہان کی خود کی ماڈل کی ہوئی تھی....

....اٹس سچ آ بیوٹیفل...' المیرا نے کھلے دل سے تعریف کی

' ....بس اللّٰہ پاک ساتھ دے، کامیابی دے

.....جہان نے دعا کی

....انشاءاللہ کامیابی ضرور ملے گی' بہت جلد ترقی کرو گے آپ

آمین!

بس اب یہ جلدی سے تیار ہو جائے' ویسے تو کام بہت تیزی سے چل رہا ہے یہاں

....اور جلدی ہو جائے تاکہ سارا سیٹ اپ کر سکو

"کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے آپ کو "میں حاضر ہو

ٹھینک یو سوچ المیرا جی....آپ نے یہ کہا' میرے لئے یہی بہت ہے' میں سچ

....میں بہت خوش نصیب ہو آپ جیسی لائف پارٹنر مجھے ملنے جا رہی ہے

....المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا

...خوش نصیب تو میں ہوں

....آئی تھینک ہمیں اب چلنا چاہیے

جی بالکل آئے چلے' مگر پہلے آئسکریم کھائیں گے' اور اس کے بعد گھر' اور آپ

....بالکل بھی منع نہیں کرے گی

...وہ ہنسی' اوکے

اوران دونوں نے اس بڑی سی بلڈنگ سے باہر کھڑی جہان کی گاڑی کی طرف

.....قدم بڑھادیے

جہان کی بلڈنگ سچ میں بہت خوبصورت تھی' کافی حد تک تو بلڈنگ تیار بھی

.....ہو گئی تھی' سارے کام ایک ساتھ ہی کیے جا رہے تھے

****

یوشع ابھی آفس آیا تھا' سب ادب سے کھڑے ہو کر سلام کر رہے تھے' وہ سب

.....کے سوالوں کا سر کے خم سے جواب دیتا آگے کی طرف بڑھ رہا تھا

.....گلاس ڈور دھکیل کر روم میں داخل ہوا' قدم قدم چلتا اپنی چیئر کی طرف آیا

سامنے میز پہ رکھا خوبصورت وائٹ کلر کے پھولوں کا بوکے اٹھایا' ناک کے

قریب لے جا کر اس کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا' بوکے کو واپس میز پہ رکھا'

کرسی پہ بیٹھ کر بوکے کے ساتھ رکھے ریڈ کلر کے ہارٹ شیپ سائز کارڈ کو اٹھایا'

.....باہر نام نہیں لکھا تھا

.....کارڈ کھول کر پڑھنا شروع کیا

چہرہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے پاک تھا' کارڈ کے اینڈ میں نام لکھا ہوا تھا'

'.....آنکھیں سکیڑ کر ایک بار پھر نام کی تصدیق کی

کارڈ کو بند کر کے میز پہ رکھا' کرسی کی بیک سے ٹیک لگائی' اپنے ماتھے کو دو

'انگلیوں سے مسلا اور کچھ سوچ کر اینٹر کام سے نمبر ڈائل کیا

....پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی

'ریسیور تھامے ٹیک لگائی' گلاس ڈور سے باہر سب کو کام کرتا دیکھنے لگا

"....روم میں آؤ

.... تین حرفی جملہ کہہ کر ریسیور واپس رکھ دیا

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی' آخر کار وہ گھڑی آہی گئی تھی' جس کا اسے انتظار تھا'

.....بے قابو ہوتے دل کو قابو میں کرتی' چیونٹی کی سی چال چلتی روم کے باہر پہنچی

"یوشع اندر بیٹھا عروج کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

نوک کرنے کیلئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نوک کرنے سے پہلے اندر آجانے کا

.... حکم دیا

....آجاؤ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی' اسی چیونٹی کی سی چال چلتی یوشع کے سامنے آ کھڑی ہوئی....

جی سر آپ نے بلایا....

نظریں جھکائے کہا.... وہ کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی' نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی' کام تو کر دیا تھا' مگر اب ڈر لگ رہا تھا' کہ کہیں سر تھپڑ ہی نہ مار دے' ایمن کی بات سچ ہی نہ ہو جائے.....

'کافی دیر یوشع اسے یوہی دیکھتا رہا' پھر کارڈ ہاتھ میں اٹھایا.....

کیا ہے یہ سب مس عروج.....

عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا اور واپس نظریں جھکا لی....

تو کب سے پسند کرتی ہے آپ مجھے...؟؟؟

'عروج نے ایک بار پھر نگاہ اٹھائی اور بولی تو پورے اعتماد کے ساتھ...

سر آئی تھینک' میں نے اپنے دل کی ساری بات اس کارڈ میں لکھ دی ہے' آپ اس کارڈ کو ریڈ کر لے....

اب کی بار آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا گیا....

....وہ ہنوز ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھا رہا

پڑھ لیا ہے' تو اب کتنا ہی اچھا ہو جو سب اس کارڈ میں لکھا ہے' وہ منہ سے بھی

.....اظہار کر دیا جائے

'....تو اب شروع کرو' سب کہنا' جو پوچھو گا' سیدھا سیدھا جواب دوں گی

مجھ سے محبت کب ہوئی...؟؟؟

جب آپ کو ایک سال پہلے اس آفس میں دیکھا تھا.....دیکھتے ہی آپ کو اپنا دل

....دے بیٹھی

مجھ سے شادی کر کے کیا ملے گا' یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک چار سال کا بیٹا بھی

....ہے میرا' پھر بھی شادی کرنا چاہتی ہو

جانتی ہو آپکا بیٹا ہے' میں پھر بھی تیار ہو' میں ہادی کو ماں کا پیار دوں گی' سگی ماؤں

.....سے بڑھ کر پیار کروں گی ہادی کو' آپ کو بھی خوش رکھو گی

اور میں کیسے یقین کر لو کہ ہادی کے ساتھ کبھی غیروں والا سلوک نہیں کیا''

جائے گا....؟؟؟

....آپ شادی کرے' عمل کر کے دکھانا میرا کام ہے

"مجھ سے محبت ہے یا میری دولت سے"

....یہ وہ سوال تھا' جس پہ چند لمحوں کیلئے خاموشی چھا گئی تھی

...آپ سے

....تو جواب دینے میں اتنی دیر کیوں لگائی

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا' کارڈ کو واپس میز پر رکھا' دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک

.....دوسرے میں پیوست کی

..... جھوٹ' تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے

'عروج نے حیرانگی سے یوشع کو دیکھا' اور پھر غصہ چڑھا

....آئی رئیلی لو یو

'.....اچھا' مگر مجھے تمھاری آنکھوں میں کوئی محبت جیسا جذبہ نہیں دکھا

....بے اختیار نظریں جھکائی گئی

کیا ہوا؟؟ اب کیوں نظریں جھکا رہی ہو....؟؟؟

'وہ اپنی جگہ سے اٹھا' قدم قدم چلتا عروج کے قریب آیا

'...عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کی آنکھوں میں دیکھا

تم بہت اچھی ہو' ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو' خوبصورت ہو' ینگ ہو' کسی چیز کی کمی نہیں ہے تم میں ....

تمھیں مجھ سے بھی زیادہ اچھا انسان ڈیزرو کرتا ہے' کسی ایسے سے شادی کرو جس سے واقعی تمھیں محبت ہو'

مجھ سے تمھیں محبت نہیں ہے' تو شادی کرنے کی کیا ریزن لو میں' ہینڈسم ہو اس وجہ سے شادی کرنی ہے یا میری دولت کی وجہ سے.....

اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی ریزن ہے نہ تو یقین کرو کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی زندگی میں ..'

اور پتا ہے وہ کیسے...؟؟؟

فرض کرو اگر میں تم سے شادی کر لیتا ہو اور کل کو خدانخواستہ اگر میرا ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے' میرا فیس خراب ہو جاتا ہے' میری خوبصورتی آج کی طرح نہ رہی تو کیا ہو گا' تمھارا مجھ سے دل بھر جائے گا' تمھیں کوئی خوبصورت چاہیے ہو گا' اگر کوئی مل جائے گا تو ڈائیورس'

کیونکہ انسان کی خوبصورتی ساری زندگی تو ایک جیسی نہیں رہتی ' ایک نہ ایک دن وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہوتی ہے ' ساری زندگی تو انسان ایک جیسا نہیں رہتا....

'.....اینڈ سیکنڈ ریزن ویلتھ

یہ ویلتھ بھی آنی جانی چیز ہے ' آج نہیں ہے کل ہوگی ' آج ہے تو کل نہیں ہوگی....

آج میرے پاس سب کچھ ہے ' اگر کل کو مجھے بزنس میں لوژ ہو جاتا ہے ' میرا سارا بزنس ڈوب جاتا ہے ' یہ دولت میرے پاس نہ رہی تو کیا کرو گی...؟؟ پھر وہی

....لڑائی اور اینڈ میں تنگ آکر ڈائیورس

...بتاؤ رہو گی خوش ' کبھی نہیں

اس لئے اگر کسی سے شادی کرو تو ان دونوں ریزن کو سائڈ میں رکھ کر شادی کرنا ' ہمیشہ خوش رہو گی ' اینڈ تھینکس میرے بیٹے کے بارے میں اتنا سوچنے

'... کیلئے

.....خوش رہو ' اب جا کہ کام کرو ' اللہ نصیب اچھے کرے

....کون ہے وہ؟؟؟ جس سے آپ عشق کرتے ہیں

...وہ جو مڑنے لگا تھا' چونک کر اسے دیکھا

میں نے پوچھا کون ہے وہ جس سے آپ عشق کرتے ہیں...؟؟

'...آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

...کوئی نہیں ہے....یوشع نے نظریں چرائی

اب آپ کیوں نظریں چرا رہے ہیں..؟؟؟

....جا کہ اپنا کام کرو...' نہ غصہ تھا' نہ ہی نرمی

آپ کی آنکھیں خالی ہے 'تنہائی' ویرانی ہے آپکی آنکھوں میں اور آپ کی آنکھیں دیکھ کر بس ایک ہی چیز پتا لگائی جاتی ہے کہ عشق میں ہارے ہوئے انسان ہیں

'......آپ

بتا دے نہ سراب کون ہے وہ خوش نصیب جس سے آپ نے عشق کیا...؟؟؟

کہاں رہتی ہے وہ؟؟؟ یا پھر کہیں وہ...؟؟؟

'....عرج نے جملہ ادھورا چھوڑا

....زندہ ہے مگر کہاں ہے معلوم نہیں' کس حال میں ہے نہیں معلوم

....دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں تھے

....اووو بے وفائی کر گئی ہے

'.....عروج کو جہاں تک سمجھ آئی' اس نے کہہ دیا

.... نہیں' اسے بے وفا مت بولو' اس نے غصے سے تڑپ کر کہا

وہ بے وفا نہیں ہے' اس نے بے وفائی نہیں کی' بے وفا تو میں ہو' بے وفائی میں

".....نے کی ہے

'عروج نے اثبات میں سر ہلایا

مگر کیوں؟؟؟

.....یہ سب جاننا تمھارے لئے ضروری نہیں ہے

......کہاں تک سناؤں' کہاں تک سنو گی"

".....تڑپ جاؤں گی جہاں تک سنو گی

آپ سے ایک بات پوچھو؟؟؟

"ہمم' پوچھو

آپ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے...؟؟؟شادی بھی مرد کی ایک ضرورت ہوتی ہے' کیا آپ کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی..؟؟کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی بھی بیوی ہو؟؟؟ہادی کو پیار کرنے والی ماں ہو..؟؟؟

مجھے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور ہادی کو پیار کرنے کیلئے اس کے اپنے بہت ہے....آپ ایک بار شادی کر لے' دیکھنا آپ کی یہ اداسی سب ختم ہو جائے گی.....'

یوشع نے نفی میں سر ہلایا...'

میری اداسی کبھی ختم نہیں ہو گی' بلکہ آنے والی کی بھی زندگی خراب ہو جائے گی' اسے عزت تو ملے گی' مگر پیار میں اسے شاید کبھی نہ دے سکو' وہ میرے دل میں کبھی نہیں آسکے گی' اس دل میں صرف میرا عشق پلتا ہے.....'

دل پہ انگلی رکھ کر کہا....

میں ہر جزبے سے خالی ہو گیا ہو' ہر احساس سے عاری.....

میں اوپر سے تو دیکھتا ہو مگر اندر سے مر گیا ہو' میں ایسے ہی رہو گا' اس ل ئے میں نہیں چاہتا کہ میں شادی کر کے آنے والی کی بھی زندگی خراب کر دو' اس کی زندگی خراب ہو...'

....عروج یک ٹک اس کا چہرہ دیکھتی رہی

'بنا کچھ کہے واپس جانے کیل ئے مڑ گئ' وہ وہیں نظریں جھکائے کھڑا رہا

'عروج دروازے تک رکی' بنا مڑے کہا

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے' اس سے آپ کی ملاقات ہو جائے' اور اس کے ملنے کے بعد آپ کا ہر جذبہ' ہر احساس پھر سے بیدار ہو جائے' آپ پہلے کی طرح بن جاؤ....''

....وہ دروازے سے باہر نکل گئ

....یوشع اسی دروازے کو کھڑا تکتا رہا نا جانے کتنی ہی دیر اور پھر نفی میں سر ہلایا اسے آنا ہوتا تو کب کی آجاتی' وہ اب کبھی نہیں آئے گی.... جانے والے بھی کبھی واپس آئے ہیں کیا.... خود سے کہا' واپس اپنی چیئر پر بیٹھ کر اپنے کام میں بزی ہو گیا.......

مگر اب یوشع واقعی نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی آگے کس طرح چینج ہونے والی ہے' کسی کی دعا یوشع کی زندگی میں کیا رنگ لے کر آنے والی ہے؟؟ وہ اپنے مستقبل سے بے خبر اپنے کام میں بزی تھا.....

****

اس وقت' اسی شہر میں' اس آفس سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر دوسرے آفس
'..."شاہ کمپنی" میں
.....وہ اپنے سر کے سامنے کھڑی تھی
'.....جی سر نے آپ نے بلایا ہے
.....ہاں المیرا یہ فائل ریڈ کر لوں
......اوکے سر میں کر لوں گی
'.....المیرا نے فائل ہاتھ میں پکڑی
اور کل کی میٹنگ کی بھی تیاری کر لینا' یاد ہے نہ کل پروجیکٹ فائنل کرنا ہے' تو
'...کل تیار رہنا' ٹائم سے چلنا ہے

.....سر آپ کسی اور کو لے جائے

سٹوپ اٹ المیرا' صبح سے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے' میں نے نہیں جانا' کسی اور کو لے جائے' مجھے یہ بتائے سیکرٹری آپ ہے یا کوئی اور

....جی سر میں

....شرمندہ سا نظریں جھکا کر کہا

تو میں اب دوبارہ نا نہ سنو آپ سے' سیکرٹری آپ ہے تو آپ ہی جائے گی' اس "فائل کو ریڈ کر لے' کل ہم چلیں گے" "ناؤ یو کین گو

.....'شاہ صاحب غصے سے کہتے اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھے

'اس نے ایک نظر اپنے سر کو دیکھا

وہ ایک ادھیڑ عمر کے مرد تھے' جو پینٹ کوٹ میں ملبوس' سانولی رنگت کے' .....ایک پر کشش مرد تھے

جی سر' المیرا ابھی روم سے باہر آئی' اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب جہان .....'نے راستہ روکا

.....کیا ہوا المیرا جی' آپ کچھ پریشان لگ رہی ہے

....کل سر کے ساتھ ایک میٹنگ میں جانا ہے

'....اچھا وہ یوسفزئی کمپنی 'جس کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کرنا ہے

....جی وہی

تو آپ نہیں جانا چاہتی کیا.... ؟؟؟

....المیرا نے حیرانگی سے دیکھا

....آپ کو کیسے پتا چلا

.....آپ کے چہرے سے

آپ کیوں نہیں جانا چاہتی ؟؟؟؟

اب المیرا اسے کیسے بتاتی اپنے نہ جانے کی وجہ 'اُسے وہاں جانے سے پروبلم نہیں) تھی 'اس نام سے تھی جو اس کمپنی کا نام ہے 'وہ دعا کر رہی تھی کی کاش یہ کمپنی (اس کی نہ ہو

کیا ہوا 'کیا سوچنے لگ گئ ہے... ؟؟

....کچھ نہیں 'بس یہی کہ چلی جاتی ہو

'المیرا نے جھوٹ بولا

مگر آپ جانا کیوں نہیں چاہتی...؟؟؟

....نہیں کچھ نہیں' میں ذرا یہ فائل ریڈ کر لوں' وہ کہتی آگے بڑھ گئی

.....جہان بھی پھر اپنے کام میں بزی ہو گیا

*****

شام کا ٹائم تھا' یوشع گھر پہنچا' عجلت میں گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر کی طرف بھاگا تھا' لاؤنج میں پہنچا' جہاں علی اور زاور دونوں ہی صوفوں پر بیٹھے پریشان لگ رہے تھے' ذیان کو بھی گود میں لیا ہوا تھا

....کہاں ہے ہادی' جلدی میں پوچھا

'......علی اٹھ کھڑا ہوا

'.....وہ اپنے روم.....جواب سنے بغیر اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھنے لگا

وہ اپنے روم میں بیٹھا کام میں بزی تھا' آج یوشع سکول بھی نہیں گیا تھا ہادی کو)

....لینے' علی ہی جا کر لے آیا تھا

یوشع کا فون رنگ ہوا' سویٹ ہارٹ لکھا تھا' کال اٹھائی گئی' علی کی کال تھی جس میں وہ گھبرایا ہوا تھا

علی نے بتایا' ہادی جب سے سکول سے آیا ہے' کسی سے بھی کوئی بھی بات نہیں کر رہا ہے' بس ماہی کی تصویر کو لے کر بیٹھا مسلسل رو رہا ہے' کھانا بھی نہیں کھایا....'

'یوشع کرسی سے اٹھا' گھڑی میں ٹائم دیکھا......

جو پانچ کا وقت بتا رہی تھی....

اسے سکول سے آئے تین گھنٹے ہو گئے ہیں اور وہ جب سے رو رہا ہے' تمھیں اب خیال آ رہا ہے کہ تم مجھے اب بتاؤ....

یوشع نے غصے سے کہا....

یار ہم اسے چپ کروانے کی کوشش......

سنے بغیر کال کاٹ دی' اور سب کام یوہی چھوڑ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر جلدی سے آفس سے نکل گیا' تیز ڈرائیو کر کے گھر پہنچا تھا

وہ اپنے روم میں داخل ہوا' جہاں پہ زینب بیڈ پر بیٹھی اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ خود اپنی ماں کی تصویر کو لے کر بیٹھا اب بھی رو رہا تھا.....'

ہادی....

زینب نے مڑ کر دیکھا' جہاں یوشع دروازے میں کھڑا تھا' وہ قدم قدم چلتا قریب آیا' زینب بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہو گئ......

یوشع یہ جب سے آیا ہے.....

آپ باہر جائے میں دیکھ لیتا ہو....'

ہادی کو دیکھ کر کہا.....

وہ بھی کچھ بولے بغیر باہر کی برف بڑھ گی' دروازے پہ اب علی اور زاور بھی کھڑے تھے' ذیان کو گود میں لیا ہوا تھا' وہ بھی وہی کھڑی ہو گئ.....

یوشع بیڈ پر بیٹھا....'

ہادی نے اپنی ماں کی تصویر کو سینے سے لگایا...''

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دو انگلیوں سے تھوڑی سے پکڑ کر ہادی کا چہرہ اوپر کیا.... 'جہاں زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے' اتنی دیر سے رونے کی وجہ سے اب تو سسکیاں سی بندھ گئی تھی 'بڑی گہری براؤن آنکھیں' چھوٹی ناک' پھولے ہوئے سے گلابی گال رونے کی وجہ سے لال ہو گئے تھے.....

'یوشع نے شوز اتارے اور اوپر بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا.....

'یوشع نے ہادی سے ماہی کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں لیا' تصویر پر ہاتھ پھیرا.... آج پھر ماما کو یاد کیا جا رہا ہے

ہادی کی طرف دیکھ کر کہا.....

جس کے آنسو گود میں رکھے ہاتھوں پر گر رہے تھے.....

'ہادی نے سر جھکائے رکھا....

'یوشع نے دوبارہ تصویر کو دیکھا

'دیکھا ماہی' میں آج پھر اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا

'ہادی نے فوراً جھکا سر اٹھا کر یوشع کو دیکھا

'یوشع ماہی کی تصویر سے مخاطب تھا....

میں نے صرف ایک پرومس کیا تھا تم سے 'صرف ایک اور دیکھو' وہ بھی میں پورا

'نہ کرسکا' آج ایک بار پھر میرا پرومس ہمارے بیٹے کی وجہ سے ٹوٹ گیا

میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی ہادی کی آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے"

دوں گا' تم نے کہا تھا میں ہمیشہ ہمارے بیٹے کا خیال رکھو' اسے کبھی تمھاری یاد نہ

آنے دوں' کبھی ہادی کی آنکھوں میں تمھیں یاد کرتے ہوئے آنسوں نہ آئے' مگر

'.....دیکھو میں غلط تھا' میرا پرومس ٹوٹ گیا' تمھیں پتا ہے ماہی

یوشع تصویر کو دیکھتے بات کررہا تھا' ہادی یک ٹک یوشع کا چہرہ تکتا اس کی باتوں کو

".....سن رہا تھا

ہمارے بیٹے نے بھی مجھ سے ایک پرومس کیا تھا کہ وہ تمھیں یاد کرکے کبھی

نہیں روئے گا' مجھے لگتا تھا ہمارا بیٹا اپنی باتوں پر قائم رہتا ہے' وہ جو کہتا ہے' وہ

کرکے دکھاتا ہے' مگر دیکھو' میں یہاں بھی غلط تھا' ہادی نے بھی اپنا پرومس توڑ

'.....دیا' یہ مجھے ہمیشہ روکر تکلیف دیتا ہے

.....ہادی کی آنکھوں سے آنسوں نکلنا بند ہوگئے تھے

'....یوشع کی بھی آواز بھرا گئی تھی

'....یوشع نے ہادی کو دیکھا' آپنے اپناپرومس توڑ دیا' بس اتنا کہا گیا

'.....بابا میری ماما کیوں نہیں ہے...؟؟؟ وہ یوشع کے سینے سے لگ کر رونے لگا

یوشع نے تصویر کو بیڈ پر رکھ کر ہادی کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کر کے اسے خود

'....میں بھینچا

.....پیچھے کھڑے علی اور زینب کی بھی آنکھیں نم تھی

یوشع کے دل میں درد اٹھا' گلے میں گلٹی سی ابھری' بابا میری ماما کیوں نہیں)

(ہے...؟؟؟

.....زینب نے علی کی گود سے ذیان کو لیا اور روم سے نکل گئ

زاور بھی وہی کھڑا رہا' علی نے بھی وہی کھڑے دونوں بازوں سینے پر باندھ کر

.....دروازے سے ٹیک لگائ

'بابا میں نہیں رورہا''

....ہادی یوشع سے دور ہٹا

.....اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

آئی پرومس بابا' میں اب ماما کو یاد کر کے نہیں روؤں گا' میں رو کر آپکو بھی تکلیف

نہیں دوں گا' یوشع نے ہادی کے سر پر پیار کیا اور ایک بار پھر اسے گلے سے لگایا

.... علی نے اپنی آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی کو صاف کیا

'زاور بیڈ پر چڑھ کر بیٹھا

.....یوشع نے زاور کے بال بگاڑے' ہادی کو خود سے دور کیا

اب بتاؤ' کیا ہوا تھا' کس نے آپ سے کیا کہا' جسکی وجہ سے آپ اتنا روئے

ہو....؟؟؟

.....میں بتاتا ہو چھوٹے پاپا' ہادی کیوں رو رہا تھا

.....بتاؤ

".....زاور نے بتانا شروع کیا

:سکول بریک ٹائم

ہادی اور زاور دونوں اپنے ہم عمروں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے میں مصروف تھے'

اور ایک سائڈ پہ تیرہ' چودہ سال کے بچے کھڑے باتیں کرنے میں مصروف

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تھے.....جب ہادی کی بال اڑتی ہوئی ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے کی کمر پہ لگی' ہادی زاور دونوں ہی بال کو لینے بھاگے تھے' اس لڑکے نے مڑ کر بول اپنے ہاتھوں میں اٹھالی......

....بھائی یہ بول ہماری ہے' ہمیں دے دیں' ہادی نے کہا

'.....وہ لڑکے شکل سے ہی آوارہ' بگڑے ہوئے لگ رہے تھے

.....اووو اچھا تمھاری ہے' ہمت ہے تو لے کر دیکھاؤ

'......اس لڑکے نے بال ہنستے ہوئے دوسرے لڑکے کو پکڑائی

.....آس پاس دوسرے بچوں کا رش بھی لگنا شروع ہو گیا تھا

.....بھائی بال دے دیں' اب کی بار زاور نے کہا

تم چپ کرو' تم سے بات نہیں کی ہم نے' ہم اس ہادی سے بات کر رہے ہیں.....'

.....اوئے یار' سنا ہے اس کا باپ اس سکول کا ٹرسٹی ہے

انہی میں سے ایک لڑکے نے کہا'

.....اوئے یار اور تم سب کو پتا ہے' اس بیچارے کی تو ماں بھی نہیں ہے

.....بول پکڑے لڑکے نے کہا.....نیچے گھٹنوں کے بل ہادی کے سامنے بیٹھ گیا

.....یہ لو بول' بول لینی تھی نہ تم نے چھٹکے

.....بول ہادی کی طرف بڑھائی

.......ہادی نے بول کو چپ چاپ لینا چاہا' مگر اس نے ایک بار پھر بول پیچھے کر دی

'....نہ نہ اب اتنی بھی کیا جلدی ہے' آخر کو کمر پہ بول لگی ہے' بدلا تو لینا ہے

....سوری بھائی' غلطی سے لگ گئی تھی' سوری

......ہادی کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے

'....ارے ارے دیکھو یہ تو رونے لگا....' نہ نہ بچے روتے نہیں ہے

......نیچے بیٹھے لڑکے نے ہادی کے جبڑے کو بھینچا

'باقی لڑکے قہقہہ لگانے لگے

چھوڑو ہادی کو' زاور نے چھڑوانے کی کوشش کی' اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اس

'لڑکے کو مارنے لگا

'....مگر اس نے زاور کو بھی دھکا دے دیا

سب کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے' ان بچوں میں سے ایک نکل کر دوسری طرف بھاگا.....

.....چھوڑے مجھے' ہادی نے بھی خود کو چھڑوانے کی کوشش کی

....بابا' ہادی نے پکارا

'.....لڑکے نے جبڑا چھوڑا

'ہادی زور زور سے رونے لگا

'.....بچے تو اپنی ماں کو پکارتے ہیں اپنی تکلیف میں' تم باپ کو پکار رہے ہو

....ارے اسے کیا پتا ہوگا ماں کی محبت کا' اس کی تو ماں ہی نہیں ہے

.....اب کی بار تیسرے لڑکے نے کہا

....یہ تو بیچارہ مسکین ہے' بن ماں کا بچہ' چچ چچ چچ

'....ان لڑکوں نے افسوس کیا

کیا ہو رہا ہے یہاں یہ سب....؟؟؟

سر کی آواز پر چاروں لڑکوں نے چونک کر سر کو دیکھا' ان کو ڈانٹ کر وہاں سے سب کو بھیجا گیا......

یوشع کی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہونے لگی تھی' اس نے ہادی کے بال

سنوارے' سر پر پیار کیا' اپنے سینے سے لگایا.....'

اس نے سوچ لیا تھا اس نے کیا کرنا ہے' اب آگے.....

اتنے میں ملازمہ کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لیے روم میں داخل ہوئی....

صاحب یہ کھانا زینب بی بی نے بھیجا ہے ہادی کیلیے.... علی نے ٹرے اپنے ہاتھ

میں لی' ملازمہ کو واپس بھیج دیا' علی نے ٹرے یوشع کے پاس رکھی.....

یوشع نے ہادی کو خود سے دور کیا....

'کسی کی بھی بات کو دل پہ نہیں لیتے' میرا بیٹا تو بہت بہادر ہے نہ

ہادی نے اثبات میں سر ہلایا.....

'اور کیا ہوا اگر ہمارے پاس ماما نہیں ہے تو....'

'ہادی کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا....'

ہمارے پاس بابا تو ہے' ہادی کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا.....

ہادی نے اپنا سر ایک بار پھر ہاں میں ہلایا......

ہم پچھلے تین گھنٹوں سے کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ شاید اب چپ ہو جائے' مگر تم نے چند باتوں میں اسے چپ کروادیا' اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ صرف تم سے سنبھلے گا' میں تمھیں پہلے ہی کال کر کے بلا لیتا.....'

اٹس اوکے' میں ناراض نہیں ہو....

جاؤ زاور آپ اپنا اور ہادی کا بیگ لے کر آؤ' ہوم ورک کرتے ہیں پھر پارک چلے گے' اور واپسی پہ آئسکریم کھائے گے......

سچی...

ہاں جاؤ' اور وہ فوراً بیگ لینے کیل ئے بھاگا.....

علی اب تو سمجھ آ گئی ہو گی تمھیں میں اپنے بچے کو اکیلا سنبھال سکتا ہو....'

ہادی کے منہ میں نوالا ڈالتے ہوئے کہا....'

'علی بس چپ رہا

یوشع نے ہادی کو کھانا کھلایا' ہوم ورک کرنے کے بعد وہ چاروں پارک کی طرف روانہ ہو گئے......

"ہر بار کی طرح اس بار بھی یوشع نے ہادی کو سنبھال لیا تھا"

****

جب سے زاور آیا تھا ہادی نے پارک جانا بھی کم کر دیا تھا' وہ دونوں دن بھر گھر میں ہی کھیلا کرتے تھے' ہادی جب بھی جاتا اسے بس المیرا کی یاد آتی' اس کی نگاہیں بس المیرا کو ہی ڈھونڈتی رہتی تھی' مگر المیرا کبھی نظر نہ آئی.....

اپنی انگیجمنٹ کے بعد سے المیرا نے بھی پارک جانا چھوڑ دیا تھا......

****

یوشع پرنسپل کے آفس میں ریوالونگ چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا......

سامنے خالد صاحب اس سکول کے پرنسپل شرمندہ سے بیٹھے نظر آ رہے تھے.....

"میں ایک بار پھر معزرت کرتا ہو' آج کے بعد دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہو گا"

میرے والد اس سکول کے ٹرسٹی تھے' ان کے بعد میں یہاں کا ٹرسٹی ہو' میرا بیٹا اس سکول میں پڑھتا ہے' اس سکول کے چار آوارہ لڑکوں نے میرے بیٹے کو بن ماں کا بچہ ہونے کا طعنہ دیا ہے اور آپ یہاں میرے سامنے بیٹھے صرف معزرت کر رہے ہیں.....'

یوشع نے غصے سے کہا.....

ایم سوسوری سر' بٹ یو بلیو می' ہم نے ان بچوں کو بہت ڈانٹا تھا' ان کو پنیش بھی کیا تھا' انفیکٹ ان کے پیرینٹس کو بلا کر ان کے بچوں کی حرکتوں کے بارے میں بھی بتایا ہے.....'

'.....آج کے بعد میر ہادی کو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا

'خالد صاحب

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا' دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے شیشے کی میز پر جمائی' ایک ایک لفظ چبا کر کہا.....

آپ کیل ئے' اور آپ کے اس سکول کیل ئے یہی بہتر ہو گا کہ میر ہادی کو کوئی کچھ نہ ہی کہے' اگر آج کے بعد میرے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آپ کے اس سکول کی وجہ سے آئے' یا اس سکول میں کسی نے بھی ہادی کو کچھ کہا' اس کو بلا وجہ تنگ کیا".....'' انگلی وارن کرنے کے انداز میں اٹھائی

آپ کیل ئے اور آپ کے اس سکول کیل ئے' یا اس کیل ئے جو ہادی کو بلا وجہ تنگ کرے گا' اسے رلائے گا' تو بالکل اچھا نہیں ہو گا کسی کیل ئے بھی.....

'.....جی' آپ بے فکر رہے' آج کے بعد ہادی کو کوئی تنگ نہیں کرے گا

یادر کھیے گا خالد صاحب نہ ہی ہادی کو کچھ بولا جائے گا اور نہ ہی زاور کو.......میں

.....اپنی باتیں بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہو

.....غصے سے کہتا' کرسی سے ٹیک لگائی

.....جی

.....یوشع نے ٹائم دیکھا

دونوں بچوں کو بلادے' چھٹی کا ٹائم ہو گیا ہے' میں انہیں ساتھ لے کر جارہا

'.....ہوں

'جی ابھی بلادیتا ہو

.....پرنسپل نے کال ملا کر دونوں بچوں کو لانے کا کہا

.....یوشع نے گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا

.....بچے آگ ئے تھے

بابا...دونوں خوش ہو گ ئے.....یوشع چیئر سے اٹھا' ہادی کو گود میں اٹھا کر پیار

'کیا

خالد صاحب سے مصافحہ کر کے' آئندہ دھیان رکھنے کا کہہ کر' زاور کا ہاتھ پکڑ کر پرنسپل کے آفس سے باہر نکل گیا.......

****

یوشع بچوں کو گھر چھوڑ کر ابھی علی کے ساتھ آفس آیا تھا' میٹنگ سٹارٹ ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ تھا' وہ دونوں یوشع کے روم میں بیٹھے ایک فائل کو ڈسکس کرنے میں مصروف تھے.....

وہ اپنے باس کی گاڑی سے اتری' باہر کھڑی اس بڑی کمپنی کو دیکھا' اور نظر بورڈ پہ ٹھہر گئی' جس پہ بڑے سنہری الفاظ میں یوسفزئی کمپنی لکھا تھا......

"کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو"

.....اور المیرا نے بھی قدم اندر کی طرف بڑھا دیے

.....اس نے اپنا پہلا قدم اس کمپنی کے اندر رکھ دیا تھا'

اپنے روم میں یوشع بھی کانفرینس روم میں جانے کیلئے تیار کھڑا تھا' فائل کو ہاتھ میں تھاما ہوا تھا' علی بھی ساتھ ہی کھڑا تھا

جب یوشع نے بے اختیار سامنے وال گلاس کی طرف دیکھا اور دیکھتا ہی چلا گیا' "....جیسے کسی بہت اپنے کے آنے کا منتظر ہو"

وہ اپنے اس تسلسل سے علی کے چٹکی بجانے سے نکلا.....

کیا ہوا بھائی' کہاں کھو گئے ہوں...؟؟؟

اس نے اپنا سر جھٹکا....

کچھ نہیں....

مگر آج ایک بار پھر یوشع کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی' ماں کے بعد آج "....دوسری بار ایسا ہوا تھا"

اتنے میں ڈور نوک کرتی ایمن (سیکرٹری) روم میں داخل ہوئی' سیدھی نظر ....سامنے کھڑے علی پر گئی' علی نے سمائل پاس کی

اس دن کے بعد سے آج ایمن نے علی کو دیکھا تھا.... ' علی کو اگنور کرتی وہ یوشع کو بتانے لگی.....

سر وہ شاہ انڈسٹری کے اونر کی سیکرٹری آگئی ہے' شاہ صاحب نہیں آئے' اس نے بتایا ہے کہ ان کی صبح طبیعت اپ سیٹ ہو گئی تھی' اس وجہ سے وہ نہیں آسکے' وہ اکیلی آئی ہے' انہیں کانفرنس روم میں بٹھادیا ہے' آپ بھی آجائے.....

ہمم اوکے' ہم آتے ہیں

ایمن اپنے ہاتھ میں کچھ ضروری فائل اٹھاتی روم سے نکل گئی.....

اگر طبیعت اپ سیٹ تھی تو میٹنگ کینسل کر دینی تھی' کل کر لیتے.....

علی نے کہا....

کوئی بات نہیں یار' ہم ان کی سیکرٹری سے ہی ڈسکس کر لے گے' باقی کانفرنس کال پہ ڈسکس کر لے گے شاہ صاحب سے.....اور ویسے بھی میں اب چاہتا ہو یہ ہروجیکٹ جلداز جلد سٹارٹ ہو جائے' اور ویسے بھی فائل ہی سائن کرنی ہیں تو وہ سیکرٹری بھی کرواسکتی ہے.....

ہمم اوکے....

اب چلو' اور وہ دونوں بھی روم سے باہر نکل گ ئے......

وہ راہداری سے گزرتے ہوئے کانفرنس روم کی طرف بڑھ رہے تھے' جیسے جیسے میٹنگ روم قریب آتا جارہا تھا' ہر قدم پر یوشع کے دل کی دھڑکن بھی بڑھتی جارہی تھی.....

اور اندر بیٹھی المیرا کا بھی حال مختلف نہ تھا' دل کی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز تھی' کون ہوگا' کس سے سامنا ہوگا' اسی پریشانی میں گھری ہوئی تھی.....'

علی کے فون کی گھنٹی بجی' یوشع تم چلو' میں آتا ہو کال سن کے......

وہ اب میٹنگ روم کے باہر کھڑا تھا' ایمن بھی ساتھ ہی تھی' چند فائلز ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی.....

وہ بلیو فائل کہاں ہے..؟؟؟

وہ بھی لانی تھی کیا' ایمن نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا.....

وہی تو لانی تھی.....

نہ غصہ تھا' نہ ہی نرمی.....

'سوری سر میں ابھی لے آتی ہوں

یوشع نے ایک فائل اپنے ہاتھ میں لی' ایمن فائل لینے کو دوڑی....

'ایک نظر علی پر ڈالی جو فون پہ بات کرنے میں مصروف تھا

گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا' ہینڈل گھمایا' اندر کی طرف قدم

بڑھا دیے.....'

ایم سو سوری' مجھے تھوڑی دیر ہو گئی.....'

وہ فائل کو دیکھتا کہہ رہا تھا.....

اور یہ آواز' یہ خوشبو' وہ اس آواز' اس خوشبو کو لاکھوں' کروڑوں میں بھی "

پہچان سکتی ہے.....'

" آخر کار وہ وقت' وہ گھڑی آ ہی گئی تھی جس سے وہ دور بھاگنا چاہتی تھی "

المیرا اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی' یوشع فائل پہ نظر جماتا المیرا کے سامنے "

" رکھی کرسی کر پاس آ کر کھڑا ہو گیا

المیرا نے نظریں اٹھا کر اس نوجوان کو دیکھا' اور عین اسی وقت یوشع نے بھی "

اب فائل سے نظر ہٹا کر سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا' دونوں کی آنکھوں میں

" حیرانگی در آئی بے یقینی ہی بے یقینی تھی

ہاتھ سے فائل چھوٹ کر نیچے میز پر گری ' مگر وہ ویسے ہی کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے ' آج کتنے سالوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو ہوئے تھے ' دونوں کی آنکھوں میں نمی آگئی ...''

.....جتنی چاہت سے تجھ کو دیکھا ہے''

.....اتنی چاہت سے میں نے کچھ نہیں دیکھا

.....اپنی آنکھوں میں دیکھ لینے دو

''......میں نے مدت سے کچھ نہیں دیکھا

یوشع کی آنکھوں میں معذرت ' چھوڑ کے جانے کا دکھ ' تکلیف ' چاہت پتا نہیں ''کیا کچھ تھا

....دوسری طرف بھی حال مختلف نہ تھا

المیرا کی آنکھوں میں بھی دکھ ' تکلیف ' اپنی اس محبت میں کسی دوسرے کو شریک ''....کر کے شرک کرنے کا دکھ

.....بڑی گہری براؤن آنکھیں ' بڑی کالی گہری آنکھوں میں جھانک رہی تھی

وہ اسے چھو کر محسوس کرنا چاہتا تھا' مگر ڈر رہا تھا' کہیں یہ خواب ہوا تو ٹوٹ جائے گا' اور وہ کہیں ہوا میں تحلیل ہو جائے گی.... 'وہ کافی دیر یونہی کھڑی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے....اور پھر

المیرا پیچھے کو نفی میں سر ہلاتی ہٹی' وہ الٹے قدموں پیچھے کی طرف یوشع کو دیکھتے قدم بڑھا رہی تھی' اور وہ وہیں ساکن سا کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا......

دونوں کے الفاظ تھے کہ جیسے ختم ہو گئے تھے' یوشع نے خواہش کی کہ 'یہ وقت' یہی رک جائے' اسے کہیں نہ جانے دے' وہ اس کے سامنے سٹیچو ہو جائے .....اور وہ ساری زندگی اسے دیکھتا رہے' اپنی آخری سانس تک

'وہ دروازے تک پہنچ گئ تھی' آنکھوں سے آنسوں نکلنا جاری ہو گئے تھے

.....وہ یک دم مڑی' دروازے کے ہینڈل کو گھمایا' کلک کی آواز سے دروازہ کھلا

'.....وہ باہر نکلنے لگی تھی کہ خود کے پکارے جانے پر رکی

المیرا' اس نے وہیں کھڑے اپنی آنکھیں بند کی' ایک ہاتھ دیوار پہ' اور دوسرے سے ہینڈل کو تھاما ہوا تھا.....''

المیرا کے دل نے بھی خواہش کی کہ کاش وہ اسے جا کے گلے لگا لے' اسے محسوس کر سکے' اسے بتائے کہ اس کے بغیر یہ ماہ و سال کتنے تکلیف میں گزرے ہیں....'

اس نے اپنی آنکھیں کھولی' نظر دیوار پہ رکھے ہاتھ میں انگلی میں جہان کی پہنائی ہوئی رنگ پر پڑی....'

جہان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا" ساری خواہشیں دم توڑ گئی' یوشع اسے ملا بھی تو کب' جب وہ خود کسی اور کی ہونے جا رہی تھی....."

المیرا' اب تک ناراض ہو....؟؟

بس اتنا کہا اور ایک موتی ٹوٹ کر یوشع کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہو گیا.....

المیرا نفی میں سر ہلاتی روم سے نکل گئی اور وہ وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا....' وہ آج پھر اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی.... دل کی دنیا ایک بار پھر ہلا گئی تھی.... پہلے بھی وہ اسے چھوڑ گئی تھی اور آج ایک بار پھر وہ اسے اکیلا کر گئی اس سے بات تک نہیں کی... وہ اب تک اسے گنہگار سمجھتی ہے.... عشق میں شرک کرنے والا سمجھتی ہے.... ایک اور موتی آنکھ سے برسا تھا... دل میں شدید درد کی ٹیس اٹھی تھی.....

باہر کھڑے علی کا بھی حال مختلف نہ تھا' وہ بھی باہر سکتے کی حالت میں کھڑا تھا'

.....المیرا کو روم سے نکلتا ہوا دیکھ چکا تھا

.....چند پل باہر رک کر علی کو دیکھا اور بنا کچھ کہے' روتے ہوئے وہاں سے چلی گئ

علی نے بھی خواہش کی کہ کاش وہ اس پل کو اس وقت کو واپس موڑ سکتا' جہاں

سب ٹھیک تھا' وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے....' مگر گزرا ہوا وقت بھی

کبھی لوٹ کر آیا ہے کیا؟؟؟

.....یوشع کے کانوں میں کل عروج کی دی ہوئی دعا گونجی

میں دعا کروں گی آپ کو آپکا عشق مل جائے' اس سے آپ کی ملاقات"

"ہو جائے

کسی کی دعا اتنی جلدی بھی رنگ لے آتی ہے اسے یقین نہیں آ رہا تھا....." سارا

......ماضی ایک فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگا تھا

****

.....دعاؤں کا کوئی رنگ نہیں ہوتا"

".....مگر جب یہ رنگ لاتی ہے تو زندگی میں رنگ بھر جاتے ہیں

......آج بھی اسکی آنکھوں میں راز وہی تھا"

....چہرہ وہی تھا' چہرے کا لباس وہی تھا

'کیسے اسے بے وفا کہہ دوں.... یاروں

".....آج بھی اس کے دیکھنے کا انداز وہی تھا

آج مدت بعد دیدار یار ہوا تھا۔

وہی رستہ وہی گلیاں جہاں مجھے پیار ہوا تھا۔

دیکھا تجھے تو یاد آئے وہ بیتے ہوئے لمحے۔

جب پیار کے جذبات کا اظہار ہوا تھا۔

کیسے بھول جاؤں تیری بھیگی بھیگی نگاہوں کو۔

انہیں جھیل سی آنکھوں میں تو میں گرفتار ہوا تھا۔

وہ تو چھوڑ گئی نگاہیں پھیر کے دوست۔

میں ہی رسوا سر بازار ہوا تھا۔

اس دن سے بھٹک بھٹک کے جی رہا ہوں۔

🍁 🍁 🍁 🍁 🍁 🍁 جس دن سے بیوفا میرا یار ہوا تھا۔۔۔۔

💖 ♥ 🍁 🍁

"چھ سال پہلے"

ماضی:-

براؤن پینٹ' براؤن شرٹ' براؤن کوٹ' براؤن شوز' ایک ہاتھ میں برینڈڈ واچ' دوسرے ہاتھ میں بینڈز' دودھیا رنگت' فرنچ کٹ داڑھی' مغرور ناک' بڑی گہری براؤن آنکھیں' بالوں کو جیل سے نفاست کے ساتھ سیٹ کیے وہ اپنے آفس میں غصے سے ادھر سے ادھر ٹہلتا چکر کاٹ رہا تھا' اور بار بار ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا......'

پاس ہی ایک لڑکی سر جھکائے مؤدبانہ انداز میں کھڑی دل میں "آلتو جلالتو" کا ورد کر رہی تھی....'

کیونکہ کچھ نہیں معلوم تھا آج انکا باس کسی کی بھی کلاس لگا دے' یہاں کام کرنے والا ہر ایمپلائی اپنے باس کے غصے سے واقف تھا' ان کا باس کام کے معاملے میں کتنا کنزرویٹو ہے' ویسے تو وہ سب معاملات میں سب کے ساتھ اچھا ہے مگر جب کام کی بات آتی تو وہ اکثر جلاد بن جاتا' کام کے معاملے میں کوئی غلطی برداشت نہیں کرتا اور جس سے غلطی ہو جائے' بس پھر اس کا اللّٰہ حافظ.....'

وہ غصے میں ادھر سے ادھر ٹہلتا اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور پاس ہی ایک اور نوجوان کھڑا تھا' علی جو اس کا دوست کم بھائی زیادہ تھا.....

'......اسکو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

......یار یوشع کول ڈاؤن' کیوں اتنا ہائپر ہو رہا ہے' وہ معلاملہ اب ختم ہو تو گیا ہے

ہنہ معاملہ ختم ہو گیا' اس نے یہ غلطی کی تو کیسے کی' اب بس بہت ہو گیا' اور تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو' جاؤں جا کے دیکھو وہ میڈم صاحبہ آئی ہے یا نہیں'

......بلا کے لاؤ

....یوشع نے غصے سے زینب کو دیکھ کر کہا' جو سر جھکائے کھڑی تھی

.....اووو ہیلو' ذرا آرام سے یہ میری سیکرٹری ہے

.....علی نے کہا

یوشع نے غصے سے آنکھیں چھوٹی کر کے علی کو گھورا' جواباً علی نے بھی اسے انہی

.....خونخوار نظروں سے گھورا

.....زینب فوراً المیرا کو بلانے کیلئے بھاگی تھی

وہ جو ابھی آفس آئی تھی' ایک تو لیٹ ہو گئی اور دوسرا اسے معلوم ہے آج اسکی سر

سے خیر نہیں' اسکا جلاد باس آج اسکو نہیں چھوڑے گا' انہی سوچوں میں گم اپنے

کیبن کی طرف بڑھ رہی تھی' زینب کی آواز پر رکی' ایڑھیوں کے بل پیچھے مڑی'

'......جو کڑے تیوروں سے اسے گھور رہی تھی

کہاں تھی تم اب تک...؟؟ تمھیں معلوم ہے آج سر کتنے غصے میں ہیں' تمھاری

وجہ سے صبح آٹھ بجے کے وہ آفس آئے ہوئے ہیں اور پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے آفس

کو سر پہ اٹھایا ہوا ہے' صرف تمھاری وجہ سے پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے مجھے ان کا غصہ

'.....برداشت کرنا پڑ رہا ہے

.....اور اب تم چلو سر بلا رہے ہیں

.....یار زینب

بس المیرا میں کچھ نہیں سنو گی 'غلطی تم سے ہوئی ہے 'اس کو فیس بھی تم کرو گی '

.....کیونکہ میں اب مزید یوشع سر کا غصہ برداشت نہیں کر سکتی

....وہ اپنی کہتی المیرا کی سنے بغیر آگے کی طرف بڑھ گئی

'.....وہ بھی دل میں 'آلتو جلالتو' کا ورد کرتی زینب کے پیچھے پیچھے چل دی

یار یوشع اب بس بھی کر دے 'ایک ہی تو غلطی ہوئی ہے اس سے 'اور تو اس کے پیچھے پڑ گیا ہے 'اس سے پہلے کونسا المیرا نے کبھی کسی شکایت کا موقعہ دیا ہے 'اب بس کر 'اور دیکھ تجھے اسے ڈانٹنا ہو 'ڈانٹ لے 'مگر یار کم ڈانٹیو 'تجھے پتا ہے وہ چھوٹے دل کی ہے 'بہت جلدی رونے لگ جاتی ہے .....'

علی عمران 'تمھیں کچھ زیادہ فکر نہیں ہو رہی المیرا میڈم کی 'آخر معاملہ کیا ہے '

'....ہمیں بھی تو پتا چلے....'یوشع نے مشکوک نظریں علی پہ ڈالی

'.....لاحولا 'زیادہ فالتو مت بکو 'میں نے بس ایسے ہی بولا ہے '

'.....اتنے میں زینب ڈور نوک کرتی گلاس وال دھکیل کر اندر داخل ہوئی

......سر 'المیرا آگئی ہے

.....پیچھے المیرا بھی روم میں داخل ہوئی 'پریشان سی

سامنے کھڑے اپنے دونوں باس کو دیکھا'' جس میں سے ایک خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے برعکس علی اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پرسکون رہنے کیل ئے کہہ رہا تھا ....'

ڈرتے ڈرتے المیرا نے سلام کیا .....

آیئے المیرا جی 'ہم تو کب سے آپ ہی کا ویٹ کر رہے ہیں کہ المیرا جی آئے گی تو ہم ان سے بات کرے گے 'مگر المیرا جی تو ہماری باس ہے 'اور ہم ان کے ورکر جو ہم اپنے باس کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں ....'

ہنہ تو میں نے کہا تھا کہ صبح آٹھ بجے ہی آفس آ کے بیٹھ جائے 'میرے انتظار میں ....'

المیرا منہ ہی منہ میں بڑ بڑائی ....

جویوشع اور زینب کو تو سمجھ نہیں آئی مگر پاس کھڑے علی نے اس کی بڑ بڑاہٹ سن لی تھی ... مشکلوں سے اپنا قہقہہ روکا 'وہ اس وقت ہنس کر اپنی شامت بھی نہیں لانا چاہتا .....

یہ کیا منہ ہی منہ میں بڑ بڑا رہی ہو .....؟؟

'یوشع کے ایک دم پوچھنے پر المیرا گڑبڑائی' اٹکتے اٹکتے کہا

....کچھ نہیں سر

تو مس المیرا آپ ذرا بتانا پسند کرے گی کہ آپ سے یہ غلطی کیوں ہوئی..؟؟

.....آپ جانتی ہے آپکی اس غلطی کی وجہ سے ہمیں لاکھوں کالوژ ہو سکتا تھا

....غصے سے کہا

سوری سر' میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا' وہ بس ایک ہی دم سے ہو گیا تھا'

'.....سوری

.....المیرا نے نظریں جھکا کر کہا' ایک نظر یوشع پہ ڈالی پھر نظریں جھکا لی

یوشع نے المیرا کی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھا' آخر علی کی بات سچ ہو ہی گئی' ہلکا سا

.....ڈانٹنے پر ہی وہ رونے لگ گئی تھی

دیکھئے مس المیرا' یہ آپکی فرسٹ اینڈ لاسٹ مسٹیک سمجھ کر معاف کر رہا ہو'

'کیونکہ مجھے اپنے کام میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی نہیں چاہیے

....پہلے والا غصہ کم ہو گیا تھا

آپ نے اس سے پہلے کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دیا' اس لئے میں آپ کو زیادہ کچھ نہیں کہہ رہا' بٹ نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل' یہ غلطی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے' ورنہ آپ اپنا بندوبست کہیں اور کر لے' نیکسٹ ٹائم ایسی کوئی غلطی ہوئی تو آپکو فائر کر دیا جائے گا' ہمارے پاس اور بھی بہت سے قابل ایمپلائیز ہے جو آپ کی جگہہ کام کر سکتے ہیں..... 'ناؤ یو کین گو'

.....یوشع یہ بول کر اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا

.....المیرا دل ہی دل میں یوشع کو کوستی روم سے نکل گئی....زینب بھی چلی گئی

'......اب بس علی وہاں کھڑا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

یوشع نے کندھے اچکائے' کیا ہوا؟؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہوں...؟؟؟

مل گئی تمھارے دل کو تسکین اسے رلا کر' تھوڑا اور ڈانٹ لیتے' اور تسکین حاصل کر لیتے.....'

غلطی کی ہے تو ڈونٹ بھی برداشت کرنی ہو گی' صرف سیکرٹری ہے' باس نہیں ہے' جو سر کا تاج بنا کر سر پہ سجالو....

علی نے آئبرو اچکائی" جیسے یہ سب تم کہہ رہے ہو' تم سے یہ امید نہیں تھی......'

'....ایک خفگی بھری نگاہ ڈالتا وہ بھی روم سے نکل گیا

یوشع نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر' کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی' وہ اب ڈسٹرب ہو چکا تھا' کام اس سے نہیں ہو گا.......

*****

یوسفزئی جو کراچی کے جانے مانے مشہور بزنس مین تھے...... کتنی ہی برانچز ان کے انڈر کام کرتی ہے' یوسفزئی ایک بھرپور شخصیت کے مالک تھے' اوپر سے بالکل چٹان جیسے' مگر اندر سے وہ ایک چھوٹا نرم سہ دل رکھنے والے انسان تھے' سب کی مدد کرتے' ان کا ایک ہی بیٹا تھا' یوشع یوسفزئی' جس نے کبھی اپنے باپ کا سر شرم سے جھکنے نہیں دیا' یوشع نے زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے' اپنی ذہانیت اور قابلیت کے بل بوتے پر' یوشع نے اپنے باپ کہ بزنس کو اور

زیادہ کامیابی کی منازل پہ چڑھایا تھا' یوسفزئی اب افس نہیں آتے تھے' ان کی طبیعت اب اپسیٹ رہنے لگی تھی' گھر میں آرام کرتے تھے' یوشع نے بھی سختی سے آفس آنے سے منع کیا تھا' ساری زمیداری خود اٹھالی تھی' جب یوشع پندرہ سال کا تھا' جب ہی یوشع کی والدہ (عائشہ یوسفزئی) خالق حقیقی سے جاملی تھی' ان کے جانے کے بعد یوشع کو یوسفزئی نے ہی سنبھالا تھا کونکہ وہ اپنی ماں سے بہت اٹیچ تھا' اور اب یوسف صاحب ہی یوشع کیل ئے سب کچھ تھے' وہ ان کی صحت کے معاملے میں کوئی کمپرومائیز نہیں کرتا تھا....'

علی عمران جو یوشع کا دوست کم بھائی زیادہ تھا.....یوسف صاحب کے دوست عمران صاحب کا بیٹا تھا..... عمران اور یوسفزئی دونوں ہی بہت اچھے دوست تھے' ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا بھی بہت تھا' اس ل ئے علی اور یوشع بھی بچپن سے ایک ساتھ تھے.... پھر چاہے وہ کوئی بھی فیلڈ رہی ہو..... عمران صاحب کے دو ہی بچے تھے' علی عمران اور ماہین عمران' ماہین گھر میں سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے سب کی لاڈلی تھی.... علی کی تو ایک چھوٹی گڑیا' علی کی بے جہ محبت نے اسے تھوڑا بہت ضدی اور ہٹ دھرم بنادیا تھا.....

ماہین یوشع کو دل و جان سے چاہتی تھی.... مگر اس بات کا ابھی تک کسی کو علم نہیں تھا......

المیرا خان یوشع کی سیکرٹری تھی' اور زینب سیال علی کی..... ویسے تو المیرا بہت کم ہی آف کرتی تھی مگر جب بھی کرتی تو یوشع کے کام بھی زینب کو کرنے پڑتے تھے' اور وہ دن زینب کیلئے سب سے زیادہ خراب دن ہوتا تھا.....'
یوشع نے ایک کمپنی کے ساتھ ڈیل فائنل کی تھی' پروجیکٹ شروع کرنے کیلئے اس نے دوسری کمپنی کے بینک میں زر انویسٹ کرنا تھا' اس نے المیرا سے کہا تھا زر انویسٹ کرنے کیلئے' مگر المیرا سے غلطی سے کسی اور کمپنی کے بنک میں زر انویسٹ ہو گئے تھے' وہ کمپنی بہت گھاٹے میں چل رہی تھی' اس نے زر واپس کرنے سے انکار کیا تھا' کس طرح سے یوشع نے یہ سارا معاملہ ہینڈل کیا تھا' واپس کیسے اپنے بنک میں پیسے ٹرانسفر کروائے صرف وہی جانتا تھا' ورنہ کمپنی کو آج المیرا کی غلطی کی وجہ سے بہت بڑا لوژ ہو جاتا' اسی وجہ سے آج یوشع کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا......

یوشع ابھی تھوڑی دیر پہلے گھر آیا تھا' فریش ہونے کے بعد لاؤنج میں آگیا تھا اتنے میں مین گیٹ سے تن فن کرتی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی....

یوشع وہیں کھڑے اسے دیکھ رہا تھا.... مگر اس نے اب تک یوشع کو نہیں دیکھا تھا.... وہ غصے میں سرخ چہرے کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی...... جب چوکیدار کی آواز پہ رکی.... مڑ کر غصے سے اسکو دیکھا.....

کیا ہے؟؟ کیوں روکا ہے؟؟

وہ میم....

بس فیصل تم مجھے یہ بتاؤ کہاں ہے تمھارے صاحب' آج نہیں بچیں گے وہ دیکھنا' آج تمھارے صاحب کا قتل ہو کر رہیں گا مجھ سے' گنجا کر کے رکھ دوں گی' گھر پر ہی ہے نہ.....

یہ کہتے ہوئے پورچ کی طرف نگاہ دوڑائی اور ادھر ہی یوشع کی بی ایم ڈبلیو کھڑی نظر آگئی.....

وہ غصے سے گھر کے اندر کی طرف بڑھنے لگی.....

وہ جو وہاں کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا' غصے سے اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا' گنجے والی بات پر فوراً سے پہلے اپنے حسین نرم و ملائم بالوں کو چھو کر دیکھا'

.....اسے معلوم ہے آج واقعی اسکی خیر نہیں ہے

.....جب یوشع نے دیکھا وہ اسکے قریب پہنچنے لگی ہے

....وہاں سے دوڑ لگائی تھی کہ کہیں سچ میں اسے گنجا نہ کر دے

....وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی

......رک جاؤ یوشع کے بچے' بچو گے نہیں آج تم مجھ سے

....ہاہاہاہا.....میرے بچے نہیں ہیں ابھی

وہ صوفے کے گرد چکر لگا رہا تھا اور وہ سارے کشن اٹھا اٹھا کر اس پہ پھینک رہی تھی ....

جسے وہ بڑی مہارت سے کیچ کر کے یا تو واپس کاؤچ پہ رکھ دیتا یا اسی کے اوپر جوابی حملہ کرتا ....

جب کشن ختم ہو گئے....ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ اب کیا چیز مارو' نظر ٹیبل پر رکھے واس پر پڑی اور اسے ہاتھ میں اٹھالیا...

....یوشع کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی

.....ارے پاگل ہو گئی ہو کیا' اس کو واپس رکھو' لگ جائے گی' خون نکلے گا

....وہ اسکی طرف بڑھتا ہوا کہہ رہا تھا

.....ہاں ہو گئی ہو پاگل' اسنے بھی غصے سے کہا

....یوشع نے واس لے کر اسکو واپس میز پر رکھا

...جا رہی ہو' اب نہیں آؤ گی.... بائے ئے

....وہ مڑی

....یوشع نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

وہ جو اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی... گھومتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے آ لگی.....

.....ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر اس کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار کیا

.....لیومی یوشع' آئی سیڈ لیومی

.....خود کو اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی

نہ کرو یار' تم جانتی ہو یوشع کی گرفت سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہے' تو میری جان

کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو.....

میں نے کہا یوشع چھوڑو مجھے' لیومی....

ہاہاہا' اگر نکل سکتی ہو تو نکل جاؤ....

یوشع نے گرفت اور سخت کر دی.....

تھوڑی بہت کوششوں کے بعد خود ہی تھک ہار کر اس کے کندھے پر سر

ٹکا دیا.....

ایم سوسوری میری جان' فورگیو می' بیکوز یو نو ویری ویل' یوشع سب کچھ

'برداشت کر سکتا ہے' مگر المیرا خان کی ناراضگی نہیں......

کندھے سے سر ہٹا کر اس کی طرف دیکھا.....

جو اسی کو مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا مگر المیرا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر یوشع بے چین

ہوا.....

آپ نے مجھے ڈانٹا تھا' آپ نے کہا آپ مجھے فائر کر دے گے' میں کہیں اور

'بندوبست کر لو....

.....یار المیرا' ایم سو سوری

'....اچھا دیکھو کان پکڑے

یوشع نے ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو اور دوسرے ہاتھ سے باقاعدہ طور پر اپنا کان

.....پکڑ کر سوری کہا

مگر دوسری طرف بھی المیرا تھی' کہاں اتنی آسانی سے معاف کرنے والی

'.... تھی

واپس اسکے کندھے پر سر ٹکا دیا تھا اور وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ اب ناراض نہیں ہے'

....اگلے ہی پل اس کی خوشی غائب ہو گئی

کیونکہ المیرا نے اپنے دوپٹے میں لگی پن کو کھول کر پیچھے اسکی کمر میں چبھا دی"

..... تھی

پن کے لگتے ہی یوشع نے چیخ ماری' اس کی کمر کے گرد سے اپنے بازو ہٹا کر اپنی

'......کمر پہ رکھے' اور اس طرح وہ اس کی گرفت سے نکل گئی

.....آہ ظالم کونسا جن آ گیا ہے تمھارے اندر' جو تم نے یہ حرکت کی ہے

'.....یوشع نے اس کو دیکھا جو اس سے فاصلے پہ کھڑی اسی کو ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

'ہاہاہا' دیکھا' ہاہاہا میں آپکی گرفت سے نکل گئ'

.....ہاہاہا یوشع منہ دیکھو اپنا

'....یوشع یہ جو آپ نے مجھے صبح ڈانٹا تھا نہ یہ اس کا بدلہ ہے

......المیرا نے دوڑ لگائ کیونکہ یوشع اب اسکی طرف غصے سے بڑھ رہا تھا

پہلے والا سین اب بدل چکا تھا..... جہاں تھوڑی دیر پہلے المیرا یوشع کے پیچھے

.....بھاگ رہی تھی' اب المیرا آگے اور یوشع اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا

بھاگتے بھاگتے المیرا کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر یوشع

'......کے روم میں پہنچ گئ

یوشع نے اس کو اپنے روم میں جاتا دیکھا' مسکرا کر بالوں پہ ہاتھ پھیرتا اس کو پاگل

'......کے لقب سے نوازتا' اپنے روم میں اس کے پیچھے پیچھے داخل ہو گیا

....اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز پہ مڑی

'.....افففف یہ تو یوشع کا روم ہے.... اب یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی

.....اپنے سر پہ ہلکی سی چپت لگائ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر یوشع کو مارا' کافی دیر یوہی ایک دوسرے کو تکیہ مارنے کے بعد پورے کمرے کا حال بے حال کرنے کے بعد تھک ہار کر دونوں ہی دھپ کر کے بیڈ پر گرے تھے.... 'چھت کو گھور رہے تھے' دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے '.....

المیرا ابھی ہنسنے میں ہی مصروف تھی کہ اسکی ہنسی کو بریک یوشع کے قریب آنے پر لگی '.....

المیرا کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اس کے جانے کے سارے راستے بند کر دیے .....

جس پہ وہ ایک دم شرما گئی تھی' اس کے گال شرم وحیا سے لال ہونے لگے تھے '....

'.... کہاں برداشت تھی المیرا کو یوشع کی قربت

...... اور وہ بے خود سا ہو کر اس کو دیکھنے میں مصروف تھا

بڑی کالی گہری آنکھیں' جن میں کاجل ڈالا ہوا تھا.... گندمی رنگت' کالے لمبے بال جو کمر سے نیچے تک جاتے' پنکھڑی جیسے لب پر لائٹ پنک لپسٹک' ناک میں

سونے کی نتھ' کانوں میں ہلکے پھلکے ائیر رنگ....' ہر بار کی طرح آج بھی یوشع کا

.....دل ایک نئے لے پر دھڑکا دیا تھا

وہ بے خود سا اس کی پلکوں کا جھپکنا دیکھ رہا تھا.... جو شرم کے مارے نگاہ نہیں اٹھا

'.....پا رہی تھی

'....یوشع پلیز سائڈ میں ہو جائے

.....المیرا میری طرف دیکھو

.....اس نے آہستہ آہستہ نظریں اٹھا کر اس کی گہری براؤن آنکھوں میں دیکھا

.....جہاں دنیا بھر کی محبت تھی' چاہتوں کا ٹھاٹھے مارتہ سمندر تھا

'....المیرا نے پلکیں جھپکالی' کہاں دیکھا جاتا تھا اسکی آنکھوں میں

یوشع نے اپنا ایک ہاتھ اس کے گال پہ رکھ کر اپنے انگوٹھے سے اس کے گال کو

.....مس کیا

ایم سوری المیرا' تم جانتی ہو مجھے میں کام کے معاملے میں کتنا کنزرویٹو ہو' اس

لئے صبح تمھیں بھی ڈانٹ دیا' مگر میں وہاں بس صرف تمھارا باس ہو' اس

لئے جیسے میں وہاں سب کے ساتھ بی ہیو کرتا ہو' ایسے ہی تمھارے ساتھ بھی

بی ہیو کیا' تمھیں ڈانٹا' ایم سو سوری' آج کے بعد کبھی نہیں ڈانٹوں گا' پیشانی کو

چومہ' اور سائڈ میں ہو کر اٹھ کر بیٹھ گیا.....'

....وہ اب تک ویسی ہی لیٹی اس کے لمس کو اپنی پیشانی پر محسوس کر رہی تھی

.... مسکرائی' اور وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی

.....اپنی دھڑکنوں کو معمول پہ لانے کی کوشش کی

المیرا اب تو ناراض نہیں ہو..؟؟

....میں اب بھی ناراض ہو

'چلو پھر تم خود بتادو' کیسے مانو گی... کیا کرو

ہمم تو چلو پھر آئسکریم کھلاؤ' بہت ساری چاکلیٹس دلواؤں اور اس کے بعد ایک

"...اچھا سا ڈنر کرواؤ گے

'....پھر میں سوچ سکتی ہو' آپ کو معاف کرنے کے بارے میں

'.....اتنا کچھ کروانے کے بعد بھی بس سوچو گی

....ہاں تو شکر کرو شوپنگ کا نہیں کہا

اووہیلو' میں نے شوپنگ کروانی بھی نہیں تھی' ابھی دو دن پہلے ہی شوہنگ کروائی ہے تمھیں.....'

ہاں تو میں نے نہیں کہا تھا کہ یوشع جی پلیز مجھے شوپنگ کروادے' آپ خود زبردستی مجھے لے کر گئے تھے....'

وہ مسکرایا..'

....اوکے چلو اٹھو' چلے

المیرا مسکراتی قدم قدم چلتی اس کے پاس آئ.....'

....یوشع جی

...بہت پیار سے کہا

....جی المیرا جی

....اتنے ہی پیار سے جواب دیا گیا

.....یوشع جی....دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر آگے کی طرف جھکی

....آگے بھی کچھ بولو نہ المیرا جی

وہ بھی المیرا کی طرح کھڑا ہوا' آگے کو جھک کر....'

'....کہہ دوں

'....جی پلیز جلدی

....ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کر رہے تھے

....یوشع جی آپ نہ

....جی میں نہ

....آپ نہ' آپ نہ

.....افففف یار اب آگے بھی تو کچھ بولو

یوشع ایسے ہنسامت کرو' سچ میں سڑے ہوئے بینگن لگتے ہو....' یوشع کو دھکا

.....دے کر دروازے کی طرف بھاگی

وہ جو بیچارہ سمجھ رہا تھا کی شاید تعریف کرے گی.....' مگر ہائے رے قسمت' المیرا

کس دن تعریف کرے گی' کان سننے کو ترس گ ئے ہیں..... مگر وہ تعریف

'....نہیں کرے گی

المیرا بینگن ہی صحیح مگر آپ اس سڑے ہوئے بینگن پر ہی دل و جان سے مرتی

.....ہے' اب جیسا بھی ہو' برداشت تو کرنا پڑے گا

وہ جو دروازے پہ کھڑی اسکی حالت سے محظوظ ہورہی تھی' یوشع کی بات پر ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کر' ہاتھ ہلا کر خوشفہمیاں ہے آپکی' یہ کہتی روم سے نکل گئ.....

'.... یوشع بھی مسکراتا' اپنی گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھا کر روم سے نکل گیا سیڑھیوں سے اترتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اس کی کار سے ٹیک لگائے اس کا انتظار کررہی تھی....'

'...... یوشع کو معلوم ہی نہ ہوا کب وہ اس کے لئے اتنی اہم ہو گئ تھی

.... سیڑھیوں سے اتر کر سندس (ملازمہ) کو آواز دی

جی صاحب...

میں باہر جارہا ہو' ڈیڈ آجائے تو ان کو بتادینا کہ میں ڈنر کر کے آؤ گا' وہ ڈنر کر لے میرا ویٹ نہ کرے.....'

.... وہ جی صاحب کہتی وہاں سے چلی گئ

یوشع نے المیرا کیلیے فرنٹ ڈور کھولا' اسے بیٹھنے کا کہہ کر' دروازہ بند کر کے خود نے بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر گاڑی سٹارٹ کی' واچ مین نے گیٹ کھولا اور گھر سے نکل گئے......

****

یوشع کے گھر سے آدھے گھنٹے کی ڈرائیو پر اسی طرح کے ایک ڈیفینس ایریا میں اس بڑے عالیشان سے بنگلے میں لاؤنج میں ترتیب سے رکھے صوفوں میں سے ایک صوفے پر ایک نوجوان بلیک ٹراؤزر' ریڈ ٹی شرٹ پہنے رف سے حلیے میں' دونوں پاؤں اوپر صوفے پہ رکھے سامنے شیشے کی میز پر رکھی آفس کی فائلوں میں جھکا کام کر رہا تھا......' وہ اس رف سے حلیے میں بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا' .....' تھوڑی دیر بعد اس نے سر اٹھایا تو چہرے کے نقوش واضح ہوئے کالی بڑی گہری آنکھیں' ستواں مغرور ناک' فرنچ کٹ شیو' بالوں کا فوجی کٹ' گلابی لب' دودھیا رنگت وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ اور ایک خوبصورت جوان مرد تھا.......'

....سامنے میز پر رکھا موبائل رنگ ہوا.....علی نے کال ریسیو کی

...موبائل کان سے لگایا

دیکھو' یوشع یوسفزئی میں جب تک تم سے بات نہیں کروگا' جب تک تم میری بہن کو نہیں منالوں گے..... 'بائے ئے..... غصے سے کہتا موبائل رکھنے لگا تھا

.....کہ یوشع کی آواز پہ رکا

'......ایک منٹ علی عمران' اپنی سنالی ہے' اب میری بھی سن لو

.....کہو کیا کہنا ہے' علی نے منہ بناتے ہوئے کہا

یہی کہ آپ اپنی نوٹنکی بازی بند کردو' اور جہاں تک آپ کی پیاری بہن المیرا کا سوال ہے.....'

یوشع نے اپنے سامنے بیٹھی المیرا کو دیکھا جو اسی کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی..... ''تو آپکی پیاری سی' شرارتی سی بہن مان گئی ہے' اور وہ میرے سامنے بیٹھی آئسکریم کھانے میں مصروف ہے.....'

.....علی نے آئبرو اچکائی' اپنی مسکراہٹ کو روکا

......میں کیسے یقین کروکہ میری بہن مان گئی ہے اور وہ تمھارے ساتھ ہے

'.....کیونکہ میں نے کہا ہے' تو سچ ہی کہا ہوگا

'.....اور میں تمھارا یقین کیوں کروکہ تم سچ کہہ رہے ہو

.....اوکے یہ لو اپنی بہن سے بات کرلو تب تو یقین آئے گا

.....یوشع نے موبائل المیرا کو دیا

سلام کیا.... تمھیں اتنی جلدی کیا ضرورت تھی ماننے کی 'تھوڑی دیر اور ناراض

'.....رہ لیتی 'کچھ دن اپنے پیچھے گھوماتی تو اس پاگل کو

......المیرا کھل کے مسکرائی

'بھائی آپ جانتے ہیں مجھ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہا جاتا

.....یوشع کو دیکھ کر کہا

یوشع کے چہرے پر مسکراہٹ آئی 'دائیں گال پہ پڑتا ڈمپل واضح ہوا 'المیرا کی نظر

ڈمپل پر پڑی

''اس ڈمپل پہ تو جان وارتی تھی وہ 'مگر کبھی تعریف نہیں کرے گی''

....بامشکل اپنی نظر ڈمپل سے ہٹائی

جی بالکل میں اچھی طرح جانتا ہو' میری بہن کیسی ہے' تم خوش رہو' ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو تمھارا بھائی بس یہی چاہتا ہے....او کے انجوائے یور آئسکریم' سی یو ٹو مورو.....''

.....تھینک یو بھائی اللہ حافظ

....کیا کہہ رہا تھا تمھارا پیارا بھائی

کچھ بھی کہے آپکو اس سے کیا.....زبان چڑائی....اور وہ دونوں اپنی باتیں کرتے آئسکریم کھانے میں مصروف ہو گئے......

.....علی نے بھی مسکراتے ہوئے موبائل سائڈ میں رکھا

ایک خوبصورت براؤن بالوں والی لڑکی دبے قدموں چلتی صوفے کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی' جھک کر علی کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا.....

....علی نے اپنی آنکھوں پر رکھے ہاتھوں کو بنا چھوئے میری گڑیا کہا

....ماہین عمران ٹیڑھے میڑھے منہ بناتی علی کے ساتھ ہی صوفے پر آکر بیٹھ گئی کی چین والا ہینڈ بیگ سامنے شیشے کی میز پہ رکھا اور خفگی سے علی کی طرف دیکھا.....

'ایک تو میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپکو ہر دفعہ کیسے پتا چل جاتا ہے کہ' میں ہو

.....جیسے میری گڑیا کو پتہ چل جاتا ہے' بالکل ایسے ہی مجھے بھی پتا چل جاتا ہے

......ماہین نے علی کے کندھے پر سر ٹکایا

علی نے بھی اس کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار کیا' بالوں میں ہاتھ پھیرنے

....لگا

کہاں سے آرہی ہو؟؟؟

.....اپنی فرینڈ کے گھر سے

.....آپ المیرا سے بات کر رہے تھے

....اس نے سر اٹھایا

.....ہاں مگر تمھیں کیسے پتا

وہ ایکچوئلی میں نے آپ کی باتیں سن لی تھی......ماہین نے شرمندہ سا اپنے ہاتھوں

....کی انگلیاں مروڑتے ہوئے جواب دیا

....تو اس میں شرمندہ ہونے والی کیا بات ہے میری جان

....علی نے ماہی کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا

دودھیا رنگت' کالی بڑی آنکھیں' جو کاجل مسکارے سے لبریز تھی' گلاب کی پنکھڑی جیسے عنابی لب' چھوٹی ناک' بھورے بال جو ایک سائڈ پہ کیے ہوئے تھے... وہ ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی جو اس وقت بلیک جینز' اور ٹاپ میں ملبوس تھی.....

.....علی نے مسکراتے ہوئے ماہی کے سر پر بوسہ دیا

....جاؤ جلدی سے جا کے فریش ہو کر آ جاؤ' پھر مل کر ڈنر کرتے ہیں

......موم، ڈیڈ تو لیٹ آئے گے

اوکے بھائی میں ابھی فریش ہو کر آتی ہو اور وہ اٹھ کر اپنے روم کی طرف چل دی.... علی دوبارہ فائلوں میں بزی ہو گیا

*****

یوشع کی گاڑی خان ولا کے سامنے رکی تھی..... فرنٹ ڈور کھول کر المیرا نیچے اتری تھی..... مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آنے لگی جب اسکی نظر اوپر بالکونی

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں کھڑی خدیجہ بیگم پر پڑی' جو اسی کو دیکھ رہی تھی....المیرا نے اگنور کیا.....

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا سامنے کھڑی عورت سے.....وہ ڈرائیونگ سیٹ کے

پاس کھڑی ہو گئی....اندر آنے کیل ئے نہیں کہو گی....'وہ مسکرائی' بالکل بھی

نہی.... 'کتنی بے شرم ہو تم.....' اس میں بے شرم والی کیا بات ہوئی...'ایک تو

اتنے دن بعد میں تمھارے گھر آیا ہو اور تم مجھے عزت کے ساتھ اندر لے جا کر

ایک مگ کافی کا پلانے کی بجائے' بے شرموں کی طرح تم مجھے یہاں سے جانے

کیل ئے کہہ رہی ہو...... کنجوس کہی کی.....'ہووو تو ایسی بات ہے....'المیرا نے

افسوس سے کہا.....جی ایسی ہی بات ہے....'یوشع نے بھی اتراتے ہوئے کہا.....

تو ٹھیک ہے یوشع جی' میں آپ سے عزت سے کہتی ہو کہ میں آپکو اپنے گھر نہیں

آنے دوں گی' سیدھی شرافت سے اپنے گھر جائے.....'یوشع ہنسا' مجھے اسی

جواب کی توقع تھی بندریا تم سے......کیا کہا بندریا....'دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے غصے

سے کہا.....ہاں تم ہو بندریا' مجھے کافی نہیں پلائی نہ اس ل ئے آج سے تم

بندریا.....'اب اگر آپ نے مجھے بندریا بولا نہ.....'انگلی اٹھا کر وارن کیا...تو میں

آپکا سر پھاڑ دو گی.... 'تم ایک بات تو بتاؤ.... 'وہ رازداری سے آگے کو ہو کر بیٹھا....
...جی پوچھے..... 'وہ بھی آگے کو جھکی
تمھیں گنجا کرنے 'سر پھاڑنے کے علاوہ کائی کام نہیں آتا کیا.... 'کام چور...یو شع
اب اگر آپ نے مجھے کچھ بھی بولا نہ تو میں' آپ کا گلا دبا دوں گی..... 'بس یہی
کام تو تمھیں آتے ہیں 'یہی کیا کرو تم 'سر پھاڑ دوں گی 'گنجا کر دوں گی 'گلا دبا دوں
گی 'ہڈیاں توڑ دوں گی 'قسم سے پوری غنڈی لگتی ہو..... آپ جا رہے ہیں یا میں
جاؤ.... ؟؟؟ہاں تو دونوں ساتھ چلتے ہیں نہ اندر' اسی بہانے دادی سے بھی
ملاقات ہو جائے گی 'کئی دن ہو گئے ان سے ملاقات نہیں ہوئی..... 'بالکل بھی
نہیں آپکو ملنا ہے 'کل دن میں مل لینا' اب آپ جائے رات ہو گئی ہے 'دس بج
رہے ہیں' بابا بھی گھر پر آگئے ہوں گے' وہ آپکا ویٹ کر رہے ہونگے.....'
اوکے جا رہا ہوں 'کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا ہے تم ایک نمبر کی کام چور ہو' اور
تمھاری زبان صرف میرے سامنے چلتی ہے' دوسروں کے سامنے تم بھیگی بلی
بن جاتی ہو..... 'وہ ناراضگی سے اسکو دیکھ رہی تھی.... اوکے اوکے..... سیدھی
بات پہ آتا ہو..... وہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا..... میں جانتا ہو تم مجھے اندر آنے سے

کیوں منع کر رہی ہو' اپنی ماما کی وجہ سے نہ کیونکہ وہ اوپر بالکونی میں کھڑی تمھیں دیکھ رہی ہے' میں نے دیکھ لیا ہے انہیں وہاں کھڑا ہوا.....' مجھے ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ دیکھے یا نہ دیکھے.....اصل وجہ یہ کہ میں ابھی کسی لڑائی کے موڈ میں نہیں ہو' آپ اندر گئے تو وہ لڑے گی.....' یوشع نے دروازہ کھولا....ایک پاؤں باہر نکال کر آگے کو ہو کر بیٹھا...المیرا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا....المیرا کچھ بھی ہو جائے' تمھارا شہری ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا ہے' ہر حال میں' وہ اپنے انگوٹھے سے اس کے ہاتھ کی پشت کو مسل رہا تھا.....المیرا نے اثبات میں سر ہلایا.....المیرا میری طرف دیکھو....اس نے نظریں اٹھائی' یوشع نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں ہلکی نمی تیر رہی تھی.....''وہ ایسی ہی تھی چھوٹے دل کی ملکہ' ذرا ذرا سی بات پہ آنکھیں بھر آتی تھی''ڈونٹ ڈو دس یار' یوشع کا اشارہ آنکھوں کی طرف تھا....مجھے شرارتی' چلبل سی المیرا پسند ہے' یہ روتی ہوئی نہیں' روتے ہوئے تم ری لگتی ہو.....' یوشع....چلو جلدی سے ہنس کر دیکھاؤ....وہ ہلکا سا مسکرائی....ڈیٹس لائک مائی گڈ گرل....اوک اب میں چلتا ہو' سی یو ٹومورو....اس کا گال تھپتھپایا....پاؤں گاڑی کے اندر رکھا' دروازہ بند کیا.....

گاڑی سٹارٹ کی...... سٹیئرنگ پہ ہاتھ رکھے...المیرا کی طرف دیکھا.... یاد رکھنا ہمیشہ تمھارے ساتھ ہو' کچھ بھی ہو جائے صرف ایک مسڈ کال.... ٹیک کیئر اور زن سے گاڑی آگے بھگا لے گیا..... فی امان اللہ.....المیرا نے کہا اور گہری سانس لیتی اس بڑے سے گیٹ سے اندر داخل ہو گئی........

لان کو عبور کرتی ________________

راہداری سے گزرتی لاؤنج میں پہنچی تھی..... جو بالکل خالی تھا.... وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ آواز سن کر رکنا پڑا..... کہاں سے آرہی ہو؟؟؟ ٹائم دیکھا ہے تم نے؟؟؟ اور کون تھا وہ لڑکا؟؟؟ وہ پیچھے مڑی' نائٹ ڈریس میں ملبوس اپنی سوتیلی ماں کو دیکھا' اور ان کے پیچھے کھڑے اپنے ڈیڈ کو..... 'میں جہاں مرضی سے آؤ' آپ کو اس سے کوئی ایشو نہیں ہونا چاہیے' میں بھلے دس بجے گھر آؤ یا ساری رات ہی گھر نہ آؤ' آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے..... 'ارے دیکھو! کتنی زبان چل رہی ہے اسکی...... خدیجہ نے خان کا بازو پکڑ کر ہلایا......" آپ اسے کچھ کہتے کیوں نہیں ہے؟؟؟ یہ مجھ سے بدتمیزی کر رہی ہے..... ارے میں ماں ہوا سکی اگر میں فکر نہیں کرو گی تو کون کرے گا..... 'بس

کرے' انگلی اٹھائی.... کچھ نہیں لگتی آپ میری' کچھ بھی نہیں' میرے اس دنیا میں آنے کے پندرہ دن بعد ہی میری ماما اس دنیا سے چلی گئی تھی' سو دوبارہ خود کو میری ماں مت کہنا اور کون سی فکر کی بات کر رہی ہے' اگر اتنی ہی فکر ہوتی تو خان دیکھ رہے "...... بچپن سے میرا خیال کرتی آتی' ہمیشہ مجھے دھتکارتی نہ رہتی ہیں آپ اس لڑکی کو' یہ اس ہی لڑکے کی محبت کا اثر ہے جس کے آفس میں کام کرتی ہے' میں بتا رہی ہو خان آپ کو' یہ لڑکی ایک دن آپ کے خاندان کی عزت کو خاک میں ملا دے گی' ارے سارا دن اسکے ساتھ آفس میں کام کرتی ہے اور شام کو اس کے ساتھ گھومنے نکل جاتی ہے' سارا دن اس کے ساتھ چپکی رہتی ہے' کچھ تو خیال کرو' لڑکی ذات ہو' ارے پتا نہیں جس طرح تم اس کے ساتھ گھومتی پھیرتی ہو' کہیں کچھ کر نہ لیا ہو تم نے..... 'المیرا نے حیرت سے اپنی سوتیلی ماں کو دیکھا....."سٹوپ اٹ اب اگر ایک لفظ بھی آپ نے مزید بولا نہ تو""ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا جو خاموش تماشائی بنا کھڑا بس المیرا کو دیکھ رہا تھا......"میں بھول جاؤں گی کہ آپ میری سوتیلی ماں ہے' اگر اب میرے کردار پر انگلی اٹھائی نہ تو حشر بگاڑ دوں گی..... میں سچ میں بھول جاؤں گی کہ آپ

کام سے کام میری سوتیلی ماں اور میرے باپ کی دوسری بیوی ہے......اپنے رکھو' میری لائف میں اینٹرفیئر مت کرو' میرے دل میں جو آئے گا میں وہ کرو گی.....' اور بنا کسی کی طرف دیکھے اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی.....وہ اور کھڑی نہیں ہو سکتی تھی یہاں.....اس کا دل بھر بھر کر آرہا تھا.....آنکھوں سے آنسوں نکلنا شروع ہو گئے تھے.....' خان اپنے روم کی طرف بڑھ گئے تھے' خدیجہ بھی غصے میں اپنے شوہر کے پیچھے چل دی.....' المیرا نے روم میں داخل ہو کر روم کو لوک کیا اور وہی دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی.....اپنے چہرے پہ ہاتھوں کو رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی......" بابا آپ آج بھی کچھ نہیں بولے' وہ روتے ہوئے خود سے بول رہی تھی......آپ کی وائف نے آپ کی بیٹی کہ کریکٹر پر انگلی اٹھائی' آپ آج بھی چپ رہے' کیا آپ کو بھی لگتا ہے کہ میں آپ کی عزت پر کوئی حرف آنے دوں گی......." اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے سب سے زیادہ کیا چیز تکلیف دے رہی ہے......."آج بھی ہر بار کی طرح چپ رہنا یا اپنے کردار پر لگائے گئے یہ گھٹیا الزام" وہ کافی دیر اپنے باپ کا یوہی بیٹھی روتی رہی اور پھر اپنے آنسو صاف کرتی اٹھی اور واشروم میں جا کے بند

ہو گئی......' ________________________________ وہ غصے میں

اپنے شوہر سے لڑ رہی تھی..... میں کہتی ہو آپ نے اس کے منہ پہ تھپڑ کیوں

نہیں مارا' وہ کتنی بدتمیزی کر رہی تھی مجھ سے' آپ نے اسے کچھ نہیں کہا....."

بس کر دو خدیجہ' تم نے بھی کچھ کم نہیں کہا اس کو...... غصے سے ہاتھ اٹھا کر کہا

تھا...... تم نے اس کے کردار پر انگلی اٹھائی ہے' اگر کوئی تمھارے کردار پر انگلی

اٹھائے گا تو تمھیں کیسا لگے گا...... میں اپنی بیٹی کو اچھی طرح جانتا ہو وہ میری بیٹی

ہے' وہ مر تو سکتی ہے مگر کبھی میری عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دے گی اور

اب میں نے کوئی بات نہیں کرنی...... وہ بیڈ کی طرف بڑھ گ ئے تھے....

بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گ ئے' لائیٹ آف کر دو مجھے نیند آ رہی ہے' وہ بھی غصے

سے لائیٹ آف کرتی خود بھی دوسری سائڈ پہ آ کر لیٹ گئی.......

******* بس کر دو بیٹا اور کتنا روؤں گی' چپ کر جاؤ..... دادی چپ

کروانے کے ساتھ ساتھ المیرا کے بالوں میں بھی ہاتھ پھیر رہی تھی.... المیرا اپنی

دادی کی گود میں سر رکھے لیٹی رو رہی تھی...... دادی' بابا آج بھی چپ رہے' وہ

آج بھی کچھ نہیں بولے' انہیں بھی لگتا ہے کہ میں ان کی عزت کو خاک میں ملا دو

گی' انہیں مجھ پر یقین نہیں ہے" وہ ایک ہی دم اٹھ کر بیٹھی تھی.... دادی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا رونے کی وجہ سے آنکھیں اور ناک دونوں ہی لال ہو گئ تھی..... "دادی آپکو تو مجھ پر یقین ہے نہ آپکی المیرا کبھی کوئ غلط کام نہیں کر سکتی" دادی نے المیرا کے آنسو صاف کیے' اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا' اس کے ماتھے پر بوسہ دیا مجھے پورا یقین ہے اپنی بیٹی پر' تم کبھی کوئ غلط حرکت نہیں کرو گی' مجھے یقین ہے میری بیٹی کا دامن آج بھی اس کے دل' اس تربیت پر ناز ہے' اور مجھے یقین ہے تم کبھی کے روح کی طرح پاک ہے' مجھے اپنی اپنی دادی کی تربیت کو نہیں بھولوں گی" اس نے روتے ہوۓ اثبات میں سر ہلایا.... آپ جانتی ہے دادی یوشع کو اچھی طرح' وہ بالکل بھی ایسا نہیں ہے' وہ دوسرے لڑکوں سے بہت ڈیفرنٹ ہے' وہ میری بہت عزت کرتا ہے' وہ تو خود بھی یہی کہتا ہے محبت ہو جانا کوئ گناہ نہیں ہے' محبت میں بہک جانا گناہ ہے' محبت تو ہو جاتی ہے مگر اس محبت کو پاک رکھنا' اصل محبت' ہے' محبت عزت مانگتی ہے' اور وہ میری بہت عزت کرتا ہے' محبت کا اصل ثبوت "عزت" ہے..... عزت کرو اپنی محبت کی' اس محبت کو پاک رکھو.... سچ میں دادی ہم دیڑھ

سال سے ایک ساتھ ہے اور ان ڈیڑھ سال میں کوئی غلط حرکت تو دور اس نے کوئی غلط بات تک نہیں کی ہے' شہری کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا جس سے مجھے تکلیف ہو' جو میرے لئے تکلیف کا باعث بنے' وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے' میں بھی اس سے بہت محبت کرتی ہو' اسکی عزت کرتی ہو' میں شہری کے بغیر نہیں رہ سکتی....." "میں جانتی ہو بیٹا تم شہری سے کتنی محبت کرتی ہو' اور وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے' میں نے خود اس کی آنکھوں میں تمھارے لئے عزت' چاہت' محبت کا جلتا دیا دیکھا ہے' یوشع سے زیادہ بیسٹ لائف پارٹنر تمھیں کہی نہیں ملے گا' میں خوش ہو المیرا تم نے ایک بہترین انتخاب کیا ہے یوشع کی صورت' اس کی ہمیشہ قدر کرنا....." المیرا روتے ہوئے دادی کے گلے لگی تھی اور وہ اس کی پیٹھ کو سہلا کر اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی......

*******یوسفزئی ولا میں صبح ناشتے کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی.... ڈائننگ ہال میں رکھی ڈائنگ ٹیبل کی طرف جائے تو سربراہی کرسی پر یوسف صاحب آنکھوں پر عینک جمائے صبح کے اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے..... وہ سفید شلوار' قمیص میں ملبوس' پنتالیس سے پچاس کی درمیانی عمر' درمیانی صحت

کے آدمی تھے.... گھنی مونچھیں تھی.... وہ وقفے وقفے سے چائے کا مگ اٹھا کر گھونٹ بھرتے دکھائی دے رہے تھے...... تھوڑی دیر بعد ڈائننگ ہال میں تیز مردانہ پرفیوم کی مہک پھیلی......یوشع قدم قدم چلتا ڈائننگ ٹیبل تک آیا.. چہرے پر مسکراہٹ تھی......ہاتھ میں پکڑا کوٹ کرسی کی بیک پہ ہینگ کیا.....

"گڈ مارننگ ڈیڈ! ہیو آ نائس ڈے؟؟؟" کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا..... 'السلام علیکم برخوردار......' انہوں نے یوشع کو شرم دلوانا چاہی.....یوشع نے صرف ہنسنے پر اکتفا کیا.....اوو کم اون ڈیڈ.... 'ایک ہی بات ہے.....' ناک سے مکھی اڑائی.....'

"یوشع تمھیں سمجھانا' بھینس کے آگے بین بجانا" اوو ع رئیلی.....اتراتے ہوئے کہا..... 'یوسف صاحب نے اخبار فولڈ کر کے میز پر رکھا' عینک اتار کر اخبار پر رکھی.....ملازمہ کافی کا مگ لے آئی.... ""اسے سب سے پہلے کافی چاہیے ہوتی ہے' اس کے بعد بریک فاسٹ....کافی سے تو عشق ہے نہ یوشع کو...." کل رات کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے...." یوشع نے مسکراتے ہوئے کافی کا سپ لیا.....اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا.....""میں آوارہ گردیاں نہیں کرتا' یہ بات آپ اور میں 'ہم' دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہیں.....""ملازمہ ایک بار پھر آئی

تھی اب یوشع کا بریک فاسٹ لے کر وہ سرو کر رہی تھی....."یوسف صاحب نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے' دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی......""میں نے پوچھا کل کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے" ڈیڈ.....یوشع نے تھوڑا خفگی سے کہا.....'جب تم میری بیٹی کو ڈانٹتے ہو' اسکی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے آنسوں آتے ہیں' تو تب تم میرے لئے ایک آوارہ قسم کے بدمعاش لڑکے بن جاتے ہو' پتا چلتا ہے کہ تم یوشع نہیں ہو' کیونکہ یوشع لڑکیوں کی عزت کرنا جانتا ہے' ان کو رلانا نہیں....."یوشع نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا' وہ اب بھی مسکرا رہا تھا.....ایک بار پھر اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا.....اووو تو صحیح سے بتائے نہ اصل بات وہ آپکی پیاری بیٹی ہے' میں کل رات کے ساتھ تھا' وہ مجھ.......سے ناراض ہو گئی تھی...'یہی کہنا آپکی ہونے والی بہو تھا نہ...یوسف صاحب نے جملہ پورا کیا.....'ایک بات تو بتائے' وہ آگے کو ہوا' آپکی بیٹی کے پیٹ میں کچھ بچتا نہیں ہے کیا' ایک ایک بات آپکو بتاتی ہے میری....."ویل میری بیٹی نے تو کچھ نہیں بتایا مجھے' البتہ علی نے کال پہ کل آفس میں ہوئی ساری کاروائی بتادی تھی کہ تم نے المیرا کو ڈانٹا اور وہ روئی

تھی...."یوسفزئی نے کان پکڑ کے مروڑا......"وہ جو دل میں علی کو گالیوں سے نوازرہا تھا...."ایک چینخ حلق سے برآمد ہوئی.....آآآڈیڈ چھوڑے میرا نازک سا کان...."یہ بتاؤ میری بیٹی کو کیوں رلایا...؟؟؟آآ چھوڑے گے تو بتاؤ گا نہ' چھوڑے نہ....."یوسف صاحب نے کان چھوڑا....شکر کرو المیرا نے مجھے کچھ نہیں بتایا کیونکہ اگر وہ مجھے بتاتی تو تمھاری ٹانگیں توڑ دیتا......"""یو نو ڈیڈ کبھی کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نہیں المیرا آپکی سگی اولاد ہے......"تم جیلس ہو؟؟میں کیوں جیلس ہوگا.....اگر سچ بتاؤں تو'اس نے کافی کا گھونٹ ہو رہے بھرا....ملازمہ کب کی جاچکی تھی....."مجھے بہت اچھا لگتا ہے' جب آپ المیرا کو اپنی بیٹی کہتے ہو...."وہ میری بیٹی ہے'میں دل سے اسے اپنی بیٹی مانتا ہو' وہ دونوں اب بریک فاسٹ کرتے ہوئے بات کر رہے تھے' یاد رکھنا یوشع اگر میری بیٹی کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے دوبارہ کبھی آنسوں آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا""آنسوں دینے والے نہیں'آنسوں صاف کرنے والے بنو" یوشع کی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی.....ایم سوری ڈیڈ آج کے بعد نہیں ڈانٹوں گا آپکی پیاری بیٹی کو'میری توبہ ہے جو آج کے بعد ڈانٹا.....'آپ اچھی طرح جانتے

ہیں ڈیڈ....المیرا کی آنکھوں میں آنسو تو میں بھی نہیں دیکھ سکتا' مگر میں بھی کیا
کرو آپکی بیٹی اتنے چھوٹے دل کی ہے ہلکا سا بھی ڈانٹوں تو رونے لگ جاتی
ہے....." تمھیں اسے نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا یو شع' غلطی ہوئی بھی تو معاف
کر دیتے' جب تم نے سارا معاملہ سنبھال لیا تھا تو مت ڈانٹتے" وہ اب آرام سے
بول رہے تھے.....ہاں غلطی ہو گئی' آپکو معلوم ہے ڈیڈ جب کل آفس میں اسکی
آنکھوں میں' میں نے نمی دیکھی تھی تو مجھے ایسا لگا جیسے میرا دل کسی نے مٹھی میں
زور سے بھینچ لیا ہو' جب تک وہ مان نہیں گئی' میری جان" اس نے شہ رگ پر
انگلی رکھی" یہاں اٹکی ہوئی تھی.....' اور اس کے بعد مجھ سے کام بھی نہیں ہوا
تھا' میں ڈسٹرب ہو گیا تھا اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر' بار بار اس کی نمی
بھری آنکھیں سامنے آ رہی تھی.....تو پھر ناراض کیا ہی کیوں تھا؟؟؟ جب اسکی
ناراضگی سے اتنا ڈرتے ہو....." کہاں تو ہے غلطی ہو گئی' اب دوبارہ کبھی ایسا
نہیں ہو گا....." ہونا بھی نہیں چاہیے.....اچھا آپ کل جلدی سو گئے تھے'
طبیعت ٹھیک ہے آپ کی' میڈیسن لی تھی...." ہاں بھئی مجھے کیا ہونا ہے' میں تو
فٹ فاٹ ہو' تم نے ہی مجھے بیمار اور بوڑھا بنا کے رکھا ہوا ہے...." میں ایسی

گستاخی کر سکتا ہو آپکی شان میں' آپ تو ابھی ینگ ہے اور دوسری شادی بھی کر سکتے ہیں.... 'بتائے لڑکی ڈھونڈوں آپ کیل ئے....''یوشع نے شرارت بھری چمکتی آنکھوں سے پوچھا''یوسف صاحب نے کندھے پر چپت رسید کی...'' میری عمر دوسری شادی کی نہیں' گھر بیٹھ کر پوتے' پوتیوں سے کھیلنے کی ہیں' شادی تم کرو گے....''''ہائے ڈیڈ کیوں جلتے پہ نمک چھڑک رہے ہیں''میں تو ابھی شادی کر لو' مگر آپکی بیٹی بھی تو مانے....'یوسف صاحب مسکرائے' بھئی اسے منانا تو تمھارا کام ہے' اس معاملے میں تو میں بھی تمھاری مدد نہیں کر سکتا....''''ہائے پتا نہیں کب مانے گی''یوشع نے کہنی ٹیبل پر رکھ کر بند مٹھی پر سر رکھتے دور خلا میں سوچتے ہوئے کہا....'وہ سیدھا ہوا' اوکے ڈیڈ میرا تو ہو گیا' اب میں چلتا ہو....''اوکے بیٹا ٹیک کیئر...''میں آج آفس آؤ گا''اوکے ڈیڈ' سی یوان آفس''اس نے جھک کر باپ کے ہاتھ پر بوسہ دیا' اپنا کوٹ اٹھایا اور ڈائننگ ہال سے نکل گیا......یوسف صاحب وہی بیٹھے اسے جاتا دیکھتے رہے.....

****

یوشع اپنے آفس روم میں کھڑا ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھ رہا تھا اور پھر مطلوبہ جگہ پر سائن کر کے فائل سامنے کھڑی زینب کو دی......زینب نے فائل لی

.......علی نہیں آیا ابھی تک....'اس نے ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے پوچھا''

.....نو سر

'....اور المیرا ابھی نہیں آئی کیا

'.....وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہے' اپنے کیبن میں ہے

....اوکے

سر آپ کیلئے کافی لے آؤ....؟؟؟

وہ کرسی پر پیر پر پیر جمائے بیٹھا تھا' ایک ہاتھ پیر پر اور دوسرا کرسی کے ہینڈل پر

'.....کہنی سے جمائے بند مٹھی پر سر کو ٹکائے اسے دیکھ رہا تھا

'....میری سیکرٹری ہو' یا علی کی

جی سر'' اس نے کچھ حیرانگی سے دیکھا'' جیسے آپ کو نہیں معلوم میں کس کی

''سیکرٹری ہو

میں نے کیا پوچھا ہے؟؟؟

جی علی سر کی....

'جی بالکل' تو پھر اسی کے کام کیا کرو....'

زینب نے سر جھکایا....

"یوشع کو ہنسی آئی مگر ضبط کر گیا.....

المیرا کو بھیج دو سرا اگر آپ کو کچھ کام ہے تو....؟؟

"میں نے تم سے کہا کہ المیرا کو بھیجو...

نو سر....

"تو پھر جاؤ جا کہ اپنے کام کرو...' مجھے المیرا سے کام ہو گا تو میں خود اسے بلا لو گا.....

"اور وہ شرمندہ ہوتی یس سر کہتی روم سے نکل گئ.....

یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا' ٹانگ پر ٹانگ جمائ ہوئ تھی.... وہ اس وقت بلیو پینٹ اور گرین دھاریوں والی شرٹ میں ملبوس ہر بار کی طرح فریش تھا' کسی بھی لڑکی کا دل آرام سے دھڑکا سکتا تھا' مگر ہمارے یوشع کا دل تو صرف المیرا کیل ئے دھڑکتا ہے...."

یوشع نے ٹائم دیکھا.....آئی کیوں نہیں ابھی تک' اتنا نہیں ہو رہا کہ اپنی شکل ہی

دیکھا جاؤ ایک بار.....'

"وہ اسے دیکھنے کیلئے بے چین ہو رہا تھا"

دس سے پندرہ منٹ ویٹ کرتا ہو' کیا پتا آجائے' مگر ہائے یہ ٹائم کیسے گزرے

گا...."

وہ خود سے ہی باتیں کر رہا تھا....اس وقت کوئی اسے یوں باتیں کرتا دیکھ لے تو

آفس میں اعلان ہو جانا تھا کہ سر کی آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے' ان کا دماغ

خراب ہو گیا ہے.....

المیرا اپنے کیبن میں بیٹھی تھی"یوشع انتظار کر رہا ہو گا مگر میں کیسے سامنا کرو گی'

اس نے ایک منٹ نہیں لگا نا میری حالت پہچاننے میں...."

"المیرا نے اپنی آنکھوں کو رگڑا

یوشع نے ایک بار پھر ٹائم دیکھا' پندرہ منٹ ہو گئے تھے' مگر المیرا ابھی تک"

روم میں نہیں آئی تھی"

"بس بہت ہوا

وہ سیدھا ہو کر کرسی پہ آگے کو ہو کر بیٹھا' میز پہ رکھا اپنا موبائل اٹھایا اور کال ملائی......

دوسری طرف سے کال اٹھائی گئی....

کہاں ہو یار میں کتنی دیر سے تمھارا ویٹ کر رہا ہو' اور ایک تم ہو جو خود کے دیدار سے محروم رکھا ہوا ہے' جلدی آؤ یار تمھیں دیکھنا ہے' تمھیں دیکھے بغیر کچھ بھی کام کرنے کو دل بھی نہیں کرتا...."کیا ہوا' تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟؟؟

آرہی ہو' کافی لاؤ....

ہاں لے آؤ....

المیرا نے کال کاٹ دی...یوشع نے حیرت سے موبائل کو دیکھا...

"تمھاری آواز کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی"

کیا پتا میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہو' ابھی آئے گی تو پتا چل جائے گا ٹھیک ہے یا نہیں..."

اس نے اپنا لیپ ٹاپ اون کیا' مگر کام نہیں کیا' کرسی سے ٹیک لگالی.....

Zubi Novels Zone

پندرہ منٹ بعد المیرا روم میں داخل ہوئی تھی.... ہاتھ میں بھاپ اڑاتا کافی کا مگ

.... پکڑا ہوا تھا.... یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا' مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

آج وہ بھی گرین کلر کی قمیض اور ساتھ وائٹ کلر کا پجامہ ڈالا ہوا تھا' دوپٹے کو

'.... اچھی طرح کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا

'... المیرا نے کافی کا مگ یوشع کے سامنے رکھا.... آپکی کافی

یوشع اسی کو دیکھ رہا تھا' مگر المیرا نے اب تک نظریں اٹھا کر یوشع کو نہیں دیکھا

..... تھا

.... مگ رکھ کر وہ سیدھی ہوئی' اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی

"..... میں بعد میں آتی ہو' مجھے کچھ کام ہے

.... نظریں جھکائے کہا اور جانے کیلئے مڑی

.... ون منٹ المیرا.... وہ رک گئی تھی

..... یوشع کو اب تک اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے

وہ کرسی سے اٹھا' قدم قدم چلتا المیرا تک آیا....اس نے اس کا بازو پکڑ کر المیرا کا رخ اپنی طرف کیا.... دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے المیرا کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا....

لوک ایٹ می المیرا....المیرا نے مزید نظریں جھکائی.....

آئی سیڈ لوک ایٹ ان مائی آئیز....؟؟؟

اس نے اب بھی نرمی سے کہا....

المیرا نے جھکی پلکیں اٹھائی....کالی گہری آنکھوں نے گہری براؤن آنکھوں میں جھانکا.....یوشع نے کالی گہری آنکھوں میں دیکھا جو کہ رتجگے کی چغلی کھا رہی تھی....المیرا نے ایک بار پھر نظریں جھکائی....یوشع نے دونوں ہاتھوں سے المیرا کے دونوں بازوں کو پکڑا....

اوکے' المیرا اب میں صرف سچ سنو گا' مجھے اب سب کچھ بتاؤ کل میرے جانے کے بعد گھر میں کیا بات ہوئی' آنٹی نے کل کیا کہا جسکی وجہ سے تم ساری رات جاگتی رہی ہو' روتی رہی ہو' اگر جاگ رہی تھی تو میرے میسیجز کا ریپلائی کیوں

نہیں کیا...؟؟ مجھے صرف سچ سننا ہے' نہ میں نہیں سنوں گا' اب بتانا سٹارٹ کرو'
"....سٹارٹ ٹو دی اینڈ

المیرا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا' اسی چیز سے تو ڈر رہی تھی مگر اب کوئی راستہ بھی نہیں تھا.... وہ دونوں کافی دیر یوہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے یہاں تک کہ المیرا کی آنکھوں میں نمی آگئی' اس نے بتانے کیلئے لب کھولے مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے....'

آخر اس نے ساری بات یوشع کو بتا دی شروع سے آخر تک' جیسے جیسے یوشع سنتا گیا' المیرا کے بازوؤں پر اسکی پکڑ سخت ہوتی گئی.... غصے کی وجہ سے آنکھیں لال اور دماغ کی رگیں ابھرنے لگی تھی.....

المیرا نے سب کچھ بتا دیا تھا' آنکھوں سے آنسوں نکل نکل کر گالوں پر لڑھک رہے تھے.....

شہری مجھے درد ہو رہا ہے.... المیرا نے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر کہا....

یوشع کی پکڑ ڈھیلی ہوئی' اس نے بازؤں پہ سے ہاتھ ہٹائے' ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے بھینچا' پھر بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی' لمبے سانس لے کر غصے کو کم کرنا چاہا....المیرا کی طرف دیکھا....اس کے آنسوں صاف کیے....

اب اگر ایک بھی آنسوں تمھاری آنکھوں سے نکالا نہ المیرا تو قسم سے دو تھپڑ کھینچ کے لگاؤ گا تمھارے...اس کے بعد جتنا مرضی رو لینا قسم سے اتنی تکلیف جب بھی نہیں ہو گی کہ تم میری وجہ سے روں گی جتنی تکلیف اب مجھے تمھاری آنکھوں میں کسی اور کی وجہ سے آنسوں دیکھ کر ہو رہی ہے....اس نے انگلی اٹھائی....المیرا بالکل چپ....ایک بار پھر آنسوں صاف کیے

....اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھا

....المیرا مجھ سے محبت کرتی ہو' المیرا نے اثبات میں سر ہلایا

.... نظریں جھکی ہوئی تھی....اور وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

بھروسہ کرتی ہو مجھ پر' یقین ہے میرے پر....' اس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا...

.....کتنا یقین کرتی ہو اپنے شہری پر

'....خود سے بھی کئی زیادہ

....المیرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

....ہمیشہ یوہی بھروسہ کرو گی

...پھر ہاں میں سر ہلایا

....یوشع نے سکون کی سانس خارج کی

جاؤ منہ دھو کر آؤ' تمھارا شہری سب سنبھال لے گا' تم اب دوبارہ نہیں روؤں

.....گی' جاؤ فیس واش کر کے آؤ

وہ مڑی اٹیچ واشروم کی طرف بڑھ گئی....یوشع نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اپنے

.....بالوں میں پھیرا...اس نے سوچ لیا تھا اس نے کیا کرنا ہے

اتنے میں علی روم میں داخل ہوا تھا....وہ بلیو پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس

تھا....وہ یوشع کی طرح زیادہ خوبصورت نہیں تھا تو یوشع سے کچھ کم بھی نہیں

تھا....وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے....اتنے میں المیرا ابھی واشروم سے آ گئی....

المیرا تمھیں کیا ہوا ہے ؟؟؟"یوشع تم نے آج پھر کچھ کہا ہے کیا...؟؟؟"

یار مانا کہ کل ڈانٹ دیا تھا... غلطی ہو گئی تھی میرے سے مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں نہ کہ میں اب روز ہی ڈانٹنیں لگ جاؤں گا....

المیرا میری جان مجھے سچ بتاؤ.....

علی نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا...اس کو سینے سے لگایا.....

"اگر اس یوشع نے تمھیں کچھ کہا ہے تو بتاؤ....اس کو تو میں ابھی بتاتا ہو

علی نے المیرا کا چہرہ اوپر کیا....

کل تو میں نے چھوڑ دیا تھا....کچھ نہیں کہا' مگر آج نہیں چھوڑوں گا....

علی نے یوشع کو گھورتے ہوئے کہا....

اس کی آنکھ میں ڈسٹ چلی گئی تھی' جسکی وجہ سے آنسوں آگئے اور آنکھیں لال ہو گئی' باقی یہ تمھاری بہن کھڑی ہے پوچھ لو کہ کیا یہ میری وجہ سے رو رہی ہے....'

’…بھائی….یوشع ٹھیک کہہ رہے ہیں’ آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا

……اس نے ایک بار پھر آنکھیں رگڑی…اب میں ٹھیک ہو

…..المیرا نے مسکراتے ہوئے کہا

…دیکھ لیا سچ کہا تھا میں نے

”……ٹھیک ہے اگر تم کہتی ہو تو مان لیتا ہو

علی ان دونوں کی باتوں سے متفق نہیں ہوا تھا’ مگر چپ ہو گیا تھا یہ سوچ کر کہ “

”بعد میں یوشع سے سچ اگلوا لے گا

…..علی نے المیرا کے سر پر پیار کیا’ پھر سر پر ہاتھ پھیرا

”….. تمھارا بھائی’ ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے’ کوئی کچھ بھی کہے مجھے بتانا

…..جی بھائی

…..ٹھیک ہے تم دونوں باتیں کرو’ میں کچھ کام کر لو

…..علی روم سے نکل گیا

…..یوشع نے المیرا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا

میں نے بھی تم سے کل کہا تھا کہ میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہو' کچھ بھی"

ہو جائے' تمھارا شہری ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے' صرف ایک مسڈ کال

اور تمھارا شہری تمھارے پاس آ جائے گا' تو تم نے مجھے کل ہی سب کچھ کیوں

".... نہیں بتایا

'....ہمت نہیں تھی مجھ میں بات کرنے کی

....یوشع نے نفی میں سر ہلایا...اس کی آنکھوں میں دیکھا

....میں اب بھی کہوں گا تمھارا شہری ہمیشہ تھارے ساتھ ہے"

یوشع نے ہاتھ چھوڑے....اپنی ٹیبل تک گیا.....کافی کا مگ اٹھایا.....المیرا کے

ہاتھوں میں دیا....جاؤ دوسری بنا کے لے کر آؤ....ٹھنڈی ہو گئی ہے.....چلو

جلدی جاؤ.....اب وہ اس کا باس بن گیا تھا....ایک باس کی طرح آرڈر دیا....المیرا

...کل سے شاید اب دل سے مسکرائی تھی

....اوکے سر کہتی وہ بھی آگے بڑھ گئی

....المیرا' یوشع نے پکارا

.....وہ رک گئی مگر مڑی نہیں

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"....ہنستی رہا کرو یار اچھی لگتی ہو

.....المیرا مسکرائی' اور بنا کچھ کہے روم سے نکل گئی

......یوشع بھی مسکراتا ہوا اپنی چیئر پر آ کے بیٹھا اور اب اپنے کام میں بزی ہو گیا

****

علی اپنے روم میں داخل ہوا تو اندر کھڑے وجود کو دیکھ کر مسکراہٹ لبوں پر آئی.... مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا..... قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا....وہ وہاں کھڑی فائلوں کو سیٹ کر رہی تھی..... علی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا...وہ جو اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی کھینچتی ہوئی علی کے چوڑے سینے سے ٹکرائی.... علی نے اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا گھیرا کر کے اس کے جانے کی راہیں بند کر دی.....

"کیسی ہو میری جان؟؟"

.....'وہ اپنے چکراتے سر کو تھامے کھڑی تھی

.....بہت بری ہو" غصے سے علی کو دیکھ کر جواب دیا"

علی نے مسکراتے ہوئے زینب کے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھوڑا.....زینب نے آنکھیں میچی 'علی کے کالر کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑا......

'....علی نے باری باری اس کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دیا

.....اوپن یور آئیز" زینب نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی"

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ کیوں موڈ آف ہے؟؟؟"

'.....کچھ نہیں ہوا 'ٹھیک ہو میں

اب مجھے بتا رہی ہو یا میں اپنے طریقے سے اگلواؤں....؟؟

ایک تو یوشع سر کی مجھے سمجھ نہیں آتی میں نے صرف اتنا پوچھا تھا کہ سر آپکو کافی "......لادو....' مجھے کہتے کہ علی کی سیکرٹری ہو تو اسی کے کام کیا کرو

علی کی ہنسی چھوٹی اور پھر وہ ہنستا ہی چلا گیا....." وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہا تھا.....

.....زینب نے غصے سے گھورا

".....یوشع سر نے مجھے ڈانٹا اور آپ کو ہنسی آرہی ہے

ہاہاہا' سوری یار... ہاہاہا اس نے اپنے ہنسی کو بریک لگائی' آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے آئے پانی کو صاف کیا.....'

یار تمھیں کس عقلمند نے مشورہ دیا تھا کہ تم یوشع سے کافی کا پوچھو' تمھیں اچھی طرح معلوم ہے یوشع المیرا کے علاوہ کسی کی بھی بنی کافی نہیں پیتا اور آفس میں تو اسے صرف المیرا کے ہاتھوں کی بنی کافی پسند ہے' تو میری جان کس نے کہا تھا کہ تم یوشع سے کافی کا پوچھو.....''

''.....میں نے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا

''....اب مت پوچھنا' اور جاؤ اپنے ہاتھوں کی بنی کافی مجھے پلاؤ

....ابھی لائی' وہ خوش ہوتی روم سے نکل گئ'

پاگل' علی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا....اور وہ خود بھی روم سے نکل گیا کیونکہ اسے اب یوشع کی طبیعت جو سیٹ کرنی تھی......

.....علی یوشع کے روم میں داخل ہوا تھا....غصے سے اسے گھورتا آگے بڑھنے لگا

....یوشع' غصے سے کہا

وہ جو وہاں آرام سے بیٹھا ابھی تھوڑی دیر پہلے المیرا کی لا کے دی گی کافی سے لطف اندوز ہوتا اپنے خیالوں میں گم بیٹھا تھا......"علی کو غصے سے خود کی طرف بڑھتا دیکھ مگ ٹیبل پر رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے تھوگ نگلا....."

.....تو تو گیا یوشع دل میں خود سے کہا

یوشع کے قریب پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا' وہ بھی گھوما' علی نے دوسرا ہاتھ بھی پکڑ کر دونوں ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے......

'.....آآآ چھوڑ دے بے غیرت میرے ہاتھ

تمھیں زیادہ شوق نہیں چڑھ رہا آج کل لڑکیوں کو ڈانٹنے کا' کچھ زیادہ نہیں "ڈانٹنے لگ گ ئے ہو تم" علی نے ہاتھ پر زور دیا.....

.....آآآ اچھا نہ چھوڑ تو

.....یوشع پیچھے ہوا' یوشع کی علی کی طرف پشت تھی

......اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا

ایک بات تو بتا یہ لڑکیوں کے پیٹ میں کچھ بچتا نہیں ہے کیا جو سب کچھ ہی کسی "نہ کسی کو بتا دیتی ہے"

علی مسکرایا' مگر یوشع کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا.... علی نے ہاتھ چھوڑے اور

.....یہی اس کی غلطی تھی

یوشع فوراً علی کی طرف مڑا..... علی کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا.....پہلے والا سین چینج

....ہو گیا تھا....جو حالت پہلے یوشع کی تھی وہ اب علی کی ہو گئی تھی

"....تم مجھے یہ بتاؤ تم نے ڈیڈ کو کال کر کے کیوں بتایا کہ میں نے المیرا کو ڈانٹا تھا"

......ہاں تو میری بہن کو رلاؤں گے تو کیا میں چپ بیٹھوں گا

.....یوشع نے ہاتھ پر زور دیا

....آآآ

".....ڈانٹا میں نے تھا' ہمت تھی تو مجھ سے لڑتے' ڈیڈ کو کیوں شکایت لگائی

".....اسی لئے کیونکہ تم انکل کے علاوہ کسی کے قابو نہیں آتے

'......یوشع کے بچے ہاتھ تو چھوڑ

.....یوشع نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا اور چبا چبا کر کہا

میرے بچے نہیں ہے' جب بچے ہو گے تب میرے بچوں کو بولنا یوشع کے بچے.....میں یوشع یوسفزئی ہو' اسی لئے آئندہ مجھ سے پنگا سوچ سمجھ کر لینا....."

سالے چھوڑ دے میرا ہاتھ درد ہو رہا ہے' میں تجھ سے بڑا ہو' کچھ تو شرم کر....."

".....نہ ہی مجھ میں شرم ہے اور نہ ہی میں تمھارا سالا ہو

یوشع ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوا.....علی نے اپنا رخ یوشع کی طرف کیا......اپنی کلائیوں کو سہلایا.....یوشع نے اپنے دونوں بازوں علی کے کندھوں پر رکھے.....

ہاں اگر چاہوں تو میں تمھارا بہنوئی ضرور بن سکتا ہو میری جان' یوشع نے" ہونٹوں کو گول کر کے کہا......

لاحولا' پیچھے ہٹو میرے سے.....

علی نے اسے دھکا دیا ....

".....میں المیرا نہیں ہو' آئی سمجھ' نہ ہی میں تمھاری جان ہو"

یوشع نے قہقہہ لگایا.....

.....علی نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

یوشع یوسفزئی آج کے بعد اگر زینب، المیرا یا ماہی میں سے تم نے کسی کو بھی ڈانٹا یا ان کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے آنسوں آئے تو میں بھول جاؤں گا ہم بچپن سے ساتھ ہے.....''

.....یوشع نے آئبرو اچکائی

ماہی کو میں نے کب ڈانٹا......اگر ڈانٹا تو.....علی نے تصیح کی.....اور ایک آخری بات.....علی نے قدم پیچھے بڑھانا شروع کیے

جب تم میرے قریب آتے ہو' یا اس طرح کی کوئی حرکت کرتے ہو(اس کا'' اشارہ کندھوں پر ہاتھ رکھنے اور ہونٹوں کو گول کرنے کی طرف تھا)تو مجھے تم پہ کچھ شک ہونے لگتا ہے کہ تم سچ میں مرد ہو یا کچھ......

.....علی نے فقرہ ادھورا چھوڑا تھا

یوشع نے غصے سے پین کھینچ کر مارا مگر علی کے لگنے سے پہلے ہی وہ زبان دکھا کر باہر نکل گیا تھا......یوشع نے پہلے تو غصے سے دروازے کو گھورتے دائیں ہاتھ کی

مٹھی بنا کر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر زور سے ماری اور پھر مسکراتا ہوا اپنی چیئر پر بیٹھ گیا......

یوسف صاحب آفس آئے تھے کئی دنوں بعد.... سب ہی یوسف صاحب سے مل کر خوش تھے..... وہ بھی بہت خوشدلی سے سب سے ملے..... یوسف صاحب نرم دل کے مالک تھے..... یوسف صاحب کے آنے سے افس والوں کی عید سی ہو جاتی تھی.....اور اس دن یوشع کی بولتی بند رہتی تھی کیونکہ یوشع سب کو ڈانٹتا تھا اور اس کے مقابلے میں یوسفزئی ہر کام پر سکون طریقے سے کرنے کے مالک تھے.... یوشع جس دن یوسفزئی صاحب کے سامنے کسی کو ڈانٹ دے' اس دن تو یوشع کی سب کے سامنے کلاس لگ جانی ہوتی تھی..... جو وہ بالکل بھی افورڈ نہیں کر سکتا تھا.....اس لئے اس دن یوشع چپ اور باقی سب کی زبان کھل جاتی تھی.....یوسف صاحب کے آنے کی سب سے زیادہ خوشی المیرا کو ہوئی تھی...... سب خوش تھے......

شام کا وقت ہو گیا تھا.... سات سے اوپر کا کچھ ٹائم.... خان ولا میں خدیجہ بیگم اور خان صاحب اس بڑے سے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے تھے..... المیرا اور دادی دونوں اپنے روم میں تھیں...... جب یوشع انکل آنٹی پکارتا لاؤنج میں داخل ہوا تھا.....

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے' ایسے کیوں چینخ رہے ہو اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی گھر میں داخل ہونے کی....." خدیجہ بیگم غصے سے کہتی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی.......'

"میری ہمت کی بات نہ ہی کرے تو بہتر ہو گا' کیونکہ ابھی آپ یوشع یوسفزئی کو جانتی نہیں ہے کہ وہ کون ہے؟؟ اس میں کتنی ہمت ہے اور وہ کیا کیا کر سکتا

ہے....."یوشع نے بھی انگلی اٹھا کر ان سے تیز اور اونچی آواز میں غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا.....'

شور و غل کی آوازیں سن کر دادی بھی روم سے نکل آئی تھی....المیرا نے بھی روم سے نکل کر ریلنگ سے نیچے دیکھا....آنکھوں میں حیرانگی در آئی تھی.....

اپنی ماں کو دیکھا جو غصے سے کچھ کہنے لگی تھی.....ان کے بولنے سے پہلے یوشع کہہ کر المیرا نے پکارا....سب نے اوپر ریلنگ پر کھڑی المیرا کو دیکھا....وہ اب سیڑھیوں سے ہوتی نیچے آرہی تھی.....یوشع کے قریب پہنچی....خان بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے.....یوشع کا ہاتھ پکڑا.....

یوشع کیوں آئے ہو یہاں؟؟؟ پلیز جاؤ' کوئی جھگڑا نہیں....."اس نے نم آنکھوں سے کہا.....'

یوشع نے تاسف سے اسے دیکھا....وہ صرف اس کے لئے یہاں آیا تھا اور وہی اسے جانے کا کہہ رہی ہے......

یوشع پلیز جاؤ" کہنی تھام کر کہا..... وہ اس وقت بلیک شوار قمیض میں تھا...اس کی گوری رنگت پر بلیک کلر بہت جچ رہا تھا.... وہ اس وقت کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا.....

"المیرا تمھارے پاس صرف ایک منٹ ہے' اس آدمی کو میرے گھر سے نکالو' میں ایک منٹ بھی اور اسے مزید یہاں برداشت نہیں کر سکتی....." خدیجہ نے غصے سے کہا....یوشع خدیجہ کو غصے سے اور المیرا اس کی کہنی تھامے کھڑی یوشع کو نم آنکھوں سے غصے سے اس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھ رہی تھی......

وہ کہہ کر جانے لگی تھی.....

"ون منٹ خدیجہ بیگم' وہ رکی.....

"یوشع پلیز جاؤ"

شٹ اپ....المیرا ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی.....

آج پھر یوشع نے اسے ڈانٹ دیا تھا....اب کہ وہ نرمی سے بولا تھا.....

"میں پیار سے کہہ رہا ہو' درمیان میں مت بولنا' ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.....'".... اور اب المیرا میں ہمت تھی بھی نہیں کہ کچھ بولے

اور آپ آنٹی' آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آتی' آپ خود ایک عورت ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک عورت کیلئے اس کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا' پھر بھی آپ نے المیرا کے کردار پر انگلی اٹھائی' ایک عورت اپنی جان سے تو ... کھیل جائے گی مگر کسی کو اپنی عزت کے ساتھ نہیں کھیلنے دے گی' اور یہ

'.....المیرا کو کہنی سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا

آپ نے اس کے کردار کو داغدار کر دیا' کیا بگاڑا ہے اس نے آپ کا' جو آپ اس سے اتنی نفرت کرتی ہے' اس نے کبھی آپ کو کچھ کہاں تک نہیں، کبھی آپ سے کوئی گلہ نہیں کیا' آپ کے دل میں اتنی نفرت' اتنا زہر کیوں؟؟

میں یوشع یوسفزئی' اپنے سینے پر انگلی رکھی' اس کے پاک دامن ہونے کہ گواہی دوں گا' اگر ساری دنیا بھی میرے سامنے آکر مجھے کہے گی نہ کہ المیرا

".....بد کردار ہے تو کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کروں گا"

المیرا آنسوں بھری آنکھوں سے بس یک ٹک یوشع کا چہرہ دیکھ رہی تھی' اسے آج احساس ہو گیا تھا اگر اس ظالم بھری دنیا میں کوئی المیرا کا اپنا ہے تو وہ صرف

'......یوشع ہے' جو اس کے لئے اس دنیا سے لڑ سکتا ہے

وہ کہہ رہا تھا اس کا کردار' اس کے دل' اسکی روح کا طرح پاک ہے...... میں اس کے بارے میں وہ سب جانتا ہو جو اس نے ہمیشہ چاہا کہ وہ صرف اپنے بابا کو بتائے' اس نے مجھ اجنبی کے سامنے اپنے دل کا حال بیان کیا تھا آپ سب کے ہوتے ہوئے بھی..... اگر آج کے بعد المیرا کو کسی نے کچھ بھی کہا یا اس کے کردار پر انگلی اٹھائی یا اس کی آنکھوں میں آپ میں سے کسی کی بھی وجہ سے آنسوں آئے تو یاد رکھنا آپ سب یوشع یوسفزئی کو جانتے نہیں ہے' میں وہ کروں گا جو کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا.... 'انگشت شہادت اٹھا کر کہا..... یاد رکھنا میں المیرا سے محبت کرتا ہو اور شادی بھی کروں گا پھر اس میں آپ سب کی رضا شامل ہو یا نہ ہو' المیرا صرف میری ہے' یاد رکھیئے گا...'' خان کو دیکھ کر کہا' جو پر سکون سے کھڑے یوشع کی باتیں سن رہے تھے اور اس کے بر عکس خدیجہ بیگم اتنے ہی غصے میں لال بھبھو کے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی.....'

....بس بہت ہوا تمھارا ڈرامہ....'' گارڈز''گارڈز''

....جی میڈم

''....ان صاحب کو ذرا عزت کے ساتھ گیٹ تک چھوڑ کر آؤں''

.....گارڈ نے یوشع کو دیکھا

....تم جاؤ یہاں سے....' خان نے گارڈ کو واپس بھیجا"

'.....خان یہ کیا.....ہاتھ کے اشارے سے انہیں کچھ بھی کہنے سے روکا

"....ہو گیا تمھارا یا کچھ اور کہنا باقی ہے

میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا.....بس یاد رکھیئے گا آئندہ اگر المیرا کو کچھ کہا تو بہت برا

'....ہو گا

"ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ کہوں گی یہ لڑکی بد کردار ہے"

اور یہاں پہ یوشع کی بس ہوئی تھی....ٹیبل سے واس اٹھا کر غصے سے زمین پہ پھینکا

تھا....لاؤنج میں کانچ کے ٹوٹنے کی آواز گونجی.....المیرا ڈر کر دو قدم پیچھے

ہٹی.....خان اپنی جگہہ پر ویسے ہی پر سکون سے کھڑے تھے.....دادی بھی

.... تھوڑی بہت پر سکون تھی

بس بہت ہو گیا.....یوشع نے کہا....آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی.....جتنی"

عزت دینی تھی دے دی.....(وہ غصے میں بھی آپ کر کے بات کرنا نہیں بھولا

تھا' ساری اس کے والدین کی ہی تو تربیت تھی' اس کی والدہ کی جنھوں نے ہمیشہ عورتوں کی عزت کرنا سیکھائی تھی)

خدیجہ بیگم مجھے لگ رہا ہے تمھیں اپنی عزت پیاری نہیں ہے' چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی.....(اب ساری تربیت اس نے ایک سائڈ پر رکھ دی تھی)

آپ چاہتی ہے میں یہاں آپ کے وہ راز کھولو جو آپ کے شوہر کو بھی نہیں معلوم"

.....اب جیسے سب بے سکون ہوئے تھے.....خان نے حیرانگی سے خدیجہ کو دیکھا

......کونسے راز.....لڑکھڑاتی زبان میں پوچھا.....یوشع کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی

".....تمھارا بیٹا جہانزیب خان' دبئی گیا ہوا ہے نہ"

یوشع اتنا کہہ کر چپ ہو گیا تھا.....خدیجہ کو اسکی بات کا مطلب سمجھ آگیا تھا' سر سے چھت اور پیروں تلے سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی' سب کچھ چکرا کر رہ گیا تھا.....وہ بات جس کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا وہ یوشع کو کیسے معلوم ہوئی.....''

کیا مطلب ہے تمھاری بات کا؟؟؟"خود پہ قابو پاتے پوچھا.... خان خدیجہ کے "
"..... چہرے کو دیکھ رہے تھے جس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جارہا تھا

کوئی مطلب نہیں ہے 'میں نے تو صرف پوچھا ہے 'آپکا بیٹا دبئی رہتا ہے نہ 'مگر "
مجھے لگتا ہے آپ کوئی اور مطلب لے گئی ہے میری بات کا...."مسکراتی آنکھوں
....سے کہا

میں کیا مطلب لوں گی اور تم اپنی بکواس بند کرو 'جاؤں یہاں سے......اب کہ
.....پہلے والا رعب نہ تھا

نہ نہ ساسوں ماں 'اپ کا ہونے والا داماد ہو 'عزت کرے ہونے والے داماد کی
ورنہ آپ اچھی طرح سمجھ گئی ہو گی میرا مطلب""آپکا بیٹا""پہلی بات شوخی لہجے
.....میں اور دوسری طنزیہ لہجے میں کہی.... جسکو سب نے ہی محسوس کیا تھا

سو ساسوں ماں"" اپنے ہاتھوں کو جھاڑا 'امید کرتا ہو آج کے بعد المیرا کو بدکردار
نہیں کہے گی 'المیرا کا ہاتھ پکڑا اور کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر سیڑھیوں کی
......طرف بڑھا

سیڑھیاں عبور کی وہ رو رہی تھی....اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنا ہاتھ یوشع کی گرفت سے چھڑوائے یا نہیں....یوشع اس کا ہاتھ پکڑے آگے چل رہا تھا اور وہ اس کے پیچھے کسی کٹی ڈور کی طرح کھینچتی جا رہی تھی.....المیرا کے روم میں پہنچ کر اس کا ہاتھ چھوڑا..دروازہ بند کیا....دروازے پر سر رکھ کر کھڑا ہو گیا..خود کو ریلیکس کیا....المیرا کی طرف آیا....اطمینان سے سینے پر بازو باندھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا.....خفا خفا سا کہا

کیوں کیا یوشع ایسا' میں اسی لیے کچھ نہیں بتا رہی تھی آپ کو' مجھے معلوم تھا''

''.....یہی سب اپنے کرنا تھا

''.....تو پھر آج آفس آ کر اپنی حالت مجھے دکھانی ہی نہیں تھی

''....اگر نہ آتی تو اپنے صبح ہی یہاں پہنچ جانا تھا' طبیعت تو ٹھیک ہے''

....یوشع مسکرایا' کچھ غلط بھی نہیں کہا

المیرا کے آنسوں صاف کیے....اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے.... خفگی سے چہرہ موڑ کر آگے بڑھی....بیڈ پر بیٹھی....یوشع نے ایک بار پھر گہری سانس خارج کی....غصے کو کنٹرول کیا.....خود بھی اس کے سامنے آ کر بیٹھا.....اس کے دونوں

ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا.....المیرا نے ہاتھ چھڑوانے چاہے مگر بے سود..... گرفت مضبوط تھی....آنسوں ٹپ ٹپ ہاتھوں پر گرنے لگے تھے.....

.....پہلے تو وہ اسے فرصت سے دیکھے گیا.....پھر بولا تو لفظوں میں شرارت تھی

'....تم لڑکیوں کے پاس اتنے آنسو آ کہاں سے جاتے ہیں"

.....المیرا کا چہرہ اوپر کیا

ذرا دیکھاؤ تو....'اس کی آنکھوں کو کھول کر اس میں جھانکنے کی کوشش کی...."

.....المیرا مسکرائی....اسے دھکا دیا.... کندھے پر مکہ رسید کیا

نہیں نہ ذرا آج تو تم مجھے دیکھا ہی دو 'تم لڑکیوں کے پاس اتنے آنسو آ کہاں سے جاتے ہیں' کوئی ٹینکی تو فٹ نہیں ہے اندر...." وہ اس کی انکھوں میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا....اور وہ مسکراتے ہوئے اسے خود سے دور کر رہی تھی....اس

.....نے یوشع کو پھر دھکا دیا.....یوشع نے آنسوں صاف کرتے شوخی لہجے میں کہا

"....یار ان آنسوں کو اپنی رخصتی کیلئے بچا کر رکھو کام آئے گے"

.....المیرا نے مسکراتے ہوئے یوشع کے کندھے پر سر رکھا

'.....وہ مجھ سے لڑے گی..... بابا خفا ہو گے"

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

.....یوشع نے نفی میں سر ہلایا

وہ تمھیں آج کے بعد کچھ نہیں کہے گی' اس بات کی گارنٹی میں تمھیں دیتا ہو اور ویسے بھی کسی نے تو ان کی بولتی بند کرنی تھی نہ' سو میں نے کر دی.....' فخر سے کالر جھاڑے.....وہ المیرا کے بالوں کو سہلا رہا تھا......

"آپ سے کچھ پوچھو...؟؟"

"....مت پوچھنا' کیونکہ مجھے معلوم ہے تم نے کیا پوچھنا ہے

....کندھے سے سر اٹھایا

....کیا پوچھنا ہے؟؟؟ سوال کیا

"....یہی کہ وہ کونسے راز ہے جنکی میں تمھاری ماں کو دھمکی دے کر آیا ہو بتائے نہ آپ کیا جانتے ہیں ان کے بارے میں؟؟؟

......یوشع نے المیرا کی آنکھوں میں جھانکا

"المیرا خان اگر تم میرے پاؤں بھی پڑوں گی نہ تو بھی میں تمھیں کچھ نہیں بتانے والا کہ وہ کونسے راز ہے...."

خوشفہمیاں ہے یوشع یوسفزئی آپکی' المیرا خان کبھی آپکے قدموں میں نہیں"

"....پڑے گی

.....یوشع کی آنکھوں میں دیکھ کر ہاتھ جھلا کر کہا

یوشع مسکرایا' اور میں کبھی چاہتا بھی نہیں کہ کبھی تم میرے پیروں میں گروں'

.....تمھاری جگہ یہاں ہے....' دل کے مقام پر انگلی رکھی

اوکے 'اب میں چلتا ہو' اپنا خیال رکھنا اور ایک بات...چہرے پر ہاتھ رکھا' انگوٹھے سے گال کو سہلانے لگا....."یہ دنیا بہت ظالم ہے المیرا' یہاں کوئی کسی کا نہیں ہے سوائے چند ایک لوگوں کے 'تمھیں اپنے لئے خود اسٹینڈ لینا ہو گا' اینڈ ایم شیور آج کے بعد آنٹی تمھیں کچھ نہیں کہے گی' تمھارے دل میں جو آئے تم وہ کرو'میں ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا ہو' مگر خود کیلئے لڑنا سیکھو' بولنا

".....سیکھو

"آپ ہو نہ میرے لئے'میرے ساتھ"

"اگر میں ساری زندگی تمھارے ساتھ نہ رہا تو پھر کیا کرو گی؟؟؟"

....شہری

اوکے اوکے...اب رونے مت بیٹھ جانا.... میں مزاق کر رہا تھا.... میں کبھی کہیں نہیں جاؤں گا تمھیں چھوڑ کر.... مگر خود کیل ئے اسٹینڈ لینا سیکھو.....''

وہ بیڈ سے اٹھا....المیرا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا.... نیچے جھکا....المیرا کی آنکھوں میں جھانکا.....

''تمھارا شہری زندگی کے ہر موڑ پر تمھارے ساتھ ہے' زندگی میں کبھی بھی خود کو اکیلا محسوس کرو' صرف ایک آواز دینا' تمھارا شہری سات سمندر پار کر کے بھی چلا ئے آئے گا تمھارے ل ئے....''

وہ ہلکا سا مسکرائ....وہ بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا....اس کی پیشانی پر محبت بھرا لمس چھوڑا.....ٹیک کیئر کہتا' گال تھپتھپا کے سیدھا ہوا....جانے کیل ئے مڑا.....

....وہ دروازے تک پہنچ گیا تھا......جب المیرا نے پکارا

.....شہری....وہ رکا' پلٹا.جی جان یو شع

''دادی سے ملے بغیر مت جانا' آپ نے ان سے سلام تک نہیں کیا' ملے بغیر جاؤں گے تو وہ خفا ہو گی...''

ٹھینک یو سوچ میری جان.... مجھے بتانے کیل ئے.... اگر آپ نہ بتاتی تو مجھے تو
......اس بات کا احساس ہی نہیں ہونا تھا کہ دادی سے بھی ملنا ہے
"پہلے والا غصہ کہیں جا سویا تھا' وہ ہنستا مسکراتا دوسروں کو ہنساتا یوشع بن گیا تھا"
....ہاں تو احسان مانو میرا....' فخر سے گردن اٹھائ
میں دادی سے ہی ملنے جا رہا تھا' ان سے ملے بغیر جا سکتا ہو کیا' بلکہ ایک کام کرو"
تم بھی میرے ساتھ چلو' دونوں کو ایک ساتھ دیکھے گی تو خوش ہو جائے گی' اور
"....اگر ڈانٹ پڑے گی تو دونوں ایک ساتھ سنے گے' بہت مزہ آئے گا
المیرا ہنسی' چلو چلو جلدی.... بیڈ کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا.... اسے
لے کر روم سے باہر نکلا' اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر..... لاؤنج میں پہنچا
.......وہاں اب کوئ نہیں تھا' بالکل خالی

وہ دادی کے روم کیطرف بڑھا.... ڈور کو نوک کر کے ذرا سا کھول کر اندر
جھانکا.... دادی بیڈ پر بیٹھی تسبی پڑھنے میں مصروف تھی..... المیرا نے پیچھے سے
دھکا دیا.... آآآ کرتا اندر گیا اور گرتا گرتا بچا... المیرا بھی قہقہہ لگاتی اندر داخل

ہوئی....دادی نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی تسبی سائڈ ٹیبل پر رکھی.....المیرا کو

.....غصے سے گھورتا بیڈ کی طرف بڑھا

السلام علیکم !مائی سویٹ ہارٹ....''بیڈ پر بیٹھا....دادی نے کندھے پر تھپڑ''

.....رسید کرتے سلام کا جواب دیا

افففف اللہ''دادی جس کو دیکھو مجھ معصوم کو کیوں مارتا ہے...؟؟المیرا کو دیکھ کر

.....کہا

''....تو تم اپنی حرکتیں صحیح کرلو' کوئی بھی نہیں مارے گا''

'....یوشع کے سر پر پیار کیا

دادی میں نہیں سدھرنے والا کبھی' اگر میں سدھر گیا تو اس چڑیل کو کون

''.....ہنسائے گا

دادی'المیرا نے غصے سے کہا....اس کو کہہ دیں مجھے دوبارہ چڑیل مت بولے'

''....میں کیا چڑیل دیکھتی ہو

''....ہاں جی صرف دیکھتی ہی نہیں ہو' تم سچ میں چڑیل ہو

.....یوشع' جھنجھلا کر غصے سے انگلی اٹھائی

.....اچھا اچھا بچوں کی طرح لڑنے مت بیٹھ جاؤ....یوشع سدھر جاؤ تم بھی میں تھوڑی لڑ رہی 'یہی لڑتے ہیں جب دیکھو.... 'یہ کہتے ساتھ میں زبان دیکھائی...

......یوشع نے منہ بنایا.....دادی کی طرف متوجہ ہوا

دادی ایم سوسوری 'میں تھوڑی دیر پہلے اتنا غصے میں تھا کہ آپ کا بھی خیال نہیں کیا 'بس جو منہ میں آیا 'بولتا گیا 'آپ سے سلام تک نہیں کیا.... 'وہ شرمندہ نظر آ رہا تھا.....

دادی نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا 'میں اپنے بیٹے سے بالکل بھی ناراض نہیں ہو.....'یوشع نے چہرہ اٹھایا

بلکہ آج تم جس طرح المیرا کیلئے لڑے ہو 'سچ کہو تو مجھے بہت اچھا لگا ہے 'مجھے ہمیشہ بس المیرا کی فکر لگی رہتی ہے کہ میرے بعد اس کا کون خیال رکھے گا 'اگر کل کو مجھے کچھ ہو جاتا ہے نہ.....دادی....المیرا نے ٹوکا....انہوں نے بس ایک نظر المیرا کو دیکھا.....''میں کل کو آرام سے مر سکوں گی

دادی.... ایک بار پھر ٹوکا.... یوشع بھی خفا نظر آنے لگا تھا....''دادی ایسی باتیں مت کرے' ورنہ میں پکے والا ناراض ہو جاؤں گا....''

نہیں بیٹا' آج تو مجھے بولنے دوں.... میں اب بوڑھی ہو چکی ہو' بیمار رہتی ہو' سب کو ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ہے' میرا بھی کبھی بھی بلاوہ آسکتا ہے' مجھ سے وعدہ کرو یوشع' میرے بعد میری بیٹی کا خیال رکھو گے....''

میں وعدہ کرتا ہو دادی' میں ہمیشہ اس چڑیل کا خیال رکھوگا....''المیرا کو دیکھ کر'' کہا.... جو سر جھکائے بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی.... اس نے تو اب چڑیل صرف المیرا کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے کہا تھا...... مگر وہ تو ایک لفظ بھی نہیں بولی'

المیرا' یہ سائڈ ڈرا کھولو بیٹا' اس میں دو ڈبی رکھی ہے' انہیں نکالو..... سر پر ہاتھ پھیرا.....

المیرا نے ڈبی نکال کر دادی کو دی.... ریڈ کلر کی مخملی ڈبی تھی..... دادی نے انہیں کھولا.... دونوں میں انگیجمنٹ رنگ تھی..... ایک لڑکے کی اور دوسری لڑکی

کی..... لڑکی والی رنگ نکال کر یوشع کو دی.... وہ ڈائمنڈ رنگ تھی بہت ہی خوبصورت....

یہ میں نے تم دونوں کیل ئے بنوائی تھی..... میں اب تم دونوں کی چھوٹی سی رسم کر رہی ہو..... پہنادو المیرا کو.....

مگر دادی رسم وغیرہ تو سب بڑوں کی رضامندی سے ہوتی ہے 'سب ہوتے ہیں ایسے کیسے.. ؟؟؟'

بیٹا کیا میں بڑی نہیں ہو.... مجھے کسی سے کچھ نہیں لینا دینا.... تم پہنا دو..... یوشع نے اپنی چوڑی ہتھیلی آگے کی.... وہ اب تک سر جھکائے بیٹھی تھی..... دادی نے المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا...... المیرا نے اپنا نازک ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پر رکھا' یوشع نے اس کی مخروطی انگلی میں رنگ پہنائی' دوسری رنگ المیرا کو دی.... المیرا نے بھی اسے رنگ پہنائی اور اب المیرا کی بس ہوئی تھی.... وہ دادی کے گلے لگ کر رودی....

بس بیٹا چپ کر جاؤں' آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گی.... روتے ہوئے کہا' رونے کی وجہ سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا.....

یوشع لب کاٹتا اس کو دیکھنے لگا...'سب کچھ برداشت ہے 'بس المیرا کی آنکھوں میں آنسوں نہیں 'روتی وہ تھی "تکلیف یوشع کو ہوتی ...."

اچھا میں نہیں جا رہی چپ کرو..... وہ دور ہٹی.... دادی نے اس کے آنسوں صاف کیے....اس کی پیشانی کو چوما ....

دادی دیکھ لینا' ابھی آپکو کچھ نہیں ہوتا' ابھی تو اپنے ہماری شادی دیکھنی ہے "

اس کے بعد ہمارے بچوں کی 'اس کے بعد ان کے بچوں کی اور پھر اس کی بعد ان کے.....بس بس اتنا آگے مت بڑھو....دادی نے ٹوکا....المیرا نم آنکھوں سے مسکرائی....اس کی مسکراہٹ دیکھ کر یوشع کے دل کو سکون ملا.....وہ دادی کے گلے لگا....المیرا کی ناک کو پکڑ کر کھینچا اور ساتھ میں المیرا اسے اپنے ہاتھ پر تھپڑ کھایا....وہ دور ہوا ....

آج سے میری المیرا تمھاری ہوئی 'میں امید کرتی ہو تم اس کا مجھ سے بھی زیادہ خیال رکھو گے.....

سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو جھکایا....."جو حکم میرے آقا' دادی اور المیرا دونوں ہنسی ....

اوکے اب مجھے اجازت دے دادی' انشااللہ پھر ملاقات ہو گی.... الميرا کی آنکھیں اب بھی نم تھی' ایک نظر المیرا پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا.... اور ہاں دادی میری المیرا کو اپنے رلایا ہے' ا.اس کو چپ بھی کروالیجئے ....

'....اوکے بیٹا اور کچھ

....ہاں بس اب جلدی جلدی شادی کروادے.....' بالوں میں ہاتھ پھیرا

....وہ بھی ہو جائے گی....' صبر رکھو

..... مسکراکر اللہ حافظ کہتا پلٹا اور روم سے نکل گیا

....لان میں پہنچا..... وہاں خان صاحب ٹہل رہے تھے.... وہ آگے بڑھنے لگا

....بیٹا'' خان نے پکارا.... وہ رکا' خان اس کے قریب آئے

'....کیا جانتے ہو تم خدیجہ کے بارے میں....' بغیر کسی لگی لپٹی کے بات کی''

....وہ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے

کچھ نہیں انکل' میں نے صرف ایسے ہی بول دیا تھا' ورنہ میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا.....''

یوشع جھوٹ مت بولو بیٹا" وہ بہت نرمی سے ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے.....

یوشع نے گہری سانس خارج کی...." اوکے انکل میں آپ کو کچھ نہیں بتاؤ گا" کیونکہ میں کسی کے راز نہیں کھولتا' باقی وہ آپ کی بیوی ہے' اگر آپ خود پتا لگوانہ چاہے تو ایزیووش' بٹ میں آپ کو کچھ نہیں بتاؤ گا....."

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا.... وہ اندر جانے کیل ئے مڑے.... انکل... وہ رکے.... یوشع کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا....

میں اپنے تھوڑی دیر پہلے والے رویہ کی معافی مانگتا ہو' مجھے غصہ صرف آنٹی پر تھا' انکل میں المیرا سے بہت محبت کرتا ہو' وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے' ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے' انفیکٹ وہ آپ سے بھی بہت محبت کرتی ہے اور میں جانتا ہو آپ بھی اس سے بہت محبت کرتے ہیں' بس آپ کی محبت کہیں سو گئی ہے' اس محبت کو جگانا آپ کا کام ہے' المیرا مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی' اپ کو پتا ہے کل جب آنٹی نے اس کے کردار کو داغدار کیا تھا تو اسے سب سے زیادہ کس چیز نے تکلیف دی تھی' آپ کا چپ رہنا' انکل وہ آپ کی محبت کیل ئے

ترستی ہے' اسے اکیلا مت چھوڑے' آپ اس کی طرف ایک قدم بڑھائے' باقی کے قدم وہ طے کر لے گی' اسے ایک بار اپنے سینے سے لگا لے' وہ اتنے میں ہی خوش ہو جائے گی' آپ کو پتا ہے اس نے اپنی زندگی کی وہ تلخ بات تک مجھ کو بتائی اس کو صرف ' ہے جو وہ چاہتی تھی کی وہ آپ کو بتائے' انکل اب بھی وقت ہے ایک بار' ایک بار اپنے سینے سے لگا لے' چلے جائیں اس کے پاس' کہیں ایسا نہ ہو جب آپ اس کے پاس جائے تو وقت ہاتھوں سے نکل جائیں اور پھر سوائے پچھتاوے کے کچھ نہ رہیں' اس لئے اب بھی وقت ہے چلے جائیں......"

خان نے یوشع کا کندھا تھپکا اور بنا کچھ بولے اندر کی طرف بڑھ گئے......

یوشع کے موبائل پر کال آرہی تھی...اس نے جیب سے موبائل نکالا....کال یس کر کے کان سے لگایا....اور بات کرتا آگے بڑھنے لگا.....گیٹ پر پہنچ کر رکا....

موبائل کو واپس جیب میں ڈالا....

یوشع' خدیجہ بیگم نے پکارا.....

یوشع نے آسمان کو دیکھا....دونوں ہاتھوں کو دعا کی طرح ہوا میں اٹھایا....

یااللہ آج لگتا ہے' یہ سب مجھے گھر نہیں جانے دے گے....." ہاتھ واپس

.... گرائے.....خدیجہ قریب پہنچی.....وہ بھی پلٹا

آپ سب نہ ایک کام کرے' مجھے یہی روک لے' پھر جس نے جو بات کرنی ہو"

"....آرام سے بیٹھ کر کرتے ہیں' بس خدمتیں کرتے رہنا

'.....شٹ اپ' اور اب جو پوچھو اس کا جواب دو

نہ نہ ساسوں ماں آرام سے' آپکا فیوچر سن ان لاء ہو' یہ دیکھیں....اس نے ہاتھ اٹھا

.....کر رنگ دیکھائی

ابھی تھوڑی دیر پہلے انگیجمنٹ ہوئی ہے المیرا کے ساتھ' دادی نے کی ہیں اس

"....لئے مدر ان لاء عزت سے پیش آئے

'....انہوں نے خود پر ضبط کیا

"کیا جانتے ہو تم میرے بارے.؟؟؟"

"....جو کوئی نہیں جانتا"

مجھے صاف لفظوں میں بتاؤ؟؟؟؟

اوکے اگر سننا چاہتی ہے تو سنیں.....' یوشع نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کرکے باندھے.... خدیجہ کی طرف جھکا....اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب کیا....

....اور جب بولا تو لہجے میں بے پناہ نفرت تھی

آپکا بیٹا' کیا نام ہے اس کا.... آنکھیں بند کرکے سوچنے کی ایکٹنگ کی....ہاں" جہانزیب خان' اوہ سوری اگر میں اپنے لفظوں کی تصحیح کرو تو جہانزیب سلیمان'

"....رائٹ یہی نام ہے نہ آپکے بیٹے کا

......خدیجہ کا سانس حلق میں اٹکا' چہرے کی رنگت زرد پڑی

اور بھی کچھ سننا ہے خدیجہ بیگم" نفرت ہی نفرت تھی لہجے میں جسے چھپانے کی"

'....کوشش بھی نہیں کی

"....اب آپ بتائے بدکردار کون ہے؟؟؟المیرا یا آپ"

وہ سیدھا ہوا' نفرت بھری نگاہوں سے سامنے کھڑی اس عورت کا چہرہ دیکھا.....

.....جو سفید پڑ چکا تھا

'.....تمھیں کیسے پتا چلا....' اٹک اٹک کر پوچھا

میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اندر بھی کہا تھا' اب پھر کہہ دیتا ہو' آپ سب" یوشع یوسفزئی کو جانتے نہیں ہیں کہ میں کیا چیز ہو؟؟؟ میں کسی کو کچھ کہتا نہیں ہو مگر خبر سب کی رکھتا ہو' کون کیسا ہے؟؟؟ اگر میں چپ ہو تو اس کو میری کمزوری مت سمجھنا' میں اگر چپ ہو تو یہ بھی مت سمجھنا کہ میں ساری زندگی چپ رہو گا' میں چپ ہو تو اس لئے کہ میرا اسلام میری تربیت مجھے اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ میں کسی کے راز کھولو' اسلام کہتا ہے کہ اگر کسی کے کوئی راز معلوم ہو تو اس پہ پردہ ڈال دوں' ایک دوسرے کے راز رکھنا سیکھو' اور مبارک ہو خدیجہ .....بیگم مجھے لوگوں کے راز رکھنے آتے ہیں' یاد رکھنا خدیجہ بیگم.... انگلی اٹھائی اگر آج کے بعد المیرا کے کردار پر انگلی اٹھائی تو میں بھی ایک منٹ نہیں لگاؤں گا' آپ کے اس ناپاک راز سے پردہ اٹھانے میں' یاد رکھیے گا المیرا پہ اب میرا حق ہے' وہ میری ہے' ایک بار پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر انگلی میں پہنی رنگ دکھائی..... خیال رکھیے گا ساسوں ماں...." میری ہونے والی بیوی کا" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا.....ایک آخری نفرت بھری نگاہ ڈالتا پلٹا اور گیٹ سے باہر نکل گیا....

.....وہ وہیں شل سی کھڑی رہیں

****

.....اگلے دن وہ آفس میں یوشع کے سامنے بیٹھی تھی

افففف کیا بتاؤ یار جب گھر پہنچ کر ڈیڈ کو بتایا کہ انگیجمنٹ کر آیا ہو' دو کھینچ کے"

....گدی پہ لگائے' افففف بہت زور کے لگے تھے....."یوشع نے اپنی گدی مسلی

'.....ہاہاہاالمیرا کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

آئی وش میں اس وقت وہاں ہوتی تو میں بھی دیکھتی آپ کی مار' ہاہاہا' وہ ایک بار"

".....پھر ہنسی

ہنسو ہنسو خوب ہنسو.....'وہ کہتے ہوئے چیئر سے اٹھا اور المیرا کے سامنے آکر شیشے

".... کی ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھا' ہاتھ میں کافی کا مگ تھام رکھا تھا

......گھر آجاؤ' آکے تم بھی تھوڑی ڈانٹ کھالو....."المیرا نے ہاتھ ہلایا

خوشفہمیاں ہیں آپکی بابا مجھے کبھی نہیں ڈانٹے گے.....اچھا اور بتاؤ نہ کیا کہا بابا

"....نے

یار کیا کہنا تھا انھوں نے 'کہتے کہ واہ بیٹا منگنی کر آئے ہو' وہ بھی باپ کے بغیر '
شاباش ہے بیٹا 'اسی طرح سے شادی بھی کر آنا ہے..... بالکل صحیح جا رہے
ہو....." وہ ایک بار پھر ہنسی
آپ نے منگنی کرنے کی وجہ نہیں بتائی....؟؟
'بتائی تھی....'سب کچھ بتا دیا تھا
تمھیں پتا ہے المیرا 'میں اپنے رب سے اور رب کے بعد جن تینوں کے سامنے "
اپنے دل کا حال بیان کر دیتا ہو 'وہ ڈیڈ 'علی اور تم ہو 'اپنے رب سے اور تم تینوں
سے میں کچھ نہیں چھپاتا 'اپنے رب کے اور تم تینوں کے سامنے میں خود کو ایک
کھلی کتاب کی طرح پیش کر دیتا ہو 'اس لئے میں نے بابا سے بھی کچھ نہیں
چھپایا 'سب کچھ بتا دیا کس طرح آنٹی نے تمھارے کردار پر انگلی اٹھائی 'اس کے
بعد میرا تمھارے گھر جا کر تمھارے لئے لڑنا 'اور اس کے بعد دادی کا ہماری
انگیجمنٹ کر دینا 'انہیں آنٹی پر بہت غصہ آیا تھا 'اور پھر میرے عمل پر خوش بھی
تھے 'تمھیں پتا ہے پھر بابا نے میرا کندھا تھپکا 'مجھے اپنے گلے سے لگایا اور ایم
پراؤڈ آف یو مائی سن کہا 'اور میں اتنا خوش ہوا کہ تمھیں بتا نہیں سکتا....."المیرا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہلکا سا مسکرائی.....یوشع نے خالی مگ ٹیبل پر رکھا اور نیچے اترا.....اپنے دونوں ہینڈل پر رکھ کر اسکی طرف جھکا....المیرا پیچھے ہاتھوں کو المیرا کی چیئر کے دونوں کو ہوئی....یوشع اور آگے کو ہوا....اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا اتنا کہ ایک دوسرے کے چہرے پر گرم سانسیں محسوس ہونے لگی.....یوشع نے اپنی .....گہری براؤن آنکھیں کالی گہری آنکھوں میں گاڑھی

بس ایک علی اور ماہی ہے جن کو ابھی انگیجمنٹ کا نہیں پتا جب علی کو پتا چلے گا نہ" تو بس پھر میرا اللہ حافظ مجھے بچا لینا اپنے پاگل بھائی سے' المیرا کا چہرہ شرم و حیا سے سرخ پڑ رہا تھا....اس نے نظریں جھکائی.... علی نے میری انگیجمنٹ کو لے کر بہت سے خواب دیکھ رکھے تھے کہ یہ کرنا ہے وہ کرنا ہے' اب جب اسے پتا چلے گا کہ میں انگیجمنٹ کر چکا تو اس نے میرا قتل کر دینا ہے....."

بھائی آپ کو کچھ نہیں کہے گے' جب آپ انہیں پوری بات بتاؤ گے.....' المیرا نے اٹک اٹک کر کہا اور اپنے ہاتھ یوشع کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا..... مگر وہ وہیں جما کھڑا رہا....

شہری پلیز' التجا کی.....وہ مسکرایا.... مگر اسے مزہ آرہا تھا اسے تنگ کرنے میں' اس کے شرم وحیا سے سرخ پڑتے گالوں کو دیکھ رہا تھا.....''

اس نے المیرا کے ماتھے پر پیار کیا.....'اتنا تو حق رکھتا ہو نہ اب تم پر......'اس نے اثبات میں سر ہلایا.....'وہ پیچھے ہٹا.....'اتنے میں گلاس ڈور دھکیل کر ایک سٹائلش سی براؤن بالوں والی لڑکی اندر داخل ہوئی.....اورنج کڑھائی والی کرتی کے نیچے بلیو پینٹ' سائڈ میں کی چین والا بیگ' پنک لپسٹک' تیکھے نین نقوش' دودھیا رنگت اور بڑی بڑی کالی آنکھیں جو کاجل سے لبریز تھی' ہرنی جیسی چال چلتی یوشع کے قریب پہنچی' مسکراتی ہوئی یوشع کے گلے لگی' اپنا گال اس کے گال سے مس کیا.....'اس حرکت پر المیرا کو غصہ آیا مگر کنٹرول کر لیا.....'وہ یوشع سے دور ہٹی....''

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز یار' آج تم اتنے دونوں بعد کیسے...؟؟ ماہی نے ایک بیزار سی نظر المیرا پر ڈالی مگر مصافحہ کر لیا....'

''....تم نے تو یاد نہیں کیا' سوچا میں ہی کر لو' اسی لئے چلی آئی

''...چلو اچھا کیا

تمھارے لئے ایک گڈ نیوز ہے میرے پاس؟؟

کیسی نیوز؟؟؟

یہی کی آج کے بعد میں بھی روز آفس آؤں گی اور تمھارے ساتھ کام کرو گی..... 'المیرا کو دیکھ کر کہا

کتنا مزہ آئے گا مل کر کام کرے گے.... 'یوشع نے پینٹوں کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے.... 'مگر تمھاری تو ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے... 'شرارتی لہجے میں کہا.....

....المیرا نے مسکراہٹ دبائی.... 'ماہی نے غصے سے یوشع کہتا کندھے پر تھپڑ مارا

"مجھے پتا ہے تم مزاق کر رہے ہو؟؟"

"...نو ایم سیریس 'آئی ریئلی ڈونٹ نیڈ یو"

یوشع' وہ روہانسی ہوئی.... علی بھائی بھی مجھے کہہ رہے تھے کہ گڑیا تمھاری ضرورت نہیں ہیں اور اب تم بھی مجھے یہی کہہ رہے ہو.... 'تم دونوں سچ میں

"....بہت برے ہو

ہاں تو صحیح کہا ہے اس نے 'لڑکی تم اپنے ڈیڈ کی کمپنی کو سنبھالو.... یہاں پہ علی میری ہیلپ کرتا ہے تو تم وہاں انکل کے ساتھ کام کر کے پہلے ایکسپیرینس اچیو

کرو کیونکہ میں تمھیں یہاں کام کرنے کا کہہ کر کمپنی کو لوز میں نہیں ڈال سکتا'

سو شاباش جاؤ پہلے ایکسپیرینس اچیو کرو' اپنے بابا کی کمپنی کو سنبھالو.....' وہ غصے

سے اس کو گھور رہی تھی اور المیرا ماہی کے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر

".....انجوائے کر رہی تھی

'تو تم مجھے سکھا دو نہ بزنس کیسے کرتے ہیں' میں تو یہی تمھارے ساتھ کام کرو گی'

".....تم مجھے گائیڈ کرو گے

خوشفہمیاں ہے ماہی تم یہاں اس آفس میں کام نہیں کرو گی' اپنے ڈیڈ کی کمپنی

'......سنبھالو

'.....یوشع وی آر آ بیسٹ فرینڈز.....' ماہی نے یوشع کا بازو پکڑا

فرینڈز ہے تبھی تو کہا ہے پہلے بزنس سیکھ کر آؤ' کرتے کیسے ہیں' اگر کوئی اور ہوتا

تو وہ یہاں اب تک کھڑا نہ ہوتا.....یوشع کے چہرے پر دل جلا دینے والی

'....مسکراہٹ تھی

....تم میری بے عزتی کر رہے ہو یوشع

اب کی باریوشع زور سے ہنسا تھا.....اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا.....

".....میری اتنی ہمت ہے کہ میں ماہی عمران کی شان میں گستاخی کرو

ہمم اب آئے نہ تم صحیح لائن پہ' کبھی کبھی تمھارے مزاق بھی سیریس لگنے لگتے ہیں....'

....آؤ بیٹھو' کیا منگواؤ تمھارے لئے

...المیرا چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی

....یوشع نے دیکھا' تم کہاں چلی

....وہ میں کام کر لو

المیرا کو ماہی کا یہاں آنا' یوشع کے قریب ہونا' بات بات پہ اس کو ٹچ کرنا بالکل" اچھا نہیں لگا تھا' اس لئے وہ غصے میں کچھ غلط کہے' اس نے یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا ....

....اوکے

......المیرا وہاں سے چلی گئی اور پیچھے وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئے

*****

شام کا پہر تھا.....یوسفزئی ولا میں اس خوبصورت بڑے سے لان میں یوشع ٹہلتا اس حسین موسم سے لطف اندوز ہورہا تھا.....جب علی کی گاڑی مین گیٹ سے اندر داخل ہوتی دکھائی دی....وہ گاڑی سے اترا....چابی گارڈ کو کیچ کروائی اور یوشع کے پاس آگیا.....

خیریت...؟؟

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا کیا...؟؟؟

بالکل بھی نہیں...!! شوخی لہجے میں کہا.....'

اوکے بیٹا وہ تو انکل ہی بتائے گے کہ کون آسکتا ہے اور کون نہیں؟؟؟ علی نے سامنے سے آتے یوسف صاحب کو دیکھ کر کہا....یوشع کی اس طرف پشت تھی اس لئے وہ دیکھ نہ سکا.....

ہیلو انکل' السلام علیکم!!

"......یوشع نے ہاتھ ہلایا جیسے مزاق کرنا بند کرو

وعلیکم السلام برخوردار.....'یوسف صاحب کی آواز پہ ہاتھ ساکن ہوگیا....

آنکھوں میں حیرت در آئی.....پیچھے مڑا....(آج پھر یوشع تیری خیر نہیں)خود

.....سے دل میں کہا....وہ دونوں ایک دوسرے سے حال احوال پوچھ رہے تھے

انکل ایک بات پوچھوں؟؟؟

ہاں بیٹا اجازت کی کیا ضرورت ہے؟؟؟جو پوچھنا ہے پوچھو؟؟؟؟

.....یوشع نے کمر پہ مقہ رسید کیا' باز رہنے کیلئے کہا

'....یوشع یہ کیا حرکت ہے'تم سے بڑا ہے یہ

یوسف صاحب نے ڈانٹا'یوشع نے سر جھکایا.....بچیں گا نہیں تو علی کے بچے....

دل میں خود سے کہا..... علی'یوشع کی شکل دیکھ کر تالی بجا کر ہنسا....یوسف

......صاحب بھی ہنسے

یوچھو بیٹا تم کچھ پوچھ رہے تھے...؟؟؟

ہاں انکل'ایک بار پھر یوشع کا چہرہ دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں باز رہنے

کیلئے کہہ رہا تھا.... مگر علی بھی کہاں باز آنے والا ہے.... کبھی کبھی تو موقع ملتا

ہے یوشع کی ٹانگ کھینچنے کا....اور یہ تو اس کی پرانی عادت ہے جس کام سے منع کرو وہ کام تو علی عمران کو لازمی کرنا ہوتا ہے....

انکل کیا میں اس گھر میں نہیں آ سکتا' یہ میرا گھر نہیں ہے کیا....؟؟" بہت ہی معصومیت سے پوچھا جیسے اس سے زیادہ معصوم اس دنیا میں کوئی نہیں ہے....'

یوشع نے سر پیٹا.......

"....کس نے کہا آپ سے ایسا' یہ آپکا گھر ہے' جب دل چاہے جب آؤ

سنا تم نے یوشع' کیا کہا انکل نے' جب دل چاہے جب آؤ' یہ میرا گھر ہے"'

ایکچوئلی کیا ہے نہ انکل' یہ جو آپکا پیارا سا اکلوتا بیٹا ہے یوشع اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے کہا ہے کہ میں اس گھر میں نہیں آسکتا.....' نہ آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا....

' یوشع

"....ڈیڈ آئی واز جسٹ جوکنگ

"....یہ کوئی جوک ہے

....جی' یوشع نے ارام سے بولا' یوسف صاحب نے سن لیا....اس کو گھورا

'اچھا اچھا اب کان مت پکڑنا

"....نہیں نہیں انکل ضرور پکڑے 'میں تو کہتا ہو' دو چار جوتے بھی لگا دے

"....تم چپ کرو کچھ زیادہ نہیں بول رہے ہو اب

دیکھا انکل یہ کیسے مجھ معصوم کو ڈانٹ رہا ہے..."ایک بار پھر نہ آنے والے

آنسوں صاف کرنے کی ایکٹنگ کی.....'

تم تو بچو مجھ سے 'بس ایک بار ڈیڈ چلے جائیں اندر' پھر دیکھتا ہو' تمھیں کون بچاتا

ہے میرے ہاتھوں سے" وہ دل میں خود سے کہہ رہا تھا....'گالیوں سے نواز رہا

تھا....'

افففف تم دونوں کی لڑائی کبھی ختم نہیں ہو گی....تم دونوں یہاں باتیں کرو....

میں فریش ہو کر آتا ہو' پھر گپ شپ کرتے ہیں....کہیں جانا مت ڈنر کر کے

جانا.....

....اوکے انکل میں کہی نہیں جا رہا' یہی ہو آپ آ جائیے

......یوسف صاحب اندر کی طرف بڑھ گئے

.....اہم اہم....یوشع علی کی طرف مڑا.....دونوں ہاتھ سینے پر باندھے

کچھ زیادہ ہی بکواس نہیں کر رہے تھے تم ڈیڈ کے سامنے' اب بکو کیا بک رہے تھے...."

میں نے کیا بولا ہے' مجھے تو یاد ہی نہیں' تمھیں پتا ہے میں کسی کو بھی کچھ نہیں کہتا' آنکھیں پٹپٹا کر کہا....

میں یاد کروا دیتا ہوں نہ تمھیں سب کچھ' کیوں ٹینشن لے رہے ہو....' یوشع نے ہاتھ مسلے.....یوشع یوسفزئی کے ہوتے ہوئے کوئی ٹینشن نہیں لینی....' یوشع ہاتھ مسلتا آگے بڑھنے لگا..... علی نے تھوک نگلا.....اور اس سے پہلے وہ بھاگتا.....

"یوشع نے اسے اپنے شکنجے میں لیا تھا......"گیا بیچارا علی

یوشع نے سب سے پہلے بال کھینچے' ایک مکا پیٹ پہ' دو مکے کمر پہ' دونوں ہاتھوں کو باری باری مروڑا' اچھی طرح اپنا غصہ اتارنے' صرف ایکسل کی طرح اچھی دھلائی کرنے کے بعد اسے چھوڑا تھا....یوشع کو سکون ملا تھا.... علی وہیں گھاس پر .....پیٹ پکڑ کر بیٹھ گیا.....غصے سے یوشع کو گھور رہا تھا

یقین کر علی تجھے اس حالت میں دیکھ کر"......

دل کو قرار آیا....

.....تجھ پہ ہے پیار آیا

.....پہلی پہلی بار آیا

......اووووبیغیرت

.....ناچاہتے ہوئے بھی علی ہنس پڑا.....تو کبھی نہیں سدھرے گا یوشع

.....یوشع قہقہہ لگاتا گھاس پر بیٹھا"

.....یوشع سدھرنے والی چیز ہے بھی نہیں میری جان..."علی کے گال کھینچے"

توبہ توبہ دور ہٹ.... 'علی نے دھکا دیا.....یوشع بھی گھاس پر گرا....دونوں پھر ہنس پڑے....

جس دن یوشع سدھر گیا نہ میری جان یا یوشع نے ہنسنا' بولنا بند کر دیا' اس دن" ایک خلقت اداس ہو گی' تم سب کی زندگیوں سے رونق ختم ہو جائے گی علی

.....عمران.....' لہجے میں بھرپور سنجیدگی تھی

.....صرف باتیں' خوشفہمیاں....علی نے بات ہوا میں اڑائی

بھلے لکھ کر رکھ لو' یوشع جو کہتا ہے سچ کہتا ہے....."علی نے پھر نفی کی....اس" ......نے اب تک اپنے پیٹ کو پکڑا ہوا تھا

'.....کیا زیادہ زور سے مار دیا میں نے

تو تمھیں کیا لگتا ہے' تم نے اتنی زور سے مارا ہے کہ سارا نظام ہل گیا ہے اندر کا.....'

چل بیٹا' پھر مجھے بالکل بھی افسوس نہیں ہے......' یوشع ہاتھ جھاڑتے اٹھ کھڑا ہوا.....اپنا ہاتھ علی کی برف بڑھایا... علی نے پہلے ہاتھ کو اور پھر یوشع کو غصے سے دیکھا....

''زخم دے کر مرہم لگانا چاہتے ہو''

آ جا نہ یار ایک تو ہی تو ہے میرا اکلوتا بڈی.....' علی نے ہاتھ تھاما....یوشع نے کھینچا....اور وہ اٹھ کھڑا ہوا.....

چل اب بتا ایسے ہی آیا تھا' یا کوئی کام تھا....' وہ دونوں اب گھاس پر چل رہے تھے.....

کل آفس میں المیرا کی آنکھوں میں آنسوں کیوں تھے..؟؟؟'' علی بھی اب '' سنجیدہ نظر آنے لگا تھا....اتنا تو میں جانتا ہو کہ وہ آنسوں آنکھوں میں ڈسٹ جانے کی وجہ سے تو نہیں تھے ڈسٹ ٹیئر نہیں تھے......یوشع رکا... علی بھی رک گیا....

یوشع نے علی کا چہرہ دیکھا.... جہاں بھرپور سنجیدگی تھی.... وہ سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا..... وہ دونوں ایک بار پھر چلنے لگے.... کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے اور پھر یوشع نے سب کچھ بتادیا' پرسوں المیرا کو گھر چھوڑنے کے بعد کیا ہوا تھا..... علی کی آنکھوں میں خون اترا.... غصے سے یوشع کی طرف مڑا....اور تم نے .....کچھ نہیں کیا.....یوشع کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے

تمھیں لگتا ہے علی عمران' کوئی المیرا خان کو کچھ کہے گا اور یوشع یوسفزئی چپ رہے گا...." علی ہلکا سا مسکرایا.... کیا کیا پھر تم نے بتاؤ.... کیوں سسپینس کریٹ کر رہے ہو.....؟؟

یوشع فخر سے اپنا کل کا کیا ہوا کارنامہ بتانے لگا..... علی کو سکون ملا اور ساتھ میں ....غصہ بھی آیا

'....یوشع یوسفزئی تم نے میرے بغیر انگیجمنٹ کر لی

"....یار میں نے تمھیں سب کچھ سچ بتا تو دیا ہے' اس میں میری کوئی غلطی نہیں

.....علی نے اپنا بازو یوشع کی گردن میں ڈال کر گردن کو دبوچا

ابے ے ے ے چھوڑ میری گردن ٹوٹ جائے گی' میں مر جاؤں گا' پھر تو روئے گا' المیرا تجھے جان سے مار دے گی' کیوں شادی سے پہلے اسے بیوہ بنانا چاہ رہا ہے......" (آگے کا سارا لائحہ عمل بتا دیا تھا) علی ہنسا مگر گردن کو دبوچے رکھا......

اوپر بالکونی میں کھڑے یوسف صاحب نے یہ منظر دیکھا..... مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی..... ہاتھ میں پکڑے موبائل سے ان دونوں کی تصویر کلک کی اور ان دو دوستوں کے اس خوبصورت منظر کو ہمیشہ کیل ئے تصویر میں قید کر دیا..... یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے.... اور اندر روم میں چلے گ ئے.....

"....نہیں تم نے منگنی کی تو کیسے کی؟؟؟ وہ بھی میرے بغیر"

ایک دوسرے کو رنگ پہنا کر کہ سمپل' یوشع نے تالی بجا کر کہا..... علی نے "گرفت اور تیز کی مسکراہٹ دبائی.....

آآآ علی یار اب یہ زیادہ ہو رہا ہے" سچ میں میری اکلوتی پیاری سی گردن ٹوٹ جائے گی....."

"....بیٹا سب کی اکلوتی ہی ہوتی ہے' تو کوئی انوکھا نہیں ہے

چھوڑدے سالے.... ' اچھا... آئی ہیو این آئیڈیا ' بٹ فرسٹ آف آل ' لیو مائی

نیک......" علی نے گردن چھوڑی.... یوشع سیدھا ہوا..... دائیں بائیں گردن ہلا کر

.....اپنی گردن کو ریلیکس کیا

تم جانتے ہو یوشع ' تمھاری انگیجمنٹ کو لے کر میرے کتنے ارمان تھے.... یہ کرنا '

.....وہ کرنا..... وہ اب بھی خفا تھا

ہاں جانتا ہو ' تبھی" یوشع یوسفزئی یعنی کہ میں نے علی عمران کے دلی ارمانوں کو

خیال رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں المیراخان کے ساتھ انگیجمنٹ دوبارہ

کروگا ' پھر جس نے جو دلی ارمان پورے کرنے ہیں ' دل کھول کر کرے ' دل

کھول کر بھنگڑے ڈالے...." یوشع نے اترا اترا کر ہاتھوں کو ہوا میں لہرا لہرا کر

.....بھرپور قسم کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تھا

'.....ہاہاہا یوشع تمھارا سچ میں کچھ نہیں ہو سکتا

....وہ تو واقعی نہیں ہو سکتا

رنگ تو دکھا کیسی ہے؟؟؟؟

....یہ دیکھ

'.....ماشااللہ اٹس سچ آ بیو ٹیفل

.....علی نے دل سے تعریف کی تھی

بیوٹیفل تو ہو گی دادی نے اتنے پیار سے بنوائی ہے اور مہرو نے اس سے بھی"

".....زیادہ پیار سے پہنائی ہے

آئی ہوپ یوشع تم میری بہن کا بہت خیال رکھو گے' اسے ہمیشہ خوش رکھو گے"

'.....وہ بھلے ہی میری سگی بہن نہ ہو' مگر وہ مجھے ماہی کی طرح عزیز ہے

.....یوشع سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکا

".....کبھی اس کی آنکھوں میں آنسوں مت آنے دینا"

'.....یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں تھی

"....ہمم جانتا ہوں مگر ایک بھائی کے ناطے کہہ رہا تھا

"....اور کچھ سالے صاحب

'.... نہیں بس بہت ہے

یوسف صاحب لان میں آتے دکھائی دیے تھے..... پیچھے سندس (ملازمہ) بھی تھی....ٹی ٹرالی کھینچتی ہوئی لا رہی تھی....گپ شپ مارتے ہوئے چائے اور دیگر

لوازمات سے لطف اندوز ہو یا گیا اور پھر ایک بھرپور ڈنر کے بعد علی گھر کو روانہ ہو گیا......

****

خان ولا میں بھی ڈنر سے فری ہو کر سب لاؤنج میں صوفوں پر بیٹھے تھے..... کوئی چائے' کوئی کافی تو کوئی گرین ٹی سے لطف اندوز ہو رہا تھا.... خان سنگل صوفے پر .....ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کافی کا مگ پکڑے بیٹھے تھے

"امی جان آپ نے کچھ بات کرنی تھی اور میں نے سنا ہے آپ نے المیرا کی انگیجمنٹ کر دی.....ا"

صحیح سنا ہے' المیرا آ جائے پھر بات کرتے ہیں....' دادی نے چائے کا گھونٹ بھرتے کہا....المیرا آئی.... آؤ بیٹا ادھر بیٹھو.... دادی نے المیرا کو اپنے ساتھ بیٹھایا.....وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئ.....

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اور مجھے امید ہے کسی کو بھی میرے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا....."

امی جان ہمیں بھلا کیوں اعتراض ہو گا آپکے کسی بھی فیصلے سے' آپ اس گھر کی" بڑی ہے آپ جو فیصلہ کرے گی سوچ سمجھ کر ہی کرے گی' اور ہم سب کیل ئے بہتر ہی ہو گا....." خان سیدھے ہو کر بیٹھے تھے

تو پھر ٹھیک ہے' میں چاہتی ہوا گلے ہفتے المیرا اور یوشع کی انگیجمنٹ کر دی" جائے' ابھی تھوڑی دیر پہلے یوسف کی بھی کال آئی تھی' وہ بھی یہی چاہتے ہیں' وہ کہہ رہے تھے کہ یوشع انکی اکلوتی اولاد ہے' وہ اپنے بچے کی ہر خوشی دھوم دھام سے منانا چاہتے ہیں' ان کی بھی اور یوشع کی بھی سب کی یہی خواہش ہے کہ اگلے ہفتے یعنی جمعہ والے دن ان دونوں کی رسم کر دی جائے....."

مجھے آپ کے فیصلے سے اعتراض ہے' المیرا کی شادی یوشع سے نہیں ہو گی....""" جب سے خاموش تماشائی بنی بیٹھی خدیجہ اب بولی تھی.....

بس خدیجہ بہت ہو گیا' تم اگر کچھ نہ ہی بولو تو بہتر ہو گا' اگر تم نے اب دوبارہ" کوئی اعتراض کیا تو میں تمھیں کچھ نہیں کہوں گی' مگر یوشع تمھیں ضرور جواب دے گا' تمھاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم چپ رہو' المیرا میری پوتی ہے تمھاری بیٹی نہیں' المیرا کی شادی کہاں ہو گی کہاں نہیں اس کا فیصلہ بھی میں لوں گی تم

نہیں' اس کی زندگی کا ہر فیصلہ میں کروگی تم نہیں' جہاں جس چیز میں المیرا کی خوشی ہے' اسی خوشی میں میری خوشی ہے' اور کس اعتراض کی بات کر رہی ہو تم' میں تمھیں یاد دہانی کروا دیتی ہو کہ میں کل ان دونوں کی انگیجمنٹ کر چکی ہو' اب دوبارہ اس لئے ہوگی کہ سب بڑوں کی رضامندی ہے' کسی کہ کچھ خواب ہے جو وہ پورے کرے گے' یہ انگیجمنٹ اس لئے ہو رہی ہے تاکہ سب کو المیرا اور یوشع کے ریلیشن کا پتہ چل جائے....."

دادی نے غصے میں ایک ایک لفظ کہا تھا.....خدیجہ کا چہرہ توہین کے مارے سرخ پڑنے لگا تھا....آج تک دادی نے کبھی خدیجہ کے آگے کچھ بولنے کی ہمت نہیں کی تھی اور آج بولی تو اتنا' آج تک اس گھر کے سارے فیصلے خدیجہ لیتی آئی تھی اور آج اسے سب کے سامنے کیسے چپ کروا دیا.....

خدیجہ کو ایسے لگا جیسے کسی نے گال پہ زور کا طمانچہ سر محفل مار دیا ہو.....یہاں تک بھی ٹھیک تھا مگر یوشع کی بھی دھمکی دی.....' وہ غصے سے پیر پٹخ کر اٹھی تھی اور اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی.....(وہ اب کچھ بول نہیں سکتی تھی کیونکہ اگر اس نے کچھ کہا تو یوشع نے ایک سیکنڈ نہیں لگانا خدیجہ کا راز سب کے سامنے

فاش کرنے سے.... یادرکھنا خدیجہ بیگم اگر دوبارہ کبھی المیرا کو کچھ کہا تو ایک منٹ نہیں لگاؤ گا تمھارے اس ناپاک راز سے پردہ اٹھانے میں.....)

....المیرا خاموش نظریں جھکائ بیٹھی تھی

خان میں فیصلہ کر چکی ہو' اگلے جمعے المیرا کی منگنی کی رسم ادا کی جائے گی اور جسے اعتراض ہو وہ بھلے ہی رسم میں شامل نہ ہو....." آخری بات خدیجہ کی پشت کو دیکھ کر کہی تھی..... خدیجہ نے بھی یہ الفاظ سنے مگر اب کچھ بولنا نہیں تھا....

......کیونکہ یوشع جو بولتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے

خان چپ تھے' شاید کچھ سوچ رہے تھے.... 'او کے امی جان آپ کا یہی فیصلہ " ہے تو مجھے بھی کوئ اعتراض نہیں ہے' جیسا آپ چاہے گی ویسا ہی ہوگا' میں سب کے دعوت نامہ بھیجوادوں گا اگلے جمعہ کا....." المیرا نے نگاہ اٹھا کر خان پہ ڈالی عین اسی وقت خان نے بھی المیرا کو دیکھا تھا.....المیرا نے پھر نظریں جھکالی.....

(المیرا آپ سے بہت محبت کرتی ہے.... وہ آپ کی محبت کیل ئے ترستی ہے.... ایک بار اسے اپنے سینے سے لگالے وہ خوش ہو جائے گی) خان کو کل یوشع کی کہی

باتیں یاد آئی....دل نے کہا بھی کہ اٹھو اور اسے اپنے سینے سے لگالو.... مگر ان کے اٹھنے سے پہلے المیرا اٹھ کھڑی ہوئی....

دادی میں روم میں جارہی ہوں ریسٹ کرنے....' دادی نے المیرا کی پیشانی چومی اور وہ وہاں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی.... خان وہی بیٹھے اسے جاتا دیکھتے رہے.....(کیا المیرا سچ میں مجھ سے دور ہو گئی ہے....) خود سے پوچھا...انہیں تو یاد ہی نہیں کہ لاسٹ ٹائم المیرا کو کب اپنے سینے سے لگایا تھا.... یا شاید کبھی سینے سے لگایا ہی نہیں..... دل میں شدید ٹیس اٹھی تھی...المیرا آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی.... مگر وہ اب بھی اس کے روم کے بند دروازے کو دیکھ رہے تھے.... انہوں نے نگاہ ہٹائی.... دادی بھی اپنے روم میں جارہی تھی.... وہ وہیں صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے..... بند آنکھوں کے پیچھے ماضی کی یادیں گھومنے لگی تھی.....

ان کے آس پاس کا منظر بدلنے لگا تھا.... وہ کئی سال پیچھے جا رہے تھے.... اتنا پیچھے کہ ابھی المیرا ابھی اس دنیا میں نہیں آئی تھی.... انہیں وہ سب یاد آنے لگا تھا نائلہ سے ان کی پہلی ملاقات کالج میں ہوئی تھی.... وہ اچھے دوست بن گئے تھے.... پھر یونی میں بھی ساتھ تھے.... ان دونوں کہ دوستی کب محبت میں بدلی انہیں خود بھی علم نہیں ہوا تھا... وہ دونوں کب ایک دوسرے کیلئے اتنے اہم ہو گئے انہیں خود بھی خبر نہ ہوئی.... اس کے بعد خان کا نائلہ کو پرپوز کرنا' نائلہ کا ہاں کہہ دینا.... خان کا نائلہ کے گھر رشتہ بھیجنا... دونوں گھروں کا خوشی خوشی راضی ہو جانا.... اور پھر خیر خیریت سے اس خوبصورت دن کا بھی آجانا' جب نائلہ زوہیب... نائلہ خان بن کر اس گھر میں آئی تھی.... وہ ایک مناسب جسامت' مناسب قد' مناسب رنگت کی خوبصورت نین نقش کی ایک خوبصورت لڑکی تھی.... تھوڑی چلبل سی' شرارتی سی لڑکی تھی.... نائلہ کے اٹھا تھا.... کبھی وہ بچوں جیسی شرارتیں کرتی... کبھی خان آنے سے یہ گھر کھل سا کو تنگ کرنا.... کبھی خود خان سے ناراض ہو جانا... اور خان کے ناراض ہونے پر نائلہ کو انہیں منانا.... وہ سب کی خوشیوں کا خیال رکھنے والی ایک حساس لڑکی

تھی...خان کی ماں (زہرہ بیگم) سے بھی بالکل سگی ماؤں جیسا پیار لیا تھا.... نائلہ ان کی خدمت بھی تو خوب کرتی تھی.... ہر طرف خوشیاں تھی.... اگر کسی چیز کی کمی تھی تو وہ تھی اولاد کی..... تین سال شادی کو ہو گئے تھے.... مگر اب تک اولاد نہیں ہوئی تھی.... نائلہ نے تو دوسری شادی کی بھی اجازت دے دی تھی "اگر میں آپکو کبھی اولاد نہ دے سکی تو آپ دوسری شادی کر لینا' اور اس دن وہ سب سے زیادہ ناراض ہوئے تھے کہ منانے پر بھی نہیں مان رہے تھے کہ تم نے ایسی بات کی تو کی کیوں؟ خان نے نائلہ کو اس دن کندھوں سے تھام کر کہا تھا' نائلہ اگر آئندہ تم نے ایسی کوئی بات دوبارہ کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا' تمھارے علاوہ کبھی کوئی دوسری عورت اس زندگی میں نہیں آئے گی' میں دوسری شادی کبھی نہیں کروں گا' میں اپنا پیار کبھی نہیں بانٹوں گا....' اور پھر نائلہ نے بھی کبھی دوسری شادی کی بات نہیں کی تھی.... وقت کا کام ہے گزرنا...حالات کوئی بھی ہو وقت گزرتا چلا جاتا ہے.... وقت کی سب سے اچھی بات بھی یہی ہے کہ یہ کسی کیلئے رکتا نہیں ہے.... وقت گزر رہا تھا اور ان دونوں کی محبت بھی ہمیشہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی تھی.... کبھی کم نہیں

ہوئی تھی..انہوں نے کتنی ہی دعائیں مانگی تھی اولاد کیلئے اور آخر اللہ نے انکی سن لی تھی....شادی کے سات سال بعد المیرا اس دنیا میں آئی تھی...کتنی ہی دعاؤں سے المیرا کو مانگا تھا.....آج بھی وہ دن اچھی طرح یاد ہے جب انہوں نے پہلی دفعہ اس پنک کمبل میں لپٹی اس پھول جیسی گڑیا کو اپنی گود میں اٹھایا تھا....خان کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا....ایک باپ بننے کی خوشی کیا ہوتی ہے کوئی اس وقت خان سے پوچھتا.....(صوفے پر بیٹھے بند پلکوں کی باڑ توڑ کر ایک موتی ٹوٹ کر گرا تھا...وہ زخمی سا مسکرائے تھے) انہوں نے المیرا کی پیشانی کو چوما تھا....اور اس کے بعد اس پنک کمبل میں لپٹی بچی کو نائلہ کے ساتھ لیٹایا تھا....نائلہ کی پیشانی کو چوما تھا....''آج میں بہت خوش ہو نائلہ' اتنا خوش کہ میں اگر بیاں بھی کرنا چاہوں تو الفاظ بھی کم پڑ جائے....میں نے کہا تھا نہ ''اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ''بس کبھی ناامید مت ہونا' کیونکہ ناامیدی ایک کفر ہے....آج ہمیں ہمارے صبر کا پھل مل گیا ہے....''آج تم نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی خوشی دی ہے....آج ہم مکمل ہو گئے ہیں....تھینک یو' تھینک یو سوچ....خان نے ایک بار پھر نائلہ کی پیشانی کو چوما تھا...وہ بھی نم آنکھوں سے مسکرائی

تھی.... گھر میں خوشیاں آگئ تھی الميرا کے آنے سے.... سب کا آنا جانا لگ گیا کے کتنے ہی صدقے دیے تھا.... مبارکبادیں دی جا رہی تھی.... الميرا کے نام گئے تھے... دیگیں بنوائی گئی تھی.... غریبوں کو کھانا کھلایا گیا تھا.... صدقات' خیرات سب کچھ کیا گیا تھا.... پورا گھر خوشیوں سے بھر سا گیا تھا.... آنے والے وقت سے بے خبر سب اپنی خوشی میں مگن تھے......

آج الميرا پندرہ دن کی ہو گئی

تھی.... وہ رو رہی تھی..... نائلہ اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی..... مگر وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.... فیڈر خالی تھا...انہوں نے الميرا کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس کا فیڈر بنانے روم سے نکلی تھی..... دادی اپنے روم میں تھی اور خان بھی آفس گئے ہوئے تھے.... وہ سیڑھیوں سے بے دھیانی میں اتر رہی تھی...انہیں وہاں پہ گرا ہوا تیل نظر نہ آیا.... پیر تیل پر رکھتے ہی زور سے پاؤں پھسلا تھا...ایک زوردار چیخ حلق سے برآمد ہوئی تھی اور وہ سیڑھیوں سے لڑھکتی ہوئی نیچے آ گری تھی.... سر زور سے زمین پر لگا تھا...اتنی بھی ہمت نہیں ہو سکی کہ کسی کو آواز دے دیں.... آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا اور وہ

وہیں حوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی...اتنے میں ملازمہ وہاں آئی تھی...ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑ رکھا تھا...."بیگم صاحبہ!! گلاس ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرا تھا...گلاس ٹوٹ گیا تھا...کانچ ہی کانچ ہر طرف پھیل گیا...دودھ بھی چاروں طرف پھیل گیا تھا...وہ بھاگ کر نائلہ کے پاس آئی تھی.... بیگم صاحبہ اٹھے..... دادی...دادی.... دادی اپنے روم سے نکلی تھی.... نائلہ کو زمین پر بے ہوش پڑے دیکھا تھا.... خون نہیں نکلا تھا.... نائلہ وہ پریشان ہو گئی تھی.... ملازمہ انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی.... تم ایمبولینس کو کال کرو جلدی جاؤ.... گارڈ کو بلاؤ.... کچھ دیر تک ایمبولینس آ گئی تھی.... انہیں ہسپتال لے جایا گیا.... دادی اور ایک ملازمہ نائلہ کے ساتھ تھی.... خان آفس میں میٹنگ میں مصروف تھے.... مگر دل میں ایک بے چینی سی ہونے لگی تھی....پریزینٹر کھڑا اپنی پریزینٹیشن دے رہا تھا.... جسے وہ بے زار دل کے ساتھ سن رہے تھے... بار بار ٹائم دیکھتے.... انہیں اپنی بے چینی کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی.... جب ان کا سائلنٹ پہ لگا موبائل وائبریٹ ہوا...ایک نظر موبائل پر ڈالی.... امی جان کے الفاظ جگمگا رہے تھے.... وہ ایکسکیوز کر کے باہر آ گئے تھے..... السلام علیکم امی جان!!! سب

خیریت ہے نہ آپ نے اس ٹائم کال کی.... مگر دوسری طرف سے جو خبر انہیں دی گئی تھی.... موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا تھا.... پیروں تلے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...ان کا سیکرٹری امجد بھی ساتھ ہی تھا....''سر ایوریتھنگ از آل رائٹ' آر یو اوکے....' مگر وہ کہاں کسی کی سن رہے تھے جو جواب دیتے اسے....ان کے کانوں میں تو بس زہرہ بیگم کی روتی ہوئی آواز گونج رہی تھی....''نائلہ سیڑھیوں سے گر گئی ہے' ہم اسے ہسپتال لائے ہیں خان تم جلدی آجاؤ یہاں' اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے' کوئی بھی ڈاکٹر کچھ ٹھیک سے امجد نے بازو پکڑ کر ہلایا تھا...وہ جیسے ' ... نہیں بتا رہے....''''سر آپ ٹھیک ہے اب ہوش میں آئے تھے.... خالی نظروں سے امجد کا چہرہ دیکھا....اپنے آس پاس کا منظر دیکھا.....وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ انہیں تو نائلہ کے پاس ہسپتال میں ہونا چاہیے...وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ آگے کی طرف بڑھے تھے...امجد بھی ساتھ ہی گیا تھا.... سر آپ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے' آپ مجھے بتائے کہاں جانا ہے؟؟ میں آپ کو لے چلتا ہوں اور وہ بنا کچھ بولے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئے تھے...لڑکھڑاتی زبان میں انہوں نے ہوسپٹل کا نام بتایا تھا اور اگلے پندرہ

منٹ بعد وہ ہوسپٹل میں موجود تھے.....ایک ملازمہ ادھر ہی کھڑی تھی...زہرہ بیگم خان کے سینے سے لگی رو رہی تھی....امی جان المیر اکدھر ہے...؟؟وہ گھر ہے ملازمہ کے پاس....ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟؟؟اور یہ سب کیسے ہوا؟؟؟پتا نہیں بیٹا' شاید سیڑھیوں سے پیر سلیپ ہو گیا تھا' جب ہم نے دیکھا تو بے ہوش پڑی تھی...وہ زار و قطار روتے ہوئے بتا رہی تھی....بیٹا تم پوچھو ڈاکٹر سے...وہ کچھ نہیں بتا رہے ہیں؟؟؟امی جان آپ چپ کرے' آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی' آپ یہاں بیٹھے' نائلہ کو کچھ نہیں ہو گا' آپریشن چل رہا ہے' ابھی ڈاکٹر باہر آجائے گے....کچھ نہیں ہو گا نائلہ کو...کچھ نہیں ہو گا....وہ شاید اپنی ماں سے زیادہ خود کو تسلی دے رہے تھے...دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے اس کی سلامتی کیلئے...کچھ دیر بعد لال بتی بجھ گئی تھی....ڈاکٹر باہر آگئے تھے...خان ڈاکٹر کی طرف بڑھے تھے....ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف؟؟؟وہ ٹھیک ہے نہ؟؟؟ڈاکٹر نے خان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا....ایم سوری' شی از نو مور.....

خان لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹے تھے....امجد نے آگے بڑھ کر انہیں تھاما تھا...ہم نے بہت کوشش کی انہیں بچانے کی مگر شاید وہ اپنی زندگی اتنی ہی لکھوا کر آئی

تھی...ایم سوری....ڈاکٹر آگے بڑھ گیا تھا....خان زمین پر بیٹھتے چلے گ ئے تھے.... جسم میں طاقت نہیں رہی تھی...سب کچھ گھوم کر رہ گیا تھا....''صبح ہی تو وہ نائلہ کو صحیح سلامت 'ہنستا' مسکراتا ہوا چھوڑ کر آئے تھے اور اب یہ سب اچانک.... ____________________ جسم میں طاقت نہیں رہی تھی.... سب کچھ گھوم کر رہ گیا تھا.... کب نائلہ کی ڈیڈ باڈی کو گھر لایا گیا.... کب رشتے داروں کا آنا سٹارٹ ہوا... کب نائلہ کے گھر والے آئے...وہ کن کن سے ملے... کسی چیز پہ دھیان نہیں تھا.... آنکھ میں ایک آنسوں نہیں تھا... مگر دل کٹ رہا تھا اور پھر وہ روئے تھے.... نائلہ کے جنازے کے پاس بیٹھ کر اور اتنا روئے تھے کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا....ایک ہفتہ کس قدر اس گھر میں خوشیاں منائی گئی تھی.... 'مگر آج ہو کا عالم تھا... 'کھلکھلاہٹوں کی جگہ رونے 'چینخنے کی آوازیں تھی اور انہی آوازوں میں اس معصوم بچی کی بھی آواز شامل تھی... شاید ماں کے لمس کو محسوس کرنا چاہتی تھی....اپنی ماں کی گود میں آنا چاہتی تھی.... کر آ رہا تھا....''کب جنازہ اٹھایا گیا... المیرا کے رونے کی آواز سن کر تو دل اور بھر کب نماز جنازہ ادا کی گئی... کب وہ قبرستان پہنچے.... کب نائلہ کی تدفین کی گئی....

کب وہ واپس آئے... کہاں کسی چیز کی خبر تھی.... کب کس چیز کا ہوش تھا.... گھر آ کر وہ سیدھا اپنے روم میں آئے تھے... جہاں ان کی کزنیں المیرا کو لے کر بیٹھی تھی... انہوں نے المیرا کو گود میں لیا تھا..." انہوں نے دیکھا تھا المیرا گود میں آتے ہی سوتے ہوئے میں مسکرائی تھی شاید اسے باپ کی گود میں سکوں مل گیا تھا" وہ ایک بار پھر زار و قطار المیرا کو اپنے سینے سے لگا کر روئے تھے.... مگر وہ معصوم ہر چیز سے بے خبر سونے میں مصروف تھی.... ان کیلئے وقت رک گیا تھا... سب کچھ تھا بس نائلہ کی کمی تھی... نائلہ کے جانے کے بعد انہوں نے مسکرانا چھوڑ دیا تھا.... ہر شے میں اداسی تھی.... ماضی کی یادیں چھٹنے لگی تھی.... انہوں نے آنکھیں کھولی تھی.... سارا منظر بدل گیا تھا... وہ اپنے حال میں تھے... بیٹھیں چھت کو دیکھ رہے تھے.... آنسوں نکل کر کانوں صوفے سے ٹیک لگا کر میں جزب ہو جاتے...." "نائلہ کیوں چلی گئی تھی تم مجھے اکیلا چھوڑ کر المیرا کا بھی خیال نہیں کیا وہ پندرہ دن کی بچی کیسے رہیں گی نائلہ میں سمجھ رہا تھا تم میرے دل سے نکل گئی ہو مگر مجھے آج احساس ہو رہا ہے تم کبھی اس دل سے نکلی ہی نہیں تم اس دل کے ایک کونے میں قید تھی اگر آج تم ہوتی تو ہم سب خوش

ہوتے اور شاید میں اپنی بیٹی سے بھی دور نہ ہوا ہوتا....." وہ چھت کو دیکھتے نائلہ سے دل میں مخاطب تھے' آنسوں اب بھی نکل رہے تھے......."" مجھے معاف کر دینا نائلہ میں خدیجہ کی خوبصورتی میں اس قدر اندھا ہوتا چلا گیا کہ. مجھے یہ تک بھول گیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور وہ میری محبت کیلئے ترستی ہو گی....' انہوں نے آنکھیں بند کر لی تھی...."نائلہ کیا المیرا مجھے معاف کر دے گی؟؟ میں کیسے اس کی پاس واپس جاؤں؟؟ اس کو اپنے سینے سے لگاؤں؟؟ میں نے تو کبھی اپنی بیٹی سے پیار سے بات بھی نہیں کی' دو گھڑی اس کے پاس بیٹھ کر اس سے حال نہیں پوچھا' کبھی اس کی کوئی بات نہیں سنی' کبھی اسے اپنے سینے سے نہیں لگایا...."آنسوں بند پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکل رہے تھے....انہوں نے آنکھیں کھولی تھی...المیرا کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا...."مجھے معاف کر دینا میری بچی....' وہ ٹیک چھوڑ کر بیٹھے تھے....اپنی آنکھوں کو رگڑ کر آنسوں صاف کیے تھے اور ایک بار پھر ٹیک لگا کر المیرا کے روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگے....'اس بند دروازے سے اندر جائے تو المیرا بیڈ پر کمبل اوڑھے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی...پیروں کو کھڑا کیے ہاتھوں میں اپنی ماں کی تصویروں کے ایلبم کو

گھٹنوں پر رکھے تصویروں کو دیکھ رہی تھی...وہ بالکل اپنی ماں جیسی تھی...ایک تصویر پر وہ رکی... جس میں خان اور نائلہ دونوں ایک ساتھ کھڑے تھے....المیرا ایک ساتھ نے تصویر پر ہاتھ پھیرا...وہ دونوں کتنے خوبصورت لگ رہے تھے اس تصویر میں.... "ماما آپ کو پتا ہے اگلے ہفتے یعنی جمعہ والے دن میری انگیجمنٹ ہے یوشع کے ساتھ اور میں بہت خوش ہو' ماما سب کچھ ہوتے ہوئے بھی صرف ایک چیز کی کمی ہوتی ہے اور وہ کمی آپ ہے' اور بابا...' وہ تو یہاں ہوتے ہوئے بھی یہاں نہیں ہوتے' بابا کا ہونا یا نا ہونا ایک جیسا ہوتا ہے' ماما... ' بابا نے مجھے کبھی پیار نہیں کیا' کبھی شفقت بھرا ہاتھ میرے سر پر نہیں رکھا' کبھی مجھے اپنے سینے سے نہیں لگایا' مگر میں کبھی ان سے نفرت نہیں کر سکی' مگر اب میں بھی ناراض ہو گئی ہو ان سے' میں ناراض ہو گئی ہو بابا سے...ایک آنسو ٹوٹ کر تصویر پر گرا تھا...." انہوں نے کبھی میرے آنسوں صاف نہیں کیے....' اس نے خود ہی بے دردی سے اپنے آنسوں کو رگڑ ڈالا تھا...." مس یو آلوٹ ماما' مس یو....' اس نے ایلبم کو اپنے سینے سے لگایا..... پاس رکھا موبائل رنگ ہوا....اس نے بھیگی پلکوں سے نمبر دیکھا....کال یس کر کے موبائل کان سے لگایا..." مینی مینی ہیپی

کونگریٹس جان یوشع' یار اگر میں سچ بتاؤں تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ تمھارے بابا مان گۓ ہیں' دادی کی کال آئی تھی ڈیڈ کے پاس' انہوں نے بتایا کہ اگلے جمعہ ہماری انگیجمنٹ ہے.... 'تم کچھ بول کیوں نہیں رہی...." "آپ بولنے کا موقعہ دے گے تو بولو گی.... مبارک ہو آپ کو بھی" اس نے آواز کو ہموار بنانے کی کوشش کی تھی مگر ہر بار کی طرح ناکام ہو گئی تھی...."مہرو تم رو رہی ہو..." ہر بار کی طرح آج بھی یوشع نے المیرا کی آواز سے اس کی حالت کا اندازہ لگا لیا تھا....

نہیں میں کیوں رو گی... 'جھوٹ... 'تم رو رہی ہو...المیرا کچھ پل کیل ئے خاموش ہو گئی.... دوسری طرف بھی خاموشی چھا گئی تھی.... صرف ایک دوسرے کی سانسوں کی آوازیں سن رہے تھے....."میں ماما سے باتیں کر رہی تھی.... 'نائلہ کی تصویر کو دیکھ کر کہا...ایلبم اب بھی کھلا ہوا تھا...." باتیں کرتے کرتے دل بھر گیا.... 'یوشع اب بھی چپ رہا.. 'شہری میں سچ کہہ رہی ہو...." 'جانتا ہو مہرو' مگر تمھیں تسلی دینے کیل ئے میرے پاس بھی الفاظ نہیں ہے' کیونکہ میری بھی ماما نہیں ہے' اور مجھے بھی جب اپنی ماما کی بہت یاد آتی ہے تو ان کی تصویروں سے باتیں کرتا ہو' دل بھر آتا ہے...."یوشع کا لہجہ بھی اداسی میں بدل گیا تھا...." ایم

سوسوری میں نے تمھیں بھی اداس کر دیا..." "تمھیں پتا ہے تمھارا سوری کہنا مجھے بالکل نہیں پسند.... اچھا اچھا ٹھیک ہے میں نے سوری واپس لیا.... یوشع مسکرایا.... گڈ اب ذرا جناب یہ بتائے شوپنگ پر کب لے کر جائے گے صرف ون ویک ہے ہماری انگیجمنٹ کو اور تیاری کافی ساری....." "میں آپ کا نوکر' ارے جب کہے گی جب لے جائے گے' آپ حکم کرے' ہم غلام بن جائے گے...." "بس بس اتنی تابعداری اچھی نہیں ہوتی.... 'المیرا کا موڈ بہتر ہو رہا تھا.... یوشع اس سے کال پہ ہنسی مزاق کر رہا تھا.... مزاحیہ چٹکلے سنا رہا تھا اور یوشع تو کہ وہ المیرا کو اداس چھوڑ کر خود روتے ہوئے کو ہنسا دیتا ہے تو کیسے ممکن ہے سکون سے رہ لے.. وہ تو پھر اس کی زندگی ہے.... وہ اپنی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے تھے......

****

لان میں پہنچ کر ان چاروں نے چنری کے کونوں کو چاروں طرف سے پکڑا تھا....
زینب اور جہانزیب آگے... علی اور حماد پیچھے تھے.... لان میں جمع سب کی نظریں
اس پری پیکر کی طرف اٹھی تھی.... کیمرہ مین المیرا کی ویڈیو بنا رہا تھا...یوشع دادی
کے ساتھ سٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھا باتیں کرنے میں مصروف تھا جب اس کی
نظر اس دشمن جاں پر پڑی جو اس وقت خوبصورتی کی زندہ مثال بنی ہوئی تھی....
چند پل کیلیے نظریں ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھی بے اختیار منہ سے ماشاءاللہ نکلا
تھا.... دادی نے بھی المیرا کی بلائیں اتاری تھی وہ قدم قدم چلتی اسٹیج تک آ رہی
تھی.... کچھ کی نظروں میں المیرا کیلیے ستائش تھی سوائے ماہی اور خدیجہ بیگم
کے.... کچھ کی نظروں میں حسد جلن.... کوئی خوش تھا تو کوئی ناخوش.... یوشع کی
نظریں تو ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.... اس سے پہلے کہاں اس نے المیرا کو
کبھی اتنا سجا سنورا دیکھا تھا.... وہ تو ہمیشہ سادگی میں ہی رہتی تھی.... ماہی کی نظر

یوشع پر پڑی دل میں المیرا کیلئے اور زیادہ نفرت پیدا ہو گئی... دل بجھا تھا....
یوشع صوفے سے اٹھا..... قدم قدم چلتا اسٹیج کی بنی سیڑھیوں تک آیا... اپنا ہاتھ
المیرا کی طرف بڑھایا.... المیرا نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا..... وہ مسکرایا...
المیرا نے دل میں نظر اتاری.... وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا..... بلیک
کلر اسکی گوری رنگت پہ خوب جچتا تھا وہ زیادہ تر بلیک کلر ہی استعمال کرتا تھا... بلیک
ہی بوٹ.... بالوں کو جیل سے سیٹ کیے.... ہاتھ میں برینڈڈ واچ.... وہ بے حد
خوبصورت لگ رہا تھا.... اوپر سے اس کی گہری براؤن آنکھیں اور اس کے دائیں
گال پہ پڑتا اس کا ڈمپل اس کی خوبصورتی کو اور چار چاند لگا دیتے تھے.... المیرا نے
بھی مسکراتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھا.... لان میں سیٹیوں
کی آوازیں گونجی تھی.... المیرا اسٹیج پر چڑھی.... اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ
گئی..... دادی نے نظریں اتاری تھی.... کچھ پل بعد منگنی کا شور اٹھا تھا.... یوشع
ایکسکیوز کرتا اسٹیج سے نیچے اترا تھا.... حماد کی نظریں یوشع پر تھی جو ماہی کی طرف
بڑھ رہا تھا.... حماد جب سے یہاں آیا ہے اور جب سے اس نے ماہی کو دیکھا ہے
اسے ماہی کچھ عجیب سی لگی تھی.... حماد نے بہت بار ماہی کی نظریں یوشع کی طرف

اٹھتی دیکھی تھی کچھ حد تک تو وہ سمجھ بھی گیا تھا مگر مکمل طور پر شیور نہیں ہوا تھا.....یوشع ماہی کے قریب پہنچا....''چلو یار تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟؟ آؤ چلو....'' وہ ماہی کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگا تھا....یوشع پلیز...''اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا....یوشع نے حیرانگی سے اسے دیکھا.... آر یو اوکے؟؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں میں لاسٹ ویک سے تمہارا یہ روڈ بیہیو دیکھ رہا ہو' تمھارے بڑی کی انگیجمنٹ ہے اور تم ذرا بھی مجھے خوش نہیں لگ رہی....''جلدی خیال نہیں آ گیا اوکے' تو پھر بتاؤ ایسا کیا ہوا.... تمہیں میری خوشی کا'' اس نے طنزیہ لہجے میں کہا ہے؟؟ جو تم خوش نہیں ہو.... بیکوز اٹس سچ آ پلیزنٹ ڈے آف مائی لائف اور اس دن تم اداس ہو یہ مجھے گوارا نہیں' جلدی بتاؤ دیکھو سب بلا رہے ہیں....یوشع نے سٹیج کی طرف دیکھا جہاں سب اسے بلا رہے تھے...اس کے منتظر تھے.... حماد مشکوک نظروں سے ماہی کو دیکھ رہا تھا.... یار بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ چلو...''اس نے ایک بار پھر اس کی کلائی پکڑی.... وہ مڑا تھا....اس نے قدم آگے بڑھائے تھے....آئی لو یو آلوٹ....''یوشع کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے تھے....آنکھوں میں حیرت ابھری تھی.... مگر پھر وہ مسکرا کر پلٹا....مزاق اچھا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کر لیتی ہو ماہی' کب سے سیکھا؟؟" آئی رئیلی وانٹ ٹو یو" لوک ماہی' انف' اگر تو یہ تمھارا واقعی کوئی مزاق ہے تو اس ٹائم مجھے تمھارا یہ مزاق بالکل پسند نہیں آیا' آئندہ مجھ سے اس قسم کے گھٹیا قسم کے مزاق مت کرنا...." آئی رئیلی سپینڈ مائی ہول لائف ویدیو' آئی رئیلی لو یو' اٹس آر ئیل نوٹ آفن..." یوشع نے گہری سانس خارج کی.... یوشع کا دل کیا اس کے منہ پر رکھ کر دے مگر ضبط کر گیا...." اوکے ماہین عمران لسن' وی آر جسٹ آ بیسٹ فرینڈز نتھنگ ایلز' یو نو ویری ویل ٹوڈے از مائی انگیجمنٹ ویدالمیرا خان' آئی رئیلی لو ہر' یوشع یوسفزئی کی لائف میں نہ المیرا سے پہلے کوئی تھا نہ اس کے بعد کوئی ہو گا' میرا پہلا اور آخری عشق ہے وہ' ہم دوست تھے' ہیں اور رہے گے' اس سے زیادہ کی مجھ سے امید مت رکھنا' اب اگر تم نے آنا ہے تو آؤ ورنہ کھڑی رہو' کیونکہ تمھارے ہونے یا نہ ہونے سے نہ ہی یوشع ہو سفزئی کہ انگیجمنٹ رکے گی اور نہ ہی شادی' میری شادی صرف المیرا سے ہو گی ہر حال میں' پھر چاہے کوئی خوش ہو یا نہ ہو' یو آر ویری ڈس آپو آئینڈ ٹو می...." وہ مڑا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا سٹیج کی طرف بڑھ گیا تھا... وہ وہیں بجھے دل نم آنکھوں سے کھڑی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی...اس

نے تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا...اسے تو لگا تھا کہ یوشع اس کے جزبات کی قدر کرے گا مگر وہ تو بے حس بن گیا.....اس نے اس کے جزبات کی بالکل قدر نہیں کی.....اس کی محبت کو دو کوڑی کا بنا کر رکھ دیا..

اسے تو بس اپنی خوشیاں اپنی محبت نظر آرہی ہے....اس کی محبت محبت.... میری محبت کچھ نہیں....ایوریتھنگ از آل رائٹ..." علی نے پوچھا...سب کی ہی نظریں یوشع پر تھی.... یہاااایوریتھنگ از پرفیکٹلی...." یوشع نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کیا تھا....دادی نے یوشع کے ہاتھوں میں رنگ دی....نیو ڈیزائن کی نیو رنگ بنوائی گئی تھی....یوشع نے المیرا کو اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی.....دور کھڑی ماہی نے سختی سے آنکھیں میچی تھی.....اس سے یہاں کھڑا ہونا دوبھر ہورہا تھا....وہ یہاں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی....المیرا یوشع کو رنگ پہنانے لگی تھی جب ایک نظر سٹیج پر کھڑے سب لوگوں پر ڈالی.... نظریں خان پر جا کہ ٹھر گئی جو اسٹیج پر ہی یوسف صاحب کے ساتھ کھڑے تھے....خان بھی المیرا کو ہی دیکھ رہے تھے..... چلو بیٹا رنگ پہناؤ دیر ہورہی ہے.....دادی نے کہا....اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا.... مگر اس کی نظریں اب بھی خان پر جمی

تھی...المیرا کے ساتھ کھڑے جہانزیب نے المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا....المیرا نے نظریں جھکائی.... جہانزیب کو دیکھ کر زخمی سا مسکرائی.... خان قدم آگے بڑھانے لگے تھے.... مگر رک گ ئے....المیرا رنگ پہنا چکی تھی....ایک بار پھر تالیوں سیٹیوں کی آوازیں گونجی تھی..... خان کا دل کٹا تھا... کیا وہ واقعی اتنا دور ہو گئی ہے مجھ سے کہ ایک دفعہ بھی مجھے پکار نہ سکی......"انہوں نے دل میں سوچا تھا....اس نے آج انگیجمنٹ کر لی تھی باپ سے سر پر ہاتھ رکھوائے بغیر باپ کی دعائیں لیے بغیر' دل تڑپ اٹھا تھا....(انکل وقت کے رہتے اس کو اپنے سینے سے لگا لے کہیں ایسا نہ ہو وقت ہاتھوں سے نکل جائے...)"یوشع کی کہی بات کانوں واقعی وقت میرے ہاتھوں سے نکل گیا ہے....وہ سب ایک میں گونجی.... کیا دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھے.... خدیجہ منہ بناتے اسٹیج سے اتری تھی....ماہی گھر کے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی.... آج کے فنکشن میں ان کے بزنس پارٹنر بھی تھے....کچھ لڑکیاں کھڑی باتیں کر رہی تھی.... حسد بھری نظروں سے اس خوبصورت جوڑے کو دیکھ رہے تھے....جو ایک ساتھ کتنے پیارے اور خوبصورت لگ رہے ہیں.... واہ بھئی کیا قسمت پائی ہے المیرا خان

نے......کب کس کی کھل جائے کیا پتا چلتا ہے.... مینیو کھول دیا گیا تھا.... سب کھانے میں مصروف ہو گئے تھے....اور جنموں کے بھوکے علی 'حماد اور جہانزیب کھانے پہ ٹوٹے ہوئے تھے اور وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تھے....المیرا نظریں جھکائے بیٹھی تھی...جب یوشع نے اس کا مومی ہاتھ اپنی گرفت میں لیا.... اس نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا....آج وہ جتنا اپنی قسمت پر رشک کرتی اتنا کم مائی لو....'' وہ تھا....اسے اس کی محبت اس کا عشق مل گیا تھا....ایم آلویز ویدیو مسکرائی...وہ بھی مسکرایا....وہ تینوں ا سٹیج پر چڑھے تھے....اوئے ہوئے لو برڈز' رومانس چل رہا ہے ہاں 'حماد نے کہا.....اور تم سب آگئے کباب میں ہڈی 'میرے رومانس کے دشمن....'یوشع نے بھی بنا کسی لحاظ سے کہا کسی کی بھی پرواہ کئے بغیر..... حماد نے منہ بنایا.... وہ دونوں ہنسے تھے.... شہری اپ نے آج کسی کو سرپرائز دینا تھا بھول گئے کیا...'' جان یوشع میں بھول سکتا ہو کیا؟؟'' اوئے کیسا سرپرائز ہمیں بھی بتاؤ؟؟؟ علی نے بے تابی سے پوچھا....ابھی پتا چل جائے گا....''یوشع یہ کہتا صوفے سے اٹھا....مائیک اپنے ہاتھ میں لیا....لیڈیز اینڈ جینٹل مین...''سب نے اسٹیج کی طرف دیکھا....سب سے پہلے تو

میں آپ سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہو کہ آج آپ سب یہاں آئے ہمارے لیۓ وقت نکالا' اتنی بیسٹ ویشز کیلیۓ جو آپ سب سے ملی' تھینک یو سو مچ فور ایوری تھنگ' مگر ان سب سے ہٹ کر آج میرے پاس دو خاص لوگوں کیلیۓ سرپرائز ہے اور اب آپ سب سوچ رہے ہونگے کہ وہ دو خاص لوگ کون ہے تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین وہ بھی ابھی آپ کو پتا چل جائے گا' اینڈ ایم شیور کہ جس کیلیۓ یہ سرپرائزر کھا گیا ہے انہیں تھوڑی دیر میں حیرت کے جھٹکے لگنے والے ہیں...." وہاں بیٹھے سب مسکرائے تھے.... زینب بھی کھانا کھاتے یوشع کی سن رہی تھی.... یوشع نے ایک نظر اپنے سب فیملی ممبرز پر ڈالی.... سب سے پہلے اپنے ڈیڈ پھر علی کے موم ڈیڈ اور اس کے بعد زینب کے موم ڈیڈ پر جو بیٹھے مسکرا رہے تھے.... المیرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی.... یوشع نے ایک نظر علی اور پھر زینب پر ڈالی.... وہ دونوں ہی بہت توجہ سے یوشع کو سن رہے تھے.... یوشع نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا.... آج یہاں میری انگیجمنٹ تو تھی ہی مگر میرے علاوہ ایک خوبصورت جوڑی اور ہے جس کی آج انگیجمنٹ ہے...." "یہ کس کی انگیجمنٹ کروانے لگا ہے اب..." علی نے کہا.... پتا چل جائے گا صبر رکھ" حماد

نے کہا.... سولیڈ یز اینڈ جینٹل مین وہ خوبصورت جوڑی جسکی آج انگیجمنٹ ہے وہ کوئی اور نہیں 'میرا جگری یار میرا آدھا دل' آدھا گردہ 'علی عمران ہے....." علی کی طرف نگاہیں گھما کر کہا.... لان میں بیٹھے سب ہی نفوس نے قہقہہ لگایا تھا....

اور میری پیاری چھوٹی بہن زینب سیال...." وہ جو وہاں بیٹھی رائس سے لطف اندوز ہو رہی تھی پہلے علی اور پھر اپنے نام پر چاول حلق میں اٹکے تھے اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا.... حیرت سے یوشع کو دیکھا اور اس کی بعد اپنے ماں باپ کو کہ ان کا کیاری ایکشن ہے مگر وہ تو پر سکون بیٹھے ہیں..... لان میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی..... علی اب بھی حیرانگی کی کیفیت میں کھڑا تھا منہ کھل گیا تھا.... حماد نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اس کا منہ بند کیا تھا...بند کر لے بھائی نہیں تو مکھیاں مچھر سب گھس جائے گے..." اس نے بھی فٹ منہ بند کیا تھا.... اگلے ہی پل وہ خوشی کے مارے پاگل ہوا تھا.... یوشع کو زور سے خود میں بھینچا تھا..... یار تو کتنا اچھا ہے...." ابے اوئے چھوڑ میری نازک ہڈیاں....." وہاں بیٹھے سب لوگ مسکرا رہے تھے...زینب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی.... علی دور ہٹا.... زینب نے اپنے باپ کو دیکھا وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ

کھڑے ہوئے تھے.... اس کے دل کی ڈھڑکنیں بڑھ گئی تھی یا شاید ڈر رہی تھی.... وہ بس اپنے باپ کے جواب کی منتظر تھی..... انکل آنٹی 'تو کیا آپ کو اپنی شہزادی جیسی گڑیا کیلئے (علی کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا) میرا یہ پاگل سا بندر دوست آپ کو اپنے داماد کی شکل میں منظور ہے....." سیال صاحب نے علی کو دیکھا.... جو کھڑا مسکرا رہا تھا.... کیا انکل 'اب اتنا بھی کیا سوچنا' ہاں کہہ دے اور ویسے بھی آپ کو پتا تو ہے یہ ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں' کم اون انکل سے یس.... یار خرچہ بچے گا..... اور ویسے بھی یہ سب پہلے سے طے تھا...." وہاں بیٹھے سب یوشع کی باتوں پر مسکرا رہے تھے.... زینب کا منہ کھلا تھا اتنا بڑا پلان اور اسے پتا بھی نہیں..... زینب نے غصے سے المیرا کو دیکھا جو کھڑی مسکراتی ہوئی زینب کو ہی دیکھ رہی تھی...... المیرا کی بچی تم تو بچو میرے ہاتھوں سے 'مجھے بتا نہیں سکتی تھی...." وہ دل میں المیرا کو کوس رہی تھی..... سیال صاحب نے تھمز اپ کا اشارہ کیا تھا.... وہاں بیٹھے سب نفوس نے تالیاں بجائی تھی.... یوشع نے زینب کو اسٹیج پر بلایا..... سیال صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے اپنے ساتھ لے کر اسٹیج کی طرف بڑھے تھے..... وہ خوشی اور

حیرانگی کی ملی جلی کیفیت سے سٹیج تک آئی تھی.....رنگ لائی گئی تھی......ان دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی....اور اس سب سین میں ماہین عمران خاموش تماشائی بنی یہ سب کاروائی ہوتی دیکھ رہی تھی....اس کے جان سے زیادہ عزیز اکلوتے بھائی کی انگیجمنٹ ہو رہی تھی اور وہ اداس بجھے دل کے ساتھ کھڑی تھی.....وہ کہتے ہیں نہ جب دل کی دنیا اداس ہو تو ہمیں اپنے آس پاس کے ماحول بھی کوئی غرض نہیں ہوتی.... ہمیں ہمارا آس پاس کا ماحول بھی اداس لگتا ہے فقط ایک دل کے اداس ہونے سے.....اس کیلئے تو آج کا دن سب سے بڑا خوشی کا دن ہونا چاہیے تھا مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا....دل کی دنیا اداس تھی.....ویران تھی....یوشع کسی اور کا ہے.... سٹیج پر وہ سب ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھے....اور وہ اداس تھی....سب اپنی خوشی میں مگن تھے...اس کا خیال کسی نے نہیں کیا....فقط ایک دل کے اداس ہونے سے ہر شے میں اداسی ہے یار ہر جگہ تو ہم ساتھ ساتھ رہے ہیں تو آج کے موقعے پر میں تجھے پیچھے کیسے چھوڑ سکتا تھا.....'' تھینکس یار.....''علی نے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا تھا....وہ زینب کی طرف مڑا تھا.....ہلکا سا اس کے کان کے قریب جھکا

تھا..... سرپرائزانگیجمنٹ مبارک ہو جان علی....."وہ شرمائی تھی.... خوشیاں ہی خوشیاں تھی.... کچھ دیر بعد وہ سب اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے تھے....... ***

علی اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا تھا.... جب اس نے موبائل اٹھا کر کال ملائی تھی... زینب بھی اپنے کمرے میں بیڈ پر منہ تک کمبل تانے لیٹی تھی.... جب اس کا موبائل رنگ ہوا... کمبل میں سے منہ باہر نکالا...اس کے گال اور ناک لال ہو رہی تھی... کال اسکرین کو دیکھا..... مائی لائف لائن لکھا تھا... کال ریسیو کر کے کان سے لگا یا سلام کیا..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا...."تمھیں المیرا نے شوپنگ کیلئے بلا یا تھا؟؟ اور تم کیوں نہیں آئی؟؟ ہاں 'بلایا تھا..." اس نے آرام سے کہا تھا... علی ایک ہی دم اٹھ کر بیٹھا تھا..... زینب.... 'جی.... 'تمھاری طبیعت نہیں ٹھیک' اس نے اس کی آواز سے پہچانا تھا.... ہمم 'بس اتنا سا جواب.... علی نے دو انگلیوں سے اپنا ماتھا مسلا تھا.... کیا ہوا ہے؟؟؟ فیور.... 'ڈاکٹر

کے گئی تھی 'میڈیسن لی ہے....'' وہ ایک ہی دم پریشان سا ہوا تھا.... وہ مسکرائی '
جی ابھی لے کر ہی لیٹی تھی... 'صبح سے ہی طبیعت اپ سیٹ ہے 'بس اسی وجہ
سے نہیں آئی تھی میں... 'اب کچھ بہتر ہو...'' خاموشی چھا گئی تھی.... کچھ پل بعد
وہ بولا.... زینب... اس نے ایک بار پھر اسے پکارا تھا.... جی.... 'تم سچ میں ٹھیک ہو
نہ.... 'وہ زیادہ پریشان لگ رہا تھا.... جی میں ٹھیک ہو....'' میں آجاؤ' اگر کہو
تو.... ''علی میں سچ میں اب ٹھیک ہو' اور آپ آکر کیا کرے گے...'' تمھاری
کیئر.... 'انکل آنٹی سے ملاقات... ٹھینک یو... ایم فائن.... اور کوئی ضرورت نہیں
آنے کی....'' وہ مسکرایا.... اوکے پھر تم آرام کرو' کل آفس بھی آنے کی
ضرورت نہیں ہے' آرام کرنا بس....'' اوکے اگر طبیعت ٹھیک ہوئی تو آجاؤ گی'
ورنہ پھر آپکا دل کیسے لگے گا...'' اب کی بار علی پھر مسکرایا تھا... لگ جائے گا' مگر
مجھے اپنے دل سے زیادہ اس وقت تمھاری فکر ہے... تم ٹھیک
ہو جاؤ.... 'اوکے..... اور کچھ.... نہیں اب بس تم آرام کرو' اور سنو اگر زیادہ
طبیعت خراب ہو جائے تو ایک مس کال ہی مار دینا میں آجاؤ گا.... اللہ حافظ... ٹیک
کیئر.... اللہ حافظ...... زینب نے مسکراتے ہوئے موبائل سائڈ میں رکھا تھا... علی

کو سوچتے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کرلی.... ********المیرا یوشع کے ساتھ پارک میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی......جب تھک ہار کر وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھے تھے.....المیرا نے اس کی کندھے پر سر رکھا تھا....وہ اس کے قریب نہیں آتی تھی.... مگر اب آنے لگی تھی...شاید ایک رشتہ ان کے درمیان بندھنے جارہا تھا اس وجہ سے.... یا اپنے دل کی اداسی کو دور کرنے کیل ئے....اس کا یوشع کے ساتھ اچھا ٹائم سپینڈ ہو جاتا تھا...وہ جب بھی اداس ہوتی اس کے اداس موڈ کو خوشیوں میں وہی تو بدلتا تھا...ایک یوشع یا پھر علی..... اور ان دنوں میں یوشع بھی اسے زیادہ اکیلا نہیں چھوڑتا تھا زیادہ سے زیادہ ٹائم اس کی ساتھ سپینڈ کرتا تھا تاکہ اسے اپنی ماما کی یاد نہ آئے وہ خوش رہے... کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے 'المیرا بھلے ہی کچھ نہ بتائے مگر وہ اس کے فیس سے ہی اس کے موڈ کا اندازہ لگا لیتا تھا....."المیرا' آر یو اوکے ؟؟" ہممم 'شہری آپ کبھی مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائے گے 'ہمیشہ میرا ساتھ دے گے نہ..." المیرا' کیا ہو گیا ہے تمھیں 'کیوں ایسی بات کر رہی ہو؟؟ میں کیوں تمھیں چھوڑ کر کہیں جاؤ گا...." پتا نہیں کیوں "بس ایک عجیب سا ڈر لگا رہتا ہے 'کہ میں کبھی کہیں کسی

موڑ پر آپ کو نہ کھو دوں..." "میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی..." "تو کیا میں تمھارے بغیر رہ لوں گا؟؟" "کبھی نہیں یار' یاد رکھنا' جب تک مہرو ہے' تب تک یوشع ہے...' جس دن مہرو بھی نہ رہی تو اس دن شہری بھی نہیں رہے گا...." المیرا نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا.... 'اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے...' تمھاری سوچ سے بھی زیادہ' جہاں تمھاری سوچ ختم ہوتی ہو گی وہاں سے یوشع یوسفزئی کی محبت شروع ہوتی ہے....اور سنو مہرو.....میں بھی ڈرتا ہوں اس وقت سے....جب مجھے تمہاری جدائی میں قرار آ جائے.... کیا مطلب .. ؟المیرا نے ناسمجھی سے کہا....مطلب یہ کہ محبت اور صبر دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں....جو لوگ محبت کرتے ہیں....وہ کبھی بھی جدائی میں صبر نہیں کر سکتے.....قرار نہیں آ سکتا ان کو یہ سوچ کر کہ میرا محبوب....مصروف ہو گا،مجبور ہو گا....مجھ سے بات نہیں کر سکتا.....مجھ سے مل نہیں سکتا....مجھ سے رابطہ نہیں کر پا رہاتو کوئی تو وجہ ہو

گی.....المیرا بہت غور سے اسکی بات سن رہی تھی....وہ کہہ رہا تھا

کہ....محبت کرنے والوں کو تو اپنا محبوب ہر لمحہ

چاہیے ہوتا ہے..کسی مجبوری.....کسی مصروفیت کو

نہیں مانتا...یہ محبت ہے....اور جس دن محبت میں صبر

آ جائے....سمجھو.....محبت میں کمی آنے لگی

ہے.....محبت اب بس عادت رہ گئی ہے....محبت میں

جنون ختم.....تو محبت ختم.....یوشع کی بات سنتے سنتے

اس کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی....اسی لئے آج میں بھی کہتا

ہوں.....کہ مجھے بھی ڈر لگتا ہے......اس وقت سے جب

تم مجھ سے دور نہ ہو جاؤں' ڈر لگتا ہے اس وقت سے جب مجھے تمہاری

نے ہلکے سے اثبات جدائی میں قرار آنے لگے..المیرا

میں سر ہلا دیا.....میں تم سے دوری پہ چڑتا ہوں.....لڑتا

ہوں تم سے.....تم سے غصہ بھی کرتا ہوں...تو یہ میرا غصہ نہیں

ہے.....بلکہ یہ بے انتہا محبت ہے میری تم سے....اور تم

مجھ سے خفا ہو جاتی ہو کہ....میں تمہیں سمجھتا نہیں...جبکہ حقیقت یہ نہیں ہے....حقیقت بس اتنی ہے کہ.....میں تم سے بے انتہا محبت....کرتا ہوں.... تبھی تمہیں اپنے ہونے کا بار بار احساس دلاتا ہوں، اپنا حق جتاتا ہوں کہ مجھے تمہارا وقت،،، تمہارا پیار،،،، اور تمہاری توجہ چاہیے،،،، اور تم سمجھتی ہو میں تم سے بلاوجہ لڑتا ہوں،،، جھگڑتا ہوں،، جب کہ ایسا کچھ نہیں ہے المیرا جس دن میں تمھیں ڈانٹ بھی دو نہ تو وہ دن بہت برا ہوتا ہے...میں سارا دن بے چین رہتا ہوں...مجھے قرار نہیں ملتا.... اور جس دن میں نے خاموشی اختیار کرلی، اس دن سمجھ جانا اب تم بھی وہ اہمیت کھو چکی ہو۔ تب مجھے کوئی فرق نہیں پڑیگا کہ تم مجھے یاد کرتی ہو یا بھول چکی ہو۔ تب وہ خاموشی سب کچھ ختم کردیگی۔ کوئی محبت کرے تو اسکی قدر کرنا سیکھو المیرا...ورنہ جس کے لئے ٹھکراؤ گے، وہ مخلص نہ نکلا، تو بہت پچھتاوا ہو گا اپنے قیمتی شخص کے کھونے کا۔ اس لئے اگر کوئی آپ سے مخلص ہے تو اسکی قدر کرنا سیکھو۔ زندگی بار بار موقع نہیں دیتی مخلص لوگوں سے ملوانے کا...اور بس ایک گلہ ہے تم سے...."یوشع نے اس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھا.... تم کبھی اپنی محبت

کا اظہار نہیں کرتی.... "اس نے نظریں جھکائی تھی.... مجھے ڈر لگتا ہے.... "کس چیز کا ڈر' پتا نہیں ایسا لگتا ہے جس دن میں نے آپ سے اپنی محبت کا اظہار کیا اس دن میں آپ کو کھو دوں گی...' ایک اظہار کرنے سے کوئی کسی کو نہیں کھوتا..' پتا نہیں بس مجھے لگتا ہے..."" اور میں آپ کو کبھی کھونا نہیں چاہتی...." اور اب مجھے نہیں لگتا اس آخری بات کے بعد مجھے اظہار کرنے کی ضرورت پڑے

میں تم سے ایک دن ' گی....' یوشع مسکرایا..' تو پھر یاد رکھنا میں یوشع یوسفزئی ہو اظہار کروا کر رہوں گا.... وہ خاموش تھی...نہ کوئی جواب نہ کوئی مسکراہٹ...

دل بے چین...."یوشع نے ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھا...وہ مسکرایا...اس نے المیرا کا موڈ ٹھیک کرنا ہے پھر وہ چاہے کسی بھی طریقے سے کرے... کسی کے راز ہی کیوں نہ کھولنے پڑے..... کسی کو گنجا ہوتے ہی کیوں نہ دیکھنا پڑے... مہرو تمھیں پتا ہے علی اس وقت کہاں ہو گا...اس نے سر اوپر اٹھایا..."گھر ہو گے..." نہیں' چلو میں دیکھاتا ہو وہ کہاں ہے ؟؟؟! کہاں ؟؟! اٹھو چلو تو مووی دیکھاؤ گا رئیل....' وہ اٹھی تھی...اور وہ دونوں پارک سے نکل گۓ..... پورے راستے دونوں خاموش رہے تھے....یوشع نے سی سائڈ پر گاڑی پارک کی تھی... چلو

اترو...'وہ اتری تھی....یوشع نے اس کا ہاتھ تھاما تھا.... سمندر دیکھ کر دل خوش ہو گیا تھا..... یہاں کیا دیکھائے گے آپ...؟ چلو تو پتا چل جائے گا...وہ اسے لے کر چلتا جا رہا تھا.... ادھر بہت رش تھا...وہ سمندر کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح آج بھی بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی..... وہ چلتے چلتے رکے تھے..."وہ دیکھو سامنے اس سٹون پہ کون بیٹھا ہے..؟؟"المیرا نے سامنے اس سٹون کی طرف دیکھا جہاں یوشع نے اشارہ کیا تھا..... دو نفوس بیٹھے تھے دونوں کی پشت تھی...وہ سمجھ نہ پائی کون ہے ؟؟ مگر جب اس نے غور کیا تو اسے سمجھنے میں بالکل دیر نہ لگی کہ یہ علی کی پشت ہے 'مگر اس کی ساتھ وہ لڑکی جو ہے 'وہ کون ہے؟؟؟یوشع' بھائی کے ساتھ یہ کون لڑکی بیٹھی ہے..؟؟؟خود دیکھ لو"یوشع نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا...وہ آنکھیں چھوٹی کرتے آگے بڑھنے لگی تھی...یوشع بھی ساتھ ساتھ چل رہا تھا...بھائی'المیرا نے پکارا... علی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی...زینب بھی اسی کیفیت میں تھی...وہ ڈرتے ڈرتے پیچھے پلٹا...جہاں وہ کمر پر ہاتھ باندھے' آنکھیں چھوٹی کیے غصے سے علی کو گھور رہی تھی...تتتتت تم'اس کی پیچھے کھڑے یوشع کو چڑھا...زینب نے پلٹنے کی دیکھا جو وہاں کھڑا اسے زبان دکھا رہا تھا.... علی کو غصہ

ہمت نہیں کی تھی...یہ کس چڑیل کے ساتھ بیٹھے ہو؟؟ علی اور یوشع گلا پھاڑ کر ہنسے تھے..اور وہی زینب کو چڑیل نام پہ غصہ چڑھا تھا...پتھر سے اٹھ کر پلٹی... تمھیں میں کہا سے چڑیل لگتی ہو...' تم خود ہو گی چڑیل... جنگلی بلی...المیرا کی آنکھیں پھٹی...تت تم...یوشع المیرا کے قریب آیا... تمھاری ہونے والی بھابھی.... دیکھ لو اپنے بھائی کے کرتوت... تمھیں بتایا بھی نہیں ہے..اچھی ایڈوائزدے رہا ہو گنجا کر دو...اوا و یوشع کے بچے چپ کر..... کیوں جلتی پہ تیل کا کام کر رہا ہے...یوشع پھر ہنسا...المیرا غصے سے آگے بڑھنے لگی تھی... علی الٹے قدم چل رہا تھا...یار المیرا غصہ نہیں... تھوک دو غصہ.... یار میں بتاتا ہو نہ تمھیں کیوں تم اس بندر کی باتوں میں آرہی ہو.... وہ سن ہی کب رہی تھی؟؟ وہ تو علی کو مارنے پہ تلی ہوئی تھی..... یار بہنا' اپنے بھائی کو گنجا کرو گی شرم کرو کیوں اپنے معصوم بھائی پہ اتنا ظلم کر رہی ہو ''قسم سے یار پھر زینب مجھ سے شادی بھی نہیں کرے گی '' ہائے کون مجھ سے شادی کرے گا...'' آپ اور وہ بھی معصوم لاحولا...وہ رک گئی تھی.. علی بھی رک گیا..آپ نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی... مجھ سے...اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر رونی صورت بنائی... کب سے چل رہا ہے یہ

سب' زینب کو گھورا..... تم نے بھی مجھے نہیں بتایا..اور پھر خود کو میرا دوست کہتی ہو.... ایسے ہوتے ہیں دوست... علی المیرا کے قریب آیا..آپ' المیرا نے انگلی دکھائی... علی نے المیرا کے کان پکڑے... سوریییی اس کے کان کھینچے... افففف' چھوڑے...اچھا ناراض مت ہونا... تمھاری ناراضگی برداشت نہیں ہوتی....اور ویسے بھی تمھیں تو خوش ہونا چاہیے تمھاری بیسٹی ہی تمھاری بھابھی بن جائے گی....اس نے پھر علی کو گھورا تھا... کیوں یار تمھیں زینب' بھابھی کے روپ میں پسند نہیں کیا...' وہ تھوڑا سیریس ہوا تھا...اور اگر کہوں کہ نہیں دیکھا جو یوشع کے ساتھ پسند تو کیا چھوڑ دے گے.... علی نے زینب کیطرف کھڑی تھی...وہ کچھ بے چین ہوئی تھی...بتائے اب کیوں چپ ہو گئے... کون زیادہ عزیز ہے وہ یا میں.....' علی نے آنکھیں میچیں.... تم'' زینب کی آنکھوں میں نمی اتری.....یوشع مسکرا رہا تھا... علی نے آنکھیں کھولی تو وہ اب بھی غصے سے کھڑی اس کو گھور رہی تھی...اب کیا ہوا..؟؟ آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی...المیرا نے اس کی بازو پہ زور کا تھپڑ مارا تھا...اوئی...اس نے بازو سہلایا... علی عمران...اگر کبھی آپکی وجہ سے میری بیسٹی کی آنکھوں میں آنسوں آئے یا

آپ نے دوبارہ اسے چھوڑنے کی بات کی نہ تو یاد رکھنا انگلی اٹھائی' بہت برا حال کروگی'' مجھے زینب اپنی بھابھی کے روپ میں بہت پسند ہے...زینب کو دیکھ کر کہا...وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی.... علی سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکا...جو حکم میرے آقا...وہ دل سے مسکرائی...وہ سیدھا ہوا...ویسے ایک پل کو تو تم نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا...مجھے لگا میں سچ میں زینب کو کھودوں گا' تم دونوں مجھے بہت عزیز ہو' زینب کو دیکھا...المیرا تمھارا تو پتا نہیں مگر جب جب زینب کو دیکھتا ہو تم ہمیشہ یاد آتی ہو...اس میں تمھاری جھلک دیکھتی ہے'' تم دونوں کی حرکتیں بھی تو ایک جیسی ہے.....زینب کو علی سے کوئی گلا نہیں تھا کہ اس نے کیوں المیرا کا نام لیا'' یہ بات وہ پہلے دن سے جانتی ہے کہ المیرا علی کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے.....المیرا نے زینب کے پاس آکر اس کو ہگ کیا....اس کے گال کو چوما.....وہ دل سے خوش تھی...آج بھی یوشع نے اسکو خوش کر دیا تھا....زینب اور المیرا ایک دوسرے سے ہنسی مزاق کرتی آگے چل رہی تھی...اور وہ دونوں پیچھے... ٹھینک یو...علی نے کہا....یار ہے تو میرا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

****

ہر طرف گہما گہمی تھی... منگنی کی تیاریاں عروج پر تھی... صرف دو دن رہ گئے تھے انگیجمنٹ میں.... المیرا ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی.... دائیں ہاتھ میں کچھ سامان پکڑا ہوا تھا... وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تھی.... اسے کچھ عجیب لگا تھا یہاں... کچھ تو عجیب ہے... مگر کیا وہ سمجھ نہ پائی.... وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی... ابھی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ کسی نے پیچھے سے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا اس کے کان پہ پھونک ماری تھی.... المیرا نے اپنی آنکھوں پر رکھے ہاتھوں کو چھوا... چہرے پر مسکراہٹ آئی.... جہانزیب خان' المیرا نے کہا... اس نے بھی مسکراتے ہوئے آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا... المیرا پلٹی.... افففف اللہ جی' واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز.." المیرا نے جوش سے خوش ہوتے ہوئے کہا.... 'کیسا لگا میرا سرپرائز؟؟؟' المیرا کا چہرہ ایک دم بجھا تھا.... ساری ایکسائیٹمنٹ غائب

ہو گئی تھی... جہانزیب اس کو دیکھ کر پریشان ہوا.... "کیا ہوا؟ یار مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی کیا؟؟" المیرا نے ہاتھ میں پکڑا بیگ سیڑھیوں پر رکھا... خفگی سے چہرہ موڑ کر کھڑی ہو گئی.... جہانزیب مسکرایا.... "اوہو' سمجھ آ گئی' میری پیاری' شرارتی' کیوٹ سی بہن ناراض ہو گئی ہے...." جہانزیب نے پیچھے سے اسے کندھوں سے تھاما... "اچھا نہ یار میری طرف دیکھو.." "نہیں کرنی مجھے تم سے کوئی بات' تم جاؤ واپس دبئی..." چہرہ موڑے موڑے کہا.... "ہیلو میڈم' ناراض تو مجھے تم سے ہونا چاہیے اور ہو تم رہی ہو؟؟" ہے ے ے کیوں؟؟ تم کیوں ناراض ہو گے؟؟ وہ پلٹی تھی... "اب یہ بھی میں بتاؤ؟؟" جی بالکل' آپ ہی بتائے گے.... اس نے سینے پر بازو باندھے.... "تو سنو میڈم دو دن بعد تمھاری انگیجمنٹ ہے اور تم سے اتنا نہیں ہوا کہ مجھ ایک کال کر کے اپنی انگیجمنٹ کی خبر دے دو' اپنی زندگی کا اتنا بڑا دن' اتنی بڑی خوشی مجھ سے شیئر کر لو...." اب وہ اسے اپنی خفا نظر آنے لگا تھا..... وہ واقعی ٹھیک کہہ رہا تھا المیرا نے کال کر کے انگیجمنٹ کا نہیں بتایا تھا.... المیرا نے کان پکڑے.... سوری' جہانزیب نے منہ بناتے ہوئے المیرا کے ہاتھوں کو اس کے کانوں سے ہٹایا.... "مجھے پتا تھا کہ تم

ضرور آؤ گے' میں نہ بھی بتاؤ تب بھی آؤ گے' کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ المیرا خان کی زندگی کا اتنا بڑا خوشی کا دن ہو اور اس میں جہانزیب خان نہ ہو...."" باتیں بنانا کوئی تم سے سیکھے..."ہاہا' وہ تو شکر ہے ڈیڈ نے مجھے بتا دیا تھا اور میں اتنا خوش ہو کہ بتا نہیں سکتا یار' جیسے ہی مجھے پتا چلا میں نے تو آنے کی تیاری پکڑ لی تھی اور آج میں یہاں ہو' تمھارے سامنے..."تمھیں پتا ہے تم دو سال بعد پاکستان آئے ہو' تمھیں بڑی یاد آئی ہو گی میری..' المیرا نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا....وہ ایک خوبصورت انیس سالہ نوجوان تھا...دودھیار نگت' ہلکی شیو' سنہری بال' سنہری آنکھیں' حد سے زیادہ ہینڈسم جو اس وقت گرین دھاریوں والی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا' المیرا سے قد میں لمبا تھا...."تمھیں دبئی کی ہوا لگ گئی ہے یار تم بہت کیوٹ' بہت زیادہ ہینڈسم ہو گئے ہو..."المیرا نے اس کے گالوں کو کھینچا...."تمھارا بھائی شروع سے ہینڈسم ہے"ناک سے مکھی اڑائی.... "اپنے ہونے والے جیجا جی سے بھی زیادہ ہینڈسم ہو میں"شرارتی آنکھوں سے المیرا کو چڑانے والے انداز میں کہا....خوش فہمیاں ہے جہانزیب خان آپکی' یو شع سے زیادہ کوئی ہینڈسم نہیں ہے' وہ بیسٹ آف دا بیسٹ ہے' ہر لحاظ سے پرفیکٹ'

تم اسکے آگے کچھ نہیں ہو' وہ الگ بات ہے میں اسکی تعریف کبھی نہیں کرتی' مگر دل میں بہت صدقے واری جاتی ہو اور اس کا ڈمپل افففف جان لیتا ہے میری' سو جان قربان جاؤں اس کے ڈمپل پہ تو' اور تم' ہنہ آئے بڑے اپنے منہ میاں مٹھو..... "ہاہاہا' چڑی چڑی' جیلسی ہا.... "میں کیوں جیلیس ہو گی تم سے کبھی نہیں.... "المیرا خان کبھی کسی سے جیلیس نہیں ہوتی.... 'جی جی وہ تو پتا ہے' المیرا خان کو جہانزیب خان سے زیادہ بہتر کون جان سکتا ہے؟؟؟ "یوشع یوسفزئی.. فٹ جواب دیا گیا.... کیا واقعی؟؟' جہانزیب نے آبرو اچکائی.... جی بالکل' جب تم نہیں تھے تو وہی تھا' اور تم نے یوشع کو صرف تصویروں میں یا ویڈیو کال پہ دیکھا ہے' جب حقیقت میں ملو گے نہ تو فین ہو جاؤ گے اسکی پر سنیلیٹی کے...." ہاں جیسے تم ہو گئی ہو..." جی وہ بیچارا تو بس' ترس گئے ہے اس کے تو کان میرے منہ سے خود کی تعریف سننے کیل ئے..." تو میری بہنا اس کی تعریف کر دو' کہیں ایسا نہ ہو جس دن تم اسکی تعریف کرو' اسے اتنی بڑی خوشی برداشت نہ ہو اور وہ خوشی کے مارے دنیا سے کوچ کر جائے..." شرارتی آنکھوں سے کہا.. جہانزیب' مگر المیرا کو تپ چڑھ گئی تھی...." اگر دوبارہ تم نے کوئی الٹی سیدھی

بکواس کی نہ تو تمھارا منہ توڑ دوں گی.... "اچھا نہ کیوں غصہ کر رہی ہو "میں تو صرف مزاق کر رہا تھا...دو سال بعد ہم مل رہے ہیں اور اتنی دیر سے کھڑی بس باتیں کر رہی ہو' اتنا نہیں ہو رہا کہ ایک ہگ ہی کر دو اپنے چھوٹے بھائی کو...المیرا مسکرائی...جہانزیب کے سینے سے لگی.... کہنے کو تو جہانزیب چار سال چھوٹا ہے مگر فرض بالکل بڑے بھائیوں جیسے نبھاتا تھا....المیرا نے بھی اسے بڑا بنا رکھا تھا کہ تم بڑے ہو...جب نازا ٹھوانے ہوتے تو جہانزیب کو بڑا بنا دیا جاتا تھا اور جب اپنا غصہ اتارنا ہوتا تو وہ اس سے چھوٹا بن جاتا تھا اور پھر المیرا خوب اسکی دھلائی کرتی تھی کہ میں تم سے بڑی ہو 'تمھیں سدھارنا میرا کام ہے' جہانزیب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا.... سدا خوش رہنے کی دعا دی....وہ باہر لان کی طرف بڑھ رہے تھے.... "ویسے مجھے یوشع بھائی سے بڑی ہمدردی ہو رہی ہے بیچارا کیسے برداشت کرے گا تمھیں ساری زندگی' تم نے تو اسے گنجا کر کے رکھ دینا ہے' اس کی ہڈی پسلی توڑ دینی ہے...."میں صرف دھمکی دیتی ہو مگر آج تک مارا کسی کو پٹو نہیں ہے سوائے تمھارے' اور اگر تم نے بکواس بند نہ کی نہ تو مجھ سے گے....ہائے ئے ئے میں بیچارا...اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دہائی دی تھی...المیرا

مسکرائی...وہ لان میں آگ ئے تھے.... ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کو یوں ہی تنگ کرتے اپنی باتوں میں مگن ہو گ ئے تھے......*******اگلے دو دن کیسے گزرے..... کسی کو پتا ہی نہ چلا.... آج جمعہ کا دن تھا.... شام کی تقریب خان ولا میں ہونی تھی.... ہر طرف گہما گہمی تھی.... نماز جمعہ ادا کی گی ٔ اور اس کی بعد سب ہی اپنی تیاریوں میں مگن ہو گ ئے.... کچھ مہمان آگ ئے تھے... کچھ نے شام میں آنا تھا.... خان ولا میں تقریب کا سارا انتظام لان میں کیا گیا تھا.... سب کچھ علی اور جہانزیب نے اپنی مرضی سے کروایا تھا.... آخر کو اسکی اکلوتی بہن کی انگیجمنٹ ہے.... لان کی سجاوٹ انتہائی اعلی پائے کی کی گی ٔ تھی.... ایک طرف اسٹیج بنایا گیا تھا.... مہمانوں کیل ئے کرسیاں اور ٹیبلز لگائی گی ٔ تھی... پر ٹیبل پر مختلف رنگوں کے تازہ پھولوں کا بوکے رکھا تھا.... ایک طرف ساؤنڈ سسٹم کا بھی انتظام تھا.... جس میں دھیمے سر میں بجتے گانے ماحول پر ایک سحر ساطاری کر رہے تھے... زینب نے ٹخنوں تک آتے گلابی رنگ کا فراک پہن رکھا تھا.... لائٹ سے میک اپ میں ہلکی پھلکی جیولری پہنے' ہاتھوں میں گجرے پہنے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی..... اور اس وقت استقبالیہ پر کھڑی مہمانوں کا استقبال

کررہی تھی... جبھی دو لینڈ کروز آگے پیچھے آکر رکی...ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر علی بیٹھا تھا...اوراس کے ساتھ والی سیٹ پر یوشع....اوراس کے پیچھے والی سیٹ پران کا ایک اور جگری دوست حماد بیٹھا تھا.... جو یو ایس اے میں رہتا ہے....ان کی دوستی بزنس میٹنگ میں ہوئی تھی اوراب بھی حماد صرف یوشع کی انگیجمنٹ کی وجہ سے یہاں آیا تھا...دوسری گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر عمران صاحب بیٹھے تھے...ان کی ساتھ والی سیٹ پر یوسفزئی صاحب.... پیچھے کی سیٹ پر مسز عمران اوران کے ساتھ ماہی بیٹھی تھی.... زینب اور المیرا کی کزنیں پھولوں کی پتیاں نچھاور کرکے یوشع اور علی کی فیملی کا استقبال کررہی تھی.... مسز عمران نے زینب کے ماتھے کو چوما تھا...."ماشااللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے" پیچھے کھڑے علی نے آنکھ ونک کی.... زینب جھینپ گئی تھی.... تھینک یو آنٹی! اس نے نظریں جھکائی تھی....ماہی بھی خوشگوار موڈ کے ساتھ زینب سے ملی.... عمران اور یوسف صاحب نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی تھی.... وہ سب اندر کی طرف بڑھ گئے تھے.... جہانزیب بھی بلیک کرتا' وائٹ پجامہ پہنے ان سب کی پاس آیا....اووہوو' تو آپ ہے یوشع یوسفزئی.... وہ یوشع سے گلے ملا

تھا...."کیسے ہیں آپ؟؟"وہ آج یوشع سے مل رہا تھا.... وہ یوشع سے دور ہٹا..اس کے بعد باری باری علی اور حماد سے ملا...."یعنی جتنا المیرا سے آپ کے بارے میں سنا' یا جتنا بھی آپ کو ویڈیو کال پہ دیکھا' حقیقت میں آپ ان سب سے کئی زیادہ خوبصورت ہے' المیرا نے واقعی سچ کہا تھا...."یوشع نے آئبرو اچکائی....."یومین المیرا نے میری تعریف کی رائٹ...""جی یہی تو میں کہہ رہا ہوں...""ایمپو سیبل' آئی نیور کانٹ بلیواٹ کی المیرا خان یوشع یوسفزئی کی تعریف کرے' اٹس ایمپو سیبل..."یوشع مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا....ہاہاہا' اس نے بھی یہی کہا تھا کہ آپ کبھی اس بات کا یقین نہیں کرو گے' بٹ اٹس ٹرو....""اچھا کیا تعریفیں کی یہ بھی بتا دو سالے صاحب...."یوشع نے سینے پر بازو باندھے تھے....ہاہاہا' اس نے مجھ سے کہا تھا کہ جب میں آپ سے ملو گا تو آپکی پر سنیلیٹی کا فین ہو جاؤ گا....""یار کہہ دے کہ یہ جھوٹ ہے" یوشع کو یقین نہیں آرہا تھا....."نہیں جیجو' اٹس ٹرو...""اچھا چلو مان لیا' اور کیا کہا؟؟؟"میں نے کہا جیسے تم ہو گئی ہو ان کی فین..."اس نے کہا جی بالکل...."ہائے ہائے یوشع نے دل پر ہاتھ رکھا تھا......المیرا خان میری فین'

افففف "اور پتا ہے یہ بھی کہا کہ وہ آپ کے ڈمپل پر خوب جان دیتی ہے' وہ الگ بات ہے کہ وہ کبھی آپ کے منہ پر آپکی تعریف نہیں کرتی' اور یہ بھی کے آپ کے کان ترس گۓ ہیں' المیر اخان سے خود کی تعریف سننے کیل ئے....."

ہائے ئے ے سچ میں یار بہت بڑی ظالم ہے "اور پھر پتا ہے میں نے کیا کہا' کہ میری بہن اس کی تعریف کر دوں کہیں ایسا نہ ہو جس دن تم اسکی تعریف کرو' اس سے اتنی بڑی خوشی برداشت نہ ہو اور وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے"

جہانزیب نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی....ہائے ئے ے اللّٰہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا' یوشع نے ایک بار پھر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا.... یار کوچ کا تو پتا نہیں مگر میں نے بے ہوش ضرور ہو جانا ہے..... 'یوشع پیچھے کی طرف گرا تھا... پیچھے کھڑے علی اور حماد نے اسے پکڑ کر سیدھا کیا تھا...."ہوش کر بھائی ابھی تو انگیجمنٹ کرنی ہے...."حماد نے کہا... یوشع مسکرایا.....ہاں ہاں چلو چلو جلدی چلو.... وہ سب اندر کی طرف بڑھنے لگے تھے.... جب زینب نے ان کا پھر راستہ روکا...."اوئے ہیلو کہاں چلے تم سب پہلے ہمارا نیگ نکالو جانا...."ہے ے ے ے کونسا نیگ.....' جہانزیب نے کہا.....وہی جو ہم

سب لڑکیوں کا حق ہے..." آگ ئے فقیر مانگنے...." علی نے زینب سے کہا....
زینب نے گھوری سے نوازا.....یوشع پہلے ہمارا نیگ نکالو پھر اندر جاؤ..." زینب
نے غصے سے کہا....(یوشع اس وقت زینب کا بوس نہیں تھا وہ سب ایک فرینڈز
تھے.... بوس کولیگز تو وہ بس آفس کی حد تک ہوتے تھے...اس کے بعد ایک
دوسرے کے جگری یار بن جاتے تھے)یوشع ہنسا کتنے چاہیے تمھیں' کیونکہ
ہمارے یوشع کو تو اب بس اندر جانے کی جلدی ہے اور اپنی اس دشمن جاں کو
دیکھنے کی جس نے کل سے نہ کوئی بات کی اور نہ ہی اپنی شکل دکھائی......ایک
منٹ تم پیسے ابھی نہیں نکالو گے یوشع....." علی نے کہا...."اوئے جہانزیب' تو
کس کی سائڈ پہ ہے ان فقیروں کی یا ہماری..." زینب کے ساتھ ساتھ باقی لڑکیوں
کو بھی غصہ چڑھا.....ہاہاہا بھائی' آف کورس تمھارے ساتھ' بیکوز ایم آبوائے تو
حماد خاموش کھڑا بس ان کی سن رہا تھا کیونکہ وہ ان ' ....پھر آپکی ہی سائڈ پہ ہوا نہ
کو نہیں جانتا تھا....."یہ ہوئی نہ ہمارے بھائی کی بات...." علی نے جہانزیب کا
ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا....."اوکے لڑکیوں اب عزت دے کر بول رہا ہو
جس کے تم بالکل بھی قابل نہیں ہو' سو شرافت سے ہمارے اوپر پھول پھینکو

تاکہ ہم اندر جائے.....''یوشع علی کے قریب کھسکا....اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا.... سرگوشی نما کہا.....''بھائی کنڑول کر کیوں مار کھانے والے کام کر رہا ہے' بھول گیا کیا شادی تو نے زینب سے ہی کرنی ہے' سوچ پھر شادی کے بعد وہ تیرا کیا حال کرے گی' چن چن کر بدلے لے گی' ذرا چہرہ تو دیکھ اس کا لال بھبھوکا ہو گیا ہے' کہیں ایسا نہ ہو شادی کی پہلی رات ہی تمھیں سٹور وم میں سونا پڑے......''ساتھ میں کھڑے حماد اور جہانزیب نے بھی یوشع کی بات سن لی تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بھرپور قہقہہ لگایا....

زینب کو ان کے قہقہوں سے اور غصہ چڑھا.... علی نے تھوک نگلا....''بھائی تو کیوں مجھے ہر بار میرا فوچر دیکھا دیکھا کر ڈراتا رہتا ہے...'''''اور یار تو ڈر بھی تو جاتا ہے اسی ل ئے....''یوشع نے مزاق اڑایا....''یوشع میں آخری بار پوچھ رہی ہو تم پیسے دے رہے ہو یا نہیں' سوچ لو' کیونکہ اب اگر تم نے پندرہ ہزار روپے میرے ہاتھ پہ نہ رکھے تو میں المیرا کے پاس چلی جاؤ گی' کیونکہ یہ نیگ لینے کا پلان اسی کا تھا' اس نے ہی کہا تھا کہ نیگ لیے بغیر اندر مت آنے دینا' اس نے مجھے دس ہزار کا کہا تھا' مگر جو تمھارے دوست نے (علی کو خونخوار نظروں سے

گھورا) جو ہماری بے عزتی کی ہے نہ تو اب پندرہ ہزار دو گے نہ اس سے ایک روپیہ زیادہ اور نہ ہی اس سے ایک روپیہ کم...."" اللہ اللہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ المیرا نے یہ سب کرنے کو کہا تھا...." یوشع نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا بھئی یہ تو بن گیا شادی سے تھا.... حماد نے اس کا جیب میں گیا ہاتھ پکڑا تھا...."لو پہلے ہی......"جورو کا غلام....' جہانزیب نے جملہ پورا کیا تھا.... وہ تینوں پھر ہنسے تھے.... اب کی بار زینب اور باقی لڑکیاں بھی مسکرائی تھی......یوشع نے بے چارگی سے حماد کو دیکھا...."یار دینے دے پیسے 'کہیں ایسا نہ ہو جو فیوچر میں نے علی کو بتایا ہے 'وہ بعد میں میرا ان رہا ہو....."اور اب کی بار علی کی باری تھی ہنسنے کی.... وہ تالی بجا کر زور سے ہنسا تھا.... حماد نے اس کا ہاتھ چھوڑا.... یوشع نے شکر کرتے جیب سے پانچ ہزا کے دو نوٹ نکالے....."یہ لو....' ینب کی طرف بڑھائے..."ہمیں پورے پیسے چاہیے.... ایک منٹ یار پکڑو تو..." زینب نے پیسے اپنی مٹھی میں لیے.... یوشع نے جہانزیب اور حماد کو آنکھوں کا اشارہ کیا... علی کو سمجھ نہ آیا کس چیز کا اشارہ ہے..... وہ دونوں اپنے دانتوں کی نمائش کرتے علی کے پاس آئے.... علی کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہو رہی تھی....اس سے پہلے

دونوں نے علی کو اپنے شکنجے میں لیا تھا..... "ابے وہ ان کا ارادہ بھانپتا..... ان
اوئے' یہ کیا کر رہے ہو؟؟؟" حماد نے علی کے ہاتھوں کو پیچھے اس کی کمر پہ
باندھے تھے..... "ابے اوئے چھوڑو.... 'یوشع دانتوں کی نمائش کرتا علی کی
طرف بڑھا تھا.... جہانزیب موبائل نکال کر انکی ویڈیو بنانے لگا تھا.... "میرے
قریب بھی مت آیو' یوشع کے بچے....." ساتھ ساتھ وہ خود کو حماد کی گرفت
سے بھی چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا..... ہر بار کی طرح یوشع کا ایک ہی
جواب.... "میرے بچے نہیں ہے...." یہ کہتے یوشع نے علی کی جیب سے اس کا
وائلٹ نکالا تھا.... اس میں سے پانچ ہزار نکالے.... علی کے سامنے پانچ ہزار کا
نوٹ لہرایا.... "بیٹا بے عزتی تم نے کی ہے زینب کی تو' جو ٹیکس پانچ ہزار کا اوپر لگا
ہے نہ صرف تمھاری وجہ سے 'تو اسے پورا کرنا تمھاری ذمہ داری ہے...." علی
خونخوا نظروں سے یوشع کو گھور رہا تھا... جیسے بس ابھی کچا چبا جائے گا.... زینب 'علی
کی بے عزتی کا بدلا یوشع نے لے لیا تھا' جو وہ چاہ کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی.... اس
رہی تھی وہ ہو گیا تھا.... زینب نے علی کو زبان دکھائی..... یوشع نے دانتوں کی
نمائش کرتا اس کا وائلٹ اس کی جیب میں واپس رکھا..... جہانزیب چاروں

طرف گھوماتا ان کی ویڈیو بنا رہا تھا.... کبھی ان کی بناتا تو کبھی اپنی طرف کیمرا کر کے اپنی ویڈیو بناتا.... حماد نے علی کے ہاتھ چھوڑے....یوشع نے باقی کے پیسے زینب کے ہاتھ میں دیے...."یہ لو پیپی" "تھینک یو....وہ خوشدلی سے مسکرائی تھی....اس نے یوشع سے ہاتھ ملایا...یوشع نے بھی علی کو دانت دکھاتے زینب سے مصافحہ کیا تھا...علی ان دونوں کے ہاتھوں کو گھور رہا تھا...."خوش رہو ہمیشہ اس بندر کے ساتھ...."علی مسکرایا....(زینب یوشع کیلئے بالکل بہنوں جیسی تھی....اس کی اپنی تو کوئی بہن نہیں تھی....ماہی اس کی ایک اچھی دوست تھی.... بہن بھائیوں والا رشتہ ان کے درمیان کبھی قائم ہی نہیں ہوا....المیرا اس کا عشق ایک زینب ہی تو تھی جو یوشع کو بہنوں کی طرح عزیز ہے اور بس اب صرف تھی....اسی طرح پھر زینب بھی یوشع کو کبھی بھائی تو کبھی یوشع کہہ کر پکارتی)

"اب اگر تمھارے پیسے پورے ہو گئے ہیں تو ہمارے اوپر پھول پھینکو پھول تا کہ ہم اندر جائے" زینب نے ایک لڑکی سے پھولوں سے بھری پلیٹ اپنے ہاتھ میں لی.... علی کی طرف بڑھی...اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا...پلیٹ علی کے سر کے اوپر کی اور پلیٹ الٹا دی...."یہ لو ہو گئی پھولوں کی بارش" زینب نے ایک ایک لفظ

دانت پیس کر کہا..... علی کھڑا دانت نکال رہا تھا..... وہ سب ہنستے مسکراتے اندر بڑھ گئے تھے.... المیرا اپنے کمرے میں بیڈ پر اکیلی بیٹھی تھی..... آج اس کا دل خوشی سے بھرپور تھا اور اداس بھی..... آج اسے اپنی ماں کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی.... جب ہی زینب اور جہانزیب دونوں المیرا کے روم میں داخل ہوئے تھے..... ماشاءاللہ آج تو میری بہن بہت خوبصورت لگ رہی ہے..... "جہانزیب نے دل سے تعریف کی تھی المیرا کی آنکھوں میں آنسوں تھے.... وہ اس وقت ٹخنوں تک آتی گھیر دار میکسی میں ملبوس تھی.... اس نے اپنے لمبے کمر تک آتے بالوں کو نیچے سے کرل کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا..... لائٹ میک اپ.... ہلکی سی جیولری.... ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ مکمل حسن کا پیکر بنی ہوئی تھی.... علی بھی روم میں داخل ہوا تھا.... اس نے بلیک پینٹ پہ بلیک شرٹ ڈالی ہوئی تھی.... بلیک جوگرز.... بالوں کو جیل سے سیٹ کیے.... ہاتھ میں برینڈڈ واچ.... وہ اس سب میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا.... جہانزیب المیرا کے پاس آیا.... واٹ ہیپنڈ 'یہ آنسوں کیوں؟؟؟ زینب اور علی بھی المیرا کے قریب آئے.... المیرا بیڈ سے اٹھی تھی.... "یار کیا ہوا' یہ خوشی

کے موقع پر آنسوں کیوں ؟؟؟"المیرا جہانزیب کے سینے سے لگی تھی....
جہانزیب نے بھی اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیا تھا...اس کے سر پر بوسہ دیا....ماما کی یاد آرہی ہے کیا؟؟"المیرا نے اثبات میں سر ہلایا...."یار میں نے رونے لگ جانا ہے..."علی نے رونی صورت بنا کر کہا....المیرا کو علی کی شکل بھی دیکھ کر ہنسی آئی.... علی بھی مسکرایا.... علی قدم قدم چلتا المیرا کے پاس آیا....اس کے ماتھے کو چوما..."اب اگر ایک بھی آنسوں تمھاری آنکھوں میں آیا نہ تو میں نے یوشع کو بلا لینا ہے 'پھر وہ تمھیں چپ کروائے گا...."زینب کو یہی عادت تو اچھی لگتی ہے علی کی وہ سب کا خیال رکھتا ہے 'ہنسی 'مزاق 'اپنی جگہ مگر علی زینب کی جان ہے 'اس کی محبت ہے.... حماد بھی روم میں داخل ہوا تھا.... زینب نے بیڈ پر رکھی لال چنری کو اٹھایا.... علی نے المیرا اور حماد کا تعارف کروایا.... وہ چاروں المیرا کو لے کر روم سے نکلے تھے.....______

میں پہنچ کران چاروں نے چنری کے کونوں کو چاروں طرف سے پکڑا تھا....

زینب اور جہانزیب آگے... علی اور حماد پیچھے تھے.... لان میں جمع سب کی نظریں اس پری پیکر کی طرف اٹھی تھی.... کیمرہ مین المیرا کی ویڈیو بنا رہا تھا... یوشع دادی کے ساتھ سٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھا باتیں کرنے میں مصروف تھا جب اس کی نظر اس دشمن جاں پر پڑی جو اس وقت خوبصورتی کی زندہ مثال بنی ہوئی تھی.... چند پل کیلئے نظریں ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھی بے اختیار منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا.... دادی نے بھی المیرا کی بلائیں اتاری تھی وہ قدم قدم چلتی اسٹیج تک آ رہی تھی.... کچھ کی نظروں میں المیرا کیلئے ستائش تھی سوائے ماہی اور خدیجہ بیگم کے.... کچھ کی نظروں میں حسد جلن.... کوئی خوش تھا تو کوئی ناخوش.... یوشع کی نظریں تو ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.... اس سے پہلے کہاں اس نے المیرا کو رہتی تھی.... ماہی کی نظر کبھی اتنا سجا سنورا دیکھا تھا.... وہ تو ہمیشہ سادگی میں ہی یوشع پر پڑی دل میں المیرا کیلئے اور زیادہ نفرت پیدا ہو گئی... دل بجھا تھا....

یوشع صوفے سے اٹھا..... قدم قدم چلتا اسٹیج کی بنی سیڑھیوں تک آیا... اپنا ہاتھ المیرا کی طرف بڑھایا.... المیرا نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا.... وہ مسکرایا...

المیرا نے دل میں نظر اتاری.... وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا..... بلیک کلر اسکی گوری رنگت پہ خوب جچتا تھا وہ زیادہ تر بلیک کلر ہی استعمال کرتا تھا... بلیک ہی بوٹ.... بالوں کو جیل سے سیٹ کیے.... ہاتھ میں برینڈڈ واچ.... وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا.... اوپر سے اس کی گہری براؤن آنکھیں اور اس کے دائیں گال پہ پڑتا اس کا ڈمپل اس کی خوبصورتی کو اور چار چاند لگا دیتے تھے.... المیرا نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھا.... لان میں سیٹیوں کی آوازیں گونجی تھی.... المیرا اسٹیج پر چڑھی.... اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی.... دادی نے نظریں اتاری تھی.... کچھ پل بعد منگنی کا شور اٹھا تھا.... یوشع ایکسکیوز کرتا سٹیج سے نیچے اترا تھا.... حماد کی نظریں یوشع پر تھی جو ماہی کی طرف بڑھ رہا تھا.... حماد جب سے یہاں آیا ہے اور جب سے اس نے ماہی کو دیکھا ہے اسے ماہی کچھ عجیب سی لگی تھی.... حماد نے بہت بار ماہی کی نظریں یوشع کی طرف اٹھتی دیکھی تھی کچھ حد تک تو وہ سمجھ بھی گیا تھا مگر مکمل طور پر شیور نہیں ہوا تھا..... یوشع ماہی کے قریب پہنچا.... "چلو یار تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟؟ آؤ چلو...." وہ ماہی کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگا تھا.... یوشع پلیز..." اس نے اپنا ہاتھ

چھڑوایا تھا....یوشع نے حیرانگی سے اسے دیکھا.... آر یو اوکے ؟؟ کیا ہو گیا ہے

تمہیں میں لاسٹ ویک سے تمہارا یہ روڈ بیہیو دیکھ رہا ہو ' تمھارے بڑی کی

انگیجمنٹ ہے اور تم ذرا بھی مجھے خوش نہیں لگ رہی....'' جلدی خیال نہیں آ گیا

تمہیں میری خوشی کا'' اس نے طنزیہ لہجے میں کہا....اوکے ' تو پھر بتاؤ ایسا کیا ہوا

ہے ؟؟ جو تم خوش نہیں ہو.... بیکوز اٹس سچ آ پلیزنٹ ڈے آف مائی لائف اور

اس دن تم اداس ہو یہ مجھے گوارا نہیں ' جلدی بتاؤ دیکھو سب بلا رہے ہیں....یوشع

نے سٹیج کی طرف دیکھا جہاں سب اسے بلا رہے تھے...اس کے منتظر تھے.... حماد

مشکوک نظروں سے ماہی کو دیکھ رہا تھا.... یار بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ چلو...'' اس نے

ایک بار پھر اس کی کلائی پکڑی.... وہ مڑا تھا....اس نے قدم آگے بڑھائے

تھے.... آئی لو یو آلوٹ....'' یوشع کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے

تھے.... آنکھوں میں حیرت ابھری تھی.... مگر پھر وہ مسکرا کر پلٹا....مزاق اچھا

کر لیتی ہو ماہی ' کب سے سیکھا ؟؟'' آئی ریئلی وانٹ ٹو یو'' لوک ماہی ' انف ' اگر تو

یہ تمھارا واقعی کوئی مزاق ہے تو اس ٹائم مجھے تمھارا یہ مزاق بالکل پسند نہیں آیا '

آئندہ مجھ سے اس قسم کے گھٹیا قسم کے مزاق مت کرنا....'' آئی ریئلی سپینڈ

رئیل نوٹ آفن..."یوشع نے گہری مائی ہول لائف ویدیو آئی رئیلی لو یو اٹس آ
سانس خارج کی....یوشع کا دل کیا اس کے منہ پر رکھ کر دے مگر ضبط
کر گیا...."اوکے ماہین عمران لسن وی آر جسٹ آ بیسٹ فرینڈز نتھنگ ایلز یو نو
ویری ویل ٹوڈے از مائی انگیجمنٹ ویدالمیرا خان آئی رئیلی لو ہر یوشع یوسفزئی
کی لائف میں نہ المیرا سے پہلے کوئی تھا نہ اس کے بعد کوئی ہوگا میرا پہلا اور
آخری عشق ہے وہ ہم دوست تھے ہیں اور رہے گے اس سے زیادہ کی مجھ سے
امید مت رکھنا اب اگر تم نے آنا ہے تو آؤ ورنہ کھڑی رہو کیونکہ تمھارے
ہونے یا نہ ہونے سے نہ ہی یوشع یوسفزئی کہ انگیجمنٹ رکے گی اور نہ ہی شادی
میری شادی صرف المیرا سے ہوگی ہر حال میں پھر چاہے کوئی خوش ہو یا نہ ہو یو
آر ویری ڈس آپوآئینڈ ٹومی...."وہ مڑا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا سٹیج کی طرف
بڑھ گیا تھا...وہ وہیں بجھے دل نم آنکھوں سے کھڑی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی...اس
مجبور ہو کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا...اسے تو لگا تھا کہ نے تو اپنے دل کے ہاتھوں
یوشع اس کے جزبات کی قدر کرے گا مگر وہ تو بے حس بن گیا.....اس نے اس
کے جزبات کی بالکل قدر نہیں کی.....اس کی محبت کو دو کوڑی کا بنا کر رکھ دیا...

اسے تو بس اپنی خوشیاں اپنی محبت نظر آ رہی ہے.... اس کی محبت محبت.... میری محبت کچھ نہیں.... ایوریتھنگ از آل رائٹ...'' علی نے پوچھا... سب کی ہی نظریں یوشع پر تھی.... یہاااا ایوریتھنگ از پرفیکٹلی....'' یوشع نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کیا تھا... دادی نے یوشع کے ہاتھوں میں رنگ دی.... نیو ڈیزائن کی نیو رنگ بنوائی گئی تھی... یوشع نے المیرا کو اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی..... دور کھڑی ماہی نے سختی سے آنکھیں میچی تھی..... اس سے یہاں کھڑا ہونا دوبھر ہو رہا تھا.... وہ یہاں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی.... المیرا یوشع کو رنگ پہنانے لگی تھی جب ایک نظر سٹیج پر کھڑے سب لوگوں پر ڈالی.... نظریں خان پر جا کہ ٹھہر گئی جو سٹیج پر ہی یوسف صاحب کے ساتھ کھڑے تھے.... خان بھی المیرا کو ہی دیکھ رہے تھے..... چلو بیٹا رنگ پہناؤ دیر ہو رہی ہے..... دادی نے کہا.... اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا.... مگر اس کی نظریں اب بھی خان پر جمی تھی... المیرا کے ساتھ کھڑے جہانزیب نے المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا.... المیرا نے نظریں جھکائی.... جہانزیب کو دیکھ کر زخمی سا مسکرائی.... خان قدم آگے بڑھانے لگے تھے.... مگر رک گئے.... المیرا رنگ پہنا چکی تھی.... ایک بار پھر

تالیوں سیٹیوں کی آوازیں گونجی تھی..... خان کا دل کٹا تھا... کیا وہ واقعی اتنا دور ہو گئی ہے مجھ سے کہ ایک دفعہ بھی مجھے پکار نہ سکی......" انہوں نے دل میں سوچا تھا....اس نے آج انگیجمنٹ کر لی تھی باپ سے سر پر ہاتھ رکھوائے بغیر باپ کی دعائیں لیے بغیر' دل تڑپ اٹھا تھا....(انکل وقت کے رہتے اس کو اپنے سینے سے لگا لے کہیں ایسا نہ ہو وقت ہاتھوں سے نکل جائے...)" یوشع کی کہی بات کانوں میں گونجی.... کیا واقعی وقت میرے ہاتھوں سے نکل گیا ہے....وہ سب ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھے.... خدیجہ منہ بناتے اسٹیج سے اتری تھی....ماہی گھر کے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی.... آج کے فنکشن میں ان کے بزنس پارٹنر بھی تھے.... کچھ لڑکیاں کھڑی باتیں کر رہی تھی.... حسد بھری نظروں سے اس خوبصورت جوڑے کو دیکھ رہے تھے.... جو ایک ساتھ کتنے پیارے اور خوبصورت لگ رہے ہیں.... واہ بھئی کیا قسمت پائی ہے المیرا خان نے...... کب کس کی کھل جائے کیا پتا چلتا ہے.... مینیو کھول دیا گیا تھا.... سب کھانے میں مصروف ہو گئے تھے....اور جمنوں کے بھوکے علی' حماد اور جہانزیب کھانے پہ ٹوٹے ہوئے تھے اور وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تھے....المیرا

نظریں جھکائے بیٹھی تھی...جب یوشع نے اس کا مومی ہاتھ اپنی گرفت میں لیا....

اس نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا.... آج وہ جتنا اپنی قسمت پر رشک کرتی اتنا کم

لو...."وہ تھا.....اسے اس کی محبت اس کا عشق مل گیا تھا....ایم آلویز وید یو مائی

مسکرائی...وہ بھی مسکرایا....وہ تینوں اسٹیج پر چڑھے تھے....اوئے ہوئے لو برڈز'

رومانس چل رہا ہے ہاں' حماد نے کہا.....اور تم سب آگ ئے کباب میں

ہڈی' میرے رومانس کے دشمن....'یوشع نے بھی بنا کسی لحاظ سے کہا کسی کی بھی

پرواہ ک ئے بغیر.....حماد نے منہ بنایا....وہ دونوں ہنسے تھے....شہری اپ نے

آج کسی کو سرپرائز دینا تھا بھول گ ئے کیا..."جان یوشع میں بھول سکتا ہو

کیا؟؟"اوئے کیسا سرپرائز ہمیں بھی بتاؤ؟؟؟ علی نے بے تابی سے پوچھا....ابھی

پتا چل جائے گا...."یوشع یہ کہتا صوفے سے اٹھا....مائیک اپنے ہاتھ میں

لیا....لیڈیز اینڈ جینٹل مین..."سب نے اسٹیج کی طرف دیکھا....سب سے پہلے تو

میں آپ سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہو کہ آج آپ سب یہاں آئے ہمارے

ل ئے وقت نکالا' اتنی بیسٹ ویشز کیل ئے جو آپ سب سے ملی' تھینک یو سوچ

فورا ایوریتھنگ' مگر ان سب سے ہٹ کر آج میرے پاس دو خاص لوگوں

کہ وہ دو خاص لوگ کیل ئے سرپرائز ہے اور اب آپ سب سوچ رہے ہونگے کون ہے تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین وہ بھی ابھی آپ کو پتا چل جائے گا' اینڈ ایم شیور کہ جس کیل ئے یہ سرپرائزر کھا گیا ہے انہیں تھوڑی دیر میں حیرت کے جھٹکے لگنے والے ہیں...." وہاں بیٹھے سب مسکرائے تھے.... زینب بھی کھانا کھاتے یوشع کی سن رہی تھی.... یوشع نے ایک نظر اپنے سب فیملی ممبر زپر ڈالی.... سب سے پہلے اپنے ڈیڈ پھر علی کے موم ڈیڈ اور اس کے بعد زینب کے موم ڈیڈ پر جو بیٹھے مسکرا رہے تھے.... المیرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی.... یوشع نے ایک نظر علی اور پھر زینب پر ڈالی.... وہ دونوں ہی بہت توجہ سے یوشع کو سن رہے تھے.... یوشع نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا.... آج یہاں میری انگیجمنٹ تو تھی ہی مگر میرے علاوہ ایک خوبصورت جوڑی اور ہے جس کی آج انگیجمنٹ ہے...." "یہ کس کی انگیجمنٹ کروانے لگا ہے اب..." علی نے کہا.... پتا چل جائے گا صبر رکھ" حماد انگیجمنٹ ہے نے کہا.... سو لیڈیز اینڈ جینٹل مین وہ خوبصورت جوڑی جسکی آج وہ کوئی اور نہیں 'میرا جگری یار میرا آدھا دل' آدھا گردہ 'علی عمران ہے....." علی کی طرف نگاہیں گھما کر کہا..... لان میں بیٹھے سب ہی نفوس نے قہقہہ لگایا

تھا....اور میری پیاری چھوٹی بہن زینب سیال...." وہ جو وہاں بیٹھی رائس سے لطف اندوز ہو رہی تھی پہلے علی اور پھر اپنے نام پر چاول حلق میں اٹکے تھے اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا.... حیرت سے یوشع کو دیکھا اور اس کی بعد اپنے ماں باپ کو کہ ان کا کیا ری ایکشن ہے مگر وہ تو پر سکون بیٹھے ہیں.....لان میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی..... علی اب بھی حیرانگی کی کیفیت میں کھڑا تھا منہ کھل گیا تھا.... حماد نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اس کا منہ بند کیا تھا...بند کر لے بھائی نہیں تو مکھیاں مچھر سب گھس جائے گے..." اس نے بھی فٹ منہ بند کیا تھا....اگلے ہی پل وہ خوشی کے مارے پاگل ہوا تھا....یوشع کو زور سے خود میں بھینچا تھا یار تو کتنا اچھا ہے...." ابے اوئے چھوڑ میری نازک..... ہڈیاں....." وہاں بیٹھے سب لوگ مسکرا رہے تھے...زینب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی.... علی دور ہٹا....زینب نے اپنے باپ کو دیکھا وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے....اس کے دل کی ڈھڑکنیں بڑھ گئی تھی یا شاید ڈر رہی تھی....وہ بس اپنے باپ کے جواب کی منتظر تھی.....انکل آنٹی 'تو کیا آپ کو اپنی شہزادی جیسی گڑیا کیلئے (علی کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا) میرا یہ

پاگل سا بندر دوست آپ کو اپنے داماد کی شکل میں منظور ہے....." سیال صاحب نے علی کو دیکھا.... جو کھڑا مسکرا رہا تھا.... کیا انکل 'اب اتنا بھی کیا سوچنا' ہاں کہہ دے اور ویسے بھی آپ کو پتا تو ہے یہ ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں 'کم اون انکل سے یس.... یار خرچہ بچے گا.....اور ویسے بھی یہ سب پہلے سے طے تھا...." وہاں بیٹھے سب یوشع کی باتوں پر مسکرا رہے تھے.... زینب کا منہ کھلا تھا اتنا بڑا پلان اور اسے پتا بھی نہیں..... زینب نے غصے سے المیرا کو دیکھا جو کھڑی مسکراتی ہوئی زینب کو ہی دیکھ رہی تھی......المیرا کی بچی تم تو بچو میرے ہاتھوں سے 'مجھے بتا نہیں سکتی تھی...." وہ دل میں المیرا کو کوس رہی تھی..... سیال صاحب نے تھمزاپ کا اشارہ کیا تھا.... وہاں بیٹھے سب نفوس نے تالیاں بجائی تھی.....یوشع نے زینب کو اسٹیج پر بلایا..... سیال صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے اپنے ساتھ لے کر اسٹیج کی طرف بڑھے تھے..... وہ خوشی اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت سے سٹیج تک آئی تھی.....رنگ لائی گئی تھی......ان دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی....اور اس سب سین میں ماہین عمران خاموش تماشائی بنی یہ سب کاروائی ہوتی دیکھ رہی تھی....اس کے جان سے زیادہ

عزیز اکلوتے بھائی کی انگیجمنٹ ہو رہی تھی اور وہ اداس بجھے دل کے ساتھ کھڑی تھی..... وہ کہتے ہیں نہ جب دل کی دنیا اداس ہو تو ہمیں اپنے آس پاس کے ماحول کوئی غرض نہیں ہوتی.... ہمیں ہمارا آس پاس کا ماحول بھی اداس لگتا ہے بھی ہے فقط ایک دل کے اداس ہونے سے..... اس کیل ئے تو آج کا دن سب سے بڑا خوشی کا دن ہونا چاہیے تھا مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا.... دل کی دنیا اداس تھی..... ویران تھی.... یو شع کسی اور کا ہے.... سٹیج پر وہ سب ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھے.... اور وہ اداس تھی.... سب اپنی خوشی میں مگن تھے... اس کا خیال کسی نے نہیں کیا.... فقط ایک دل کے اداس ہونے سے ہر شے میں اداسی ہے یار ہر جگہ تو ہم ساتھ ساتھ رہے ہیں تو آج کے موقعے پر میں تجھے پیچھے کیسے چھوڑ سکتا تھا....." "تھینکس یار....." علی نے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا تھا.... وہ زینب کی طرف مڑا تھا..... ہلکا سا اس کے کان کے قریب جھکا تھا..... سرپرائز انگیجمنٹ مبارک ہو جان علی....." وہ شرمائی تھی.... خوشیاں ہی خوشیاں تھی.... کچھ دیر بعد وہ سب اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گ ئے تھے........ ***

انگیجمنٹ کو.... حماد بھی ابھی یہی تھا ان دونوں نے اسے جانے ہی نہیں دیا تھا.... اور اب بھی اس نے ون ویک اور یہاں رہنا تھا اس ویک میں انہوں نے خوب ہلا گلا کیا تھا..... ہر جگہ گھومنا پھرنا' ناچنا گانا' فل ٹو فل انجوئے کیا تھا.... اس ایک ہفتے میں ماہی اور یوشع کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی.... بات تو دور کی بات ہے ایک دوسرے کے سامنے ہی نہیں آئے تھے.... ماہی نے خود کو کمرے میں قید کر کے رکھ لیا تھا.... اس نے آفس بھی جانا چھوڑ دیا تھا... علی نے بہت بار پوچھا بھی کہ کیا ہوا ہے آفس کیوں نہیں آتی.... تو اس کا بس ایک ہی جواب ہوتا کہ' ابھی موڈ نہیں ہے جب ہوگا تو آجاؤں گی' علی اتنا تو جانتا تھا کہ وہ اپنی پرو بلم کبھی کسی سے شیئر نہیں کرتی... جب وہ کسی بات پہ ڈسٹرب ہوتی تب ہی وہ خود کو کمرے میں بند کر لیتی تھی... اور موڈ ٹھیک ہونے پر خود ہی ٹھیک ہو جاتی تھی.... وہ جانتا تھا اس کے بے جا لاڈ پیار نے اسے تھوڑا ضدی کر دیا ہے کہ وہ اب جلدی سے کسی کی نہیں سنتی تھی.... اور یہ تو ماہی کا آئے دن کام ہوتا تھا خود کو روم میں قید

کر لینا.... پھر علی بھی اس سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا جب اس کا موڈ آف ہوتا

کیونکہ وہ بتاتی کچھ نہیں تھی تو پھر اسی وجہ سے وہ پوچھتا بھی نہیں تھا..... آج حماد

اپنے ریلیٹیوز کے گیا ہوا تھا..... شام کا ہی ٹائم تھا.... یوشع علی کے گھر آیا تھا....

علی لاؤنج میں بیٹھا تھا جب یوشع بھی وہی آیا..... وہ ایک دوسرے سے ملے

تھے.... حماد کہا ہے؟؟" علی نے پوچھا.... پتا نہیں یار کہہ رہا تھا اس کے ماموں

رہتے ہیں یہاں 'تو وہ ان ہی سے ملنے گیا ہے' مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہی یہ اچانک

سے ماموں کہاں سے ٹپک پڑے...." یوشع نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا..... علی نے

قہقہہ لگایا تھا..... یوشع بھی ہنسا..... ہاں یار سچ کہہ رہا ہو میں 'تو بلا وجہ میں ہنس رہا

امی کے ہے...." یار وہ اس سگے ماموں نہیں ہے' اسکی امی کے کزن ہے' اپنی

کہنے پر ہی وہ وہاں گیا ہے...." جب تمھیں پتا تھا حماد گیا ہوا ہے اپنے ماموں کے تو

مجھ سے کیوں پوچھا؟؟؟ ایویں ہی.... میری مرضی....." ہنہ آیا بڑا..." بیٹا تجھ

سے تو بڑا ہی ہو....." اچھا اچھا...' یوشع نے ہاتھ ہلایا.... ویسے مجھے بھی کہہ رہا تھا کہ

یوشع میرے ساتھ چلو' مگر تمھیں تو پتا ہے یوشع ان جگہوں پہ جانا بالکل پسند

نہیں کرتا جہاں وہ کسی کو جانتا ہی نہ ہو' میں نے تو صاف منع کر دیا تھا کہ بھائی تو

خود جا' میں نہیں جا رہا.... 'جی بالکل ہم سے زیادہ بہتر کون جان سکتا ہے یوشع کو.... ''اور پتا ہے کیا کہہ رہا تھا.... ؟؟ یوشع نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا.... 'میرے ساتھ چل لے یار' قسمسے بڑی سوہنڑی سوہنڑی کڑیاں ہے وہاں' کیا پتا کوئی پسند آجائے تمھیں... ''اور میں نے کہا...بھائی تو خود بن جا کر بالی کا بکرا.... میرے لئے المیرا خان بہت ہے...اور اسے ذرا بھی بھنک لگ گئی نہ میں وہاں کیا کرنے گیا تھا.... تو قسمیں اس نے مجھے گنجا کر دینا ہے.... اور اوپر سے اس نے ناراض ہو جانا ہے...ساری دنیا کی ناراضگی برداشت ہو جائے گی بس المیرا خان کی نہیں..... ''علی مسکرایا تھا.....المیرا کیلئے یوشع سے زیادہ بیسٹ کوئی نہیں ہے...اگر المیرا کو پاگلوں کی طرح کوئی چاہا سکتا ہے تو وہ سر پھیرا یوشع ہی ہے.... 'وہ دل میں خود سے کہتا مسکرا رہا تھا..... 'یوشع بھی سیدھا ہوا....اب کیوں مسکرا رہا ہے...؟ کچھ نہیں ایسے ہی.... ''اچھا یہ بتا ماہی کہا ہے' آج کل آفس نہیں آرہی 'طبیعت ٹھیک ہے اس کی' وہ میرے میسیجز کا جواب بھی نہیں دے رہی.... ''پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے'' جب انگیجمنٹ کے بعد گھر آئے تھے' تو تب سے ہی اس نے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا ہے' کھانا بھی برائے نام

کھاتی ہے' کسی سے کوئی بات نہیں کرتی' مجھے بھی کچھ نہیں بتاتی' یوشع تمھاری کیا بات ہوئی تھی جب تم ماہی کے پاس گئے تھے' کیونکہ میں دیکھ رہا تھا' تم ہی صحیح مگر تم دونوں کے بات کرنے کے انداز سے لوگ اسٹیج سے بہت دور ایسے لگ رہا تھا کہ تم کتنی ایمپورٹنٹ بات کر رہے ہو' اور شاید ماہی کی آنکھوں میں آنسوں بھی تھے' اور تم بھی مجھے غصے میں لگ رہے تھے' کیا بات ہوئی تھی یوشع؟؟ یوشع چپ رہا' وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا' اسے اس وقت واقعی بہت غصہ آیا تھا ماہی پر مگر کنڑول کر گیا تھا اور ماہی کی آنکھوں میں بھی آنسوں تھے...." علی یوشع کا چہرہ دیکھ رہا تھا..... وہ کشمکش میں تھا کہ سچ بتائے یا نہیں' آج تک علی سے کچھ نہیں چھپایا تھا' کوئی بات علی سے چھپی نہیں تھی' مگر کوئی اور بات ہوتی تو بھی ٹھیک تھا مگر اب بات ماہی کی تھی وہ سچ نہیں بتا سکتا تھا" وہ بہت سینٹی ہو گئی تھی میری انگیجمنٹ کو لے کر' کہ ہائے یوشع تمھاری منگنی ہو رہی ہے' مجھے یقین نہیں آرہا' وہ آنسوں خوشی کے آنسوں تھے' بس اسی پہ میں غصہ کر گیا تھا کہ رونے والی کیا بات ہے' اتنے دنوں بعد تم چڑیل سے انسان لگی ہو' اب رو کر تم پھر انسان سے بھوت بننا چاہتی ہو' اور پھر تمھیں پتا تو ہے جب

لڑکیوں کو چڑیل بولو تو وہ چڑ جاتی ہے اس بات پہ' بس یہی بات ہوئی تھی اور کچھ نہیں....."ماہی ہے کہاں روم میں ہے نہ میں مل کر آتا ہوں اس سے..." وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا..... علی گہری نظروں سے یوشع کا چہرہ دیکھ رہا تھا...."یوشع تمھیں تو جھوٹ بھی بولنا نہیں آتا..." چہرے پر تلخ سی مسکراہٹ آئی تھی....اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی تھی....یوشع نے آج تک علی سے جھوٹ نہیں بولا تھا کوئی بات نہیں چھپائی تھی...وہ ماہی کے روم کے باہر پہنچا تھا اسے تو کہہ دیا تھا کہ ماہی سے مل کر آرہا ہوں....اب اندر جائے یا نہیں.... اسے ماہی سے نہیں ملنا تھا....اسے تو بس وہاں سے اٹھ کر آنا تھا...اتنا تو اسے بھی معلوم ہے کہ علی جتنی گہری نظروں سے اس کے چہرے کا ایکسرے کر رہا تھا اس نے سیکنڈ میں جان لیا ہو گا کہ میں جھوٹ بول کر آیا ہو.... چلو اب آ ہی گیا ہو تو مل ہی لیتا ہو....اس نے ڈور نوک کر کے اوپن کیا تھا....وہ کھل گیا تھا....اس نے اندر قدم رکھا تھا....مانو کسی کالے گھٹاٹوپ اندھیرے میں آگیا ہو.....کچھ نظر نہیں آرہا تھا....یوشع نے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مار کر بٹن اون کیے تھے.... سیکنڈ میں ہی کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا....پورے کمرے میں نظر دوڑائی تو وہ

اسے کھڑکی کے پاس کھڑی نظر آ گئی....پردے بھی لگائے ہوئے تھے... کھڑکی بند تھی مگر وہ وہاں کھڑی تھی....اس نے اس کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا اسی وقت جب اس نے پہلا قدم اندر رکھا تھا مگر وہ وہی بت بنی کھڑی رہی....یوشع ماہی کے قریب آیا.... کھڑکیوں پہ سے پردے ہٹائے.... کھڑکیوں کو کھول دیا تھا...ماہی نے روشنی پڑتے ہی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا.....ایک بار پھر روشنی پورے کمرے میں بکھری تھی..... کیسی ہو؟؟" اس نے یوشع کو نہیں دیکھا وہ اس ایک ہفتہ میں پہلے سے زیادہ کمزور .... تھا.... مگر یوشع تو اسی کو دیکھ رہا تھا ہو گئی تھی...آنکھوں کے نیچے حلقے بھی پڑ رہے تھے..... نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے....یوشع نے گہری سانس خارج کی..... کب تک ایسے ہی چلے گا ماہی..." وہ بھی اب اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا کھڑکی سے باہر دیکھتا بول رہا تھا.....وہ چپ تھی....ماہی ایم ٹاکنگ ٹو یو...." اس نے اسے کہنی سے تھام کر اس کا چہرہ خود کی طرف کیا تھا.....اس نے جب سے اب یوشع کو زخمی نگاہوں سے دیکھا تھا.... کیا دیکھنے آئے ہو؟؟ زندہ ہو یا مر گئی ہو؟؟" ماہی سٹوپ اٹ 'ڈونٹ کروس یور لمٹ....." وہ طنزیہ مسکرائی تھی....ماہی ماہی.....' اس نے اسے

دونوں بازؤں سے تھاما تھا.... مت دو خود کو تکلیف' مجھے اچھا نہیں لگ رہا تمھیں
یوں اس حال میں دیکھ کر' مجھے میری پہلے والی ماہی چاہیے' جو سجی سنوری رہتی
تھی' یہ ماہی نہیں چاہیے' حالت دیکھو اپنی کتنی ویک ہو گئی ہو' اپنی آنکھیں دیکھو'
بھی اندازہ ہے مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے مت دو خود کو اذیت' تمھیں ذرا
تمھیں اس حال میں دیکھ کر....." "تمھیں تکلیف.... 'ماہی نے نفی میں گردن
ہلائی تھی..... کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ مر جاؤں گی نہ تو مر جانے دو' مگر تم تو خوش
ہو نہ اپنی زندگی میں المیرا کے ساتھ...." اس نے غصے سے کہا تھا.....یوشع کا ہاتھ
اٹھا تھا.... مگر اس نے خود کو کنٹرول کر لیا تھا..... یہ کیا کر رہا ہے یوشع ؟؟ یہ تو
تمھاری تربیت نہیں ہے....' دل میں خود سے کہا تھا.....ماہی نے آنسوں بھری
آنکھوں سے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ یوشع کا ہوا میں رکا ہاتھ دیکھا.... اس نے
ہاتھ واپس گرایا تھا..... اوکے جو دل میں آتا ہے وہ کرو' مرنا ہے تو مرو...." وہ
بھی غصے سے کہتا آگے بڑھنے لگا تھا..... ماہی نے اس کی کہنی تھامی تھی.... وہ رکا
تھا.... اس نے اس کے کندھے پر سر رکھا تھا.... "مت کرو میرے ساتھ ایسا
یوشع' میں نہیں رہ سکتی تمھارے بغیر' میں تمھیں کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں

آنسوں آنکھوں سے نکل کر اس کی شرٹ میں جذب دیکھ سکتی...."اس کے ہو رہے تھے..... وہ تھوڑا نرم پڑا تھا.... یوشع کا چہرہ دروازے کی طرف تھا تو ماہی کا چہرہ کھڑکی کی طرف....."کیوں ہو گئی ہو تم ایک دم اتنی بے بس' میں نے تو اپنے عمل سے کبھی تمھیں یہ شو نہیں کرایا کہ میں تمھیں پسند کرتا ہو' میں شروع سے المیرا سے محبت کرتا ہو' یہ بات تم اچھی طرح جانتی ہو' میں نے ہمیشہ سب سے یہی کہا ہے کہ ہم اچھے دوست ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں....."

"محبت کرنا کسی کے اختیار میں نہیں ہوتا یوشع' میں بھی تم سے بہت محبت کرتی ہو' بچپن سے کرتی ہو' آئی کین نوٹ لیو وید آؤٹ یو' نیور' تمھیں بس اپنی محبت نظر آ رہی ہے' میری محبت کی قدر نہیں...." وہ آرام آرام سے بول رہی تھی.... یوشع مڑا.... وہ بھی سیدھی ہوئی....."کس نے کہا کہ میں نے تمھاری محبت کی قدر نہیں کی' میں کرتا ہو قدر' یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس پہ ہمارا اختیار نہیں رہتا' محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے اور یہ بھی سچ ہے محبت عشق میں ہم اپنے محبوب کو کسی اور کی دسترس میں نہیں دیکھ سکتے' جس طرح تم بے بس ہو گئی ہو میری محبت میں' اسی طرح میں بھی بے بس ہو' جس طرح تم مجھے المیرا کا ہوتا ہوا

نہیں دیکھ سکتی' تو میں کیسے المیرا کو کسی دوسرے کہ دسترس میں دیکھ سکتا ہو' وہ تو پھر میرا عشق ہے' کیسے میں اسے کسی اور کیلئے چھوڑ دو' نہیں ماہی اگر تم یہ چاہتی ہو کہ میں المیرا کو چھوڑ کر تم سے شادی کرو تو سب سے بڑی بھول ہے یہ تمھاری' المیرا پہ صرف میرا حق ہو گا' اور ایک بات میں تمھاری اور تمھاری محبت کی دل سے قدر کرتا ہو کیونکہ محبت میں ناقدری نہیں ہوتی' قدر ہوتی ہے' عزت ہوتی ہے' ہاں یہ سچ ہے جب تم نے مجھے پرپوز کیا تھا تو مجھے اس وقت تم پہ واقعی بہت غصہ آیا تھا' مجھے تمھارا پرپوز کرنا غلط نہیں لگا تھا' تمہیں محبت ہوئی تم نے اظہار کر دیا' مگر جس جگہ جس وقت تم نے مجھے پرپوز کیا وہ غلط تھا' یہ بات اچھی طرح جانتے ہوئے بھی کہ میری المیرا سے انگیجمنٹ ہے..... اگر میں تمھاری محبت کی ناقدری کرتا تو آج یہاں تمہارے سامنے یوں کھڑا تم سے باتیں نہ کر رہا ہوتا' تمھیں اچھے دوست کی طرح سمجھا رانہ ہوتا.... جانتی یو کبھی کبھی تو مجھے واقعی تمھارے بیہیو سے شک پڑتا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو' مگر میرے شک پہ یقین کی مہر تم نے لگادی....""ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے....' اس نے اس کا کالر پکڑا تھا....""تم اچھی طرح جانتے ہو کسی میں اتنی

ہمت نہیں ہے کہ کسی کا ہاتھ یوشع یوسفزئی کے کالر تک پہنچے' اور یہ حق تو آج تک تمھیں نہیں دیا تو تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے کالر کو پکڑنے کی...." اس نے غصے میں اس کے ہاتھوں کو جھٹکا تھا.....اب بس بہت ہوا' میں جتنا تمھیں ایک اچھے دوست کی طرح سمجھانے کی کوشش کر رہا ہو تم اتنا ہی سر پر چڑھ رہی ہو....' اس نے اس کے دونوں بازؤں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا..... تم اچھی طرح جانتی ہو لوگوں کو سر پہ سے اتارنا میں کتنی اچھی طرح جانتا ہو...." اس نے گرفت سخت کی تھی....ماہی نے سختی سے آنکھیں میچی تھی....یہ کالر پکڑنے کا حق ڈیڈ' علی' حماد اور المیرا کے علاوہ کسی کو نہیں ہے' تمھیں بھی نہیں...." ماہین عمران تم بے شک المیرا خان سے زیادہ خوبصورت ہو یا نہ ہو' مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا' میرے لئے المیرا خان اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے اس کے پاس وہ ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے' اس کے پاس اخلاق' آدب و احترام ہے' جو تمھارے پاس بالکل نہیں ہے' یاد رکھنا ماہین عمران میرے جسم میں دوڑتی خون کی ہر ایک بوند' اس دھڑکتے دل کی ہر ایک دھڑکن' میری ہر ایک سانس' میرا دل و دماغ اگر کسی کے نام کی مالا جپتا ہے تو وہ

المیرا خان ہے' وہ میری محبت' میرا عشق' میرا جنون' میرا سکون' ہر درد کی دوا صرف المیرا خان ہے' المیرا خان ہے تو یوشع یوسفزئی ہے جس دن المیرا نہ رہی اس دن یوشع بھی نہیں رہے گا' اور ہم دوست تھے' ہیں اور رہے گے' پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہا ہو' اس سے زیادہ کی امید مجھ سے مت رکھنا' دوبارہ نہیں سمجھاؤں گا...." یوشع نے اس پر اپنی گرفت چھوڑی تھی....الٹے قدم سے پیچھے کی طرف چل رہا تھا....ماہی کے آنسوں متواتر اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے.... یاد رکھنا یوشع' میں بھی ماہین عمران ہو' جھکنا اور ہارنا میں نے بھی نہیں سیکھا ہے' تمھیں تو میں اپنا بنا کر رہوں گی...." وہ مسکرایا تھا....لگا لینا ایڑی سے چوٹی تک کا زور' ہارنا میں نے بھی نہیں سیکھا' دیکھتے ہیں اس کھیل میں کون جیتتا ہے' تم یا میں' جیت کس کا مقدر بنے گی' جسٹ ویٹ اینڈ واچ' کھیل میں خوب مزہ آئے گا....." وہ دروازے سے باہر نکل گیا تھا.... وہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئ...." نہیں یوشع' تمھیں میں کسی بھی قیمت پر المیرا کا نہیں ہونے دوں گی' جیت تو میری ہی ہو گی' ایسا کھیل کھیلوں گی کہ تمھیں بھی سمجھ نہیں آئے گا کہ ہوا کیا ہے' نفرت کرنے لگو گے تم خود کے وجود سے' پھر چاہے اس کیل ئے مجھے

کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے....' اس نے بے دردی سے اپنے آنسوں کو رگڑا تھا....یوشع لاؤنج میں پہنچا تھا.... علی وہی صوفے پر بیٹھا تھا.... کیا ہوا؟؟ کچھ بتایا ماہی نے...."تمھاری بہن کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور کچھ نہیں' کسی اچھے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے جا کر ٹریٹمنٹ کروادوں کیا پتا دماغ سیٹ ہو جائے....." وہ یہ بس سوچ ہی پایا تھا....بول تو سکتا نہیں تھا ورنہ علی نے اب پیچھے پڑ جانا تھا کہ اب مجھے سب سچ سچ بتاؤں کہ کیا ہوا ہے؟؟؟ اور یوشع بھی شاید اب کی بار علی سے جھوٹ نہ بول پاتا......کچھ نہیں ہوا' کچھ دنوں تک خود ہی ٹھیک ہو جائے گی...." وہ یہ کہتا آگے بڑھ گیا تھا... علی نے گہری سانس خارج کی تھی اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا.....

****

اپنے گارڈن میں گھاس پر بیٹھی تھی..... گھٹنوں کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کئے آسمان کو تک رہی تھی... مغرب کا وقت ہو رہا تھا.... سرمئی بادل..... ٹھنڈی ہوا....پرندوں کی چہچہاہٹ جو اپنے آشیانوں کی طرف لوٹنے کی تیاری کر رہے تھے.... گارڈن میں پھیلی تازہ پھولوں کی مہک..... رومانوی ماحول بنا ہوا تھا اور اسے اس طرح کے ماحول بہت پسند تھے..... وہ خود بھی اس وقت لال کلر کی فراک میں سادگی میں بیٹھی تھی....اپنے لمبے کالے گھنے بالوں کو کیچر میں مقید کیا ہوا تھا..... کچھ آوارہ لٹے اس کے چہرے پر بار بار آ رہی تھی....وہ بھی شاید شرارتوں کے موڈ میں تھی.....وہ بار بار انہیں کان کے پیچھے اڑستی.....اگر اس وقت یوشع اسے یوں بیٹھا دیکھ لیتا تو دیکھتا ہی چلا جاتا.....وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی.....اور محبوب کی تو ہر ادا کمال کی لگتی ہے تو کیسے یہ ناممکن ہے کہ یوشع آج ایک بار اپنا دل اس پہ نہ وارتا.....وہ اس رومانوی ماحول کا ہی تو ایک حصہ تھی....اس کی نگاہیں آسمان پر ہی جمی ہوئی تھی.....جب ہی جہانزیب بھی اندر سے آیا....المیرا کو دیکھا تو وہی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا....المیرا نے مسکراتے ہوئے ایک نگاہ اس پر ڈالی....وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرایا..... کیا کر رہی

ہو؟؟؟اللہ پاک کی ان حسین قدرتوں سے لطف اندوز ہو رہی ہو.....یہ موسم' پھولوں کی یہ خوشبو' اس نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا تھا....."یہ پرندوں کی چہچہاہٹ' ٹھنڈی تازہ ہوا جو روح تک کو سکون پہنچاتی ہے' مطلب اللہ پاک کی اتنی نعمتیں ہے کہ گننے بھی بیٹھو تو کبھی گن نہ پائے' ظاہری بھی اور مخفی بھی' مگر ہم اپنے رب کا شکر ادا ہی نہیں کرتے' ہمیشہ ناشکری کرتے ہیں.....' جہانزیب نے اثبات میں سر ہلایا...."کتنے ناشکرے انسان ہے نہ ہم' مطلب اگر جب ہم اللہ پاک سے کوئی چیز مانگتے ہیں اور وہ چیز ہمیں مل بھی جائے تو بھی ہماری زبانوں پہ ناشکری جیسا لفظ رہتا ہے' ہم الحمداللہ کہنے کی بجائے اس سے اور مانگتے ہیں' اللہ تو ہے ہی دینے والا' اگر ہم نہ بھی مانگے تو بھی وہ ہمیں بن مانگے عطا کرتا ہے' ہمیں اپنی ہر نعمت سے نوازتا ہے' سورہ رحمن میں بالکل صحیح کہا گیا ہے کہ "تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" مگر ہم ایک بار بھی سچے دل سے اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے' جبکہ شکر کرنے والوں کو توان کی سوچ سے بھی زیادہ ملتا ہے' مگر شکر کرنے والا کوئی کوئی ہے' ناشکری کرنے والے بہت ہے...." جہانزیب مسکراتے ہوئے اسے سن رہا تھا....وہ خود میں مگن آسمان کو

تکتی بس کہے جا رہی تھی...." مگر میں نے سنا ہے سب سے زیادہ ناشکری کرنے والی بھی عورتیں ہی ہے...." المیرا نے آسمان سے نگاہ ہٹا کر اس کو دیکھا.... صحیح سنا ہے بالکل....' میں تمھیں اس بات پہ ایک آیت کا مفہوم بتاتی ہو....." وہ ایکسائیٹڈ ہو کر جہانزیب کی طرف مڑ کر بیٹھی تھی....اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھا تھا....وہ بھی مسکراتے ہوئے دھیان سے اسے سننے لگا تھا...." تمھیں پتا ہے یہود پر اللہ کا غضب کیوں ہوا تھا؟؟" ہاں 'کیونکہ وہ انبیاء کو قتل کیا کرتے تھے...." المیرا نے اثبات میں سر ہلایا.... تمھیں پتا ہے قرآن پاک میں دس مقامات پر یہ وجہ بیان کی گئ ہے کہ یہودیوں پر اللہ کا غضب کیوں نازل ہوا....؟؟؟اور ان پر آج تک اللہ کے غضب کا کوڑا پڑ رہا ہے اور آخری وقت تک ان پر اللہ کے غضب کا کوڑا پڑتا رہے گا....ایک تو یہ بات ہو گئ ٹھیک ہے اور دوسری بتاتی ہوں کہ ان کے علاوہ بھی یہودیوں کی ایسی بد ترین حرکات تھی کہ جن کے باعث وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوئے....'ان دس میں سے میں تمھیں ایک بتاتی ہو جس پہ ہماری بات ہو رہی ہے 'ناشکری' یہودیوں کی پہلی ہی حرکت جو تھی وہ "ناشکری تھی" سورہ البقرہ آیت نمبر 61 (مفہوم) بتاتی ہو...."اس

اللہ نے انہیں من و سلوی عطا کیا ' مقام پر بتایا گیا کہ یہود نے اللہ کی ناشکری کی
،لیکن انھوں نے کہا کہ اے موسی علیہ السلام اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم ایک
چیز پر اکتفا نہیں کر سکتے 'ہمارے لئے دالیں اور پیاز وغیرہ بھی نازل کرے 'تو
پھر ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا...." انھوں نے بھی ناشکری کی..... کہ ہمیں اور
چیزیں دی جائے.....اسی طرح سے تمھاری بات پہ بھی میں ایک حدیث
سناؤ....(ناشکری کا مرض بالخصوص ہمارے معاشرے میں کثرت سے خواتین
میں پایا جاتا ہے) جس کے ضمن میں ایک حدیث مبارکہ ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھنی
ہو گی..... صحیح بخاری کی حدیث ہے' حدیث #29 "نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا' مجھے دوزخ دکھلائی گی تو اس میں سب سے زیادہ عورتیں تھیں جو
کفر کرتی تھی...." کہا گیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! کیا وہ اللہ کے
ساتھ کفر کرتی ہیں؟؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کی ناشکری
کرتی ہے' احسان کی ناشکری کرتی ہے جو کچھ تم انہیں دوگے اس میں ناشکری
کرتی ہے' اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کرو گے' احسان کرتے
رہو پھر بھی تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات

ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی....."اور مردوں میں سے بھی اگر کسی کو اللہ نے کوئی نعمت دی ہے مثلاً صحت، فارغ وقت وغیرہ اور وہ ناشکری کرتا ہے تو وہ بھی کفر کرتا ہے' آج کے اس جدید دور میں کسی کو فارغ وقت ملنا کسی نعمت سے کم نہیں ہے' یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے...."ناشکری ایک کفر ہے...."اسی طرح سے ہمیں ہمارے سجدے بھی کم نہیں کرنے چاہیے' ہمارے سجدے زیادہ ہونے چاہیے ہمیں تو سب سے زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے اپنے رب کا کہ اس نے ہمیں دینے والا بنایا ہے....."نماز جو ہے مومن کی معراج ہے...دین کا ستون ہے.....ویقیمون پتا ہے ہمیں قرآن میں سات سو بار "الصّلوۃ" وہ قائم کرتے ہیں نماز کو "تمھیں نماز کو قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے...."زیادہ تو نہیں مگر چند ایک آیتیں اور بتاتی ہو.... سورہ البقرہ آیت نمبر 3:"وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور قائم کرتے ہیں نماز کو' اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں "اس میں پتا ہے کیا کہا گیا ہے کہ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں غیب پتا ہے کس کو کہتے ہیں... غیب ہر وہ چیز ہوتی ہے جسے ہماری آنکھ نہیں دیکھ سکتی... جیسے

مثال کے طور پر سب سے پہلی ہستی اللہ تعالی ہے ہم انہیں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے لیکن ہم اس پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کا وجود ہے.... اللہ کا عرش موجود ہے... کسی نے بھی رہتی دنیا میں اب تک نہیں دیکھا لیکن انشااللہ ہماری ملاقات ہو گی اپنے رب سے.... وہ بہت ایکسائیٹڈ ہو کر بتا رہی تھی.... اسی طرح سے فرشتے ہو گئے وہ ہمیں نہیں دیکھتے لیکن ان پر بھی ہمارا ہے...اور پھر اسی طرح سے جنات ہو گئے وہ بھی ہمیں نہیں دیکھتے ایمان لیکن ان کا وجود ہے مگر دیکھتے نہیں.... اسی طرح سے بہت سے انبیاء رسول ہے سب پر ہم پورا پورا ایمان رکھتے ہیں.... اس کے بعد قائم کرتے ہیں نماز کو اور جو کچھ بھی ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں.... ہر ایک چیز ساکت ہو گئی تھی... ہوا رک گئی تھی وہ بھی اس خوبصورت نین نقش والی لڑکی کو سن رہے تھے.... بادل بھی اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے.... دیواروں پر پرندے آ کر بیٹھ گئے تھے....اور پھر اسی طرح سے سورہ البقرہ آیت نمبر 43: میں ہے.... ”نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو“ اور پھر اسی طرح سے سورہ البقرہ آیت نمبر 45: ”

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز بھاری بوجھ ہے مگر ان پر (نہیں جو دل سے میری طرف (اللہ) کی طرف جھکتے ہیں" اس میں فرمایا گیا کہ صبر کی تلقین کرو، صبر کو قائم کرو، صبر سے مدد لو، اور نماز کو قائم کرو بلاشبہ یہ بڑا بھاری بوجھ ہے.... تمھیں پتا ہے پانچ وقت کی نماز ادا کرنا یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے امت مسلمہ کیل ئے.... خاص کر مرد وحضرات کیل ئے بھی ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ اپنا کام کاج چھوڑ کر مسجد میں جا کر نماز پڑھنا یہ ایک چیلنج ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے دل میں اللہ کیل ئے خشعیت ہے.... جن لوگوں کے دل آمادہ ہو گ ئے ہیں کہ اللہ کیل ئے نماز پڑھنا اللہ کی طرف سے ہیں تو ان کیل ئے یہ کوئی بہت بڑا چیلنج نہیں ہے.... چیلنج زیادہ تر ان کیل ئے بن جاتا ہے جن کو ماں کہتی ہے کہ نماز پڑھ لو تو یہ ان پر ایک بھاری بوجھ ہے ان کیل ئے چیلنج ہے کہ وہ نماز کس کے کہنے سے پڑھتے ہیں..... لیکن جس نے اس کی قدر و قیمت کو جانا ہے وہ تو پھر وقت سے پہلے ہی نماز کیل ئے تیار ہوتے ہیں.....اور پھر اسی طرح سے ہیں کہ سورہ البقرہ آیت نمبر 110: "اور نماز قائم رکھو، زکوۃ ادا کرو، اور اپنی جانوں کیل ئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے

بے شک اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے" یعنی ہمارے سارے اعمال کو لکھا جارہا ہے اور جب ہمیں بروز قیامت دوبارہ اٹھایا جائے گا تو سب کچھ ایک کتاب کی صورت محفوظ ہو گا.... اس میں ایسا کچھ نہیں ہو گا کہ ہمارا کوئی اعمال ضائع ہو جائے گا.... اسی طرح سے جو ہیں فرض نمازوں کے بعد جو نماز ہے وہ تہجد کی نماز کو فضیلت ملتی ہے.... کیونکہ اس وقت اللہ کا نزول ہوتا ہے.... اللہ اپنے عرش سے اتر کر پہلے آسمان تک آتا ہے.... اس میں اللہ کے نزول کا وقت ہوتا ہے.... "‘‘اللہ کی یاد سے کوئی لمحہ بھی ہمارا دل غافل نہ ہو...." اسی لئے بار بار نماز کو قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے...." وہ چپ ہو گئی تھی... ایسا تھا کہ جیسے وقت رک سا گیا تھا سب اپنی جگہ پر منجمد اسے سن رہے تھے... اس خوبصورت جوان لڑکی کو سن رہے تھے کہ دیکھو یہ کتنی پیاری باتیں کرتی ہے.... ایک تسلسل سا تھا جو اس کے چپ ہونے پہ ٹوٹا تھا.... سب بے جان چیزوں میں جیسے پھر سے جان آگئی تھی... ایک بار پھر دنیا میں ہلچل مچ گئی تھی..... ہوا چلنے لگ گئی تھی... پھولوں کی مہک ہر طرف پھیل رہی تھی.... پرندے واپس اپنے گھروں کو لوٹنے لگے تھے..... اگر اس وقت اسے یوشع سن لیتا تو اسے اپنی قوت سماعت پہ شق

ہونے لگتا کہ اس نے المیرا کو ہی سنا ہے' اس نے تو غش کھا کے ہی مر جانا تھا کہ المیرا خان بھی اتنی پیاری پیاری باتیں کر سکتی ہے..... ٤ تم سمجھدار ہو گئی ہو بہت زیادہ...." وہ بس مسکرائی تھی.... وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی... نماز کا ٹائم ہو گیا ہے' تم بھی نماز پڑھ آؤ....' وہ بھی اٹھ گیا تھا... اس نے اثبات میں سر ہلایا المیرا اندر کی طرف اور وہ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا..... المیرا کی ایک سب سے اچھی عادت یہ تھی کہ وہ نماز نہیں چھوڑتی تھی.... پانچوں وقت کی نماز ٹائم سے ادا کرتی اور اکثر تو وہ تہجد بھی پڑھتی تھی... اپنے رب سے ملاقات کرتی تھی.... اپنے دل کا حال بیان کرتی تھی.... اپنے رب کی شکر گزار تھی ہر چیز کیل ئے.... یوشع جیسے لائف پارٹنر کیل ئے..... وہ ہمیشہ یوشع کی صحت و سلامتی کی دعا کرتی تھی... سب کیل ئے وہ دعا کیا کرتی تھی.... اپنے ل ئے اگر کچھ مانگتی تھی تو وہ یہی کہ یا اللہ ہم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھنا.... وہ تو یوشع سے بھی بہت کہتی تھی کہ تم بھی ساری نماز پڑھا کرو مگر وہ کبھی پڑھتا کبھی نہیں پڑھتا تھا... نماز جمعہ با قاعدگی سے ادا کرتا تھا..... وہ اکثر اس سے کہتی تھی کہ شہری تمھیں تو زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے اپنے رب کا کہ اس نے تمھیں دینے والا بنایا ہے' لینے والا نہیں' تمھارے

پاس سب کچھ ہے تمھیں تو زیادہ سجدوں میں سر جھکانا چاہے شکر کرنا چاہے...اور وہ اس کی سنتا تھا...ایسا ہو سکتا تھا کہ المیرا کچھ کہے اور وہ نہ سنے... مگر اس پہ اثر کچھ گہری سانس دن رہتا تھا اس کے بعد پھر دوبارہ اسی لائف میں بزی....اور وہ پھر لے کر رہ جاتی تھی اس کا کام تو بس سمجھانا تھا اس سے زیادہ وہ کیا کر سکتی تھی...... وہ نماز کی اہمیت جانتی تھی اور یہ بھی کہ قرآن میں سات سو بار نماز کو قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے...... *********آج وہ سب علی کے گھر جمع تھے.... عمران صاحب اور مسز عمران دونوں کسی ریلیٹو کے گئے ہوئے تھے....ماہی اپنے روم میں تھی....المیرا' یوشع' حماد' علی' زینب اور جہانزیب سب کچن میں کھڑے اپنے کارنامے سرانجام دے رہے تھے..... ملازموں کو باہر بھیج دیا تھا....زینب ویسے تو بہت کم ہی ان سب کے ساتھ ہوتی تھی مگر آج وہ سب اسے بھی اٹھا لائے تھے....ارے مطلب انکل آنٹی سے اجازت لے کر عزت کے ساتھ لائے تھے.....المیرا اور زینب دونوں ہی کوکنگ میں ماہر تھی اور وہ چاروں خود کچھ کر نہیں رہے تھے' انہیں بھی کچھ نہیں کرنے دے رہے تھے.... سارے کچن میں سامان پھیلایا ہوا تھا.....اوئے یار وہ پیاز اٹھا....''یوشع

نے جہانزیب سے کہا.....آ میں تجھے بتاتا ہو پیاز کیسے کاٹتے ہیں....." جہانزیب نے بھی پیاز اپنے ہاتھ میں اٹھائی.....اب دیکھو غور سے !! یہ پیاز ہے..."یوشع اپنے ہاتھ میں پکڑی پیاز کو گھوما گھوما کر ہر زاویے سے جہانزیب کو دیکھا رہا تھا.....بہت شکریہ 'مجھے تو جیسے پتا ہی نہیں تھا یہ پیاز ہے....." وہ سب کھڑے ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے....یوشع بھی ہنسا....چل اب تو پتا لگ گیا نہ بیٹا یہ پیاز ہے...." افففف خدایا بچا مجھے !!اس نے اپنے بال نوچے....."ان سب نے ایک بار پھر قہقہہ لگایا تھا....یوشع اس کی ٹانگ کھینچنے کے موڈ میں تھا اور وہ کھینچ بھی رہا تھا....چل اب اس پیاز کو یہاں رکھا'ایک ہاتھ میں چھری پکڑ...." بھائی یہ تو ایسے سیکھا رہے ہیں جیسے انہیں بہت اچھی پیاز کاٹنے آتی ہے......" المیرا نے علی کے کان میں کھسر پھسر کی....میں سن چکا ہو'میرے کان بہت تیز ہے...."المیرا نے زبان نکالی.....زینب المیرا دونوں بیک کا سامان تیار کر رہی تھی.....حماد بھی تھوڑی بہت کوکنگ جانتا تھا.....کوکنگ تو ہمارا یوشع یوسفزئی بھی جانتا ہے مگر وہ کوکنگ کر لیتا ہے یہ بات سوائے علی اور یوسفزئی صاحب کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم.....المیرا کو تو بالکل بھی نہیں بتانا کہ وہ کوکنگ جانتا ہے

ورنہ وہ جو روز ہی اس کیل ئے کچھ نہ کچھ ٹرائی کر رہی ہوتی ہے اس نے اسی دن

کو کنگ چھوڑ دینی ہے اور سارے کھانے یوشع سے بنوانے ہیں..... حماد بھی کھڑا

ٹماٹر کاٹ رہا تھا.... اور علی اس کو تو کیچن کا کوئی کام نہیں آتا اسی ل ئے اس

بیچارے کو ڈیوٹی دی گئی تھی جو بھی چیز مانگی جائے وہ فورا فورا پکڑائی جائے اور

ساتھ ساتھ برتن بھی دھوئے جائے.... یوشع اسے پیاز کاٹنا سیکھا رہا تھا...... اس

چھری کو پیاز پہ ایسے ایسے پیار پیار سے چلا...." جہانزیب بھی اس کو دیکھتا پیاز

کاٹنے لگا تھا ٹیڑھی میڑھی جیسے یوشع کاٹ رہا تھا ویسے ہی وہ کاٹ رہا تھا..... مگر

رے قسمت ایک تو پیاز کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو دوسرا الو بھی یہ کٹ ہائے

گئی انگلی..... اللہ جی مجھے نہیں کاٹنی پیاز...." اس نے غصے میں چھری کو سلیپ پر

پھینکا تھا.... ان سب نے زوروں کا قہقہہ لگایا تھا.... ایک تو میری انگلی کٹ گئی ہے

اور تم سب کو ہنسی آرہی ہے...." ارے سالے صاحب ابھی تو یہ سٹارٹ ہے'

چلو دوبارہ سے کاٹو' شاباش آؤ....." کیا کاٹوں؟؟؟" انگلی جناب انگلی....." یوشع

اور حماد دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھے..... مجھے تم سب

کے ساتھ کام ہی نہیں کرنا' جارہا ہوں میں' پھر میری قدر کرو گے...." وہ بھی

مسکراہٹ دبائے باہر کی طرف بڑھا تھا...... مگر یہ کیا کوئی اسے روک ہی نہیں رہا....افففف کوئی تو روکے...." دل میں کہا....وہ دروازے پہ رکا.... پیچھے مڑ کر دیکھا....آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی.... کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں.... سب اپنے اپنے کام میں بزی.... زینب المیرا علی کیک کی ڈیکوریٹ کر رہے تھے.... حماد اور یوشع بھی اپنے کام میں بزی.... میں نے کہا میں جا رہا ہو یہاں سے کوئی روکے گا نہیں...." اب بھی کوئی ری ایکٹ نہیں..... میں نے کہا میں جا رہا ہو....." اب کی بار وہ تھوڑا تیز بولا تھا.... یوشع مڑا تھا....دل خوش ہو گیا چلو کوئی تو متوجہ ہوا...تو سالے صاحب کس نے روکا ہے آپ کو جلدی جلدی جائے...." اس نے بچوں کی طرح آنکھیں پٹپٹا کر کہا..... سب اپنی اپنی مسکراہٹ دبائے اپنے اپنے کام میں بزی.... وہ تو بیچارہ ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو پایا..... پھر بے عزتی' ٹھیک ہے میرے جانے کے بعد میری قدر ہو گی' میں جا رہا ہو....." بائے ئے ئے.... یوشع نے ہاتھ ہلایا.... وہ کیچن سے نکل گیا تھا باہر جا کر کھڑا ہو گیا.... افففف اللہ کتنا خوبصورت کیک ہے یہ یمی' دیکھ کر بھی منہ میں پانی آ رہا ہے...." المیرا نے تھوڑا تیز کیچن کی طرف منہ کر کے بولا تھا کہ وہ سن

لے..... جہانزیب کے کان کھڑے ہوئے تھے.... واقعی مہرو یار تم صحیح کہہ رہی لذیذ لگ رہا ہے....." جہانزیب نے ہونٹوں پر زبان پھیری.... کیک اففف میری جان" بھئی ہم نے تھوڑی دیر بعد کیک کھالینا ہے اگر ختم ہو گیا تو ہمیں مت کہنا کہ مجھے نہیں کھلایا...." علی نے کہا.... جہانزیب نے ایک قدم پیچھے بڑھایا.... وہ جو سب اسی کو دیکھ رہے تھے اس پہ سے نظریں ہٹا کر پھر کام میں بزی ہو گئے... وہ مڑا تھا کیچن میں داخل ہوا..... وہ گائیز میں نے کیا سوچا ہے..." وہ قدم قدم چلتا کیک کی طرف بڑھ رہا تھا.... وہ میں کیا کہہ رہا تھا کہ لڑائی جھگڑوں میں کیا رکھا ہے سب مل بانٹ کر کھاتے ہیں نہ...." اس نے کیک کی ڈش اپنے ہاتھ میں اٹھائی تھی.... ایک بار پھر سب کا زوردار قہقہہ کیچن میں گونجا تھا... وہ ان سب کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا.... دیر سے ہی صحیح پر اس کو سمجھ آ گئی.... تم سب مل کر مجھے تنگ کر رہے تھے...." وہ مسلسل ہنس رہے تھے.... ہاہاہاہا.... اس کا غصہ ختم ہوا تھا... وہ بھی ہنسنے لگا تھا..... ٹھک ٹھک کی آواز گونجی تھی.... سب نے کیچن کے دروازے کی طرف دیکھا تھا.... عین اسی وقت یوشع بھی ادھر سے باہر نکلنے لگا تھا.... آآآآاللہ

میرا دل...." یوشع نے چینخ ماری تھی.... آآآآ' یوشع کی چینخ سن کر ڈر کے مارے المیرا کی بھی چینخ نکلی تھی.... سب نے انہیں حیرانگی سے دیکھا.... انہیں کیا ہوا.... نظر دروازے پر کھڑی ماہی پر پڑی جو فل میک اپ میں تھی... وہ بالکل تیار تھی... کہیں جانے کہ تیاری تھی.... شہری کی کی کیوں چینخ ماری تھی آپ نے...." وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی.... وہ اس کی چینخ سن کر واقعی ڈر گئی تھی.... یوشع نے قہقہہ لگایا تھا.... مہرو میں نے ماری تو ماری مگر تمہاری کیوں نکلی؟؟؟" آپ نے ماری تھی میری بھی ڈر کی وجہ سے نکل گی کہ پتا نہیں کیا ہو گیا...." افففف خدایا ایسے بھی کوئی چینخیں مارتا ہے تم دونوں نے تو ڈرا ہی دیا تھا کہ پتا نہیں ایسا کیا ہو گیا..... سب نے ہی ان دونوں کو ڈانٹا تھا..... قسم سے تمہاری چینخ سن کر ہارٹ فیل ہونے لگا تھا...." جہانزیب نے دل پر ہاتھ رکھا..... میرا بھی" حماد نے بھی دل پر ہاتھ رکھا.... یوشع المیرا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھے... اچھا بتاؤ تو چینخ ماری کیوں تھی...." اس چڑیل کو دیکھ کر نکل آئی تھی' میں تو بیچارہ معصوم مزے مزے سے جا رہا تھا اچانک ہی سامنے سے آ گئی اُتنا میک اپ کر کے' میرا بھی تو ہارٹ فیل

ہوتے ہوتے بچا ہے....." المیرا ہنسی تھی.... ماہی نے خود پہ کنٹرول کیا.... حماد نے ماہی کو گہری نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھا... بھائی ماما بابا کہاں ہے؟؟؟ وہ چاچو کے گ ئے ہیں تم کہیں جا رہی ہو اور یار میں سچ میں بہت خوش ہو تم اپنے کمرے سے باہر تو نکلی، ہماری کمپنی انجوائے کرو...." یوشع نے نظریں جھکائی.... حماد نے ایک نظر یوشع پر ڈالی.... صرف دو دن رو گ ئے تھے حماد کے جانے کے مگر اس نے جانے سے پہلے ایک کام ضرور کرنا ہے کر کر رہنا ہے "نہیں میں اپنی فرینڈ کے جا رہی ہو" ایک نظر سب پہ ڈالتی وہ باہر نکل گ ئی تھی.... بھائی یہ ٹھنڈا ہو گا جب کھائے گے...." المیرا نے کیک فریزر میں رکھا... وہ سب ایک بار پھر اپنے کام میں بزی ہو گ ئے تھے.... یوشع کے دل میں تو ماہی کو لے کر اب بھی کوئی میل نہیں تھا وہ تو بھول بھال گیا تھا باتوں کو.... وہ تو اسے اب بھی ایک اچھا دوست سمجھتا ہے اور اب تک ماہی نے کوئی کھیل نہیں کھیلا تو وہ کیوں کھیلے.....

اس کا دل تو صاف ہے ماہی کو لے کر..... ________________ مگر یوشع کو کون سمجھائے کہ اگر وہ چپ ہے تو کسی خاص موقعے کا انتظار کر رہی ہے... وہ سوچ چکی تھی اس نے کیا کرنا ہے.... کیونکہ یوشع کو تو المیرا کا ہرگز نہیں ہونے

دیناااور جب ''یوشع کو ہر حال میں ہونا ہی میرا ہے تو کیوں خود کو کمرے میں قید کیا جائے'' یہ سب ماہی نے سوچا تھا....اسی لئے آج وہ گھر سے باہر گئی تھی...وہ سب کیچن میں ہنسی مزاق کرتے اپنے اپنے کام میں مصروف تھے.....خوش تھے فیوچر سے بے خبر تھے کہ بہت جلد ان سب کی زندگی کی کایا پلٹنے والی ہے....اور ایسی پلٹے گی کہ کسی نے سوچا بھی نہیں ہو گا...زندگی ایسے دہرائے پر لا کر کھڑا کرنے والی ہے کہ سمجھ نہیں آنا کہ ہوا کیا ہے...؟وہ سب ہو گا جو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا...فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہو گی اس چیز کی کہ خوشیوں کو نظر لگنے والی ہے.....

******

Zubi Novels Zone

آج اس کو دو دن پورے ہو گئے تھے...یوشع اسے ائیر پورٹ چھوڑنے جا رہا تھا... علی ساتھ نہیں آیا تھا.... عمران صاحب نے اسے آفس بلایا تھا کہ تمھاری ضرورت ہے...آ جاؤ...تو وہ چلا گیا تھا کہ میں ٹائم پہ ائیر پورٹ پہنچ جاؤں گا فلائٹ کے آنے سے پہلے....یوشع ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ بھی اگلی سیٹ پر بیٹھا شیشے سے ....پار دیکھتا کسی گہری سوچ میں گم بیٹھا تھا

کیا بات ہے؟ٹینشن میں لگ رہے ہو؟نیکسٹ کب کا ارادہ ہے آنے کا کب آؤ گے؟؟"

...وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی،تم شادی کرو پھر آؤ گا اگین...یا پھر اگر کسی میٹنگ وغیرہ کے سلسلے میں آنا ہوا تو آ جاؤ گا...."

"تم نے شادی نہیں کرنی کیا؟؟

کیوں نہیں ضرور کروگا جب کوئی اچھی لڑکی مل جائے گی...."

.....تم ماہی کو پسند نہیں کرتے کیا؟؟یوشع نے کچھ حیرت سے پوچھا

اور یہ تم سے کس نے کہا کہ میں ماہی کو پسند کرتا ہو" حماد نے بھی اسی کے انداز میں پوچھا.... وہ اب مکمل اسکی طرف متوجہ تھا

کوئی بات نہیں یارا گر پسند ہے تو بتا دو' میں علی سے بات کرلوں گا' علی کو کیا اعتراض ہو گا اس رشتے سے جب لڑکا ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو' اور تم ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو' ماہی بھی ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے...."

"...مگر ماہی تو تمھیں پسند کرتی ہے

یوشع نے ایک دم بریک لگائی تھی... حماد نے بروقت خود کو سنبھالا... یوشع نے حیرت سے اس کو دیکھا...

"تمھیں کس نے بتایا؟؟؟"

....گاڑی چلاؤ بتاتا ہو...." اور اب دوبارہ بریک لگانے سے پہلے مجھے بتا دینا

...یوشع نے گاڑی سٹارٹ کی تھی.... گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی

میں جانتا ہو حماد کہ تم ماہی کو پسند کرتے ہو' یہ مت بھولو کہ میں عقاب کی نظر رکھتا ہو' کچھ نہ دیکھ کر بھی سب کچھ دیکھ لیتا ہو' اور میں نے بہت بار تمہاری نظر ماہی کی طرف اٹھتی دیکھی ہے....."

....حماد بس مسکرایا تھا

تم بات کو گھومارہے ہو'یوشع تم بھی یہ مت بھولو کہ اگر تم عقاب کی نظر رکھتے ہو تو میں بھی آنکھیں پڑھنے کا فن رکھتا ہو'اور میں نے خود ماہی کی آنکھوں میں

".....تمہارے لئے محبت کا جلتا دیا دیکھا ہے'اور ساتھ میں

....وہ بات ادھوری چھوڑ کر چپ ہو گیا تھا

"ساتھ میں کیا؟؟

"....المیرا کیلئے بے انتہا نفرت

نہیں'یہ سچ نہیں ہو سکتا'ہاں میں مانتا ہو وہ مجھ سے محبت کرتی ہے'میں نے بھی اس کی آنکھوں میں اس کے لہجے میں محبت ہی محبت دیکھی ہے'مگر المیرا سے

"....نفرت وہ نہیں کر سکتی

"....اور کیوں نہیں کر سکتی وہ المیرا سے نفرت

یوشع نے کچھ کہنا چاہا مگر چپ ہو گیا'شاید لفظوں نے ساتھ نہیں دیا'یا اس کے پاس کوئی جواب تھا ہی نہیں....

...حماد مسکرایا

یوشع میں نے کہا ہے نہ میں آنکھوں کو پڑھنے کا فن جانتا ہو' اور یہ بات علی اور تم دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہو..." وہ دھیمے لہجے میں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے....یوشع کچھ پریشان سا ہوا تھا

....المیرا بہت معصوم ہے..." حماد نے کہا

"...نہیں' پوری پٹاخہ ہے وہ

"...ہاں مگر صرف تمھارے سامنے' یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو

ہممم' اس کی زبان صرف میرے سامنے چلتی ہے' باقی دنیا والوں سے لڑنے کی ہمت اس میں نہیں ہے' وہ بہت ڈرتی ہے اس دنیا سے' اس دنیا کے لوگوں سے...."

جانتے ہو ہر بات کے پیچھے کوئی ریزن ہوتا ہے' اور المیرا اس دنیا سے کیوں ڈرتی ہے.....' اس بات کے پیچھے بھی یقیناً کوئی بڑا ریزن ہو گا"

"....ہاں' جانتا ہو کیا ریزن ہے' مگر میں تمھیں چاہا کر بھی وہ ریزن نہیں بتا سکتا

"....میں پوچھ بھی نہیں رہا یوشع اور نہ ہی میں جاننا چاہتا ہو

تمھیں پتا ہے میں جب سے یہاں آیا ہو' اور جب سے میں نے ماہی کو دیکھا ہے وہ مجھے کچھ عجیب لگی تھی' اس کا بیہیو بہت عجیب ہے' اور تم دیکھو انگیجمنٹ والے دن اس کے سگے بھائی کی انگیجمنٹ ہو رہی تھی مگر میں نے کوئی خوشی اس کے چہرے پر نہیں دیکھی' نہ ہی وہ اسٹیج پر آئی' اور یقیناً جو تم اس کے پاس گ ئے تھے' تمھارے درمیان کوئی خوشگوار بات نہیں ہوئی تھی' اور اسی بات پہ اس کا موڈ آف ہو گا' جس کے بعد اسے اپنے آس پاس کے ماحول سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا...." اور میں نے بہت بار اس کی نظریں تمھاری طرف اٹھتی دیکھی ہے' اور میری نظریں بھی اس پر اسی وجہ سے جاتی تھی کہ وہ تمھیں دیکھتی رہتی ہے' اور یہ سب دیکھنے کے بعد مجھے نو دو گیارہ کرنے میں بالکل ٹائم نہیں لگا کہ وہ تمھیں کس قدر چاہتی ہے' اور میں نے اس کی آنکھوں میں خود دیکھا ہے بہت قریب سے' اتنا قریب کہ ایک دوسرے کے چہروں پر ایک دوسرے کی گرم سانسیں تک محسوس ہو رہی تھی...." وہ جو جب سے خاموش بیٹھا بس اسے سن رہا تھا...اسے اب مشکوک نظروں سے گھورا تھا....

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایسے مت دیکھو' تم جانتے ہو میں چھوٹے دل کا ہو' میں ڈر جاؤں گا' اور پھر

"...تمھیں کچھ نہیں بتاؤ گا

....یوشع اب بھی اسے گھور رہا تھا

یار ڈرائیونگ پہ دھیان دو' قسم سے میرا ابھی مرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے' ابھی

".....میں نے شادی کرنی ہے

....یوشع اپنی ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا تھا

"میں کل عل کے گھر گیا تھا' وہاں کیا ہوا؟؟ میں نے کیا کیا؟؟ بتاتا ہو؟؟؟

: گزشتہ ایک روز

حماد ابھی علی کے گھر آیا تھا...وہ ابھی لاؤنج میں داخل ہوا تھا...جو کہ بالکل خالی

....تھا....ایک ملازم وہاں آیا تھا

"علی کہاں ہے؟؟؟

"علی صاحب تو تھوڑی دیر پہلے ہی آفس گ ئے ہیں

آفس گیا ہے... مگر اس نے تو کہا تھا کہ وہ گھر پر ہی ہے..." اچھا ٹھیک ہے آپ

"جائے

"...آپ کو کچھ چاہیے صاحب

نہیں تھینک یو..." ملازم وہاں سے چلا گیا تھا...اس نے جیب سے موبائل نکالا

تھا....

....کال ملا کر موبائل کان سے لگایا

....کال ریسیو کی گئ

ویسے بڑے ہی کوئ گھٹیا انسان ہو' اگر آفس ہی جانا تھا تو مجھے بتا نہیں سکتے تھے'

جب میں نے پوچھا کہ کہاں ہو؟؟ ہاں ہاں میں تو گھر پر ہی ہو آجاؤ' اسے کہتے

"....ہیں گھر پہ ہونا

علی مسکرایا...او سوری یار میں قسم سے گھر ہی تھا' مگر بابا نے بلا لیا تھا کہ آجاؤ

تمھاری ضرورت ہے' اس لئے ارجنٹ آنا پڑا اور تمھیں بتانا یاد ہی نہیں رہا'

".....ایک کام کرو' تم آفس ہی آجاؤ' یہاں گپ شپ کر لے گے

یوشع بھی آفس میں ہے کیا؟؟؟

"...ہاں وہ اپنی کمپنی میں ہو گا میں اپنی کمپنی میں ہو بابا کے ساتھ

'...انکل ہے وہاں

'ہاں بابا یہی ہے' کیوں کیا ہوا؟؟؟

کچھ نہیں بس ایسے ہی پوچھا ہے' اور آنٹی بھی کہیں نظر نہیں آ رہی وہ بھی گھر پر نہیں ہے کیا؟؟؟

"پتا نہیں یار میں تو گھر پر ہی چھوڑ کر آیا تھا' کیا پتا کہیں چلی گئی ہو

ہاں البتہ کیا پتا ماہی گھر پر ہو' اور اگر وہ بھی کہیں چلی گئی ہو تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا...."

حماد کی آنکھوں میں چمک آئی تھی....اس سے زیادہ اچھا موقعہ نہیں ملے گا....جو

....وہ کام کرنا چاہ رہا ہے....اور وہ ویسے بھی خاص اسی کام کیلئے یہاں آیا ہے

اچھا چلو ٹھیک ہے میں وہی آ رہا ہو...." حماد نے پورے گھر پر نظر دوڑائی تھی

.....موبائل واپس جیب میں رکھا

چل حماد لگ جا کام پہ اس سے زیادہ اچھا موقع نہیں ملے گا' موقع محل دونوں

ہے...." اسے ماہی کے روم کا پتا ہے...اس نے قدم اس کے روم کی طرف

بڑھائے....ماہی بھی اپنے روم سے نکلنے لگی تھی....اس کی نظریں پوری طرح

موبائل پر مرکوز تھی....حماد نے اسے دیکھ لیا تھا.... مگر وہ نہ ہی اس کی موجودگی

کو محسوس کر پائی اور نہ ہی اسے دیکھ پائی.... وہ جان بوجھ کر زور سے اس سے ٹکرایا تھا.... وہ اس کے چوڑے سینے سے لگی تھی...ہاتھ میں پکڑا موبائل زمین پر گرا تھا.... دن میں تارے نظر آگئے تھے...وہ گرتے گرتے بچی تھی.... حماد نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا.... وہ اس کے کالر کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑے اس کی بانہوں میں جھول رہی تھی.... آنکھیں بھی سختی سے میچ رکھی تھی.... وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا.... وہ اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا...بلاشبہ وہ ایک خوبصورت نوجوان دوشیزہ ہے....اس کا دل کیا کہ کوئی شرارت کرے مگر .....اس کام کیلئے یہاں نہیں آیا اور نہ وہ یہ کام کر سکتا ہے نہیں وہ

"....آنکھیں کھول لے میڈم اور میرے کالر کو چھوڑ دے

اسنے فٹ آنکھیں کھولی تھی...وہ مکمل اس پر جھکا ہوا تھا....ماہی نے اسے دھکا دیا تھا...وہ دو قدم دور ہٹی تھی...دو قدم اس نے بھی آگے بڑھائے تھے....ماہی نے پھر دو قدم پیچھے لئے تھے..... وہ پیچھے دیوار کے ساتھ لگی تھی.... حماد نے بھی دو قدم اور آگے بڑھائے تھے....

تم میرے قریب کیوں آرہے ہو؟؟دور رہو؟؟اور یہاں کیا کررہے ہو؟؟نیچے جا کر بیٹھو...."اس نے لہجے کو سخت کر کے روانی سے کہا تھا جبکہ اندر سے اس کا دل کانپ رہا تھا.....

ہممم 'ایم ایمپریسڈ' ورنہ ایسے موقعوں پر لڑکیاں اکثر ڈر جاتی ہے 'گڈ مجھے ایسی ہی لڑکیاں پسند ہے...."اس نے دیوار کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اسکے جانے کی ساری راہیں بند کی تھی....

واٹ آر یو ڈوئینگ؟؟سٹے آوے فروم می...."میں بھائی کو بلالوں گی بھائی...."اس نے آواز دی تھی...حماد نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا.....کوئی فائدہ نہیں شاید تمھیں کسی نے بتایا نہیں کہ گھر پر کوئی نہیں ہے...."

ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی....

اور یہ جو اتنا بڑا محل ہے' اتنی اونچی اس کی دیواریں' ان دیواروں سے تمھاری آوازیں باہر نہیں جائے گی' اور نہ ہی کوئی تمھیں بچانے آئے گا...."وہ اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی.... مگر گرفت سخت تھی....وہ اسے دیکھے گئی....وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا......ماہی کی آنکھوں میں نمی آئی تھی...سانس

لینے میں دشواری ہونے لگی تھی....اس نے ہاتھ ہٹایا تھا...سانس بحال ہوا تھا....

.....ماہی کا ہاتھ اٹھا تھا

یو بلڈی...." اور اس سے پہلے وہ اس کے گال پر نشان چھوڑتی.....اس نے اس کی

.....نازک کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا

".....نا میری جان یہ غلطی دوبارہ کبھی مت کرنا' چلو اندر

.... چھوڑو مجھے....' وہ زبردستی اسے کمرے میں لے کر جا رہا تھا

آئی سیڈ لیو می...." وہ مسلسل خود کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش

کر رہی تھی....کمرے میں لے جا کر اس نے اسے چھوڑا تھا.....فوراً دروازہ بند کیا

.... تھا......وہ ڈر رہی تھی بہت زیادہ....وہ اس کے قریب آ رہا تھا

....دیکھو' اس نے انگلی اٹھائی تھی

میرے قریب مت آنا' میں بتا رہی ہو' ورنہ اچھا نہیں ہو گا' علی بھائی اور یوشع کو

پتا چلا نہ کہ تم کیا کر رہے ہو' وہ بہت مارے گے تمھیں' کہ تم یاد رکھو گے...."

....حماد مسکرایا

"....اووو ریئلی' میں تو ڈر گیا

وہ قدم پیچھے بڑھا رہی تھی...اور اس سے پہلے وہ بھاگتی.....اس نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی تھی.....وہ گھومتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے لگی تھی....اس نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود میں بھینچا تھا اور وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی.....اس کی قربت میں اس کی جان فنا ہو رہی تھی.....

لیومی پلیز' چھوڑ دو مجھے خدا کے واسطے کچھ مت کرنا....." حماد کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کانپ رہی ہے.... مگر وہ مضبوط کھڑی خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی...اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا تھا.....اس نے اسے پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا تھا.....

آآآآ چیخ حلق سے برآمد ہوئی تھی....اس کے ہونٹ کپکپانے لگے تھے....

بھائی...." ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پے لڑھکا تھا.....

یوشع.... کپکپاتے ہونٹوں سے اس نے اسے پکارا تھا....آواز اتنی دھیمی تھی کہ بامشکل خود کو سنائی دے.....

حماد اس کا یہ گھبرایا ہوا روپ دیکھ رہا تھا... وہ مسلسل کانپ رہی تھی..... شاید اس کو خود کو بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کس قدر کانپ رہی ہے....

"اوپن یور آئیز...."

اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی....

آئی سیڈ اوپن یور آئیز...." اس نے غصے سے کہا تھا... ڈرتے ڈرتے اس نے آنکھیں کھولی تھی.... اس نے تو اس کی ساری بھاگنے کی راہیں بند کر دی تھی....

ماہی کی آنکھوں میں گلابی پن اترا تھا.....

پلیز چھوڑ دو...." اس نے منت کی تھی....

خدا کا واسطہ ہے چھوڑ دو' میں میں کسی کو کچ کچھ نہیں بتاؤ گی' مگر پلیز یہاں سے چلے جاؤ...."

وہ مسکرایا....

کس کو کیا بتاؤ گی میری جان من' اگر تمھارے بتانے سے پہلے میں علی کو جا کر بتا دو کہ تمھاری بہن میرے ساتھ یہ وہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی' تو کس کا یقین کرے گا' اور میری جان....." اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا... ماہی

نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا...وہ اپنے ہاتھ کو دیکھ کر مسکرایا....ماہی کو دیکھا....جو خونخوار نظروں سے اسی کو گھور رہی تھی.....

ہائے ہائے میری جان 'تمھیں تو معلوم ہے ایڈ نگ کتنی ایزی ہو گئی ہے اگر میں کسی بھی گندی ویڈیو پہ تمھاری تصویریں سیٹ کر دو اور پھر اس کو سوشل میڈیا پہ اپلوڈ کر دو تو کیا عزت رہ جائے گی تمھاری...."

ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی.....

"تتتتم.....

ششششش...."اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی.....

ڈرو مت 'میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا کیونکہ الحمداللہ میں بھی دو بہنوں کا بڑا بھائی ہو اور مجھے مکافات عمل پر یقین ہے اگر آج میں کسی کی بہن بیٹی کے ساتھ غلط کرو گا تو کل کو میں جتنا بھی اپنی بہنوں کو چھپا کر رکھنا چاہو کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ غلط ضرور ہو جائے گا 'میری بہنوں کے ساتھ بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے 'اسی لئے حماد ابراہیم نے آج تک نہ ہی کسی لڑکی کی طرف غلط نگاہ ڈالی اور نہ ہی آج تک کسی کے ساتھ ایسی حرکت کی ہے 'تم پہلی لڑکی ہو جس کے ساتھ یہ سب کیا

ہے 'کیونکہ مجھے تم سے کچھ سوالوں کے جواب چاہیے' ویسے تو مجھے ضرورت نہیں تھی کہ تم سے کچھ پوچھو کیونکہ میں آنکھیں پڑھنے کا فن رکھتا ہو اور اب تمھاری آنکھوں میں سوائے ڈر و خوف کے مجھے کچھ نظر نہیں آرہا' اسی لیے جو میں پڑھنا چاہ رہا تھا' وہ پڑھنے میں مجھے دشواری پیش آرہی ہے' اس لیے اب جو جاؤں گا پوچھو سب سچ سچ جواب دے دینا' میں چلا"......

"یوشع سے کتنی محبت کرتی ہو؟؟؟"

....وہ بس اسے دیکھے گی' مجھے اپنے سوالوں کے فوراً فوراً جواب چاہیے ہوتے ہیں

"یوشع سے کتنی محبت کرتی ہو؟؟؟"

اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی غلطی مت کرنا' کیونکہ بعض اوقات انسان کی آنکھیں اور اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بہت کم ہی ایک دوسرے سے میچ کرتے ہیں' اصل لفظ وہی ہوتی ہیں جو منہ اور آنکھ دونوں میں سیم ہو' اور تم جھوٹ بولوں گی تو تمھاری زبان لڑکھڑائے گی' تمھاری آنکھیں کچھ کہہ رہی ہونگی اور تمھارے الفاظ کچھ اور ہی داستان بیان کر رہے ہونگے' اگر جھوٹ

بولوں گی تو میں تمھاری آنکھیں پڑھ لوں گا...."اب بتاؤ جلدی یوشع سے کتنی

"محبت کرتی ہو؟؟؟؟

تمھیں کیوں بتاؤں میں اس سے کتنی محبت کرتی ہو کتنی نہیں...؟؟

اوکے نہ بتاؤ...."مگر

المیرا اسے تو خوب نفرت کرتی ہو گی' کیونکہ اپنے محبوب کے محبوب سے کبھی

محبت نہیں ہوتی....."حماد نے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں المیرا کے نام پر

....نفرت کی چنگاری پھوٹی تھی....وہ مسکرایا تھا....اسے جواب مل گیا تھا

آج کے بعد اس کا نام میرے سامنے مت لینا' نفرت کرتی ہو میں اس سے بے

"....انتہا نفرت

....وہ ہنوز مسکرا رہا تھا

اس کے الفاظ اس کی آنکھوں سے میچ کر رہے تھے....اس کی آنکھوں میں بھی

.....بے انتہا نفرت تھی اور اس کے لہجے میں بھی

وہ جب سے ہماری زندگی میں آئی ہے یوشع مجھ سے دور ہو گیا ہے' جادو کر کے رکھ دیا ہے اس نے سب پر' جس کو دیکھو اسی کے گن گاتے ہیں' اس نے میرے یوشع کو بھی مجھ سے چھین لیا ہے....."

حماد نے اپنا چہرہ ماہی کے چہرے کے قریب کیا تھا...اس کی بولتی یک دم بند ہوئی تھی....

"...اتنی نفرت لہجے میں

"....دور ہٹو

".....اگر نہ ہٹا تو

....اب وہ اسے بس تنگ کر رہا تھا

.....اس نے اپنی آنکھوں کو سختی سے میچا تھا

ماہین عمران' یہ جو حرکت میں نے تمھارے ساتھ کی ہے نہ اس کا ہر گز یہ مطلب مت لینا کہ میں نے تمھارے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈے ہیں...

"

....اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھی

Zubi Novels Zone

یاد رکھنا تم جیسی لڑکیوں کی حماد ابراہیم کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے' نہ ہی اس کے دل میں' نہ ہی اس کی زندگی میں اور نہ ہی اس کے بیڈروم میں' اگر مجھے تمھارے لہجے میں ایک معصوم لڑکی کیلئے' وہ بھی ایسی لڑکی جو صرف محبت کے قابل ہے' جس نے تمھارا کچھ نہیں بگاڑا اس لڑکی کیلئے اگر اتنی نفرت نہ دیکھتی تو میں سوچ سکتا تھا تم سے شادی کرنے کے بارے میں' کیونکہ تم واقعی بہت خوبصورت ہو' مگر اب نہیں' حماد ابراہیم محبت کرنے والا لڑکا ہے' حماد ابراہیم محبتوں کو بانٹنا جانتا ہے' اور محبتوں کو سمیٹنا' حماد ابراہیم کی زندگی میں ایسی لڑکیوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے جو دل میں دوسروں کیلئے بغض' کینہ' حسد رکھتی ہے' حماد ابراہیم ان لوگوں کو پسند کرتا ہے' جن کا وجود محبت سے بھرپور ہو' اور تم میں ایسا کچھ نہیں' اسی لئے تمھاری میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں....."

ماہی کی آنکھیں لال انگارہ ہوئی تھی...اس نے کچھ بولنا چاہا تھا....... مگر ایک بار پھر اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اس کی بولتی بند کی تھی....اپنا چہرہ اس کے

چہرے کے بالکل قریب کیا تھا....اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں کو سختی سے میچا تھا....اپنی شرٹ کو مٹھی میں زور سے جکڑا ہوا تھا

اس نے اس کے چہرے پر پھونک ماری تھی....آنکھوں کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی....ہونٹ پھر سے کانپنے لگے تھے....اسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ اس کے قریب نہیں ہے....اس نے آہستہ آہستہ اپنی گھنی موڑی ہوئی پلکیں اٹھائی تھی....وہ واقعی نہیں تھا یہاں...وہ وہ واقعی چلا گیا یہاں سے....اس نے اپنی مٹھی کو کھولا تھا اس کی ہتھیلی نم تھی.....اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا وہاں بھی پسینہ تھا....اسے محسوس ہو رہا تھا وہ کانپ رہی ہے...اسے اسکی قربت برداشت نہیں ہوئی اس سے پہلے اس کے ساتھ کبھی ایسا ہوا بھی تو نہیں تھا کہ کوئی مرد اس کے قریب آئے.... علی اور یوشع کے علاوہ وہ آج تک کبھی کسی کے قریب نہیں گئی تھی....وہ ڈر گئی تھی بہت زیادہ

گاڑی میں خاموشی چھا گئی تھی....یوشع کے کان کی لو سرخ ہوئی تھی.....اس نے ...سائڈ میں کر کے گاڑی کو بریک لگائی تھی....حماد کی طرف گھوما

.....حماد ابراہیم....'یوشع نے انگلی اٹھائی تھی

یوشع پلیز یار کوئی غصہ نہیں' میں اگر چاہتا تو تم سے یہ بات چھپا بھی سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ میں یہاں سے اپنے دل پر بوجھ لے کر نہیں جا سکتا تھا' تمھیں سب کچھ سچ سچ بتادیا ہے...."

....یوشع نے گہری سانس خارج کی تھی

حماد اگر آج کے بعد تم نے ماہی تو کیا اگر کسی بھی لڑکی کے ساتھ ایسا دوبارہ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا' میں بھول جاؤں گا کہ تو میرا دوست ہے....."

افففف خدایا' کیسے سمجھاؤں؟؟؟ یار میں نے کیا کہا ہے کہ میری بھی دو بہنیں ہیں جو کہ ابھی صرف سولہ سترہ سال کی ہے' معصوم ہے' چھوٹی ہے' تمھیں تو احسان مند ہونا چاہیے میرا کہ اتنی بڑی خبر تمھیں دی ہے' کیونکہ میں علی کو کچھ نہیں بتا سکتا تھا وہ ماہی کا بھائی ہے اس نے تو مجھے سچ میں مار مار کر آدھا آدھ مرا کر دینا ہے اور ویسے بھی یہ بات تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جب اپنی بہن بیٹیوں پہ بات آتی ہے تو سب مردوں کی غیرت جاگ جاتی ہے جب انہیں اپنی عزت، اپنی انا، اپنی غیرت سب یاد آجاتا ہے' باہر کی بہن بیٹیوں کے ساتھ جتنا مرضی کھیل لے ان کے ساتھ جتنا مرضی برا کر لے جب انہیں کوئی فرق نہیں

پڑتا' مگر جب کوئی ان کی بہن پہ گندی نگاہ بھی ڈال لے تو سب کچھ یاد آجاتا ہے

انہیں عزت، انا، غیرت سب کچھ' تم بھی ایک مرد ہو اور میں بھی' آج کل ہر

مرد کی یہی فطرت بن گئی ہے کہ اپنی بہن بہن ہیں اور دوسروں کی بہنیں

"......کھلونا

......یوشع کی نظر اب بھی اسی پر جمی تھی

ہاں میں مانتا ہو میں نے ماہی کے ساتھ جو کیا بہت غلط کیا' مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے

".....تھا' اس کیلئے میں شرمندہ ہو' ایم سو سوری

یوشع نے اس پہ سے نظریں ہٹائی تھی.... اسے اس کے سوری سے کوئی سروکار

....نہیں تھا.... اس کا تو ذہن کہیں اور ہی الجھ چکا تھا.... وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

....افففف خدایا' اس نے اپنے سر کو تھاما تھا.... سٹئیرنگ پر سر ٹکایا

.....یوشع...' اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

یوشع کا ذہن تو اس وقت

....جوڑ توڑ کرنے میں مصروف تھا

ماہی کیا واقعی تم المیرا سے اس قدر نفرت کر سکتی ہو...." وہ سیدھا ہوا.... سٹیرنگ
.... کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھاما.... نظریں بھی سٹیرنگ پر جمی تھی
.... مگر کیوں؟؟؟؟ وہ دل میں خود سے مخاطب تھا
اپنے محبوب کے محبوب سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی...' حماد کی آواز کانوں میں
.... گونجی
".... کیا صرف اس وجہ سے کہ میں المیرا سے بے انتہا محبت کرتا ہو" او و گوڈ
.... حماد نے ایک بار پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا
یوشع میرا کام صرف تمھیں آگاہ کرنا تھا' آگے جو کرنا ہے تم نے خود کرنا ہے'
میں نے المیرا کو بھی دیکھا ہے المیرا بہت معصوم ہے' اوپر سے وہ بہادر بنتی ضرور
ہے مگر وہ اتنی بہادر ہے نہیں اور شاید وہ اتنی بہادر اس وجہ سے بنتی ہے کہ ہر موڑ
پر تم اس کے ساتھ کھڑے ہو' تمھیں معلوم ہے جس دن تمھاری انگیجمنٹ تھی
"....جب میں المیرا کے روم میں گیا تھا تو وہ رو رہی تھی

یوشع نے فٹ اس کو دیکھا تھا.... آنکھوں میں حیرت تھی جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو مگر کیوں؟؟؟ کیونکہ المیرا خان کی آنکھوں میں یوشع یوسفزئی کو آنسوں کہاں برداشت ہے....

وہ اپنی ماما کو یاد کر کے رو رہی تھی اور ظاہر سی بات ہے خوشی کے موقعوں پر اپنوں کی بہت یاد آتی ہے اور مجھے وہاں جا کے یہ بھی معلوم پڑ گیا تھا کہ المیرا' خان انکل سے بھی نہیں بولتی ' کیوں نہیں بولتی؟؟ کیا وجہ ہے؟؟ ایسا کیوں ہے؟؟ یہ سب مجھے نہیں معلوم ' خان انکل کیوں المیرا سے دور ہے مجھے نہیں معلوم ' مگر اتنا تو معلوم ہو گا تمھیں یوشع کہ ایک لڑکی کو بہادر، مضبوط، اس کے گھر والے بناتے ہیں' اس کی ماں اسے مضبوط بناتی ہے' چونکہ المیرا کی ماما تو ہے نہیں اور جہاں تک بات ہے خدیجہ آنٹی کی تو انہوں نے کبھی المیرا کو اپنی بیٹی سمجھا ہی نہیں ' دوسرا لڑکی کی جو ڈھال ہوتا ہے وہ اس کا بھائی ہوتا ہے چونکہ جہانزیب المیرا سے چار سال چھوٹا ہے اور پھر پچھلے دو سال سے وہ پڑھائی کے سلسلے میں دبئی میں رہ رہا ہے تو اس کو بھائی کا بھی سکھ نہیں کہ وہ اس کی ڈھال بن سکے اور تیسرا انسان باپ ہوتا ہے' ایک لڑکی کو مغرور، بہادر، دنیا سے لڑنے کی ہمت یہ سب

چیزیں پتا ہے کہاں سے ملتی ہے؟؟؟ایک لڑکی کے سر پر رکھے اس کے باپ کے شفقت بھرے ہاتھ سے.... وہ ہاتھ جب تک سر پر رہتا ہے نہ لڑکی بہت بہادر بنی ہوتی ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے اسکی ڈھال اسکے بابا ہے....''اور اب جبکہ خان انکل نے کبھی اس سے پیار نہیں کیا' کبھی اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ نہیں رکھا تو کیسے ممکن ہے ایک لڑکی بہادر بن جائے' دنیا سے لڑنے کی طاقت اور ہمت اس میں آ جائے گی' اور ان سب کے بعد ایک لڑکی کو جو مضبوط اور بہادر بناتا ہے وہ اس کا ہمسفر ہے' اس کا شریک حیات' جو کہ تم بنو گے' وہ اگر بہادر بنی ہے تو صرف تمھاری وجہ سے' تم نے اسے ہمت دی ہے....''

یوشع کو یاد آ رہا تھا کہ جب وہ پہلی دفعہ المیرا اسے ملا تھا وہ بہت ڈرتی تھی' یہاں تک کہ یوشع سے بھی ڈرتی تھی' یہ بات سچ ہے اسے ہمت دینے والا یوشع ہی تھا' اس نے اسے ہمت دی تھی' اسے بہادر بنایا تھا کہ وہ اب بولنے لگی تھی' یوشع کی محبت نے اسے ہمت دی تھی.... اسے یہ بتایا تھا کہ سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے.... اور اس نے یہ ثابت کر کے بھی دیکھایا تھا اس کی حد سے زیادہ عزت کر کے.... وہ اب تھوڑا بہت لوگوں کا مقابلہ کرنے لگ گئی تھی' اور یوشع کے

سامنے تو اسکی زبان بہت زیادہ چلتی تھی' مگر کبھی یوشع نے اس کی کسی بات کا برا نہیں منایا.... یہ شاید عشق کا ہی تو اثر تھا اس کی کبھی کوئی بات یوشع کو غلط نہیں لگتی تھی.... اسے تو اس کی ہر ادا کمال کی لگتی ہے.... وہ اگر یوشع کے سامنے بہت بول کر خوش ہے تو ٹھیک ہے وہ بس خوش رہے.... وہ تو بس اسکی خوشی چاہتا گھنٹے اس کو خود کے سامنے بٹھا کر ہے.... اور یوشع کا بھی بس نہ چلے وہ تو چوبیس اس کی بس الٹی سیدھی باتوں کو سن سن کر انجوائے کرتا رہے.... عشق میں یہی تو ہوتا ہے محبوب سے کبھی دل نہیں بھرتا اور نہ ہی اسکی جگہ کوئی اور لے سکتا ہے.... عشق میں تو محبوب دنیا کا سب سے خوبصورت ترین شخص لگتا ہے.... اور .... وہ تو پور پور اس کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے

ہم تو عشق میں اس مقام پر ہے"

"جہاں کسی اور کو سوچ بھی تو گناہ لگتا ہے

حماد نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی تھی.... وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا....

"کیا سوچ رہے ہو؟؟؟

کچھ نہیں بس یہی کہ تم جو کہہ رہے ہو سچ کہہ رہے ہو' اسکی زبان صرف میرے سامنے چلتی ہے' تھوڑا بہت وہ اس دنیا کے آگے بول لیتی ہے......"

یوشع اب جو کرنا ہے تم نے خود کرنا ہے.....ماہی کی چالوں کو ناکام کیسے بنانا ہے وہ تم نے خود دیکھنا اور سوچنا ہے' ماہی دنیا کا مقابلہ کرنا جانتی ہے' وہ لوگوں کو اپنی انگلیوں پر نچا سکتی ہے' مگر ایک لڑکی کو قابو کرنا اتنا مشکل نہیں ہے' اور اس کی مثال کل جو ہوا وہ تمھیں بتا چکا ہو' وہ واقعی کل بہت ڈر گئی تھی...."

حماد نے ٹائم دیکھا....یوشع نے اثبات میں سر ہلایا....

اب گاڑی چلا لو ٹائم ہو گیا ہے فلائٹ کا' کہیں ایسا نہ ہو فلائٹ چھوٹ جائے' اب چلو....."

یوشع نے گاڑی سٹارٹ کی تھی....گاڑی میں خاموشی چھا گئی تھی....کچھ دیر بعد وہ ائیر پورٹ پہنچ چکے تھے....حماد نے علی کو کال ملائی تھی....

"کہاں ہے یار تو؟؟؟؟

بس بس آگیا سمجھو پہنچ گیا...."

اوکے...."اس نے فون واپس رکھا تھا....

"اب کیا سوچ رہے ہو؟؟؟

"...نتھینگ

....خیال رکھنا یوشع ہو سفزئ میری بہن کا....."یوشع نے آئبر واچکائی تھی

"....وہ تمھاری بھابھی ہے

"....بھابھی تھی' آج سے بہن بن گئی ہے

....افف خدایا...."یوشع نے اپنے بال نوچے تھے

"یااللہ اور کتنے سالے پیدا ہوگے میرے؟؟؟

....اس نے دعا کی طرح ہاتھوں کو پھیلا کر کہا تھا

....حماد مسکرایا

....او کے سالے صاحب اور کچھ...."یوشع نے دانت پیس کر کہا تھا

"....نہیں جی

"....ایک علی کم تھا کیا جواب تم بھی شروع ہوگئے

....وہ بس مسکرایا

وہ گاڑی سے اترے تھے... علی بھی پہنچ گیا تھا.... وہ تینوں اندر کی طرف بڑھے تھے..... وہ دونوں اسے سی آف کر رہے تھے

.... وہ یوشع کے گلے لگا تھا.... کان میں کھسر پھسر کی تھی

بی کیئر فل.... "اگر کبھی بھی میری ضرورت پڑے تو میں حاضر ہو' کیونکہ ایک دوست ہی دوسرے دوست کے کام آتا ہے' اور ہاں نا مجھے ماہی میں پہلے انٹرسٹ تھا اور نہ ہی اب ہے' اب تو بالکل بھی نہیں ہے' اور ویسے بھی جو میں نے اسکے ساتھ کیا ہے تو وہ مر کر بھی مجھ سے شادی نہ کرے...."

یوشع مسکرایا...." اس کی کمر پر زور کی تھپکی دی تھی.... حماد بھی مسکرایا.... وہ اس سے دور ہٹا تھا.... علی سائڈ میں کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا.... وہ بھی اب ان کی طرف بڑھ رہا تھا... وہ علی سے بھی گلے ملا تھا..... ایک بار پھر باری باری دونوں سے مصافحہ کر کے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا...... اور وہ دونوں بھی باہر آ گئے تھے... اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے تھے......

المیرا جہانزیب کے روم میں کھڑی اس کی پیکنگ کر رہی تھی جو تقریباً بس ہوئی گئی تھی....اس نے زیب بند کی تھی.... وہ اداس لگ رہی تھی...آج جہانزیب نے بھی واپس چلے جانا تھا...جہانزیب روم میں آیا تھا ...

"ہو گئی پیکنگ....."

ہاں...."اس نے منہ بنا کر کہا تھا....وہ بیڈ پر چڑھ کر آلتی پالتی مار کر بیٹھی تھی ....

کیا بات ہے؟؟؟وہ بھی بیڈ پر بیٹھا تھا......

جانا ضروری ہے کیا' مت جاؤنہ یار میرا دل نہیں لگے گا' تم تھے تو بہت اچھا ٹائم سپینڈ ہو گیا تھا تمھارے ساتھ یہ ڈھائی ہفتے کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا' اور اب تم چلے جاؤ گے...."

اس نے رونی صورت بنا کر کہا تھا....

"یار ایسے بولو گی نہ تو میں نے سچ میں ہی نہیں جانا...."

"تو مت جاؤنہ' میں بھی تو یہی کہہ رہی ہو...."

میرے جانا ضروری ہے پیپرز ہے میرے اب.... بلکہ ایک کام کرو تم بھی میرے ساتھ چلو...."

تمھیں پتا ہے مجھے پاکستان سے باہر جانا بالکل پسند نہیں ہے 'میں کبھی نہیں جاؤں گی...."

"....اچھا بعد میں تو آؤ گی جب بابا اور بھی آجائیں گے وہاں

....کہاں پہ؟اس نے کچھ حیرت سے پوچھا تھا

"....دبئی میں اور کہاں تمھیں نہیں معلوم کیا بابا وہی شفٹ ہو رہے ہیں

....المیرا اب بھی اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی

اتنی بڑی بات اور اسے پتا ہی نہیں....اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی ....

"المیرا تمھیں سچ میں معلوم نہیں تھا کیا؟؟؟؟

کیا فرق پڑتا ہے چھوڑو اس بات کو 'ویسے بھی بابا نے کونسا کبھی مجھ سے محبت کی ہے یا وہ مجھے کچھ بتاتے ہیں...."

"....المیرا ایسی بات نہیں ہے بابا تم سے محبت کرتے ہیں

جہانزیب پلیز تم اب بابا کی سائڈ مت لینے بیٹھ جانا' انہوں نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی' تمھیں تو بابا ماما دونوں کا پیار ملا ہے' ترستی تو میں رہی ہو ہمیشہ ان کے پیار کیلئے....." اس کے لہجے میں نمی آئی تھی

....جہانزیب نے بھی سر جھکایا تھا....کچھ غلط نہیں کہا اس نے

تم نہیں جان سکتے جہانزیب وہ اذیتیں جو میں نے سہی ہے' میں ہمیشہ سے انتظار کرتی رہی ہو بابا کا کہ وہ ایک بار آکر مجھے اپنے سینے سے لگائے گے' یا ایک شفقت بھرا ہاتھ ہی میرے سر پر رکھ دے' مگر نہیں وہ کبھی نہیں آئے اور میں آج تک انتظار میں ہی ہو کہ بابا آئے گے اور مجھے اپنے سینے سے لگائے گے' اور میں سارے گلوے شکوے بھلا کر ساری اذیتیں بھول کر ان کے سینے سے لگ جاؤ گی کوئی شکایت کوئی گلہ نہیں کرو گی' مگر مجھے معلوم ہے وہ دن کبھی نہیں آئے گا' انگیجمنٹ والے دن بھی میں انتظار کرتی رہی کہ بابا آکر سر پر ہاتھ رکھے گے' مگر وہ جب بھی نہیں آئے' سر پر ہاتھ تمھارا تھا جبکہ ہونا بابا کا چاہیے تھا....."

....اس نے سر جھکایا ہوا تھا وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ کر بول رہی تھی

المیرا بابا سے نفرت کرنے لگی ہو کیا؟؟؟"اس نے نہ جانے کس احساس کے تحت پوچھا تھا....اس نے نگاہ اٹھائیں تھی....آنکھوں میں نمی تھی

یہ میرے بس میں نہیں' ایک بیٹی کبھی اپنے باپ سے نفرت کر سکتی ہے' کبھی نہیں' وہ میرے بابا ہے میں چاہ کر بھی ان سے نفرت نہیں کر سکتی' یہ میرے بس میں ہی نہیں ہے، مگر میں ان سے ناراض ہو بہت زیادہ.....

جو محبت جو پیار میں بابا سے ڈیزرو کرتی تھی وہ مجھے یوشع کے ڈیڈ سے ملا ہے' میں انہیں بھی بابا ہی بلاتی ہو' اور انہوں نے بھی ہمیشہ مجھے بیٹیوں والا پیار' بیٹیوں والی عزت' بیٹیوں والا مان دیا ہے...."

....اور بھائی کا پیار

....اس نے نگاہ اٹھا کر جہانزیب کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا

وہ علی بھائی سے ملا ہے' انہوں نے بہنوں والی عزت دی ہے' پہلے تم چھوٹے تھے' پھر تم دبئی چلے گئے دو سال بعد واپس آئے ہو' اب جوان ہو گئے ہو' اب مجھے لگتا ہے کہ میری بھی کوئی ڈھال بن سکتا ہے' تو تم واپس جا رہے ہو..."

جہانزیب نے اس کے کندھے پر اپنا بازو پھیلایا تھا....اس نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا تھا...

اور تم نے تو کہا تھا کہ تم وہیں رہو گے وہی جوب کرو گے' اور جب بابا بھی وہاں شفٹ ہو جائے گے تو یقیناوہ اپنا بزنس بھی پھر وہی شفٹ کرے گے تو پھر تم ان کا بزنس سنبھالو گے' کیونکہ میں تو ان کے ساتھ کام کرتی ہی نہیں ہو' تو تم ہی سنبھالو گے....."

"تم سچ میں کبھی دبئی نہیں آؤ گی....؟؟"

"...نہیں...."کیونکہ مجھے بالکل نہیں پسند پاکستان سے باہر جانا

"....اچھا اپنا موڈ ٹھیک کرو' ایسے الوداع کرو گی مجھے

وہ ہلکا سا مسکرائی......

"....ویسے میں نے تمھارے جیسی بہن آج تک نہیں دیکھی

کیوں؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟

مطلب کتنی بری بات ہے نہ..."خود اپنی انگیجمنٹ کروا کر بیٹھ گئی ہو بھائی کا کچھ خیال ہی نہیں ہے..."

...اووہووو تو تمھیں بھی انگیجمنٹ کرنی ہے..." وہ خوش ہوئی تھی

"....ہاں تو میں نہیں کر سکتا کیا

"....ہمم صحیح پھر لڑکی ڈھونڈ لی جائے

.....اگر میں خود ڈھونڈ لو...." اس نے زبان نکالی تھی

....مطلب تم ڈھونڈ چکے...." اس نے اس کا کان کھینچا تھا

....اللہ اللہ چھوڑ

...پہلے بتاؤ ڈھونڈ لی نہ

.....ہاں ہاں' اب چھوڑ

....اس نے کان چھوڑا تھا

".....تو اب بتاؤ کون ہے وہ چڑ

.....میں بتا رہا ہوا سے چڑیل مت بولنا...." جہانزیب نے بیچ میں ٹوکا تھا

"......وہ بہت خوبصورت ہے آئی سمجھ

افففف ہم تو شادی سے پہلے ہی زن مریدی والے کام کرے گے....." المیرا نے

....اتراتے ہوئے کہا.....اس نے ایک بار پھر اس کا کان کھینچا تھا

المیرا تم اس طرح کی حرکتیں کرتی میرے ساتھ ہو' مگر قسم سے ترس مجھے یوشع بھائی پہ آتا ہے وہ کیسے رہے گے تمھارے ساتھ ساری زندگی' ہائے ے ے

"..... میرے بیچارے یوشع بھائی

.... المیرا نے اس کی کمر پر مکہ مارا تھا

"....اور کرو اب بکواس

.....اللہ..... جہانزیب نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا تھا

"....کون ساز کوٹا جن گھسا ہے تمھارے اندر بیٹھے بیٹھے

.....المیرا نے قہقہہ لگایا تھا

.....ہاہاہا زکوٹا جن' ویری فنی

....وہ تھوڑا اسکے قریب کھسکی تھی

اچھا تصویر تو دیکھاؤ.....؟؟

"....نہیں دیکھا رہا میں کیا کرلو گی

اچھا بچو 'یہ بات ہے 'ٹھیک ہے نہ دیکھاؤ پھر میں بھی جاری ہو دادی کے پاس '

دادی کو سب کچھ سچ سچ بتانے...." وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تھی..... جہانزیب نے اس

.... کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا تھا

"..... افففف میری بہنا یہی بیٹھ جا

..... دادی دادی..... "اس نے بیٹھے بیٹھے آواز لگائی تھی

..... جہانزیب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

یار مجھے دادی کی چھڑی سے مار کھانے کا کوئی شوق نہیں چڑھ رہا 'آرام نال بیٹھ جا

"..... نہ

.... المیرا نے اپنے منہ پر رکھے اس کے ہاتھ پر کاٹا تھا

..... آآآاوئی اللہ..... "اس نے رونی صورت بنائی تھی

"..... تو اب شرافت سے اس کی تصویر دیکھاؤ

..... جہانزیب نے منہ بناتے جیب سے موبائل نکالا تھا

.... یہ دیکھو.... 'اس نے تصویر دیکھائی تھی

"..... ماشااللہ یہ کتنی پیاری ہے

تم جیسے بندر کو اتنی حسین پری مل کہاں سے گئی...؟؟؟

"....وہ مسکرایا.... یہ خود میرے پاس آئی تھی میری پیاری بہنہ

....جہانزیب لمبی لمبی چھوڑنے لگا تھا' حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا

....اووو بس بس پھینکو انسان

.....ہاہاہاہا' جہانزیب نے قہقہہ لگایا تھا

"....ٹھیک ہے میں دادی سے بات کروگی

"....تھینک یو

کچھ دیر یوہی اور باتیں کرنے ایک دوسرے کو تنگ کرنے کے بعد المیرا اور یوشع دونوں اسے ائیر پورٹ چھوڑنے گئے تھے....المیرا کو واپس گھر چھوڑنے کے بعد وہ بھی واپس اپنے گھر آگیا تھا.....

***

آج المیرا بہت خوش تھی.... اتنی خوش کہ چہرے پر بھی خوشی کے رنگ واضح نظر آرہے تھے.... چہرہ گل گلنار ہو رہا تھا..... وجہ آج یوشع پورے ایک مہینے کے بعد نیویارک سے واپس آرہا تھا.... آج ان کی انگیجمنٹ کو دو مہینے ہو گئے

تھے.... جہانزیب کے جانے کے چند دن بعد ہی یوشع بھی بزنس کے سلسلے میں نیویارک چلا گیا تھا.... اور آج پورے ایک مہینے بعد وہ واپس آرہا ہے.... اس لئے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا.... وہ یوشع کے ہی گھر میں کیچن میں کھڑی اس کی پسند کی ساری ڈیشز بنا رہی تھی... بہت کچھ اس نے اکیلے بنایا تھا.... صبح ہی وہ یہاں آ گئی تھی اور اب شام ہو گئی تھی سب کچھ ریڈی تھا.... اس نے یوشع کو صاف صاف دھمکی دی تھی کہ دیکھو شہری مجھے سرپرائز مت دینا جس دن آنا ہو اسی دن کا بتانا کہ اس دن آؤ گا..... کیونکہ میں نے تمھارے لئے لزیز کھانے بنانے ہیں.....

اور وہ جو بیچارہ سرپرائز دینے کا سوچ بیٹھا تھا' سارے خواب کا چکنا چور کر کے رکھ دیا المیرا نے..... اسی لئے سرپرائز دینے کا ارادہ کینسل کر دیا تھا مگر وہ خوش تھا کہ گھر پہنچ کر سب سے پہلے اپنی متاع کل کا دیدار کرنے کو ملے گا.... اس کے ہاتھوں کی بنی لزیز ڈشز کھانے کو ملے گی.... دونوں ہی حد سے زیادہ خوش تھے.... اتنی خوشی میں اتنی ڈشز بنانے کے چکر میں وہ اپنا ہاتھ بھی جلا بیٹھی تھی اور سب سے بڑھ کر اس پر کچھ لگایا بھی نہیں.....

(ہائے ئے پکا یوشع سے ڈانٹ پڑے گی)

المیرا نے ٹائم دیکھا تھا.....اس کا ٹائم ہو گیا تھا آنے کا.....اس نے شیشے میں خود کو ایک نظر دیکھا تھا....آج وہ بلیک کلر کی پٹھانی شلوار قمیص میں ملبوس تھی....

دوپٹے کو شانوں پہ اچھی طرح پھیلایا ہوا تھا....یوشع نے بھی گھر میں اینٹری ماری تھی.....لمبی سانس اندر کو کھینچی تھی.....طبیعت تازہ ہو گی اُس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا بھوک بھی تازہ ہو گئی تھی....لذیز کھانوں کی مہک ہر طرف پھیلی ہوئی تھی.....اس نے اپنا سوٹ کیس ملازم کو پکڑوایا تھا اور خود کیچن کی طرف آیا

ایک مہینے بعد دیدار یار افففف....'' دل میں کہا تھا....خوشی سے اس کے گال بھی لال ہو رہے تھے....گال پہ پڑتا ڈمپل بھی واضح تھا....اس نے کیچن میں پہلا قدم رکھا تھا.....ہر چیز کھل اٹھی تھی....وہ بھی اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا....اسے محسوس ہو گیا تھا کہ وہ کیچن میں آ گیا ہے

دیدار یار بھی کیا چیز ہے 'انسان کی سارے دن کی تھکن دور ہو جائے.....''وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آ رہا تھا....ابھی تو اس نے اس کا چہرہ دیکھا بھی نہیں ہے......مگر اس کی لو دیتی باتیں اور دیدار یار افففف

....الميرا بلش کرنے لگی تھی

مطلب یار کسی نے صحیح کہا ہے مرد کی اگر سارے دن کی تھکن تھکاوٹ کو دور کرنا ہو تو اسے اسکی من پسند عورت کا دیدار کرا دیا جائے....." اس نے پیچھے سے اسے کندھوں سے تھاما تھا.... سانسیں ساکت ہو گئی تھی.... دل کی دھڑکن کی سپیڈ بڑھ گئی تھی..... اس نے اسے خود کی طرف گھمایا تھا.... الميرا نے چہرہ جھکایا ہوا تھا.... ٹھوڑی کے نیچے دو انگلہ رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا تھا.... دل کو سکون مل گیا تھا..... اس کی مہینے بھر کی تھکاوٹ اتر گئی تھی....

"فقط محبوب کے دیدار سے"

"وہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا.... ایک مہینے بعد محبوب کا دیدار کیا جا رہا ہے الميرا نے اب نظریں اٹھا کر ان مقدس آنکھوں میں جھانکا تھا اس کی چہرے کو دیکھا تھا....

....مگر اگلے ہی پل اسنے نظریں جھکائی تھی

ان بھوری آنکھوں میں کتنی محبت تھی، کتنی چاہت تھی، کتنی عزت تھی ان بھوری آنکھوں میں..... ان بھوری آنکھوں میں نہیں دیکھا جاتا....

.....یوشع نے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا

....السلام علیکم!!!!اس نے مقدس پلکیں اٹھائی تھی

.....جلدی یاد نہیں آگیا یوشع یوسفزئی

طنز کے ساتھ غیرت بھی دلوائی تھی.....وہ مسکرایا....ڈمپل گہرا ہوا....المیرا نے

....بھی مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا

(مگر ہائے رے قسمت ہماری المیرا بھول گئی تھی کہ اس کی کلائی جل گئی ہے)

یوشع کی نظر اسکی کلائی پر پڑی تھی.....وہ جو مصافحہ کرنے ہی لگی تھی اس نے

.....اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تھا

سسسس"یوشع نے اسکی کلائی چھوڑ کر اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا.....وہ

.....اسکی کلائی کو غور سے دیکھ رہا تھا....آنکھوں میں خون اترا

......سارے موڈ کا بیڑا غرق ہو گیا.....المیرا کو معلوم پڑ گیا تھا کہ اسکی خیر نہیں

....شہری...."اس نے ڈرتے ڈرتے اسے پکارا تھا

....شٹ اپ...."وہ دھاڑا تھا....وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی

اندھی ہو کر کام کر رہی تھی کیا' ارے کس نے کہا تھا پاگلوں کی طرح کام کرنے

کو کہ ہاتھ جلا بیٹھوں' سارے ملازم مر گئے تھے کیا ان سے کروا لیتی.....''

....المیرا کی آنکھوں میں نمی آئی تھی

دل کر رہا ہے ایک تھپڑ رکھ کر دو تمھارے تا کہ تمھاری عقل ٹھکانے پر

آ جائے....''

....ایک موتی ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا

.....اس نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا

....اس نے اسے بازوؤں سے تھاما تھا.... گرفت بھی سخت تھی

''آخر چاہتی کیا ہو تم مجھے یہ آج بتا ہی دو؟؟؟

.....ایک اور موتی ٹوٹ کر گال پہ لڑھکا تھا

اففف کیا مصیبت ہے یار.....''اس نے اس کے بازوؤں پہ سے ہاتھ ہٹائے

.....تھے

''....ایک تو تمھاری آنکھوں میں یہ آنسوں نہیں دیکھے جاتے

اس نے اپنے ماتھے پر انگلیاں پھیری تھی.... ذرا کی ذرا نظریں اس پر ڈالی.... وہ اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی....

نہیں یار المیرا تم آج مجھے بتا ہی دو تم آخر چاہتی کیا ہو؟؟؟ تمھیں معلوم ہے تمھاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھے جاتے مجھ سے جب ہی تم رونے لگ جاتی ہو معلوم ہے نہ تھوڑا سا رولوں گی تو خود ہی غصہ ختم ہو جائے گا....''

تتتتم بہت برے ہو'' ہمیشہ کہتے ہو کہ آج کے بعد نہیں ڈانٹوں گا پھر بھی ہمیشہ ڈانٹ دیتے ہو....''

یوشع مسکرایا.... سارا غصہ ہوا ہو گیا تھا....

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بچوں کی طرح کتنا خوبصورت سا شکوہ کر گئی تھی.... یوشع کو اس پہ رج کر پیار آیا تھا..... مگر ابھی صرف غصہ کرنا ہے.... اس نے خود کو باآور کروایا.....

تو تم ایسے کام کرتی ہی کیوں ہو؟؟؟ جس پہ مجھے تم پہ غصہ کرنا پڑے....'' آواز میں غصہ اب بھی تھا مگر پہلے والا غصہ بالکل نہیں تھا....

میں اتنا خوش تھا کہ تم سے ڈھیر ساری باتیں کروں گا' تمھارے گلے شکوے دور کردوں گا جو اس پورے مہینے میں میں تم سے ٹھیک سے بات نہیں کر پایا' دو گھڑی فرصت کے مجھے وہاں نہیں ملے تھے کہ تم سے بات کر سکوں ڈھیر ساری' مگر نہیں موڈ تو خراب کرنا ہوتا ہے نہ کسی نہ کسی طرح....."

"سوریی....."

وہ اس کا بازو پکڑ کر سلیپ کی طرف گیا تھا....ڈرا میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا تھا.... کریم نکال کر اس کی کلائی پر لگانے لگا تھا....اسے جلن کا احساس ہو رہا تھا مگر وہ خوش تھی....یوشع سے زیادہ بیسٹ لائف پارٹنر کوئی نہیں ہے' وہ اس کی بہت فکر کرتا ہے.....اس کے غصے میں بھی تو فکر تھی....

وہ کریم لگاتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا....

اتنا نہیں ہو رہا تھا کہ اگر جل ہی گیا تھا تو کوئی کریم ہی لگا لیتی اتنے ریشنز تو نہ پڑتے مگر نہیں کریم تو لگانی ہی نہیں نہ' چوبیس گھنٹے بس لاڈ اٹھوانے ہیں اپنے' لاڈ اٹھوانے کا شوق ہے بس' اور اگر ڈانٹ دو تو رونے بیٹھ جاتی ہے' یوشع جی آپ نے مجھے ڈانٹا....."

وہ اترا اترا کر دانت پیس کر خود ہی اپنے منہ ہی منہ میں بڑبڑائے جا رہا تھا.....المیرا اب مسکراتے ہوئے اسے سن رہی تھی....یوشع نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا.....

اب کیوں ہنسی آ رہی ہے تمھیں ؟؟؟تم تو خوش ہو نہ دل کو تکلیف پہنچا کر خوشی ملتی ہے تمھیں ' تبھی خود کو نقصان پہنچاتی رہتی ہو"....

.....المیرا نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

ہنسو خوب ہنسو' مگر چھوڑو گا نہیں تمھیں 'میرے ننھے سے دل کو تکلیف پہنچائی ہے نہ سزا ملیں گی المیرا خان تمہیں اسکی".....

....وہ سیریس ہوئی تھی

"کیسی سزا؟؟؟

....ابھی بتاتا ہو

....اس نے اسے اپنے طرف کھینچا تھا.....وہ اس کے سینے سے لگی تھی

اس کی دونوں کلائیوں کو پیچھے کی طرف لے جا کر اپنے مضبوط ہاتھ کی قید میں سختی سے جکڑی تھی....

....سسسسس' اس کو درد ہوا' جلن کا احساس ہوا تھا

یوشع نے بھی اسکی دونوں کلائیوں کو تھوڑا اوپر سے پکڑا تھا تا کہ اسے جلن کا

احساس نہ ہو.....

شہری یہ کیا؟؟؟

.....ششششش اس نے چپ کروایا تھا

....سزا...." اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا

"....تمہیں پتا ہے نہ میں کتنا ضدی اور غصے والا ہو

....تو آج تمھاری سزا ہے آج تم اپنی محبت کا اظہار کروں گی

....وہ مسکرائی

"....اظہار زبردستی نہیں کروائے جاتے

"....میں زبردستی ہی کرواؤں گا

وہ اس کے اتنا قریب تھی مگر وہ ڈر بالکل نہیں رہی تھی...کیونکہ اسے معلوم ہے

....وہ کوئی غلط حرکت نہیں کرے گا

"ستم یہ کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے کہو کس کی ہو؟؟؟؟

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی آنکھوں میں دیکھنا اففف توبہ.... اس نے سختی سے آنکھیں میچی تھی....

....لب ہلتے ہیں

"تمہاری ہو"

".....نہیں میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو

....پھر وہی ضد

"....پلیز

"....میں نے کہا ہے 'میری آنکھوں میں دیکھو

....کلائیوں پر ہتھکڑیاں سخت کی تھی

.....ذرا کی ذرا پلکیں ان مقدس آنکھوں میں جھانکنے کی گستاخی کرتی ہے

"....تین بار کہو...." کہو کس کہ ہو؟؟؟ وہ بھی بنا پلکیں جھپکے

پھر وہ اس کی ضد کے آگے ہار جاتی ہے.... اسے اگر جیتنا پسند ہے تو المیرا کو بھی

....اس کی محبت کے آگے ہارنا

ہاں ہاں یہی تو محبت ہے ان کی یہی تو ان کا معصوم سا عشق ہے..... محبتوں میں لاڈ

اٹھائے جاتے ہیں.... محبتوں میں لاڈ اٹھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں.....ہاں

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں وہ اٹھاتے ہیں ایک دوسرے کے لاڈ....یہی محبت ہے یہی عشق ہے....اس

....نے اظہار کیا تھا

"تمہاری ہوں"

"تمہاری ہوں

"صرف تمہاری ہوں

اور اس خوبصورت اقرار کے بعد پلکیں اقرار کی سرخیاں عارضوں پہ لیئے جھک

.....جاتی ہیں

اور پھر اس ضدی عملی اعتراف کا ثبوت اسے اپنے ماتھے پہ محسوس ہوتا ہے....

ہاں نہ اس نے اپنے تشنہ لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے....کتنا سکون ملا تھا

....دونوں کو اس خوبصورت اعتراف پر

.....اس نے اپنے لب اس کے ماتھے سے ہٹائے تھے

"اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارا" "تو میں تمہارا"

"یا اس پر مبنی کوئی تاثر کوئی اشارہ" "تو میں تمھارا

غرور پرور، انا کا مالک کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

”مگر قسم سے جو تم نے ایک بھی دفعہ پکارا“ تو میں تمھارا

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلوں میں جیسے چاہو لگاؤں بازی

”اگر میں جیتا تو تم ہو میرے، اگر میں ہارا“ تو میں تمھارا

تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

”رہا نہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا“ تو میں تمھارا

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پر چھوڑتا ہوں

”اگر مقدر کا کوئی بھی ٹوٹا ستارہ“ تو میں تمھارا

دونوں کی روحوں کو دنیا جہاں کا سکوں مل گیا تھا کتنا پیارا کتنا خوبصورت اظہار

”محبت کیا ہے دونوں نے.....

.....ایک بار پھر اس نے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے

.....وہ اس کی کلائیوں کو چھوڑ کر اس سے دور ہٹا تھا

....مگر وہ اب تک اس کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی

....اس نے نگاہ اٹھائی تھی

آپکو کب سے شعر و شاعری کا شوق ہو گیا' آپکو تو ان چیزوں کا شوق ہی نہیں ہے...."

وہ ایکچوئلی کیا ہے نہ 'میری ایک متاع کل ہے' میری جان من اسے بہت شوق ہے ان شعر و شاعری کا تو پھر سوچا کیوں نہ میں بھی ایک یاد کر ہی لیتا ہوں' مگر قسم سے بہت مشکلوں سے یاد ہوئی تھی...." اس نے منہ بناتے اپنا سر کھجایا تھا

......المیرا مسکرائی

ویسے بہت ظالم ہو کب سے آیا کھڑا ہوں مگر اتنا نہیں ہو رہا کہ کچھ کھانے کو ہی دے دوں یار بہت بھوک لگی ہے....."

"آپ فریش ہو کر آجائے میں کھانا لگوا دیتی ہوں....."

"اوکے بس ابھی آیا پانچ منٹ میں....."

......اس نے چٹکی بجائی تھی.....اور پھر وہ کیچن سے نکل گیا تھا

میں جتنا رشک کر وا اپنی قسمت پر شاید اتنا کم ہو...." اس نے خود سے اعتراف کیا تھا.....

"ہاں شہری میں صرف آپکی ہوں' صرف آپکی...."

.....وہ شرمائی تھی

.... تھوڑی دیر بعد یوشع کھانے سے بھرپور انصاف کرنے لگا تھا

اس نے سب سے پہلے بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالی تھی وہ کہتا ہے اسے عشق ہے

.....بریانی سے

....المیرا بھی اسی کے ساتھ بیٹھی اس کو دیکھ رہی تھی

"..... تم نہیں کھاؤ گی

"..... نہیں

.....اوکے ایز یو وش' اس نے کندھے اچکائے تھے

....المیرا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسکو گھورا تھا

"....کیا؟؟؟! اگر کھانا ہے تو کھالو

.....اس نے یہ کہتے اسکی پلیٹ میں بھی بریانی نکالی تھی

.....المیرا منہ میں بڑبڑائی تھی

پہلے تو ڈانٹ دیا اور اب کتنی آرام سے کھانے میں لگیں ہوئے ہیں' اتنا نہیں ہو رہا

"..... کہ تھوڑی تعریف ہی کر دو

.....وہ مسکرایا....اس کے تو کان ویسے ہی تیز ہے

"....المیرا میری جان!! کھانا بالکل بھی اچھا نہیں بنا

....المیرا کو غصہ چڑھا تھا

..... مگر نہیں چھوڑو لڑنا نہیں ہے وہ بس کھانا کھا لے آرام سے

وہ ایک ایک کر کے بہت مزے مزے سے ساری ڈشز چیک کر رہا تھا ساری ہی اسکی پسند کی چیزیں تھی.... مگر تعریف نہیں کرنی شان میں کمی نہیں آجانی یو شع کی.....

.....وہ خوش تھے مطمئین تھے ایک دوسرے کے ساتھ

.... مگر کون جانے یہ پل انکی زندگی میں آگے واپس آنے بھی ہے یا نہیں

***

المیرا اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی باہر لان کو دیکھ رہی تھی..... شام کا پہر تھا.... ٹھنڈی تروتازہ ہوا.... وہی پرندوں کی چہچاہٹ.... پھولوں کی تازہ مہک....

پھر وہی رومانوی ماحول.... مگر ہر بار کی طرح آج المیرا اس موسم کو انجوائے نہیں کر رہی تھی.....اس کے دل کی دنیا اداس تھی..... پچھلے دو دن سے اس کا دل بجھا ہوا تھا.... کیونکہ خان اور خدیجہ دبئی چلے گئے تھے....اس نے دیکھا تھا یوشع کی .....گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہو رہی ہے.....یوشع نے بھی اسے دیکھ لیا تھا دو دن پہلے آفس کے بعد جب وہ گھر آنے لگی تھی تو اس کی گاڑی خراب ہو گئی تھی یوشع ہی پھر اسے گھر ڈراپ کرنے آیا تھا.....وہ جب لاؤنج میں پہنچی تو دادی وہی بیٹھی تھی....یوشع بھی ساتھ ہی تھا..... سلام دعا کے بعد اس نے خان کا پوچھا تھا کہ بابا کہاں ہے؟؟

تب انہوں نے بتایا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ چلے گئے ہیں.....اسے بہت دکھ ہوا تھا سن کر.....اسے ان کے جانے کا زیادہ دکھ نہیں تھا کیونکہ یہ بات تو اسے معلوم تھی کہ انہوں نے چلے جانا ہے....اس کا دل سب سے زیادہ اس بات پر دکھا تھا کہ وہ اس سے ملے بغیر چلے گئے تھے.....دل ایک بار پھر چکنا چور ہو گیا تھا اپنے باپ کی بے رخی پر.....اسے بہت افسوس تھا کہ اس کہ بابا اس سے مل کر نہیں گئے....اسی وجہ سے وہ پچھلے دو دن سے اداس تھی....پہلے تو وہ صرف

ناراض تھی مگر اب دل میں اپنے باپ کیلئے نفرت پیدا ہونے لگی تھی....

دادی نے جانے سے انکار کر دیا تھا کہ اپنی بیٹی کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہو اور ویسے بھی مجھ سے زیادہ دور کا سفر نہیں ہوتا اور پھر میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی میں نہیں جا رہی.....اب پچھلے دو دن سے وہ آفس بھی نہیں گئی تھی....

"یوشع نے بھی نہیں کہا کہ تم آؤ کیونکہ اسے معلوم ہے وہ ڈسٹرب ہے مگر پچھلے دو دن سے وہ لگاتار گھر ضرور آرہا تھا.....اور رات گئے تک ہی اپنے گھر جاتا کیونکہ یوسف صاحب بھی لاہور گئے ہوئے تھے....جب تک یوشع یہاں رہتا وہ دادی اور المیرا دونوں سے خوب باتیں کرتا رہتا تھا جس سے المیرا کا موڈ کچھ بہتر ہو جاتا تھا مگر اس کے جانے کے بعد پھر دوبارہ دل کی دنیا اداس ہو جاتی.....

یوشع نے پیچھے سے اسے کندھوں سے تھاما تھا.....اس کے سامنے آیا گرل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا....

"ہاؤ آر یو؟؟؟؟

"فائن...

"وات آر یو ڈوئینگ ہیئر؟؟؟

"....نتھنگ

"مجھے نیچے دادی بھی نظر نہیں آئی' وہ کہاں ہے؟؟؟

"....وہ اپنے روم میں ہے ریسٹ کر رہی ہے ان کی طبیعت نہیں ٹھیک

"...میڈیسن لی ہے انہوں نے
"ہممم

....وہ المیرا کو دیکھ رہا تھا اور وہ کھڑی لان میں

....اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا

"....المیرا

....اس نے اب اپنی نگاہیں اس کی طرف پھیری تھی

کب تک چلے گا ایسے؟؟ کب تک یوں اداس رہو گی؟؟ تمھیں اچھی طرح معلوم

"....ہے' مجھ سے تمھیں یوں اداس نہیں دیکھا جاتا

"....میں ٹھیک ہو شہری

"..... نہیں ہو تم ٹھیک

.....اس نے نظریں جھکائی تھی

پچھلے دو دن سے تم اداس ہو مگر دل میرا اکٹ رہا ہے تمھیں یوں دیکھ دیکھ کر، تم ہنستی مسکراتی، بولتی، شرارتے کرتی، مجھ سے لڑتی اچھی لگتی ہو" مگر یوں اداس

"..... نہیں 'مت رہا کرو یوں اداس

....وہ چپ تھی

اچھا چھوڑو ان باتوں کو اپنا موڈ ٹھیک کرو.... "یہ بتاؤ آفس کب سے آؤ گی کیونکہ

..... تمھیں معلوم ہے تمھارے بغیر دل نہیں لگتا

"....کل آجاؤں گی

.....اس نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا تھا

المیرا کو اب کہیں سکون نہیں ملتا تھا...... جتنا اب اسے یوشع کی ذات میں ملنے لگا تھا....وہ جب تک یوشع کے ساتھ ہوتی..... جب تک زندگی سکون میں ہے کوئی ٹینشن نہیں ہے.... مگر جیسے ہی وہ اس سے دور جاتا.... دل کا سکون، زندگی کا سکون بھی ختم ہو جاتا تھا.... اس کے دل کی دنیا بے چین ہو جاتی تھی..... اور ایسا کیوں ہونے لگ گیا ہے یہ اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا.... چند پل یوہی خاموشی

کی نظر ہوگئے تھے.....وہ اگر کچھ سن رہے تھے تو صرف ایک دوسرے کی سانسیں.....

"المیرا...."

"...ہمممم"

"آریو او کے؟؟؟"

"...ہمم"

اور ایک بار پھر خاموشی چھا گئی تھی......

**

دن ایک بار پھر اپنی رفتار پر گزرنے لگے تھے.....المیرا اب بہتر ہو گئی تھی....اور اس میں زیادہ تر ہاتھ علی اور یوشع کا ہی تھا......وہ دونوں اسے بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے.....اور ان سب سے ہٹ کر ماہی نے خاموشی اختیار کر لی تھی گہری خاموشی....اپنے گھر والوں کے ساتھ اسکا موڈ ٹھیک تھا مگر یوشع سے وہ اب بھی بات نہیں کرتی تھی اور نہ ہی یوشع اس سے کوئی بات کرتا....اور یہ بات علی

کافی بار نوٹ کر چکا تھا مگر وہ بھی خاموش تھا اس نے کسی سے بھی کچھ نہیں پوچھا تھا....

کیونکہ بتانا کسی نے کچھ ہے نہیں تو پھر پوچھنے کا فائدہ "ہممم اپنی بے عزتی کروانے والی بات......" یہ بات علی نے خود سے کہی تھی.....

المیرا کی جہانزیب سے اکثر بات ہو جاتی جس سے سب کا معلوم ہو جاتا کہ سب ٹھیک ہے.....

اسے اب خان کی ٹینشن نہیں رہی تھی.....اسے اگر ٹینشن تھی تو اب اپنی پیاری دادی کی.....جو پچھلے کچھ دنوں سے بہت ڈاؤن ہو گئی تھی....وہ بہت بیمار رہنے لگی تھی....وہ دن رات ہی اب دادی کے ساتھ ہوتی تھی.....رات میں بھی ان کے ساتھ انہی کے روم میں سونے لگی تھی.....دن رات اپنے رب سے ان کی صحت و سلامتی کیلئے دعاگوں بھی تھی.....

کچھ راتیں بہت بھیانک ہوتی ہے اور یہ بھیانک راتیں جب انسان کی زندگی میں آتی ہے جب وہ اپنے پیاروں کو ہمیشہ کیلئے کھو دیتا ہے جب آپ کے اپنے پیارے اس دنیا سے جا رہے ہوتے ہیں یہ راتیں ہوتی ہے بہت بھیانک قسم کی

اور پھران راتوں سے ڈر لگنے لگتا ہے یہ راتیں اتنی آسانی سے نہیں کٹتی اور ایک ایسی ہی رات المیرا خان کی زندگی میں بھی آگئی تھی اس رات کے بعد اس کی زندگی سے خوشیاں ایسے روٹھ جائے گی کہ اس نے تو کبھی خوابوں خیالوں میں بھی نہیں سوچا ہو گا.....

رات کا پہر تھا.....آدھی رات کا سماں.....وہ دادی کے ہی ساتھ ان کے روم میں سو رہی تھی....دادی نے آنکھیں کھولی تھی....انہیں سانس لینے میں دشواری پیش آرہی تھی.....انہیں کمرے میں گھٹن کا احساس ہو رہا تھا....وہ اٹھ کر بیٹھنا چاہتی تھی مگر اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ اٹھ کر بیٹھ جائے....المیرا کی بھی آنکھ کھولی وہ گھبرا گئی تھی....

"....دادی کیا ہوا آپ کو؟؟آپ ٹھیک ہے؟؟آپ اٹھ کر بیٹھے

....اس نے مشکلوں سے انہیں بٹھایا.....پانی پلایا تھا

"....المیرا کھڑکی کھول دو بیٹا مجھے گھٹن ہو رہی ہے بہت زیادہ

اس نے فوراً سے پہلے کمرے کی ساری کھڑکیاں کھولی....ساری لائٹس اون کی....

دادی اپنے دل پر ہاتھ رکھے دل کو مسل رہی تھی....انہیں اپنے دل میں تکلیف ہوتی محسوس ہو رہی تھی....

"دادی دادی کیا ہو رہا ہے آپ کو؟؟؟ دادی....

وہ رونے لگی تھی....اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے....

یوشع ہاں یوشع....."اس کے ذہن میں یوشع آیا....اس نے فوراً موبائل اٹھا کر یوشع کو کال ملائی تھی.....

یوسفزئی ولا میں بھی یوشع اپنے کمرے میں بیڈ پر پیٹ کے بل لیٹا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا.....اس کا موبائل رنگ ہوا.... نیند میں ادھر ادھر ہاتھ مار کر موبائل کو ڈھونڈنا چاہا....ملنے پر یس کر کے کان سے لگایا....اس نے نمبر بھی نہیں دیکھا تھا کہ کس کا ہے......اس کی آنکھیں اب بھی بند تھی...وہ نیندوں میں ہو رہا تھا......

مری مری آواز میں ہیلو کہاں گیا.....

"ہیلو ہیلو شہری...."

المیرا کی آواز کانوں میں گونجی.... اس نے فٹ آنکھیں کھولی.... ساری نیند اڑن چھو ہو گئی تھی..... اس نے نمبر دیکھا پھر ٹائم دیکھا.... 3:45... وہ اٹھ کر بیٹھا

"ہیلو المیرا کیا ہوا تمھیں ؟؟؟

شہری' شہری وہ وہ دادا دادی...." اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا.... وہ چھلانگ مار کر بیڈ سے نیچے اترا تھا.... اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ دادی کی طبیعت نہیں ٹھیک..... دوسری طرف سے وہ بس اسے پکارے جا رہی تھی..... وہ گاڑی کی چابی وائلٹ اٹھا کر روم سے نکلا.....

المیرا میری بات سنو!!

.... مگر وہ سن ہی کب رہی تھی

"..... شہری دادی کی طبیعت خراب ہو رہی ہے

المیرا میری سنو!!!

.... وہ اب بھی اپنی ہی بول رہی تھی

.... المیرا اسٹوپ اٹ...." اس نے غصے سے کہا تھا

وہ چپ ہوئی.... نم آنکھوں سے دادی کو دیکھا..... جو اپنے دل پر ہاتھ رکھے اپنے دل کو مسل رہی تھی.....ان کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی....انہیں سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی....

المیرا ہوش سے کام لو... میں آرہا ہو پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہو...." اس نے اپنی گاڑی گیٹ سے باہر نکالی تھی....

"کول ڈاؤن المیرا..... مجھے دادی کی کنڈیشن بتاؤں؟؟

اس نے اسے سب بتادیا تھا.... یوشع نے اپنا ماتھا مسلا.... وہ بہت رش ڈرائیونگ کر رہا تھا ویسے بھی گلیاں سنسان تھی....

ملازم کہاں ہے؟؟؟

"....وہ وہ اپنے کوارٹر میں

"....اوکے دادی کا خیال رکھو میں آرہا ہو' سنبھالوں خود کو اوکے

......اس نے کال کاٹی تھی

"....دادی میں ابھی آرہی ہو

وہ دوڑ کر ملازموں کے کوارٹر کے پاس پہنچی تھی.... وہ بنا دوپٹے کے تھی.... اسے
..... تو اپنے دوپٹے کا بھی ہوش نہیں تھا

..... بہادر بہادر بہادر ......" وہ لگاتار دروازہ پیٹ رہی تھی.... دروازی کھولا گیا

"..... بہادر وہ وہ دادی
چھوٹی بی بی آپ مت گھبرائے آپ اندر چلے' ابھی یوشع صاحب کی بھی کال آئ
"..... تھی انہوں نے بتایا ہے' آپ چلے اندر

وہ اندر کی طرف دوڑی.... کچھ دیر بعد یوشع بھی آ گیا.... ایمبولینس ساتھ تھی.....
..... المیرا کو دیکھ کر غصے سے اس کے دماغ کی رگیں ابھری تھی

وہ اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھنے والی لڑکی آج ملازموں کے آگے بھی بغیر دوپٹے
.... کے کھڑی ہے

کہاں ہوش تھا اسے کسی چیز کا..... دادی کو اسٹریچر پر لٹا کر لے جایا گیا.... ان کی سانسیں مدھم ہو رہی تھی... انہیں آکسیجن ماسک لگایا گیا تھا..... المیرا بھی باہر کی طرف دوڑنے لگی تھی.... یوشع نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا.... اس نے نم آنکھوں سے یوشع کو دیکھا.... اس کی آنکھیں ضبط کے مارے لال ہو گئی تھی....

مگر وہ کسی کے سامنے اسے کچھ کہہ نہیں پایا....اس نے اسکی شال اٹھا کر اس کے گرد اچھی طرح لپیٹی....اس نے اسے بازوں سے تھاما گرفت بھی سخت تھی ....

"الميرا خان اگر آج کے بعد تم مجھے بغیر دوپٹے کے کسی کے بھی سامنے نظر آئی تو میں بھول جاؤں گا کہ تمھارا اور میرا کیا رشتہ ہے' اور اگر غصے میں واقعی میں نے تمھارے اوپر ہاتھ اٹھا دیا تو بعد میں مجھ سے گلے شکوے مت کرنا کہ میں نے کیوں ہاتھ اٹھایا' سیچویشن چاہے کوئی بھی ہو، کیسی بھی ہو، کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو' تم سب سے پہلے اپنے آپ کو کور کرو گی' تمھیں دیکھنے کا حق صرف میرا ہے' کوئی اور تمھیں دیکھیں جان لے لوں گا' انڈرسٹینڈ.....

اب چلو....." وہ اس کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف نکلا تھا.....

صبح کا سورج بھی طلوع ہو گیا تھا....سب پرندے اپنے آشیانوں سے نکل آئے تھے.....یوشع ہسپتال کے کوریڈور میں ایک پیر دیوار پر جمائے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا.....نگاہیں چھت پر مرکوز تھی شاید اپنے رب سے دعا گوں ہے.....اس کی آنکھیں اب بھی لال ہو رہی تھی....ایک ہاتھ پاکٹ میں اور دوسرا پہلو میں گرایا ہوا تھا اور اسی ہاتھ کو الميرا تھامے اس ہاتھ پر سر ٹکائے بینچ پر

بیٹھی تھی..... کتنی ہی دیر ہو گئی تھی مگر اب تک ڈاکٹر باہر نہیں آئے تھے....

یوشع نے ہوسپٹل پہنچتے ہی خان کو بھی فون کر کے سب کچھ بتادیا تھا..... معلوم

پڑا تھا کہ وہ پچھلے دودن سے حیدر آباد آئے ہوئے ہیں وہ بھی بہت پریشان

ہوگئے تھے سن کر..... انہوں نے وہاں سے نکلنے کی تیاری پکڑی تھی......

لمحہ بہ لمحہ گزرتا ہی جارہا تھا اور ہر گزرتا لمحہ کسی اذیت سے کم نہیں ہے المیرا

کیلئے.... پریشان تو یوشع بھی بہت ہو گیا تھا..... چھ بج گئے تھے مگر اب تک

دادی کی کوئی خبر خیریت نہیں.....

چند پل اور یوہی خاموشی کی نظر گزرے کے بعد جلتی لال بجتی بجھ گئی.... ڈاکٹر

باہر آئے تھے.... یوشع سیدھا ہوا المیرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی.....

وہ دو قدم آگے بڑھے..... ڈاکٹر بھی قریب پہنچ گیا تھا.....

"ڈاکٹر' دادی.....

یوشع نے پوچھا....

ہم نے بہت کوشش کی انہیں بچانے کی مگر وہ شاید اپنی زندگی اتنی ہی لکھوا کر آئی

تھی' ایم سوری' جب انہیں یہاں لایا گیا تو انکی حالت بہت تشویش ناک تھی'

انہیں استھما اور ہارٹ اٹیک دونوں ہی ہو گئے' ہم انہیں نہیں بچا پائے' ایم

"!!! سوری' اللہ آپ سب کے گھر والوں کو صبر و جمیل عطا کرے آمین

.....ڈاکٹر آگے بڑھ گیا تھا

المیرا نے لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے لئے.....وہ بینچ پر واپس بیٹھی تھی....یوشع بھی

....نیچے اس کے قدموں کے پاس بیٹھا

.....المیرا نے خالی خالی نگاہوں سے یوشع کو دیکھا

شہری ایک بار کہہ دے ڈاکٹر نے جو کہا ہے وہ جھوٹ ہے' دادی کو کچھ نہیں ہوا'

".....وہ ٹھیک ہے

....دل کتنی بری طرح سے کٹا تھا المیرا کو اس طرح بولتا دیکھ

......مہرو' اس نے اس کے ہاتھ تھامے....اس کے ہاتھ سرد ہو رہے تھے

......دادی....."یوشع نے نفی میں گردن ہلائی

.....المیرا کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھکا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کتنا ہی وقت بیت گیا.... عصر کا ٹائم ہو گیا.... سب ہی آگ ئے تھے...... جہانزیب اور خدیجہ بیگم بھی پہنچ گ ئے تھے.... ان کے رشتے دار یوسف صاحب علی اور زینب کے گھر والے سب ہی تھے..... المیرا کے ماموں ممانی بھی تھے جو لاہور میں رہتے ہیں....

المیرا ابھی وہی دادی کی میت کے ساتھ بیٹھی بس ان کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی...... اب تو رو رو کر آنکھیں بھی سوجھ گ ئی تھی...... خان جب یہاں آئے تو وہ المیرا کے قریب آئے تھے کہ اسے اپنے سینے سے لگائے مگر اب کی بار وہ ان سے دور ہو گ ئی تھی.... وقت ہاتھوں سے نکل چکا تھا....

مگر وہ جہانزیب کے سینے سے لگ کر خوب روئ تھی.... سب مرد حضرات لاؤنج میں آئے تھے.....

زینب نے المیرا کے کندھے پر ہاتھ رکھا....

".....المیرا....' اٹھو یہاں سے سب آگ ئے ہیں' نماز جنازہ کا ٹائم ہو گیا ہے

اس نے نفی میں گردن ہلائی...ایک بار پھر آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے....

زینب نے بھی گیلی پلکوں سے یوشع کو دیکھا.....

اب صرف وہی المیرا کو سنبھال سکتا ہے.....یوشع، علی اور جہانزیب تینوں ہی المیرا کے پاس آئے تھے.....خان بھی کیا سنبھالتے وہ تو خود ٹوٹ گئے تھے.....ایک طرف ماں تو دوسری طرف بیٹی کی بے رخی.....

"المیرا اٹھو...."

یوشع نے اسے کھڑا کرنا چاہا.....

نہیں...."وہ اب بھی نفی میں گردن ہلا رہی تھی...

المیرا پلیز، بچوں والی حرکتیں مت کرو ہوش اور صبر سے کام لو...."جہانزیب نے بھی اسے تھاما....وہ اٹھ کھڑی ہوئی....جہانزیب نے اسے خود میں بھینچا تھا.....وہ زار و قطار رونے لگی تھی.....

زینب اور اسکی ممانی نے آگے بڑھ کر المیرا کو تھاما تھا....

دادی..."وہ بس پاگلوں کی طرح روئے جارہی تھی.....اوران سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ تکلیف یوشع کو تھی المیرا کو اس حال میں دیکھ کر.....وہ سب .....چلے گئے تھے

وقت پھر گزرا تھا رات ہو گئی تھی....اب تو سب چلے گئے تھے.....زینب اور علی کے گھر والے....زینب نے یہی رکنا تھا المیرا کے پاس.....یوسف صاحب بھی چلے گئے تھے....وہ بھی تو صبح سے یہی تھے اب ان کی بھی طبیعت ڈاؤن .....ہو رہی تھی....ماہی تو آئی ہی نہیں تھی

المیرا اپنے روم میں تھی....زینب بھی ساتھ ہی تھی.....باہر کیا ہو رہا ہے کیا نہیں وہ سب کب واپس آئے کب نہیں اسے کچھ خبر نہیں.....سارا دن ہو گیا مگر اب تک اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا.....زینب نے کتنی کوشش کی کہ وہ کچھ کھا لے مگر نہیں کھایا.....چند پل بعد یوشع روم میں آیا....کھانے کی ٹرے ہاتھ میں ....تھامی ہوئی تھی

....زینب باہر جاؤں...."وہ بیڈ سے اٹھی اثبات میں سر ہلاتی روم سے نکل گئی

....یوشع بیڈ پر بیٹھا

"....المیر اسید ھی ہو کر بیٹھو

وہ اس وقت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھی تھی.....اس نے آنکھیں کھولی.....

".....شہری مجھے کچھ نہیں کھانا

المیرا پلیز تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے' رات کے دس بج رہے ہیں' تھوڑا سا کھالو میری خاطر کھالو' ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی....."

"....شہری مجھ سے نہیں کھایا جا رہا' کچھ بھی پلیز

المیرا میں بھی صبح سے بھوکا ہو' مجھے بھی بھوک لگی ہے' صرف تھوڑا سا کھالو میں بھی کھالو گا پلیز....."

اس نے نوالا بنا کر اس کے منہ کے آگے کیا.....

پلیز مہرو مجھے اور تکلیف مت دو' صبح سے تمھیں یوں اس حال میں دیکھ دیکھ کر اتنی تکلیف ہو رہی ہے کہ اب ایسا لگنے لگا ہے کہ میرا دل پھٹ جائے گا تکلیف کے مارے....."

شہری....."کپکپاتے ہونٹوں سے اسنے اسے پکارا.....

یوشع نے نوالا اس کے منہ میں دیا.....ایک بار پھر آنسوں جاری ہو گ ئے....

بہت مشکلوں سے اسنے تھوڑا بہت کھایا تھا.....آخر آج پھر ہر بار کی طرح یوشع

.....نے اسے سنبھال ہی لیا

خود تو اس نے اب بھی کچھ نہیں کھایا.... بھوک لگنے کا تو صرف بہانہ تھا ورنہ ایسے

موقعوں پر کس کا دل کرتا ہے کچھ کھانے کو.....اس نے تو بس المیرا کو کھلانا تھا سو

....کھلا دیا

خان روم میں داخل ہوئے خدیجہ بیگم بھی ساتھ تھی......المیرا کی نظر دونوں پر

.....پڑی....وہ غصے میں بیڈ سے اٹھی

.....رک جائے وہی پہ.....''یوشع بھی اٹھا

....بیٹا....''خان نے بھیگے لہجے میں پکارا

''.....مت بلائے مجھے بیٹا' نہیں لگتے آپ میرے کچھ

.....دل کتنی بری طریقے سے ٹوٹا تھا

آہ کاش !! جیسے شیشہ ٹوٹنے کی آواز ہوتی ہے ویسے ہی دل کے ٹوٹنے کی بھی آواز ہوتی مگر ایسا نہیں ہے دل جب ٹوٹتا ہے تو اندر ہی اندر اتنی کرچیاں ہو جاتی ہے کہ کسی کو پتا بھی نہیں لگتا.....

اور ایسا ہی آج خان کے ساتھ ہوا ہے' دل کرچی کرچی ہو گیا اور کسی کو پتا بھی نہیں لگا......

سنا آپ نے نہیں لگتے آپ میرے کچھ' چلے جائے یہاں سے نفرت کرنے لگی ہو "میں آپ سے نفرت.......

المیر اسٹوپ اٹ' یہ کیا بکواس کر رہی ہو....." یوشع نے ڈانٹا....

شہری شہری ان سے کہہ دے یہ چلے جائے یہاں سے' مجھے ان کی شکل بھی نہیں دیکھنی' نہیں لگتے یہ میرے کچھ' مر گئے یہ میرے لئے اور میں ان کیلئے' نہیں لگتے یہ میرے کچھ....."

خان نے دل پر ہاتھ رکھا....

تکلیف بڑھنے لگی تھی.....

"خدا کے واسطے بیٹا ایسے الفاظ مت بولو میں تمہارا باپ ہو...."

"....باپ' ایسے ہوتے ہیں باپ' جیسے آپ ہے

....المیرا....' یوشع نے اسے کہنی سے تھام کر چپ کروانا چاہا

.... مگر وہ بول رہی تھی

اللہ کرے کسی بیٹی کا باپ آپ جیسا نہ ہو' باپ اپنی بیٹیوں سے بہت محبت کرتے ہیں' آپ نے کی کبھی مجھ سے محبت' نہیں کبھی نہیں' محبت تو دور کی بات ہے آپ نے تو کبھی میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ بھی نہیں رکھا' اور پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ میرے باپ ہے'

ساری زندگی میں آپ کے پیار کیل ئے' آپکی ایک پکار کیل ئے' آپ کے ایک شفقت بھرے ہاتھ کیل ئے ترستی رہی ہو' مگر نہیں اب اور نہیں اب اور ....برداشت نہیں ہوتا"

.....اس نے اپنے آنسوں کو رگڑا

آپ کو پتا ہے جب سکول جاتی تھی تو سب دوستوں کے اپنے ساتھ کی سب لڑکیوں کے بابا کو دیکھا کرتی تھی جو چھٹی کے ٹائم انہیں لینے آتے تھے' جو چھٹی ہونے سے پہلے سکول کے گیٹ پہ کھڑے ملتے تھے وہ اپنی بیٹیوں سے کتنی محبت

کرتے تھیں اور میں، میں ہمیشہ راہ ہی تکتی رہی کہ کبھی تو بابا آئے گے مجھے لینے، مگر آپ کبھی نہیں آئے، کبھی نہیں

"......میری دادی کی جان لینے والے بھی آپ ہے

خان کے قدم ڈگمگائے.... دو قدم پیچھے ہوئے..... خدیجہ کھڑی بس تماشہ دیکھ رہی تھی.....

".....المیرا اتنا بڑا الزام مت لگاؤ بیٹا مت لگاؤ

یہ سچ ہے آپ ایک قاتل ہے، قاتل، آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ بیمار ہے، پھر بھی آپ کو دبئی جانے کی لگی ہوئی تھی، آپ کو اپنی ماں سے زیادہ اپنا بزنس عزیز تھا، آپ انہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے، مجھ سے بھی مل کر نہیں گئے، آپ نہیں جانتے، دادی کے ساتھ میں تھی وہ کتنا آپ کو یاد کر کے روئی تھی اس دن کہ میرے بیٹے کو میری بالکل فکر نہیں ہے وہ کس قدر روئی تھی آپ نہیں جان سکتے....."

بابا ایک عورت کی خوبصورتی میں آپ اتنا کھو گۓ' اس قدر کھو گۓ کہ آپ یہ تک بھول گۓ کہ آپکی ایک ماں اور ایک بیٹی بھی ہے' جنہیں آپکی آپکے ساتھ کی ضرورت ہے....."

خان کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر گال پہ لڑھکا.....

"......اے لڑکی!!!ذرا سنبھال

شٹ اپ خدیجہ بیگم!!میں اپنے باپ سے بات کر رہی ہو' بیچ میں مت بولے....."

یوشع نے بھی غصے سے خدیجہ کو دیکھا.....ان کی بولتی بند ہوئی....وہ غصے میں روم سے نکل گئ.....

المیرا کی بھی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھک رہے تھے.... بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر وہ بول رہی تھی....

اور کیا سنے گے آپ بابا"میری تو ماما بھی نہیں تھی' میں نے ہمیشہ سوچا کہ مجھے ماں اور باپ دونوں کا پیار دے گے' آپ مجھے کبھی میری ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گے' مگر ماں کا پیار تو دور کی بات ہے' آپ تو ایک باپ کا پیار بھی

نہیں دے سکے' ایک دادی تھی میری اپنی آج وہ بھی مجھ سے دور چلی گی' صرف آپکی وجہ سے' آپکی وجہ سے' میں نفرت کرنے لگی ہو آپ سے' مجھے نفرت ہونے لگی ہے آپکے وجود سے' چلے جائے یہاں سے.....''

....وہ چینخی تھی

.....شہری شہری ان سے کہو یہ یہاں سے چلے جائے''

.....اس نے یوشع کی کہنی تھامی

.....کہہ دے ان سے چلے جائے یہاں سے' مجھے ان کی شکل بھی نہیں دیکھنی''

اس نے یوشع کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا.....یوشع نے بھی اس کے گرد اپنے بازوں کا گھیرا کیا.....

میں اپنے آپ کو جان سے ماردوں گی یوشع' کہہ دے ان سے چلے جائے' نہیں لگتے یہ میرے کچھ.....''

.....وہ کانپنے لگی تھی

کاش المیرا محسوس کرپاتی اپنے لہجے کی نفرت' محسوس کرپاتی کے اس کے لہجے کی نفرت' اس کے ان کڑوے لفظوں نے کسی کے دل کے کتنے ٹکڑے کرکے رکھ دیے......

".....المیرا خدا کے واسطے مت کرو میرے ساتھ ایسا

.....وہ ہنوز کانپ رہی تھی

".....چلے جائے میں خود کو ختم کرلوں گی' چلے جائے

انکل پلیز جائے...."یوشع نے بھی غصے سے کہا وہ کہنا نہیں چاہ رہا تھا ایسا مگر المیرا

" کے الفاظ کہ وہ خود کو ختم کرلے گی" یہ برداشت نہیں

وہ مسلسل کانپ رہی تھی....اس کی بس ایک ہی رٹ تھی کہ

'چلے جائے

انکل خدا کے واسطے چلے جائے' اگر المیرا کو کچھ ہو گیا تو ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا' یہ ابھی اپنے ہوش میں نہیں ہے' میں سمجھا دوں گا اسکو بعد میں مگر ابھی آپ

".....جائے

....انہوں نے قدم پیچھے لئے.....وہ رو رہے تھے

وہ اپنے آنسوں صاف کرتے باہر نکل گ ئے.....

وہ نہ جانے کتنی ہی دیر یوشع کے سینے سے لگی بس روتی رہی.....یوشع نے بھی

چپ نہیں کروایا کہ دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا.....

"ایسا انسان بھی تو زندگی میں ہونا چاہیے نہ کہ ہم اس کے کندھے پر سر رکھ کر

بس روتے رہے اور وہ ہم سے بس کچھ نہ پوچھے کہ کیوں رو رہے ہوں؟؟

وہ ہمارے آنسوں ہماری خاموشی سے ہی ہماری کیفیت کا اندازہ لگا لے.....اور وہ

ایسا ہی تھا المیرا کے معاملے میں.....المیرا کی خاموشی اسکے آنسوں اسے سب کچھ

بیاں کر دیتے تھے....."

کافی دیر بعد وہ روم سے نکلا تھا.....زینب سامنے سے آ رہی تھی....وہ اس کے

قریب رکا....

"المیرا کیسی ہے؟؟ کھانا کھالیا اس نے....

"ہمم کھالیا اور سلا بھی دیا سو رہی ہے وہ' اب تم چلی جاؤ اس کے پاس....

سو بھی گئ....."اسے کچھ حیرت ہوئ

سلیپنگ پلز دی تھی' جب سو گئی ہے' ورنہ اس نے ساری رات بھی نہیں سونا تھا...."

"....وہ صرف تمھارے قابو آتی ہے

.....یوشع نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"....زیادہ سوال مت کرو جو کہا ہے وہ کرو؟؟ اس کے پاس جاؤ

.....وہ تھوڑا آگے کو ہوئی.... آنکھیں چھوٹی کی

".....اور تم اس وقت میرا بوس بننے کی کوشش مت کرو انڈرسٹینڈ

....یوشع نے ہاتھ جوڑے

"....اوکے میری پیاری بہنا' المیرا کے پاس چلی جاؤ

.....اس نے ہاتھ جوڑے جوڑے آگے کا راستہ دیکھایا

....وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی....یوشع نے نفی میں گردن ہلائی

علی' جہانزیب' المیرا کے لاہور والے ماموں اور اس کے دو تین کزنز سب لان میں بیٹھے تھے....اور باقی سب ہی چلے گ ئے تھے....

یوشع ڈور نوک کرتا خان کے روم میں داخل ہوا.... خان صوفے پر تو خدیجہ بیڈ پر بیٹھی تھی....

....خان یوشع کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھے.... یوشع کے قریب آئے

"....المیرا

"....وہ سو گئی ہے

....خان نے ہاتھ جوڑے

....انکل یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟ یوشع نے ان کے ہاتھوں کو پکڑا

مجھے میری بیٹی لادو' مینلں جانتا ہو میں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا' مگر میں "....اس کے بغیر نہیں رہ سکتا' ماں کو میں کھو چکا ہو' اب بیٹی کو کھونا نہیں چاہتا

انکل میں جانتا ہو المیرا نے بہت غلط کیا جو بھی کیا اسے اتنا کچھ نہیں بولنا چاہیے تھا.... مگر.... "وہ چند پل کیلئے خاموش ہو گیا

اگر ہم خود کو ایک بار المیرا کی جگہ رکھ کر سوچے تو مجھے نہیں لگتا کہ المیرا نے کچھ "....غلط کہا ہے

"....آپ خود بتائے کیا اس نے جو کچھ بھی کہا وہ سب جھوٹ تھا

نہیں انکل' اس نے جو کہا سچ کہا ہے...." وہ ہمیشہ آپکی محبت کیلئے ترستی رہی ہے' اس کی تو ماں بھی نہیں تھی' آپ ہی اس کے سب کچھ تھے' ایسا کیا گناہ کر دیا تھا اس نے جو آپ نے کبھی اس سے بات نہیں کی' اس سے پیار نہیں کیا' حالانکہ اس نے تو آج تک کچھ غلط نہیں کیا' آپکی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دیا' جبکہ غلط تو اس کے ساتھ ہوا ہے بچپن سے' سہتی تو وہ آئی ہے سب کے رویوں کو' اس کے دل میں کتنا درد کتنے راز دفن ہے آپ نہیں جانتے' وہ کن کن اذیتوں سے گزری ہے آپ نہیں جانتے

سب سے زیادہ اور سب سے پہلے آپکی بے رخی کو برداشت کرنا اور اس کے بعد...."

وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا..... خدیجہ کو دیکھا جو غور سے اس کو سن رہی تھی.....

"کچھ نہیں چھوڑے....

بتاؤ بیٹا' کیا ہوا تھا بچپن میں اسکے ساتھ' کونسی اذیت تھی جو اس نے برداشت کی تھی....."

وہ جب پندرہ سال کی تھی' گھر میں اس ٹائم کوئی نہیں تھا.... المیرا کے لاہور والے ماموں اور ان کا بیٹا جو ہے عالیان وہ بھی یہاں آیا ہوا تھا.... جب وہ گھر میں اکیلی تھی تو وہ کہیں باہر سے آیا تھا جو کہ اس ٹائم انیس سال کا تھا.... المیرا کو گھر میں اکیلا دیکھ کر اسکی نیت خراب ہو گئی تھی' اس نے بہت غلط کیا تھا' اس کی عزت کے ساتھ کھیلنا چاہا اور ان سب کا ثبوت المیرا کے کندھوں پر آج تک ثبت ہے' اس کے دانتوں کے نشان المیرا کے کندھے پر آج تک ہے' وہ آج بھی ان نشان کو دیکھتی ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے اسے یہ سب سوچ کر' اس وقت اس کے قسمت اچھی تھی جو اس کے ماموں گھر آگئے تھے اور انہوں نے یہ سب دیکھ لیا تھا' اور اس کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو بہت مارا تھا' اگر اس وقت ماموں نہ آتے تو آج آپکی بیٹی کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہ ہوتی' اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اب تک زندہ بھی رہتی یا نہیں...." یہی وہ وجہ تھی کے وہ اس دنیا کے مردوں سے ڈرنے لگی تھی' یہی وہ بات تھی جو اس نے صرف مجھے بتائی مجھے پر بھروسہ کیا' یہ تھی وہ بات جو وہ آپکو بتانا چاہتی تھی ....."

کتنا کچھ وہ برداشت کرتی آئی ہے انکل' اب نہیں ہو رہا اس سے کچھ بھی

"برداشت..... اب آپ خود بتائے جو بھی کچھ اس نے کہا ہے غلط کہا ہے کیا؟؟

خان نے اپنے سر کو تھاما..... وہ لڑکھڑائے.... وہ زمین پر بیٹھتے چلے گئے....

.....یوشع بھی گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھا

.....اتنی تکلیف' اتنی اذیت...." خان نے کہا

یاد ہے انکل آپ کو جب المیرا کے کردار پر آنٹی نے انگلی اٹھائی تھی' اس دن بھی

میں نے آپ سے کیا کہا تھا؟؟؟

میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ اس کے پاس چلے جائے' وہ آپ کے پیار کیلئے

ترستی ہے' آپ ایک قدم اسکی طرف بڑھائے' باقی کے قدم وہ خود طے کرلے

گی..."

میں نے کہا تھا کہ اس کے پاس چلے جائے کہیں ایسا نہ ہو وقت ہاتھوں سے نکل

جائے' اور اب وقت واقعی ہاتھوں سے نکل چکا' وہ اتنی آسانی سے آپکے پاس

نہیں آئے گی' وہ ابھی غصے میں ہے' اپنے ہوش میں نہیں ہے' اس کے غم تازہ

ہے' اس نے اپنی جان سے زیادہ عزیز دادی کو کھویا ہے' جب وہ سنبھل جائے گی

تو میں خود اس سے بات کروں گا' اسے سمجھاؤں گا' وہ آجائے گی آپکے پاس مجھے امید ہے' مگر صرف سمجھاؤں گا' اگر اس نے سن لیا سمجھ لیا تو ٹھیک ورنہ زبردستی میں نہیں کروں گا' مجھے اچھا تو نہیں لگ رہا یہ کہتے ہوئے مگر آپ پلیز یہاں سے چلے جایئے گا واپس دبئ....."

.....خدیجہ نے آئبرو اچکائی

کیونکہ آپ یہاں رہے گے تو غصے میں کہی وہ خود کو نقصان نہ پہنچا دے' ایک دن وہ خود آپ کو بلائے گی مجھے امید ہے' کیونکہ ایک بیٹی زیادہ دیر اپنے باپ سے ناراض نہیں رہتی' اب میں چلتا ہو....'

وہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا' ان کو تسلی دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ چلا گیا.....

.....خان کو اب پچھتاوا ہو رہا تھا کہ یہ انہوں نے کیا کیا

......خان کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے.....وہ زمین پہ سے اٹھے

"....بس اب یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا

......خان نے خدیجہ کو دیکھا

ایک بیٹی نے سارے رشتے ختم کر دیے' جیتے جی اپنے باپ کو مار دیا' اور دوسرا جو ابھی داماد بنا بھی نہیں ہے' وہ بھی آج حکم جاری کر کے چلا گیا کہ یہاں سے چلے جائے...."

ارے کیسے سن لیا آپ نے اس سے اتنا کچھ' یہ گھر اس کے باپ کا ہے کیا جو وہ ہمیں جانے کیل ئے کہہ رہا ہے

اس کے منہ پر ایک تھپڑ رکھتے نہ تو مجال نہیں ہوتی اس کی اتنا کچھ کہنے کی' وہ ہوتا ".....کون ہے ہمیں یہاں سے جانے کیل ئے کہنے والا

.....خان کو غصہ چڑھا تھا

.....ان کا ہاتھ اٹھا تھا....اور خدیجہ کے منہ پر نشان چھوڑ گیا

....خدیجہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے ان کو دیکھ رہی تھی

خان نے کہا کچھ نہیں بس غصے میں انگلی وارن کرنے والے انداز میں اٹھائی تھی ....

بنا کچھ بولے بھی وہ سب کچھ بول گ ئے تھے......ان کی آنکھوں میں تنبیہ تھی .....

.....وہ غصے میں روم سے نکل گ ئے

***

یوشع اپنے گھر پہنچا تھا.....وہ لاؤنج میں آیا....یوسف صاحب وہی لاؤنج میں

....صوفے پر بیٹھے تھے....وہ بھی وہی بیٹھ گیا

"....آپ ابھی تک نہیں سوئے

"....بیٹا گھر سے باہر ہو' اور باپ کو چین کی نیند آ جائے

آپ کو معلوم تو تھا کہ میں کہاں ہوں؟؟ پھر بھی آپ انتظار کر رہے تھے

"....میرا

.....وہ مسکرایا

کیا کر سکتا ہو باپ ہو' جب تک بیٹے کو صحیح سلامت گھر پہ نہ دیکھ لو' کہاں چین پڑتا

".....ہے

تم ہی تو میرے اکلوتے سہارے ہو....."اور اتنی دیر کیوں لگا دی آنے میں؟؟

میری بیٹی ٹھیک ہے؟؟؟

کیا بتاؤ بابا آپ کو؟؟؟

یوسف صاحب نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا.....وہ کافی تھکا تھکا لگ رہا ہے.....

.....یوشع نے آخر انہیں سب بتا دیا...باپ سے کچھ نہیں چھپاتا

یہ المیرا نے کیا کیا؟؟؟

بابا'المیرا غلط نہیں ہے آپ خود کو اس کی جگہ رکھ کر سوچے' پھر وہ آپ کو کہیں سے بھی غلط نہیں لگے گی

بابا ایک آپ ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں کہاں ہو؟؟ آپ پھر بھی میرا ....انتظار کر رہے تھے' حالانکہ میں ایک جوان مضبوط لڑکا ہو' پھر بھی انتظار کیا ماما کے جانے کے بعد میں بھی کتنا ٹوٹ گیا تھا' آخر کو میں سب سے زیادہ انہی کے ساتھ اٹیچ تھا' ماما کے جانے کے بعد آپ نے مجھے سنبھالا مجھے مضبوط بنایا' میں ایک لڑکا ہو پھر بھی آپ نے کبھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑا ہر موڑ پر میری رہنمائی ....کی' ایک بیٹا ہونے کے ناطے آپ نے مجھ سے کتنی محبت کی

المیرا تو پھر ایک لڑکی ہے وہ بھی ایک بیٹی ہے' تو کیا وہ اپنے باپ کے پیار کی حقدار ....نہیں تھی

کہتے ہیں بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ پیاری اور عزیز ہوتی ہے' ایک بیٹیاں ہی ہوتی ہے جو کبھی بھی زندگی بھر بھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑتی' چاہے پھر حالات کیسے بھی ہو' بیٹی ہر اچھے برے وقت میں اپنے باپ کے ساتھ کھڑی رہتی ہے' مگر جو بیٹے ہوتے ہیں وہ ایک نہ ایک دن ساتھ چھوڑ جاتے ہیں....."

وہ بھی تو ایک بیٹی ہے' باپ کو تو بیٹوں سے زیادہ بیٹیاں عزیز ہوتی ہے' تو پھر کیوں خان انکل نے کبھی المیرا سے محبت نہیں کی' وہ کتنا ترستی رہی ہے ان کی محبت کیلئے' مگر انہوں نے کبھی اس سے محبت نہیں کی' سوچے بابا اس کا کتنا دل دکھتا ہو گا خان انکل کی بے رخی پر' صرف ایک بار بابا اگر ہم خود کو المیرا کہ جگہ رکھ کر سوچے تو وہ ہمیں غلط نہیں لگے گی' مجھے تو وہ کہی سے بھی غلط نہیں لگی' اگر المیرا کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو وہ یہی ری ایکٹ کرتا......

المیرا نے کچھ غلط نہیں کیا...."

میں جانتا ہو بیٹا' بیٹیاں بہت انمول ہوتی ہے' میری کوئی بہنٹی نہیں ہے تھی اس لئے مجھے اتنا معلوم نہیں تھا کہ بیٹیوں کی محبت کیا ہوتی ہے" مگر المیرا کو ملنے کے بعد اس کو اپنی بیٹی بنانے کے بعد مجھے پتا چلا کہ بیٹیاں کتنی پیاری ہوتی ہے'

کہ کاش میری بھی ایک بیٹی ہوتی مگر میری بیٹی کی کمی المیرا نے پوری کر دی' وہ

ان دو سالوں میں مجھے اتنی عزیز ہو گی کہ اس کے آگے میں تمھیں بھی بھول جاتا

ہو کہ میرا کوئی بیٹا بھی ہے' ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ میری اپنی سگی بیٹی ہے.....''

یوشع مسکرایا.....

مگر پھر بھی المیرا کو اتنے تلخ الفاظ نہیں بولنے چاہیے تھے' بیٹا خون کے رشتے اتنی

آسانی سے ختم نہیں ہوتے.....''

جی بابا' میں بات کروں گا' سمجھاؤں گا سمجھ جائے گی.....''

ایک بات کہو' اب المیرا سے نکاح کر لو لے آؤ اس کو اس گھر میں' خان واپس

چلا جائے گا' زہرہ بہن بھی اب نہیں رہی' المیرا اب بالکل اکیلی ہو گئی ہے' وہ اس

گھر میں اکیلے نہیں رہ پائے گی' اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہے اور وہ

سہارا تم ہو.....''

بابا نکاح کی بات آپ کر لیجیے گا' مجھے امید ہے وہ آپکی بات نہیں ٹالے گی' میں

اس سے ہمیشہ بات کرتا رہتا ہو نکاح کی مگر وہ ہر بار منع کر دیتی ہے کہ ابھی نہیں'

وہ آپ کا مان رکھ لے گی آپ کو منع نہیں کرے گی' مگر ابھی نہیں چالیسویں کے بعد کر لیجیے گا....."

.....یوشع نے اپنا ماتھا مسلا

"....درد ہے

".....ہمم بہت زیادہ

"....کھانا کھایا ہے تم نے

".....جی

"....ٹھیک ہے جاؤ ریسٹ کرو' پھر کل قل کی بھی تیاری کرنی ہے

.....لو یو بابا" یوشع ان کے گلے لگا تھا

".....لڑکیوں کی طرح اتنے سینٹی مت ہو جایا کرو

.....وہ مسکراتا ہوا ان سے دور ہٹا

".....لو یو ٹو مائی سن' ہمیشہ خوش رہو

"....ہمم اپنا جملہ پورا کرے

".....کیا ہو تو گیا ہے کہ ہمیشہ خوش رہو

"......یوکہے یوشع بیٹا ہمیشہ خوش رہو المیرا کے ساتھ

.....اس نے زبان نکالی

"....تم نہ پورے پاگل ہو

"......اوکے بابا گڈ نائٹ

....وہ اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

".....ہمیشہ خوش رہو المیرا کے ساتھ

انہوں نے دل میں دعا دی.....اور بھی ڈھیروں دعائیں دیتے وہ بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گئے

**

آب آپ سب اپنی رائیں دیجئے گا کہ المیرا نے اپنے باپ کہ ساتھ جو کیا وہ

.....سب صحیح تھا یا غلط.....اور اگر آپ المیرا کی جگہ ہوتے تو آپ سب کیا کرتے

.....وقت اپنی رفتار پہ گزر رہا تھا.....کیونکہ اس کا کام صرف گزرنا ہے

.....دودن ہو گئے تھے دادی کے چالیسویں کو بھی..... کتنا ہی وقت بیت گیا

قل کے بعد خان اور خدیجہ دونوں ہی چلے گئے تھے.... جہانزیب کچھ دن

رک گیا تھا.... پھر وہ بھی چلا گیا.... چالیسویں میں کوئی بھی نہیں آیا تھا.... خان

خدیجہ جہانزیب.... جہانزیب کو خدیجہ نے روک لیا تھا کہ نہیں جانا.... اور خان

.....المیرا کی وجہ سے نہیں آئے تھے

.....سب کی زندگی چل رہی تھی گزر رہی تھی

.....اور ان سب میں اگر زندگی رک گئی تھی تو وہ المیرا کی تھی

چالیس دن سے وہ گھر میں اکیلی تھی..... کوئی نہیں تھا.... ملازموں کے علاوہ.....

علی اور یوشع باقائدہ یہاں آتے رہے ہیں زینب بھی آجاتی تھی اور اکثر وہ یہی المیرا

......کے پاس رک جاتی

وہ سارا دن گھر میں پاگلوں کی طرح پھرتی رہتی تھی.... خالی مکاں کوئی نہیں....

اس کارونا اب تک بند نہیں ہوا تھا.... وہ سارا سارا دن روتی رہتی.... کبھی دادی

کے کمرے میں جا کر ان کی چیزوں کو دیکھ کر روتی رہتی..... تو کبھی چھت پر چلی

جاتی.... تو کبھی راتوں کو اکیلے میں سوتے سوتے ڈر جاتی.... زندگی بہت تلخ اور

اکیلی ہو گئی تھی جہاں کوئی نہیں تھا.... باپ سے سارے رشتے ختم کر دیے تھے.....ماں تھی نہیں.... صرف ایک دادی تھی اسکی اپنی جنہوں نے اس کی .....پرورش کی......جو اس کی ماں 'اس کی دادی 'اس کی دوست سب کچھ تھی .....کتنی اکیلی ہو گئی تھی وہ دادی کے بغیر

اسے ایسا لگتا تھا کہ اس دنیاں میں اب کوئی چھاؤں باقی نہیں بچی.....وہ درخت جو اسے ہمیشہ اپنی چھاؤں کی ٹھنڈک میں رکھتا تھا.... سردی گرمی خزاں ہر موسم سے بچاتا تھا.....ہر سختی سے بچاتا تھا....وہ درخت اب مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے.....یوں معلوم ہوتا کہ اس درخت کے سب پھول پتے مل کر رو رہے .....ہیں.....وہ سب پھول ایک ساتھ ہی مرجھا گئے ہیں

.....وہ بھی تو مرجھا ہی گئی ہے

بے شک ایک ماں سے زیادہ کوئی اس دنیا میں آپکو پیار نہیں کرتا اس کی دادی اس کی ماں ہی تو تھی.... جو اسے اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں رکھتی تھی....اس کی ہر موڑ پر ....رہنمائی کرتی تھی

.....ماں ایک ٹھنڈی چھاؤں کی مانند ہے.....جو ہر موسم میں راحت پہنچاتی ہے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے تو کھانا پینا بھی بالکل ہی چھوڑ دیا تھا...ان چالیس دن میں وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی....رنگت زرد پڑنے لگی تھی.....انکھوں کے نیچے گہرے حلقے پڑ گئے تھے....رونے کی وجہ سے آنکھیں ہمیشہ سرخ رہتی....زندگی اسے کہاں لے آئی تھی....اتنی بے رونق تو وہ کبھی نہیں تھی.... جتنی اب لگتی تھی....وہ جو ہمیشہ یوشع کے سامنے بولتی رہتی تھی....اب تو اس نے یوشع کے سامنے بھی بولنا بند کر دیا تھا.....وہ جو اس کو دیکھ کر ہمیشہ مسکراتا تھا...وہ لڑکی جس کو دیکھ کر یوشع کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہ ہوتی تھی.....اب اس کی مسکراہٹ اس کی باتوں کیلئے ترس رہی تھی...کہ وہ کب اس سے بات کرے تو کب اس کے لب مسکرائے اس کی الٹی سیدھی باتیں سن کے.....یوشع روز یہاں آ کر اسے خود کھلاتا تھا.....اور جب بھی وہ بس کھاتی نہیں کھاتی.....وہ اس کی ایک مسکراہٹ کیلئے کتنا کچھ کرتا کبھی چٹکلے سناتا کبھی کوئی الٹی سیدھی کہ وہ ہنسے......مگر وہ نہیں ہنستی.....یہ یوشع کی وہ مہرو تو نہیں تھی حرکت کر دیتا.....یہ تو اب کوئی اور ہی تھی

کتنی تکلیف یوشع کو ہوتی تھی اس کو یوں اس حال میں دیکھ کر مگر اسے تو فکر ہی نہیں تھی یوشع کی بالکل بھی..... یوشع نے اس سے بات بھی کرنا چاہی تھی خان کے متعلق.... مگر اس نے صاف انکار کر دیا تھا کہ مجھے کچھ نہیں سننا.... اور اگر تم نے بات کرنی ہی ہے تو خدا کے واسطے تم بھی یہاں سے چلے جاؤ.....''

اس نے کہا تھا خان سے کہ صرف سمجھاؤ گا اگر سن لیا تو ٹھیک ورنہ زبردستی نہیں کرو گا..... اور ایسا ہی اس نے کیا تھا اس نے اس سے بات کی.... اس نے نہیں سنا.... تو پھر دوبارہ یوشع نے بھی کوئی بات نہیں کی.....

اس کی نماز اور دعاؤں کی تعداد لمبی ہو گئی تھی.... گھنٹوں جائے نماز پر بیٹھ کر رو رو کر دعائیں مانگتی رہتی.... تہجد میں بھی یہی حال تھا اس کا ساری ساری رات روتی رہتی سسکتی رہتی.....

کتنا ٹوٹ گئی تھی وہ ایک دادی کے جانے سے کتنی اکیلی ہو گئی تھی وہ.....

اور اسی دوران یوشع شادی کی بھی بات کر چکا تھا مگر جیسا اس نے کہا تھا کہ وہ منع کر دیتی ہے..... ایسا ہی ہوا تھا.... اس نے منع کر دیا تھا......

اب بھی وہ اپنے روم میں بیٹھی تھی.....وہ اب بھی اداس تھی.....یوشع بھی ابھی

آیا تھا.....وہ اسکے سامنے آکر بیٹھا.....

وہ جب جب اس کو دیکھتا دل کی تکلیف بڑھتی تھی.....

یہ اس کی المیرا بالکل نہیں تھی.....

"المیرا....."

اس نے نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا.....

"آؤ کہیں باہر چلے تھوڑی دیر کیل ئے......"

"میرا موڈ نہیں ہے' مجھے کہی نہیں جانا....."

"پلیز چل لو....."

"شہری پلیز....."

"آفس ہی آجاؤ یوں کب تک گھر میں رہو گی....."

"جب دل کرے گا آجاؤ گی...."

میں تمھیں فائر کر دوں گا....."اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھور کر

کہا.....

"....کردو

اسے بہت برا لگا....اس نے تو صرف مزاق کیا تھا.....اور اس نے کتنی آرام سے

.....کہہ دیا کہ کردو

"......اوکے میں جا رہا ہو...."تمھیں کیا میں جیو یا مرو

.....المیرا نے اس کو دیکھا.....وہ بیڈ سے اٹھنے لگا تھا

.....المیرا نے اسکی کلائی تھامی

"......چھوڑ دو المیرا

.....یوشع نے منہ پھیرے پھیرے کہا

.....وہ چپ رہی....اس نے اس کی طرف دیکھا

.....اس نے گردن جھکائی ہوئی تھی

.....وہ واپس بیڈ پر بیٹھا

.....المیرا نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا

"....مت جائے" مجھے اب ڈر لگتا ہے

....یوشع نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلایا

اسی لئے تو کہہ رہا ہو گھر سے باہر نکلو گی تو ٹھیک ہو گی" گھر میں رہو گی تو ڈر ہی لگے گا....."

مجھے دادی کی بہت یاد آتی ہے' ایک وہی تھی میری وہ بھی مجھے چھوڑ گئی" آپ تو کبھی نہیں چھوڑے گے نہ....." اس کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھی.....

کوئی اپنی سانسوں سے الگ ہوتا ہے کیا....." کوئی اپنی زندگی کو چھوڑتا ہے...." تو میں تمھیں کیسے چھوڑ سکتا ہو' اسی لئے تو کہتا ہو آجاؤ میری زندگی میں میری ہمسفر بن کر....." مگر تم انکار کر دیتی ہو"

.....اس نے جواب نہیں دیا وہ خاموش رہی

کل سے آفس آجاؤ' دیکھنا تم خود ٹھیک ہو جاؤ گی' تمھارے بغیر آفس ویران ہے' میں وہاں ہوتا ہو پھر بھی ذہن تمھارے میں اٹکا رہتا ہے کہ تم کیسی ہو گی؟؟ کیا کر رہی ہو گی؟؟؟ آفس آؤ گی سارا دن میری نظروں کے سامنے رہو گی' مجھے بھی سکون رہے گا....."

کل سے آجاؤں گی....."

.....پکا' وہ خوش ہوا

.....ہمم" تھینک یو

".....چلو اٹھو باہر چلتے ہیں موڈ صحیح ہو جائے گا

"...یوشع پلیز میرا موڈ نہیں ہے

....میں تمہاری اب ایک بھی نہیں سنوں گا' اٹھو جلدی

.....اس نے اس کی کلائی تھام کر کھڑا کرنا چاہا

".....شہری پلیز

یار کیوں تم مجھے ہمیشہ بے بس کر دیتی ہو' اچھا باہر نہیں جانا تو نہ جاؤ مگر اوپر چھت پر تو چلو' اس روم سے باہر نکلو' ٹھنڈی تازہ ہوا میں چلو....' روح کو سکوں مل

".....جائے گا

.....اٹھو

.....وہ اٹھ کھڑی ہوئی

".....گڈ

.....وہ اوپر چھت کی طرف بڑھ گ ئے تھے

یوشع لاؤنج میں صوفے پر آدھا لیٹا آدھا بیٹھا تھا.... پیروں کو قینچی کی صورت شیشے کی میز پر رکھا ہوا تھا..... کشن کو پیٹ پر رکھے سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا.....اس کا ذہن اس وقت سوچ بچار کرنے میں لگا تھا.... آج اسے حماد کی باتیں یاد آرہی تھی......

کتنے ہی دن ہو گئے ہیں مگر ماہی نے اب تک کوئی کھیل نہیں کھیلا' کیا سچ میں ماہی تم نے کوئی کھیل کھیلنا بھی ہے یا نہیں' تم نے بھی کہا تھا کہ المیرا کو میرا ہرگز نہیں ہونے دوں گی بھر چاہے تمھیں کچھ بھی کرنا پڑے' حماد نے بھی کہا تھا کہ

"......تم کوئی کھیل کھیلوں گی ضرور چپ نہیں رہوں گی

.....وہ دل میں خود سے مخاطب تھا

"....اگر کوئی کھیل کھیلنا ہی ہے تو کب چلو گی اپنی بازی

'کس موقعے کے انتظار میں ہو تم

افففف' اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرایا.....وہ اب کشن کو گھورتا اپنے ....ماتھے کو دو انگلیوں سے مسل رہا تھا

کیا سچ میں تم نے کوئی گیم کھیلنی بھی ہے یا نہیں' موقعے پر چوکہ تو مارنے کا نہیں

".....سوچ رہی ہوں تم

....وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا

افف' ماہی کیوں کر رہی ہو تم ایسا؟ میں نے تو ہمیشہ تمھیں ایک اچھا دوست

..... سمجھا ہے مگر تم میری محبت میں پاگل ہو رہی ہو یا شاید جنونی

"......ہمم ٹھیک ہے جو بازی چلنی ہے چل لو' مگر میں بھی تمھارا کبھی نہیں ہو گا

"..... مگر مجھے چین نہیں پڑتا

......وہ اپنی مٹھی بنا کر دھیرے دھیرے اپنے ماتھے پر مار رہا تھا

میرا دل پچھلے کئی دنوں سے بہت بے چین ہے' الٰمیرا میری نظروں کے سامنے

ہیں وہ ٹھیک ہے' مگر پھر کیوں مجھے اتنی بے چینی ہو رہی ہے کہ جیسے کچھ غلط ہو گا

اور بہت زیادہ غلط ہو گا...." مگر کیا؟؟؟؟

"...یا خدا مدد کر اپنے اس گنہگار بندے کی

دادی کے چالیسویں کو گزرے دو ہفتے ہو گ ۓ ہیں' ہاں اب بس بہت ہوا' اب المیرا سے بات کرنی ہو گی' مان گی تو ٹھیک ورنہ اب زبردستی کرنی پڑے گی' پیار کی بولی تو وہ سمجھتی نہیں....''

!! ہائے ے ے نہیں زبردستی کیسے کر سکتا ہو میں ؟؟ افففف خدایا

ہمم بابا سے کہتا ہو وہ اب المیرا سے بات کرے' بس اب اور برداشت نہیں ہوتا اب تمھیں میرا ہمسفر بننا ہی پڑے گا' میرے نکاح میں آنا ہی ہو گا' وہ بھی جلد از جلد.....'' پھر کیا پتا میرے دل کو بھی چین پڑ جائے جب تم اس گھر میں میری نظروں کے سامنے رہوں گی' اوکے اب ڈن ہو گیا پیار سے مان گی تو ٹھیک ورنہ اب زبردستی کرو گا....''

کیا سوچ رہے ہو برخوردار ؟؟؟

یوسف صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا..... وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا......

آپ کب آئے ؟؟؟

مجھے پانچ منٹ ہو گئے ہیں' مگر میرا بیٹا اتنی گہری سوچ میں گم بیٹھا تھا کہ میری

".....موجودگی کو بھی محسوس نہیں کیا

"......طنز کر رہے ہیں

.....اس نے آنکھیں چھوٹی کی

"....ارے نہیں میں کہاں طنز کر سکتا ہو

کیا سوچ رہے تھے.....؟؟

نتھنگ ڈیڈ کچھ خاص نہیں' اور بزنس کی تو کوئی بھی بات نہیں ہے بزنس کی

".....ٹینشن نہ لیناوہ بالکل پرفیکٹ ہے

".....آئی ہوپ سو کہ ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہو گی

".....آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے ڈیڈ

سب سے زیادہ تم ہی پر یقین ہے کہ میرا بیٹا کبھی میرا مان ٹوٹنے نہیں دے

"....گا

تو پھر ڈیڈ آپ اپنا یہ مان یہ بھروسہ ہمیشہ یوں ہی بنا کر رکھیے گا کیونکہ آپ کا بیٹا مر جائے گا مگر کبھی آپ کا مان نہیں توڑے گا' کبھی آپکو کسی کی نظروں میں نہیں گرائے گا' آپ کا فخر آپ کا مان ان سب کا بھرم ہمیشہ قائم رکھو گا

".....میں امید رکھوں گا

".....اور میں امیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا آپ جانتے ہیں

....یوشع نے گہری سانس خارج کی

.....آپ سے ایک بات کرنی تھی

".....آج المیرا گھر آئے گی' اس نے کہا تھا

"....آئے گی نہیں آ گئی" وہ دیکھو

.....یوشع نے بھی سامنے کی طرف دیکھا.....وہ سچ میں آ رہی ہے

چڑیلوں کو یاد کیے ایک سیکنڈ نہیں گزرتا اور پہنچ وقت سے پہلے جاتی ہے جن

.....بھوتوں کی طرح فوراً نازل......" وہ بڑبڑایا

....یوسف صاحب نے سن لیا

....اس کا کان پکڑا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

".....آج کے بعد میری بیٹی کو چڑیل مت بولنا ورنہ تمھاری اور میری دشمنی پکی

.....ڈیڈ....." اس نے رونی صورت بنائی

".....آپ مجھ سے دشمنی کرے گے

....یوسف صاحب مسکرائے.....اس کا کان چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے

المیرا نے بھی سن لیا تھا کہ اس نے اسے چڑیل کہا ہے' اس نے غصے میں صرف

.....یوشع کو گھورا

.....وہ یوسف صاحب کے گلے لگی

ایک الگی ہی راحت ملتی ہے جب جب وہ یوسف صاحب کے سینے سے لگتی ہے'

.....ایک بیٹی کو راحت باپ کے سینے سے لگ کر ہی تو ملتی ہے

.....انہوں نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"....کیسی ہے میری بیٹی ؟؟ آج اتنے دنوں بعد اپنے بابا کی یاد آ گئی

"....سوری بابا

"....کوئی بات نہیں تم آئی تو صحیح آؤ باہر لان میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں

.....یوشع بیٹھا بس ان باپ بیٹی کا پیار دیکھ رہا تھا

"....اور تم سب کیل ئے چائے لے کر آؤ

....ڈیڈ...."یوشع کی آنکھیں حیرت سے پھیلی

.....المیرا نے مسکراہٹ دبائی

....یوشع کو اسکی مسکراہٹ دیکھ کر تپ چڑھی

"....ڈیڈ میں میں کیوں لاؤں گا؟؟؟ ملازمہ لائے گی

....وہ اٹھ کھڑا ہوا

بابا نے جو کہا ہے وہی ہو گا آپ جا کر چائے لے کر آئے سب کیل ئے....."المیرا

....نے بھی حکم صادر کیا

بظاہر تو اس نے منہ بنایا.... مگر دل بہت خوش ہوا تھا کہ المیرا بولی تو سہی.....آج

وہ اسکی پہلے والی المیرا بن گی ٗجیسے وہ پہلے اس پر حکم چلاتی تھی ٗآج بھی اس نے

.....ویسے ہی حکم صادر کیا

"....اوکے جیسے آپ دونوں کی مرضی ٗلا رہا ہوں خوش

....وہ دونوں مسکراتے باہر کی طرف بڑھ گ ئے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یوشع تیری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے یار' اب صرف یہی دیکھنا رہ گیا تھا' دی

"....گریٹ یوشع یوسفزئی

.....اس نے کالر جھاڑے

"....وہ آج سب کیلۓ چاۓ لے کر جاۓ گا

....اسکو اپنی حالت پر رونا آیا....دل میں سے آواز آئی

شکر کرو بیٹا یہاں اس ٹائم علی عمران نہیں ہے' ورنہ اس نے تو ساری زندگی تجھے

"....اس بات کا طعنہ دے دے کر مار دینا تھا

....یوشع نے جھرجھری لی

"....اوکے میں بھی یوشع یوسفزئی ہو' چاۓ لے کر میں جاؤں گا مگر بناۓ گی سندس

.....سندس (ملازمہ) کو آواز دیتا کچن کی طرف بڑھ گیا

....وہ دونوں باہر لان میں کرسیوں پر بیٹھے تھے.....یوشع بھی فوراً وہی آ کر بیٹھا

"....بیٹا چاۓ

".....بابا سندس لا رہی ہے نہ پلیز آپ سب کے ساتھ بیٹھنے دے نہ

.....اس نے بچوں کی طرح کہا

.....آخر یوسف صاحب کو اس پر ترس آ ہی گیا

.....وہ چپ ہو گئے.....چند پل کی خاموشی چھا گئی.....سندس چائے لے کر آئی

.....یوشع کو کافی پسند ہے اس نے اپنا کافی کا مگ اٹھایا.....باقی انہوں نے چائے

یوشع یک ٹک المیرا کو دیکھ رہا تھا.....المیرا کنفیوز ہو رہی تھی آج اسکی نظروں

.....سے

".....بے شرم کہی کے بابا کا بھی لحاظ نہیں ہے

......اس نے دل میں کہا

".....مجھے اپنی بیٹی سے ایک بات کرنی ہے اجازت ہے تو کرو

بابا اجازت کی کیا ضرورت ہے کرے نہ آپ نے جو بات کرنی ہے' مگر انہیں

".....یہاں سے بھیجے یہ یہاں نہیں بیٹھے گے

.....یوشع کو غصہ چڑھا.....یوسف صاحب مسکرائے

بیٹا کارڈ پر لکھ کر دو کہ میری بیٹی نے کیا کہا ہے' چلو شاباش اٹھو!!!اور جاؤ یہاں

".....سے

.....بابا" وہ روہانسی ہوا

....یوشع....."انہوں نے اسے گھورا....وہ اٹھ کھڑا ہوا

آج پھر المیرا کیا آئی وہی ہوا جو ہر بار ہوتا ہے یوشع کی کوئی عزت نہیں 'اب

صرف المیرا المیرا ہو گی....یوشع بیچ میں کہی نہیں....

"....یوشع کیا بنے گا تمھارا

المیرا کی بچی اللہ پوچھے گا تم سے اچھا بھلا دیدار یار ہو رہا تھا مگر نہیں جناب کو شرم

"....آتی ہے

....وہ آگے بڑھتا خود سے بڑبڑا رہا تھا

اب تو مجھے خود پہ ترس آنے لگا ہے 'المیرا کیا بنے گا تمہارا شادی کے بعد' مجھے تو

لگتا ہے تم تو شرما شرما کر ہی آدھی ادھوری ہو جاؤ گی جبکہ مجھ مین شرم نام کی کوئی

"....چیز نہیں 'مین بہت بڑا بے شرم ہو 'میرا کیا بنے گا 'ہائے ے ے

.....وہ خود سے بڑبڑاتا اپنے روم کی بالکونی میں جا کر کھڑا ہو گیا

".....چلو یہاں سے بھی وہ نظر آ رہی ہے دیدار یار تو ہو رہا ہے

وہ دیکھ رہا تھا ان کے ہونٹ ہل رہے ہیں.....وہ جانتا ہے ڈیڈ نے کیا بات کرنی

......ہے خان انکل اور اس کی شادی کی

بیٹا" مجھے سچ میں بہت افسوس ہوا تھا سن کر جب یوشع نے مجھے سب بتایا....."

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری بیٹی اتنا بول سکتی ہے وہ بھی اپنے سگے

"....باپ کو

"....بابا مجھے ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی

....یوسف صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"....میری بھی بات نہیں سنو گی' کیا میں تمھارا بابا نہیں

....المیرا نے ان کا ہاتھ تھاما

بابا ایک آپ ہی تو ہے' جو پیار جو محبت مین اپنے بابا سے ڈیزرو کرتی تھی وہ سب

"....آپ سے ملا ہے' آپ ہی میرے بابا ہے

....تو پھر میری بات کو سنو اور سمجھو

بیٹا دو مہینے ہو گ ۓ ہیں' زہرہ بہن کو دنیا سے گ ۓ اور دو مہینوں سے تم نے

خان سے کوئی بات نہیں کی' کیا وہ تمھاری محبت کیل ۓ نہیں ترس رہا ہو گا'

ایک بیٹی کبھی اپنے سگے باپ سے زیادہ دن ناراض نہیں رہتی' المیرا بیٹا تمھارا کام

پتا ہے کیا تھا' جب خان تمھارے پاس آیا تھا تو تمھیں اس کے سینے سے لگ جانا

تھا کوئی شکوہ' کوئی شکایت نہیں کرنی تھی' اس نے جو کیا سو کیا تم نے بھی وہی

"....کیا

....اس نے نظریں جھکائی

....یوشع بالکونی میں کھڑا گہری نظروں سے ان کو دیکھ رہا تھا

بیٹا یہ جو خون کے رشتے ہوتے ہیں اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوتے' ان رشتوں

میں وقتی طور کی ناراضگی آجاتی ہے مگر ختم نہیں ہوتے' یہاں تک کہ ختم

کر دینے سے بھی ختم نہیں ہوتے' اور ایک سب سے ایمپورٹنٹ بات جو مجھے

"..... تمھاری بہت بری لگی تھی

"....تم نے زہرہ بہن کی موت کا ذمہ دار بھی خان کو ٹھہرایا

.....اس نے اور گردن جھکائی

......یوسف صاحب نے ایک بار پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھا

مجھے اس بات پر فخر تھا کہ میری بیٹی دین کی سمجھ بوجھ رکھتی ہے مگر بیٹا تم

".....نے

.....وہ چپ ہوئے

تم اپنے رب کو بھول گی' تم بھول گی کہ زندگی اور موت کس کے اختیار میں ہے'

بیٹا جب ایک بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اللہ اسکی آخری لمحے تک کہ وہ کیا حرکتیں کرے گا؟؟ وہ کتنا کھائے گا؟؟ کتنا پیئے گا؟؟ کتنی سالٹ' شوگر کنزیوم کرے گا؟؟ ساری چیزیں اس کی تقدیر پورا پورا اس کے گلے میں ایک تعویز کی صورت لٹکادی جاتی ہے اور ان سب کے بعد جو ایمپورٹنٹ چیز ہوتی ہے اسکی اتیج' وہ بھی سب کچھ پہلے سے' ایک بچے کے دنیا میں آنے سے پہلے یہ طے ہوتا ہے کہ اسنے کتنی سانسیں لینی ہے کتنی نہیں..."

بیٹا یہ تو ایک ایسی حقیقت ہے کہ زندگی کی الٹ ہی موت بنتی ہے' جس سے کوئی انسان نہیں بھاگ سکتا' موت سے تو بڑے سے بڑا فرعون بھی نہیں بچ پایا' وہ بھی پانی میں غرق کر دیا گیا' یہاں تک کہ موت والی کیفیت سے تو رسول انبیاء بھی نہیں بچ پائے وہ بھی روح قبض کرنے والی کیفیت سے گزرے ہیں' اس سے کوئی جان نہیں چھڑا سکتا' جیسے زندگی ایک حقیقت ہے اسی طرح موت بھی ایک حقیقت ہے...."

بیٹا کیا قرآن میں نہیں پڑھا تم نے.....

ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے" (سورہ آل عمران: 185)"

تو میرا بیٹا سب نے ایک دن اس دنیا سے جانا ہے 'کل کو میں جاؤ گا' یوشع جائے گا' تم جاؤ گی سب جائیں گے' اور ہم اس دنیا میں سے جانے کا الزام کسی پر نہیں لگا سکتے' بہت زیادہ غلط کیا بیٹا یہ تم نے جو زہرہ بہن کی موت کا ذمہ دار تم نے خان کو ٹھہرایا...."

"بیٹا تم نے اپنے رب کو بھی ناراض کیا....

یوشع کو نظر آرہا تھا کہ وہ رو رہی ہے.....

بیٹا گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا' خان کو احساس ہوا وہ تمھارے پاس آیا مگر وقت اسکے ہاتھوں سے نکل چکا تھا' تمھارے دل میں خان کیلئے نفرت پیدا ہونے لگ گی' بیٹا جو غلطی خان نے کی وہ تم نہ کرو' وہ تمھارا باپ ہے' تم اسکا خون ہو' تم اسے ایک کال کرو' تم صرف اس سے اتنا بھی کہو گی نہ کہ بابا آجائے تو وہ دوڑا چلا آئے گا...."

"میری بات ہوئی تھی خان سے بیٹا اس کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے....

اس نے نگاہیں اٹھائی....

میں سچ کہہ رہا ہو وہ تم سے بات کرنے کیلئے تڑپ رہا ہے' ایک بار اس سے بات کرلو کہیں ایسا نہ ہو وقت تمھارے ہاتھوں سے بھی نکل جائے اور تم کچھ نہ کر سکو.....''

میں امید کرتا ہو بیٹا کہ تم میری بات کو سمجھو گی' اکیلے میں بیٹھ کر سوچنا ضرور میری ان سب باتوں کو' میں امید کرتا ہو بیٹا انشااللہ وہ دن جلد آئے گا جب تم خان کو بلالو گی......''

اب دوسری بات!!

......مجھے امید ہے میری بیٹی اس بات پہ مجھے بالکل مایوس نہیں کرے گی

خان یہاں نہیں ہے.... زہرہ بہن بھی اب نہیں رہی.... اس گھر میں تم بالکل اکیلی ہو گئی ہو اور تم جانتی ہو نہ بیٹا ایک اکیلی عورت کبھی بھی اس دنیا میں سروائیو نہیں کر سکتی' اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے سروائیو کرنے کیلئے' اور وہ مضبوط سہارا ایک شوہر کے علاوہ کسی کا نہیں ہوتا' ایک مرد اپنی عورت کو اس دنیا کی غلیظ نظروں سے بچا کر رکھتا ہے.....''

اسے وہ سب یاد آیا جو اس کے ساتھ بچپن میں ہوا تھا وہ پندرہ سال کی معصوم بچی.....

مرد جو ہے اس مضبوط درخت کی طرح ہوتا ہے جو جتنی مرضی آندھی طوفان آجائے مگر وہ مضبوطی سے کھڑا رہتا ہے' وہ مضبوط درخت اپنے آس پاس کے لوگوں کو سایہ فراہم کرتا ہے' اسی طرح عورت کو سایہ ایک مرد کی پناہ میں آنے سے ملتا ہے ورنہ یہ دنیا اتنی ظالم ہے کہ اکیلی عورت کو نوچ لیتی ہے....." اب اس گھر کو تمھاری ضرورت ہے اس گھر میں آجاؤ' یوشع سے اب شادی کر لو' ویسے بھی پانچ مہینے گزر گئے ہیں تم دونوں کی انگیجمنٹ کو' تم جانتی ہو میری بھی اب عمر ہو گئی ہے' میری بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اور کبھی کبھار اس قدر بگڑ جاتی ہے کہ سنبھلنے پہ نہیں آتی اور جب مجھے ایسا لگتا ہے کہ اب میرا وقت آگیا ہے اپنے خالق حقیقی سے ملنے کا' اس لئے بیٹا اگلی سانس کا کسی کو علم نہیں ہے کہ اگلی سانس ہم لے گے یا نہیں' اسی لئے بیٹا بس میری اب ایک ہی خواہش ہے بس اتنی سی خواہش کہ اس دنیا سے جانے سے پہلے اپنے بیٹے کا گھر بسا ہوا دیکھ لو ہے کہ اپنے پوتے پوتیوں سے کھیل لو....."

....بابا" اس نے نم آنکھوں کپکپاتے ہونٹوں سے پکارا

".....شش بالکل چپ مت رو اور بیچ میں مت بولنا

یوشع تمھارے لئے پریشان رہتا ہے دن رات اسے تمھاری فکر لگی رہتی ہے '

میری اتنی سی خواہش پوری کر دو بیٹا آجاؤ اس گھر میں 'اس گھر کو خوشیوں سے

بھر دو 'میرے یوشع کا گھر بسا دو ' اگر تم کہو گی کہ سادگی سے نکاح ہو گا تو ہم وہ

بھی کر لے گے ' جیسا میری بیٹی کہے گی سب ویسا ہو گا 'بس ایک بار تم ہاں کر دو

".....اب یہ گھر تمھارا منتظر ہے

....المیرا نے اثبات میں سر ہلایا

میں تیار ہو بابا آپ رکھ لے شادی کی ڈیٹ مگر دو مہینے کے بعد کی ابھی اتنی جلدی

نہیں اور شادی دھوم دھام سے ہی ہو گی مجھے معلوم ہے بابا آپ نے یوشع کی

شادی کو لے کر کتنے خواب سجا کر رکھے ہوئے ہیں 'سب کچھ دھوم دھام سے

ہو گا مگر ایک بات آپ میری مان لیجیے گا آپ بابا کو نہیں بتائے گے کہ میں شادی

"....کر رہی ہو

....اس نے بجھے دل سے کہا

"بیٹااب بھی تم غلطی کر رہی ہو....

"بابا پلیز....

آنکھیں نم.....

انہوں نے گہری سانس خارج کی.....

اوکے بیٹا مگر میں امید رکھو گا کہ تم شادی سے پہلے خود خان کو فون کر کے بلاؤ گی....."

اوراب المیرا کی بس ہو گئ تھی.....وہ یوسف صاحب کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی.....

"بس بیٹا بری بات نہیں روتے....."

وہ کافی دیر یوں ہی ان کے سینے سے لگی بس روتی رہی اور یوشع بالکونی میں بے بس کھڑا اسے روتا ہوا دیکھتا رہا.....

**

ایک بار پھر خوشیوں نے گھر میں دستک دے دی تھی..... تین گھروں میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی....ایک یوسفزئی ولا میں دوسرا عمران ولا اور تیسرا سیال صاحب کے گھر میں..... جیسے یوشع کا کہنا کہ ہر چیز میں ساتھ ساتھ رہے ہیں' انگیجمنٹ بھی ساتھ ہوئی ہے تو اب شادی اکیلے کیسے کر سکتا ہو اور ویسے بھی تو مجھ سے بڑا ہے تو شادی تیری پہلے ہو گی....."

اور وہ بیچارہ جو شادی کیلئے ترس رہا تھا اس کے تو باغ کھل گئے' اسکی خوشی تو سنبھالے نہیں سنبھلتی.....اور پھر علی کے موم ڈیڈ اور یوسف صاحب سب بڑے جا کر سیال صاحب سے بات کر آئے تھے....انہوں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا.....وہ بچوں کی خوشی میں خوش ہے..... پھر جیسا المیرا نے کہا تھا کہ شادی کی ڈیٹ دو مہینے کے بعد کی رکھی جائے ویسا ہی ہوا.....سب بڑوں کی رضامندی سے دو مہینے بعد کی ڈیٹ رکھ لی گئی.....شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھی....المیرا کا تو کوئی نہیں تھا جو اسکی تیاریاں کرواتے تو سب مل کر اسکی تیاریاں کرا رہے تھے.....سب سے آگے یوشع پھر اسکا پیارا بھائی علی اسکی اکلوتی پیاری دوست زینب جس نے اس کا اس کے غم کے دنوں میں کتنا ساتھ دیا اسے

اکیلا نہیں چھوڑتی تھی زیادہ تر وقت اس کے ساتھ سپینڈ کیا تھا.....اور پھر مسز کی عمران تھی جو اسکی تیاری کر رہی تھی....آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان کی شادی بات کو اور سب سے زیادہ خوشی تو اب ماہین عمران کو ہو رہی تھی.....وہ اپنے روم میں تھی.....

المیرا کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا....وہ اسکی تصویر کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی....ایک ہاتھ میں لائٹر تھاما ہوا تھا.....

چچ چچ چچ المیرا المیرا ٹھینک یو سو مچ!! کب سے صبر کر رہی تھی ان دنوں کا پانچ مہینے سے کہ کب تمھاری شادی کے دن آئے؟؟ کب یوشع کو اپنا بناؤ؟؟اور "دیکھو تم نے کام آسان کر دیا شادی کیلئے ہاں کر کے....." ہاہاہا

وہ اس وقت بالکل پاگل جنونی لڑکی لگ رہی تھی......

صرف دو مہینے اور المیرا خان اس کے بعد یوشع پہ میرا حق ہو گا اور تم اسکی زندگی سے کوسوں دور چلی جاؤ گی "یوشع جتنا گھومنا ہے گھوم کو المیرا کے ساتھ ' المیرا جتنا بھی تم نے یوشع کے قریب رہنا ہے رہ لو کیونکہ صرف ایک مہینہ اور بائیس

دن رہ گئے ہیں تم دونوں کے پاس' جتنا ایک دوسرے کے قریب رہ سکتے ہو رہ لو کیونکہ ان سب کے بعد زندگی بھر کی جدائی...."

تم نے کہا تھا یوشع کہ تم میرے کبھی نہیں ہو گے ہاہاہا' مگر اب وہ دن دور نہیں یوشع یوسفزئی کہ تم خود مجھ سے نکاح کرو گے' جو بازی میں کھیلوں گی اس کے بعد تو المیرا خان بھی تم سے نفرت کرنے لگے گی' تمھارے وجود سے اسے نفرت ہو جائے گی صرف نفرت"

نفرت ہے مجھے تم سے المیرا خان' سنا تم نے صرف اور صرف نفرت شدید نفرت......"

اس نے اس کی تصویر کو آگ لگائی..... تصویر میں شعلے بڑھکے تھے.... اس نے ..... تصویر کو زمین پر گرایا.....اس پر اپنا پیر رکھا..... تصویر کو مسل کر راکھ کر دیا

جو کوئی بھی میرے اور یوشع کے درمیان آئے گا اسے جلا کر یوں ہی راکھ کر دوں گی....."

صرف ایک مہینہ بائیس دن یوشع اس کے بعد تم زندگی بھر کیلئے میرے' تم پہ صرف میرا حق ہو گا....."

وہ اس وقت بالکل سائیکو لگ رہی تھی جو ایک انسان کو پانے کیلئے کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھی......

کاش!! اسے یہ بات سمجھ آتی کہ عشق محبت میں تو فقط اپنے محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے خوشیوں کو چھینا نہیں جاتا" اپنی خوشیوں کا گلا گھونٹا جاتا ہے محبوب کی خوشی کیلئے" اپنی انا کو مارنا پڑتا ہے......"

مگر بہت جلد جب وقت کا تماچہ ماہین عمران کے منہ پر پڑے گا تو اسے سب سمجھ آجائے گا کہ عشق محبت میں کیا چیز دیکھی جاتی ہے.... تب اسے افسوس ہو گا اس نے جو کیا غلط کیا..... دو لوگوں کے معصوم عشق کو تباہ کر دیا..... بہت جلد وقت ماہین عمران کو سب کچھ بتا دے گا...... سب کچھ سکھا دے گا

***

....اسی طرح یوشع اپنے آفس روم میں کھڑا تھا... سامنے زینب بھی کھڑی تھی یار کیا ہے آج المیرا ابھی تک نہیں آئی' وہ نو بجے آجاتی ہے اور اب بارہ بج گئے ہیں....."

مجھے نہیں لگتا یوشع کہ وہ اب آئے گی کیونکہ اسے اگر آنا ہوتا تو وہ صبح ہی آجاتی...."

تمھاری بات ہوئی اس سے کیونکہ میں اسے صبح سے کتنی ہی کالز کر چکا ہو مگر وہ نہیں اٹھا رہی...."

نہیں میری بات نہیں ہوئی اس سے میں نے بھی کال کی تھی مگر نہیں اٹھا رہی....."

"یار میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے....."

زینب مسکرائی.....یہ بالکل پاگل ہے......

"علی آگیا...."

"ہاں وہ ابھی آئے ہیں آج انہیں بھی لیٹ ہو گیا تھا اپنے روم میں ہے...."

ٹھیک ہے میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے اور جب تک میں اسے دیکھ نہیں لوں گا مجھے چین نہیں پڑے گا' آج کی جو بھی ساری میٹنگ ہے وہ کینسل کر دیا علی سے کہہ دینا وہ مینج کر لے....."

وہ بولتا ہوا ساتھ میں اپنی چیزیں بھی اٹھا رہا تھا....

یوشع آج کی میٹنگ بہت ایمپورٹنٹ ہے' آج کی میٹنگ میں تمھارا ہونا ضروری ہے ورنہ کمپنی کو لوز ہو سکتا ہے....."

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا زینب کہ کمپنی کو لوز ہو یا آج کی میٹنگ کتنی ہی ایمپورٹنٹ کیوں نہ ہو؟؟ مجھے اس وقت صرف مہرو کی ٹینشن ہے اور اب میں جارہا ہو اس کے پاس علی کو بتا دینا' میٹنگ کو کینسل کروا دیا اسے مینج کروا ٹس یور ورک یا علی جیسا کہے ویسا کر لینا....."

وہ روم سے نکل گیا.....

المیرا سچ میں بہت خوش قسمت ہے یوشع جو اسے تمھارے جیسا لائف پارٹنر ملنے جارہا ہے' کبھی کبھار تو تم دونوں کی محبت کے آگے مجھے اپنی اور علی کی محبت بھی بہت تھوڑی لگتی ہے' مگر نہیں علی بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں' میری بہت فکر کرتے ہیں' اللہ ہم سب کو خوش رکھیں لوگوں کی بری نظروں سے بچائے آمین....."

وہ بھی روم سے نکل گئ....

یوشع رش ڈرائیونگ کر کے المیرا کے گھر پہنچا تھا....لاؤنج میں آیا....ایک ملازمہ

.....وہاں سے گزر رہی تھی....یوشع کو دیکھ کر رکی

المیرا کہاں ہے؟؟

وہ اپنے روم میں ہے آج ان کی طبیعت نہیں ٹھیک؟؟؟

کیا ہوا ہے اسے؟؟

"......صبح سے بخار ہے انہیں

اس نے کچھ کھایا ہے اب تک؟؟؟

!!!نہیں صاحب

"......ہمم اوکے

.....وہ المیرا کے روم کی طرف بڑھ گیا

"....تبھی مجھے اتنی بے چینی ہو رہی تھی میڈم بیمار جو پڑی ہے

....خود سے بڑبڑایا

......اس کے روم کا دروازہ کھولا.....وہ بیڈ پر سر تک کمبل تانے لیٹی تھی

وہ دروازے پہ رکا.....اس کے دل کو تھوڑا قرار مل گیا.....اس کو یہاں دیکھ کر....

....وہ اس کے قریب آیا

....المیرا اٹھو......"اس نے اس کا کمبل کھینچا

مگر پھر خود پر غصہ آیا اس نے فوراً منہ پھیرا......اس کے کپڑوں کی ترتیب نہیں تھی ....

اسکی بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آنکھ کھولی تھی بس بستر سے اٹھنے کی ہمت نہیں ہوئی تو وہ یوہی لیٹی رہی....

مگر یوشع کی اس حرکت پر وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی 'کپڑے صحیح کیے' اُسے شرمندگی ہو رہی تھی.....اس کے پاس دوپٹہ بھی نہیں تھا.....یوشع کو بھی خود پر غصہ آیا تھا کہ کیا ضرورت تھی یہ حرکت کرنے کی....وہ اپنا دوپٹہ بیڈ پر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی.....یوشع کی نظر اسکے دوپٹے پر پڑی....جو زمین پر بیڈ کے نیچے پڑا تھا.....
....یوشع نے جھک کر اس کا دوپٹہ اٹھایا....وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی

یوشع نے دوپٹہ کھول کر اس کے سر پر پھیلایا' اس کے کندھوں پر دوپٹے کو اچھی طرح پھیلایا.....

یہ دوپٹہ زمین پر نہیں سر پر اچھا لگتا ہے' مجھے میری مہرو جب اچھی لگتی ہے جب وہ خود کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھتی ہے...."

وہ مسکرائی.....

اس نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا ٹمپریچر چیک کیا.....آگ کی طرح گرم ہو رہی تھی وہ ....

موبائل کہاں ہے تمھارا؟؟؟؟؟

وہ وہ..."اس نے ادھر ادھر دیکھا.....

"..... نہیں معلوم

یوشع نے اسکی آنکھوں کو دیکھا....

اسکی انکھیں گلابی ہو رہی تھی.....ناک سرخ تھی.....بخار کی حدت کی وجہ سے....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں باہر ویٹ کر رہا ہو تمھارا' اٹھو! ! فریش ہو اور پھر میرے ساتھ ڈاکٹر کے چلو' جلدی آجاؤ....."

وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا.... گال تھپتھپاتا وہ باہر نکل گیا.....

وہ تھوڑی دیر یونلس ہی بیٹھی اس دروازے کو دیکھتی رہی..... جہاں سے وہ گیا تھا.....

اس نے اپنے دوپٹے کو دیکھا.... اپنے ماتھے کو چھوا.....

"کتنا رشک کرے اپنی قسمت پر' کتنا شکر ادا کرے اپنے رب کا....

وہ اٹھی فریش ہوئی....

یوشع نے پہلے اسے بریک فاسٹ کروایا اور اس کے بعد اسے لے کر ڈاکٹر کے چلا گیا......

***

یوشع المیرا کے گھر آیا تھا... آج دوسرا ہفتہ ہو گیا تھا ان کہ شادی کی بات کو....

المیرا اپنے روم میں تھی.....

یوشع بھی آیا.....

Zubi Novels Zone

"....المیر امیری جان' یہ دیکھو مین تمھارے ل ئے کیا لے کر آیا

....وہ ہواؤں میں اڑ رہا تھا

کیا؟؟؟

.....اس نے اس کا رخ شیشے کی طرف کیا

اس کے گلے میں گولڈ کی چین پہنائ..... جس پر یوشع لکھا تھا....اور اسی کے نام

.....کے ایک حرف میں اے لکھا تھا جس سے المیرا

".....واؤ' اٹس سو بیوٹیفل

.....اس نے اس گولڈ کی چین پر ہاتھ پھیرا

.....بیوٹیفل تو ہو گی......اتنے پیار سے جو بنوائ ہے

....وہ ڈریسنگ ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھا... سیب اٹھا کر بائیٹ لی

".....ویسے میں ایک ڈائمنڈ کا سیٹ بھی بنوا رہا ہو

کس کیل ئے اور کیوں؟؟؟

...یوشع نے غصے میں سانس خارج کی

"....ہمسائیوں کی ایک لڑکی پسند آگئ ہے' اس کیل ئے بنوایا ہے اسے گفٹ کرو گا

.....اس نے تپ کر کہا...اسے تپ ہی تو چڑھی تھی اس کے بیہودہ سوال پر

یار عجیب ہی بات ہے ویسے 'کس کیل ئے بنواؤ گا' تمھاری منہ دیکھائی کیل ئے

بنوار ہا ہو 'منہ دیکھائی نہیں لو گی کیا؟؟؟اور اگر نہیں لینی تو بتادو نہیں بنواؤ گا'

".....اچھی بات ہے میرا خرچہ ہونے سے بچ جائے گا

.....یوشع یوسفزئی.....''وہ ڈریسنگ سے نیچے اترا

ویسے تو مجھے جیولری بالکل پسند نہیں ہے 'مگر تمھاری جیبیں بھی اگر میں نے خالی

".....نہ کروائی تو میرا نام بھی المیراخان نہیں

.....وہ مسکرایا کچھ سوچ کر مسکرایا

باپ سے رشتے بھلے سارے ختم کردیے ہو مگر اپنا پورا نام اب بھی فخر سے بتاتی)

ہے کہ مین المیراخان ہو' صحیح کہا ہے رشتے کہاں ختم ہوتے ہین اتنی اسانی سے

(ختم کر دینے سے بھی ختم نہیں ہوتے' یہ خون کے رشتے ہیں

.....ایک شیر تو دوسرا سواشیر

ہمم گڈ' مگر شادی کے بعد میرے ل ئے تو پہنو گی نہ جیولری 'میرے ل ئے تو سجو

".....سنوروگی

".....کیوں المیراخان اپ کو سادگی میں نہیں پسند

....یوشع نے اپنے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے......اگے اس کی طرف جھکا

یوشع یوسفزی نے اپنا دل المیراخان کی اسی سادگی پر وارا ہے' یہ دل دھڑکتا مجھ میں ہے' مگر چوبیس گھنٹے تمھارے نام لی مالا جپتا ہے' میری ہر سانس تمھارا نام لیتی ہے' میرے دل کی ہر ایک دھڑکن میں تم بسی ہو' میرا دل اب میرا نہین رہا نمک حرامی کر گیا ہے یہ میرے ساتھ' دل تو دور کی بات ہے میں بھی اب اپنا نہیں رہا' میری سوچوں میں' میرے خوابوں میں صرف تم ہو' نہ تم سے پہلے کوئ تھا اور نہ تمھارے بعد کوئ ہو گا.....''

....یاد رکھنا المیراخان اس بات کو

.....اس کے گال لال ہوئے

.....وہ اور اسکی طرف جھکا

المیراخان ڈیڑھ مہینہ ہماری شادی میں رہ گیا ہے' قسم سے یہ بلش کرنہ چھوڑ دو' کیونکہ میں بہت بڑا بے شرم ہو' شرم نام کی مجھ میں ذرا بھی چیز نہیں ہے' شادی کے بعد مت شرمانا' جب میرے پاس آؤ تو اپنی ساری شرم یہی چھوڑ کر آنا'

کیونکہ جب جب تم بلش کرتی ہو تو میری نیت خراب ہو جاتی ہے' اور پھر دل کرتا ہے کہ کوئی شرارت کردو' مگر کنڑول کر جاتا ہو صرف تمھارے بارے میں سوچ کر' اور یہ بھی کہ اگر تمھیں محسوس کروگا تو صرف حلال طریقے سے'

"......کیونکہ حرام چیزیں یوشع کو نہین پسند

وہ اس کے کتنا قریب تھا اس قدر قریب کہ اس کی سانسیں اس کو اپنے کان پر آرام سے محسوس ہو رہی تھی بس ایک انچ کا فاصلہ تھا گر وہ تھوڑا اور اس کے

....قریب ہو گیا تو بولتے ہوئے اس کے لب اس کے کان کی لو کو چھو جائے

.....دل کی دھڑکنوں کی سپیڈ بڑھ گئی تھی

....وہ اس سے دور ہٹا....اس کی چہرے کو دیکھا

......شرم سے اس کی پلکیں جھکی ہوئی تھی

اب تم بتاؤ تم نے مجھ مین کیا پسند کیا.....؟؟؟

".....آپکا ڈمپل

...اس کو حیرت کا جھٹکا لگا

".....بس صرف ڈمپل

ہاں تو 'آپ میں پسند کرنے والی کوئی چیز ہے جو پسند کی جائے....." اس نے آرام سے کندھے اچکائے....

یوشع یوسفزئی کی ایک نظر کیلیے لڑکیاں مرتی ہے 'سب یوشع یوسفزئی پہ اپنا دل ہارتی ہے اور تم کہتی ہو...."

ہان تو سچ ہی کہا ہے مین نے مجھے بس آپکا ڈمپل پسند ہے....." وہ اسے تنگ کررہی تھی ورنہ یوشع میں ایسی کوئی چیز نہیں جس کی بنا پر اسے ریجیکٹ کیا جاسکے 'اس کا تو وجود محبت سے بھرپور ہے' وہ بہت خوبصورت ہے...."

المیرا کی بچی تم....." اس نے انگلی اٹھائی.....

اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتا اس کا موبائل رنگ ہوا......

صبر کرو تم 'تمھیں تو ابھی بتاتا ہو....." اس نے جیب سے موبائل نکالا.....

خان انکل کالنگ...."

اس نے ایک نظر المیرا کو دیکھا.....وہ اسی کو دیکھ رہی تھی.....

اس نے یس کر کے کان سے لگایا.... سلام دعا کی....

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا.....یوشع چپ چاپ سنتا رہا....

.....اس نے موبائل المیرا کی طرف بڑھایا

.....المیرا نے آئبرو اچکائی

".....انکل کی کال ہے بات کرلو

....وہ اس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھتی رہی

".....یوشع نے پھر اشارہ کیا کہ بات کرلو

..... مگر نہیں وقت کب کا نکل چکا

"...... نہیں کرنی مجھے ان سے بات' میں ان سے اپنے سارے رشتے ختم کر چکی ہو

....وہ چینخی تھی

دوسری طرف سے خان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے تھے...انہوں نے

.....اپنے دل پر ہاتھ رکھا

سنا آپ نے نہیں ہے آپ سے میرا کوئی رشتہ' مر گئے ہیں آپ میرے

".....لیے

.....اس کی بھی انکھوں سے آنسوں جاری ہوئے تھے

.....یوشع نے بے بسی سے اپنے لب کاٹے

آپ سے تین مہینہ صبر نہیں ہوا بابا' آپ تین مہینے مین کتنا تڑپ رہے ہیں مجھ سے بات کرنے کیلئے تو سوچے میں بھی تو تھی' میں نے بھی آپکی بائیس تئیس سال بے رخی برداشت کی ہے' میرا کیا قصور تھا جو میرے ساتھ ایسا کیا گیا کتنے سالوں تک برداشت کیا کتنی تکلیفیں برداشت کی' اور آپ سے تین مہینے برداشت نہیں ہو رہا' نہیں بابا اب آپ بھی گزرے گے ان تکلیفوں سے جن سے میں پچھلے تئیس سالوں سے گزرتی آ رہی ہو' آپ کو بھی پتا لگنا چاہیے کہ کسی کو بے رخی دکھانا ان سے بات نہ کرنا کتنا تکلیف دہ عمل ہوتا ہے....." کرے گے

"....اپ سب برداشت کرے گے جو میں نے کیا

.....خان نے آنکھیں بند کی

....المیرا ابھی روتے روتے زمین پر بیٹھی

.....یوشع نے کال کاٹ دی

....وہ گھٹنوں کے بل زمین پر اس کے سامنے بیٹھا....اس کو اپنے سینے سے لگایا

.....وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

المیرا تم اب بھی بہت بڑی غلطی کر رہی ہو اب اتنی سزا مت دو انہیں ورنہ
پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں رہے گا.....''
''نہیں میں انہیں کبھی معاف کروں گی کبھی نہیں.....''
وہ بھی بول کر چپ ہو گئی.... وہ بھی چپ رہا......

***

جاری ہے

مجھے امید ہیں آپ سب ٹھیک ہونگے اور آپ سب میرے ساتھ بھرپور تعاون کرے گے.... جیسا کہ آپ سب جانتے ہی ہے کہ عید قریب ہے مصروفیات بڑھ جاتی ہے.... ویسے میرے پاس تو ایسی کوئی مصروفیت نہیں مگر پھر بھی مجھے ایک اپی لکھنے میں دو تین دن لگ جاتے ہیں.... اسی لئے ایک دن بعد آپ کو اپی دی جائے گی..... جیسے اب دی گئی ہے.... آج دی گئی ہے تو نیکسٹ اپی آپ کو کل کا گیپ کر کے پرسوں دی جائے گی..... تا کہ میں لکھ سکوں.... اور آپ بار بار نیکسٹ کر کے مجھے شرمندہ نہیں کرے گے.... خوش رہیں

آج ایک مہینہ ہو گیا تھا....المیرا یوشع کے گھر آئی ہوئی تھی....وہ لاؤنج میں صوفے پر پیروں کو اوپر رکھے ان کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیے گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی....

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں آئی تھی... مگر یوشع گھر پہ نہیں تھا تو وہ وہی لاؤنج میں بیٹھ گئی.....یوسف صاحب بھی لاہور گئے ہوئے تھے.......

پچھلے دو دن سے اس کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا.....باپ سے بات کرنے کیلئے تڑپ رہا تھا.....مگر ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اب کیسے کال کرے.....

اسے بھی احساس ہو رہا تھا کہ اس نے بہت غلط کیا جو بھی کیا' اُسے اتنا کچھ نہیں بولنا چاہیے تھا.....

یوشع بھی ابھی لاؤنج میں آیا چابی کو انگلی پہ گھوما رہا تھا.....

ارے مہرو تم کب آئی؟؟؟ اگر آنا ہی تھا تو مجھے پہلے ہی بتا دیتی میں باہر نہیں جاتا".....دونوں باتیں کرتے

وہ صوفے کے قریب پہنچا.....

المیرا نے پیر زمین پر رکھے 'جوتی کو پیروں میں اڑسا....اس نے نظریں جھکائی ہوئی تھی....وہ اٹھ کھڑی ہوئی.....

یوشع کے سینے سے لگی.....اس کے کمر کے گرد مضبوطی سے بازو حائل کیے .....

یوشع کو ٹینشن ہوئی....."اس سے پہلے اس نے کبھی اس طرح نہیں کیا تھا کہ وہ خود اسکے سینے سے لگے....اور اتنا ٹائٹ ہگ کرے.....

المیرا کیا ہوا ہے تمھیں؟؟؟

وہ رونے لگی تھی...."

مہرو!! اسے اب واقعی ٹینشن ہو رہی تھی....

مہرو کیوں رو رہی ہو؟؟؟

یوشع مجھے بابا کی بہت یاد آ رہی ہے' پلیز میں میری بابا سے بات کروادوں' میں میں بس ان کی آواز سن لوگی مجھے چین پڑ جائے گا' میرا دل بہت بہت بے چین ہو رہا ہے' میرا سر بھی گھوم رہا ہے' پلیز پلیز شہری بس بابا سے بات کرواداں' میں نے انکے ساتھ بہت بہت برا کیا' مجھے اتنا نہیں کرنا چاہیے تھا' میرا دل دل بہت بے چین ہو رہا ہے پلیز میری بات کروادوں میں ان کی اواز سن لوگی....."

.....وہ زار و قطار رونے لگی تھی

"....یوشع کو دلی خوشی ہوئی دیر آئے درست آئے

"......تو یار رونے والی کیا بات ہے اس میں یہ تو بلکہ بہت اچھی بات ہے

نہیں شہری آپ نہیں جانتے میرا دل پچھلے کچھ دنوں سے دل بہت بے چین ہو رہا ہے مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا' مجھے بابا کے پاس جانا ہے' ان کے سینے

".....سے لگنا ہے

"....اچھا میں ابھی کال ملاتا ہو' تم چپ کرو

.....وہ جیب سے موبائل نکالنے لگا

.....اس کا موبائل وائبریٹ ہوا

!!!سویٹ ہارٹ کالنگ

".....میرا موبائل سائیلنٹ پہ ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں

.....اس نے یس کر کے کان سے لگایا

....علی: جہانزیب کتنی دیر سے تمھیں کال کر رہا ہے تم کال اٹھا کیوں نہیں رہے

"....یوشع: یار قسم سے میرا موبائل سائیلنٹ پہ تھا مجھے نہیں معلوم

".....علی: ذرا چیک کرو کتنی کالز کی ہے اس نے

....اچھا ایک منٹ...." اس نے کان سے ہٹا کر موبائل چیک کیا

".....ہاں جہانزیب کی کافی کالز آئی ہوئی ہے' علی خیریت ہے نہ سب کچھ

.....علی نے گہری سانس خارج کی

".....المیرا تمھارے ساتھ ہی ہے نہ

"ہاں میرے ساتھ ہے کیوں کیا ہوا؟؟

دوسری طرف سے جو خبر اسے دی گئی تھی....یوشع کی آنکھیں حیرت سے

.....پھٹی

.....اس نے ایک نظر اپنے سینے سے لگی روتی المیرا کو دیکھا

"....یا خدا اور کتنے امتحان لے گا اپنی اس بندی کے"

.....یوشع نے دل میں کہا

شہری کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں' بابا کے پاس کال ملائے مجھے ان سے

بات کرنی ہے' علی بھائی نے کیا کہا ہے' جہانزیب آپ کو بار بار کال کیوں کر رہا

تھا بتائے مجھے آپ چپ کیوں ہے؟؟؟

....وہ اب بھی چپ رہا

.....المیرا نے اپنے چکراتے سر کو تھاما

شہری پلیز بتائے کیا ہوا ہے آپ چپ کیوں ہے؟؟؟

....اس نے اس کا کالر پکڑا

".....بابا کے پاس کال ملائے' مجھے بات کرنی ہے' مجھے ان کی آواز سننی ہے

".....مہرو تمھیں خود کو سنبھالنا ہوگا

......اس نے اسے بازوؤں سے مضبوطی سے تھاما

شہری' کیا ہوا ہے؟؟؟

.....اس کا سر پہلے سے زیادہ گھومنے لگا تھا

".......کیا چھپا رہے ہیں آپ مجھ سے

".....المیرا!! خان انکل

.....یوشع نے نفی میں گردن ہلائی

.....المیرا جھٹکا کھا کر اس سے دور ہٹی

..... نہیں' نہیں' اس نے اپنے چکراتے سر کو تھاما

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

صرف چند سیکنڈ لگے تھے اسے حوش و خرد سے بیگانہ ہونے میں....اور اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی......

المیرا......"یوشع نے آگے بڑھ کر اسے تھاما.....

"مہرو ہوش کرو' ہوش میں آؤ.....

وہ اس کا گال تھپتھپا رہا تھا.....اس سے پہلے اس نے کبھی اس طرح کی سیچویشن کو فیس نہیں کیا تھا....

وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے کمرے کی طرف دوڑا....

روم میں پہنچ کر اسے بیڈ پر لٹایا....پانی کے چھینٹے اس کے منہ پر مارے...اس کے گال کو تھپتھپایا.....

افففف خدایا کیا کروں؟؟؟

اس نے اپنے سر کو تھاما.....

ہاں علی علی!!!

اس نے علی کو کال ملائی.....

ہیلو ہیلو علی' یار تم جلدی جلدی زینب کو گھر لے کر آؤ' المیرا بے ہوش ہو گئی ہے

"....مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کرو' جلدی آ

....اس نے کال کاٹی

.....المیرا......" اس نے ایک بار پھر کوشش کی کہ وہ اٹھ جائے

....اسنے اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال ملائی.....جو یوسف صاحب کا ٹریٹمنٹ کرتے ہیں

".....پلیز آپ جلدی بھیج دے' مگر لیڈی ڈاکٹر ہو' تھینک یو

....کچھ دیر بعد ڈاکٹرنی بھی آگئی تھی.....اس نے المیرا کو چیک کیا

سٹریس اور ویکنیس کی وجہ سے ایسا ہوا ہے' اور ان کا ٹمپریچر بھی بہت زیادہ ہے'

انہوں نے کھانا پینا چھوڑ رکھا ہے' کیا آپ ان کا دھیان نہیں رکھتے' دیکھیے یہ

واقعی بہت ویک ہے' انہیں ہیلتھی ڈائٹ دے' اور کوشش کیجیئے گا کسی بھی

قسم کا سٹریس ان کو مت لینے دے' یہ مینٹلی بھی بہت ویک ہے' سٹریس ان

"......کیلیئے جان لیوہ ہو سکتا ہے

.....یوشع نے اپنا سر تھاما

.....زینب اور علی بھی دونوں روم میں داخل ہوئے

میں یہ کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہو یہ انہیں ٹائم سے دید تج ئے گا' اور پلیز

".....سٹریس کو ان سے دور رکھیے گا

انہیں کب تک ہوش آجائے گا؟؟؟

ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتی' ہوش آنے کو تو ابھی تھوڑی دیر میں ہی آجائے' یا

".....ایک دو دن بھی لگ سکتے ہیں

.....دو دن....."علی کو حیرت ہوئی

......زینب بیڈ پر المیرا کے پاس ہی بیٹھ گئی

".....جی اب میں چلتی ہو' ضرورت پڑے تو بلا لیجیے گا

"..... علی ڈاکٹر کے ساتھ باہر نکل گیا

.....المیر کی میڈیسن لانے کیل ئے

......یوشع واپس بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا

....اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما

......اسے اب واقعی محسوس ہوا تھا....وہ کس قدر گرم ہو رہی ہے

....محسوس تو اسے پہلے بھی ہوا تھا جب وہ اس کے سینے سے لگی تھی

”......وہ کہہ رہی تھی اس کا سر چکرا رہا ہے

......یوشع کو خود پر غصہ آیا کیا ضرورت تھی المیرا کو اتنی جلدی یہ خبر سنانے کی

یوشع ”المیرا ٹھیک ہو جائے گی‘ ٹینشن نہ لو‘ دیکھنا اس کو جلدی ہوش آجائے

”.....گا

.....یوش نے اثبات میں سر ہلایا

.....اس کی انکھوں میں نمی آئی تھی المیرا کو اس حالت میں لیٹا دیکھ

یااللہ بس کر اور کتنے امتحان لے گا اپنی اس بندی کے‘ اور کتنی تکلیفیں لکھ رکھی

ہے تو نے اپنی اس بندی کے مقدر میں‘ اور کتنا آزمائے گا‘ اب بس کر دے یااللہ

مجھ سے نہیں دیکھا جاتا اس کو اس حال میں‘ بچپن سے وہ سہتی آرہی ہے اور کتنا

سہے گی‘ اب بس کر دے‘ کرم کر دے‘ ابھی تو دادی کا غم بھی نہیں بھولا تھا اور

”.....آپ نے اس سے اس کا باپ بھی چھین لیا‘ یااللہ رحم کر دے

.....وہ دل میں اپنے رب سے محاطب تھا

ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا یوشع کے...... نہیں دیکھا جاتا نہ یوشع سے المیرا

.....کو اس حال میں

یوشع پلیز سنبھالو نہ خود کو' اگر تم اس طرح سے کرو گے تو المیرا کو کون سنبھالے گا جب وہ ہوش میں آ جائے گے' وہ تمھارے علاوہ کسی کے قابو نہیں آتی' پلیز مت رو' میں نے بھی رونے لگ جانا ہے.....''

یوشع نے بھیگی نگاہوں سے اس کو دیکھا......

اس کی بھی آنکھیں نم تھی....

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا.....وہ بھی روم سے باہر نکل گیا......

رات ہو گئی تھی مگر وہ شام کی بے ہوش ہوئی اسے اب تک ہوش نہیں آیا تھا.....

وہ ایسے ہی بے سدھ سی پڑی تھی.....

بارہ بجنے والے تھے.....

یوشع نے بھی کچھ نہیں کھایا.....

علی نے کوشش کی کہ کھا لے مگر نہیں کھایا.....

زینب بیڈ پر بیٹھی تھی وہ اب تھک رہی تھی لیٹنا چاہتی تھی' مگر یوشع بھی اب تک روم میں تھا....وہ سامنے صوفے پر بیٹھا یک ٹک المیرا کو دیکھ رہا تھا.....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

علی بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا..... مگر وہ چپ تھا اس نے اسے نہیں کہا

......کہ چلو یوشع بہت ہوا' کیونکہ وہ سمجھ سکتا ہے اس کی کیفیت کو

....آخر بارہ بجے یوشع کو ہی احساس ہو گیا...اس نے زینب کو دیکھا

.....وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی

.....چلو علی باہر چلے' زینب نے لیٹنا ہے

.....وہ اٹھ کر روم سے باہر نکل گیا

....علی نے بھی شکر کیا

......وہ بیڈ پر بیٹھا....اس کے ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا

کیا بات ہے کیوں موڈ آف ہے ؟؟؟؟

.....زینب نے المیرا کو دیکھا

".....وہ ٹھیک ہو جائے گی"

.....اس نے اثبات میں سر ہلایا

".....اوکے تم ریسٹ کرو"

.....وہ اس کے ہاتھ کو تھپتھپاتا اٹھ کھڑا ہوا خود بھی روم سے نکل گیا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

......یوشع ابھی فریش ہو کر آیا تھا

.....اس نے المیرا کو دیکھا

اج اس کو دو دن ہو گۓ تھے مگر ہوش نہیں آیا تھا....اس کا ٹمپریچر اب کم تھا......

اس کی پلکوں میں جنبش ہوئ تھی.....اس کے ہونٹوں میں حرکت ہوئ تھی .....وہ فورا اس کے پاس آ کر بیٹھا

.....بابا....'' المیرا نے پکارا

.....یوشع کا دل پھڑکا

''.....المیرا اٹھو

.....اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا

''.....بابا

''......المیرا اٹھو خدا کے واسطے اب اٹھ جاؤ

Zubi Novels Zone

المیرا کی بند پلکوں کی باڑ کے پیچھے سے انسوں نکل کر تکیے میں جزب ہو گ ئے.....

.....زینب بھی یہاں نہیں تھی.....وہ آتی اور چلی جاتی

.....علی بھی نہیں تھا....ابھی صرف وہی تھا یہاں

.....اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی

.....وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی

.....اس کا سر پھر چکرایا تھا....اس نے اپنے سر کو تھاما

".....المیرا

"......یوشع' بابا

......اس کی انکھوں میں پھر آنسوں آئے تھے

.....اس نے روم کو دیکھا

......یہ تو یوشع کا روم ہے

میں میں یہاں کب سے ہوں شہری؟؟؟

".....دو دن سے

.....دو دن...." اسے حیرت ہوئی

......اس نے اپنے سر کو تھاما

.....آنسوں گالوں پر لڑھکے تھے

".....شہری مجھے دبئی جانا ہے مجھے بابا کے پاس جانا ہے

".....المیرا ان کے قتل بھی ہو چکے اب کیا کرو گی جا کر

...... نہیں شہری مجھے جانا ہے

......اس نے اسے اپنے کندھے سے لگایا

میرے ساتھ ہی یہ سب کیوں ؟؟؟ کیوں اتنی تکلیفیں' یہ سب میرے مقدر میں کیوں ؟؟؟ بابا بھی چلے گئے' دادی بھی چلی گی' میری ماما بھی نہیں ہے...."

".....میں اکیلی ہو گئی ہو شہری' میرا کوئی نہیں رہا

میں تمھارا کچھ نہیں لگتا کیا؟؟؟

بابا تمھارے بابا نہیں ہے کیا؟؟؟؟

علی تمھارا بھائی نہیں ہے کیا؟؟؟؟؟

اب بھی تمھارے پاس اتنے رشتے ہیں المیرا' کیوں ناقدری کر رہی ہو' ہم بھی تو تمھارے اپنے ہیں......"

"......اور ان سب سے بڑھ کر میرا اور تمھارا ایک رشتہ ہے

.....وہ بس روئے گئی

.....المیرا چپ کرو...." اس نے اس کے آنسو صاف کیے

اٹھو!! فریش ہو دو دن سے کچھ نہیں کھایا تم نے' اپنی حالت دیکھو کیا ہو رہی ہے...."

.....وہ کچھ بولنے لگی تھی

.....المیرا' اس نے وارن والے انداز میں انگلی اٹھائی

اگر تم نے کھانے سے انکار کیا تو قسم سے میں اب ناراض ہو جاؤں گا' میرا پچھلے دو دن سے ویسے ہی بہت زیادہ دماغ گھوما ہوا ہے' اب اور مت گھومانا' اب فیصلہ تمھارا اپنا ہے یا تو کھانا کھالو یا میری نارضگی برداشت کر لینا اور قسم سے میں بالکل بات نہیں کروں گا' میں سیریس ہو......"

"......اٹھو فریش ہو

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

.....وہ چپ چاپ اٹھنے لگی

......اس کو ایک بار پھر چکر آئے تھے.... یوشع نے اسے تھاما

......اس کو سہارا دے کر واشروم تک چھوڑا

اس کو کھانا کھلایا..... جو کہ اس نے چپ چاپ کھا لیا..... وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک

.....لگائے بیٹھی تھی.... یوشع بھی اس کے سامنے آ کر بیٹھا

اب کیسا فیل کر رہی ہوں؟؟؟

"....بہتر

گڈ' میں نے دبئی بابا کو بھیج دیا تھا' قل کے بعد پھر وہ واپس آ گئے تھے' اب

ایک کام کرو تم جہانزیب سے بات کر لو' پچھلے دو دن سے لگاتار کالز آ رہی ہے

".....اس کی' تمھارے لئے بہت پریشان ہے' بات کرنا چاہتا ہے تم سے

......اس نے اثبات میں سر ہلایا

....یوشع نے کال ملائی

.....اس نے موبائل کان سے لگایا

......سلام دعا کی' اس کی آواز سنتے ہی وہ رونے لگی تھی

....یوشع بیٹھا اس کو دیکھتا رہا

".....میری ماما سے بات کروادوں جہانزیب مجھے ان سے بات کرنی ہے

دوسری طرف وہ اپنے آنسوں صاف کرتا روم سے باہر نکلا.....اس کی ماں باہر

.....صوفے پر بیٹھی تھی

یہ وہ خدیجہ تو بالکل نہیں تھی جو کتنا تیار رہتی تھی' یہ تو کوئی اور ہی تھی جو دو تین

......دن میں ہی مرجھا گئی تھی' خان کی موت نے انہیں توڑ دیا تھا

".....ماما' المیرا نے بات کرنی ہے

.....اس نے فون ان کی طرف بڑھایا

.....انہیں غصہ چڑھا....وہ صوفے سے اٹھی

".....کیا بات کرنی ہے اس نے مجھ سے

.....وہ چینخی تھی

اب بھی اس کو چین نہیں پڑا کھا تو گئی ہے میرے شوہر کو' اب اس کو کیا چاہیے ہم

".....سے

......المیرا کی سانس ساکت ہوئی تھی

.....یوشع نے اس سے موبائل لے کر سپیکر پہ ڈالا

اس لڑکی نے خود اپنے باپ سے سارے رشتے ختم کئے تھے' کر چکی یہ ہم

"......سب سے رشتہ ختم

......جہانزیب غصے میں کال کاٹنے لگا

".....خبردار جہانزیب اگر تم نے کال کاٹی

".....سنیں گی یہ آج سب کچھ سنیں گی

.....یوشع نے آئبرو اچکائی

اسے بھی پتا لگنا چاہیے کہ دبئی آنے کے بعد خان کی کیا حالت تھی' اس کے کڑوے نفرت بھرے لہجے نے خان کو کس قدر توڑ کر رکھ دیا تھا؟؟؟ آج سب سنے گی یہ' کان کھول کر سن لو المیرا خان تم نے زہرہ آنٹی کی موت کا زمہ دار خان کو ٹھہرایا تھا تو اب تم بھی کان کھول کر سن لو المیرا خان میرے شوہر کی قاتل تم ہو' تم نے اپنے باپ کی جان لی ہے اپنے کڑوے لہجے سے' تم ایک قاتل ہو

".....قاتل

المیرا کو ایسا لگا جیسے کسی نے جلتے دہکتے کوئلوں پہ اسے ننگے پاؤں کھڑا کر دیا ہو'

".....بھری محفل میں زور کا طمانچہ اس کے منہ پر مارا ہو.....مکافات عمل

اس کو پتا لگنا چاہیے کہ دبئی آنے کے بعد خان کی کیا حالت تھی؟؟؟

".....انہوں نے خود کو کمرے میں قید کر کے رکھ لیا تھا' سارا سارا دن

.....کان کھول کر سن لینا المیرا خان

وہ تمھاری تصویر کو لے کر بیٹھے رہتے' تمھیں یاد کر کر کے تڑپتے رہتے' تم سے

بات کرنے کیلئے تڑپتے رہے' تمھارے اس کڑوے لہجے کو یاد کر کر کے پل

پل اذیت بھری موت مرتے رہے ہیں وہ' تمھاری باتیں اس قدر ان کے دل پر

".....لگی تھی کہ انہیں ہارٹ اٹیک تک ہو گیا تھا

....المیرا سن بیٹھی سنتی رہی.....یوشع نے کال کاٹنا چاہی المیرا نے روک دیا

اور تم جانتی ہو ڈاکٹر نے کیا کہا نیکسٹ اٹیک جان لیوہ ثابت ہو سکتا ہے' اور انہیں

تمھاری وجہ سے دوسرا اٹیک بھی ہو گیا تھا' مبارک ہو تمھیں المیرا خان کہ

".....تمھارے باپ کی موت ہارٹ اٹیک سے ہوئی صرف تمھاری وجہ سے

کیا قصور تھا اس کا یہی نہ کہ اس نے تم سے کبھی بات نہیں کی' تم سے کبھی محبت نہیں کی' تو ان سب کی ذمہ دار میں تھی' میں ہی تمھارے خلاف ہمیشہ ان کے کان بھرتی رہی' ان کے کانوں میں تمھارے خلاف زہر گھولتی رہی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ خان کبھی تم سے محبت کرے اور ساری جمع پونجی تم پر لٹا دے' میں چاہتی تھی خان کی ساری دولت صرف جہانزیب کی ہو' مگر دیکھو میں اپنے مقصد میں پھر بھی کامیاب نہیں ہو پائی' خان کتنی ہی دولت تمھارے نام کر گئے' اور ہمیں پتا بھی نہیں چلا' وکیل سے ہمیں پتا چلا ہے سب کچھ......"

....ماما" جہانزیب نے حیرانگی کی کیفیت میں پکارا

اور سنو المیرا خان تم' کیا کہا تھا اس دن کہ دبئی آنے سے پہلے وہ تم سے مل کر بھی نہیں گئے' تو سنو!!! اس دن بھی وہ تمھارا انتظار کرتے رہے کہ اپنی بیٹی سے مل کر جاؤں گا' کتنی ہی دیر اس نے تمھارا انتظار کیا مگر تم نے خود گھر آنے میں دیر کر دی' بلکہ اچھا ہی کیا تھا تم نے جو لیٹ آئی گھر' کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ تم سے ملے'

اس وقت بھی میں نے ان کے کانوں میں تمھارے خلاف زہر گھول دیا تھا کہ وہ تم سے محبت نہیں کرتی' وہ تم سے نہیں ملے گی' نفرت کرتی ہے وہ تم سے' میں ہی انہیں زبردستی لے کر آ گئی تھی......"

......وہ بھی رونے لگی تھی

......المیرا کی بھی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے

جہانزیب حیرانگی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کھڑا اپنی ماں کا یہ نیا چہرہ دیکھ رہا تھا یہ تو اسکی ماں نہیں تھی.....

یوشع کو بھی غصہ چڑھ رہا تھا' اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خدیجہ سامنے آئے اور وہ اس کا گلا دبا کر اسے جان سے مار دے......

انہوں نے تو ہر دفعہ تمھارے پاس آنا چاہا' ہر بار میں نے انہیں روکا' جو سزا دینی تھی مجھے دیتی' میرے شوہر کو کیوں کھا گئی؟؟؟؟

اس دن بھی انہوں نے یوشع کو کال کی تھی کہ تم سے بات کروا دے' تم نے تو اس دن بھی ان سے بات نہیں کی' تب بھی تم نے انہیں کتنی سنائی'

تمھارے لہجے نے انہیں توڑ کر رکھ دیا' ٹوٹ کر بکھر گئے صرف تمھاری وجہ سے' ارے!!! خان نے جو کیا سو کیا' مگر تم نے المیرا خان سارے سالوں کی کثر ایک ساتھ نکال دی' جان سے مار دیا اپنے باپ کو' المیرا خان تمھارے باپ کے آخری کے الفاظ تھے کہ میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ بہت برا کیا ہے' میری بیٹی سے کہنا اپنے باپ کو معاف کر دینا تاکہ میری روح کو سکوں مل جائے' وہ آخری لمحے تک تمھیں پکارتے رہے' تمھاری راہ تکتے رہے ......"

المیرا خان معاف کر دینا اپنے باپ کو تاکہ اس کی روح کو سکون مل جائے' مگر میری بددعا ہے المیرا خان تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی' کبھی نہیں ......"

المیرا نے نفی میں سر ہلاتے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا......

یوشع نے غصے میں کال کاٹ کر موبائل کو سائڈ میں پھینکا....

"المیرا...."

"یوشع پلیز جائے یہاں سے لیومی آلون....."

"المیرا نہیں کرو ایسا....."

'شہری پلیز جائے یہاں سے چھوڑ دے مجھے اکیلا' میں اپنے بابا کی قاتل ہو

....شہری....."اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا

"....میں اپنے بابا کی قاتل نہیں ہو نہ

"....نہیں المیرا تم نے کچھ نہیں کیا

......اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا

"....کسی کی بات کو سیریس مت لو' تم قاتل نہیں ہو

شہری میں نے کبھی بابا سے نفرت نہیں کی' میں میں بس ان سے ناراض تھی بہت زیادہ' میں جانتی ہو میں نے جو کیا غلط کیا تھا' مجھے احساس تھا میں نے بہت غلط کیا ہے' میں تو ان سے بات بھی کرنا چاہتی تھی' آپ جانتے ہیں نہ میں نے بابا سے بات کرنی تھی مگر بابا مجھ سے بات کیے بغیر چلے گے' انہوں نے زندگی بھر کیل ئے مجھ سے منہ موڑ لیا' وہ اب کبھی مجھ سے بات نہیں کرے گے' بابا مجھے آخری لمحے تک یاد کرتے رہے' میں نے اپنے بابا کی جان لی ہے

"....نہیں مہرو چپ مت بولو ایسا' میری مہرو نے کچھ نہیں کیا

.....اس نے اسے خود میں بھینچا تھا

اس سے نہیں دیکھا جا رہا تھا المیرا کو اس طرح سے بولتا دیکھ...وہ بالکل پاگل لگ رہی تھی اس وقت......خدیجہ کے الفاظوں نے تو یوشع کو بھی تکلیف دی تھی تو پھر المیرا کے دل پر کس قدر لگے ہونگے خدیجہ کے الفاظ.....یوشع سمجھ سکتا ہے اس کی کیفیت کو.....وہ اس کی سینے سے لگی کہہ رہی تھی

".....میں ایک اچھی بیٹی نہیں بن پائی' شہری میں نے اپنے بابا کی جان لی ہے

".....نہیں مہرو تم ایک اچھی بیٹی ہو' بہت اچھی بیٹی

یوشع کے دل پر کسے نے اس وقت چھریاں چلادی تھی.....اس نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے.....

اس کی ایک ہی رٹ تھی.....

".....میں ایک اچھی بیٹی نہیں بن پائی

دوسری طرف جہانزیب اپنی ماں کو اب تک حیرانگی کی کیفیت سے دیکھ رہا تھا.....

ماما' آپ اس قدر گر جائے گی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا' ایک بیٹی کے خلاف باپ کو اس قدر بڑھکا دے گی' ایک بیٹی کے خلاف اتنا زہر اس کے باپ کے کانوں میں گھول دے گی' میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری ماما ایسا کر سکتی ہے' کس لئے؟؟ صرف اس دولت اس جائیداد کیلئے' کیوں کیا ماما آپ نے ایسا

"کیوں؟؟؟

"......تم اب مجھ سے سوال کرو گے؟؟ ماں سے زبان لڑاؤ گے

ہاں میں لڑاؤ گا زبان' کیونکہ میں غلط چیزیں برداشت نہیں کرتا' آپ نے المیرا کے ساتھ جو کیا غلط کیا" ان سب کی ذمہ دار آپ ہے اور المیرا ہمیشہ بابا کو غلط سمجھتی رہی' میں کتنا اچھا آپکو سمجھتا رہا اور آپ نے' آپ اس قدر گر جائے گی میں

"......سوچ بھی نہیں سکتا تھا

شٹ اپ' اب اگر تم نے ایک بھی لفظ بولا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا' کاس کیلئے تم مجھ سے لڑ رہے ہو اس لڑکی کیلئے جو تمھاری کچھ نہیں لگتی' کس باپ کیلئے تم مجھ سے جھگڑ رہے ہو جس کا تم خون بھی نہیں ہو' سن لو تم بھی جہانزیب وہ لڑکی جس کیلئے تم مجھ سے لڑ رہے ہو وہ تمھاری سوتیلی بہن بھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں ہے' اور وہ باپ جس کیلئے تم جھگڑا کر رہے ہو وہ تمھارا باپ بھی نہیں ہے....."

.....جہانزیب کے قدم ڈگمگائے

"....تم جہانزیب خان نہیں' جہانزیب سلیمان ہو

.....اس نے سختی سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا

".....تم ایک غلطی ہو' گناہ ہو' ناجائز ہو

".....نہیں ماما خدا کے واسطے چپ کر جائے

.....وہ کانوں پر ہاتھ رکھے مسلسل نفی میں گردن ہلا رہا تھا

....خدیجہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھی....وہ زار و قطار رونے لگی تھی

....جہانزیب بھی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا

ماما صرف ایک بار کہہ دے یہ سب جھوٹ ہے' میں کوئی غلطی کوئی گنا نہیں ہو'

".....میں جہانزیب خان ہو

".....نہیں بیٹا یہ سچ ہے تم جہانزیب سلیمان ہو

دل ٹوٹ کر کرچیوں میں بکھر گیا تھا.....اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا....ایک آنسو ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھکا.....کاش کوئی اس وقت جہانزیب کے دل کی کیفیت سمجھ سکتا.....

میں خان کو پسند کرتی تھی' مجھے محبت نہیں تھی' بس پسند تھے' وہ اچھے تھے' دوسروے مردوں سے مختلف تھے' مگر وہ نائلہ کو پسند کرتے تھے' انہوں نے اس سے شادی کرلی' میں آؤٹ آف کنٹری چلی گی جب کئی سالوں بعد واپس آئی تو نائلہ اس دنیا سے چلی گئی تھی' المیرا دو سال کی ہونے والی تھی' میں خان کے قریب آنے لگی کیونکہ مجھ سے خان کی ٹوٹی بکھری حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی' میں خان کے سارے کام خود کرکے دینے لگی تھی' المیرا کا بھی ماؤں کی طرح خیال رکھتی تھی کہ اگر اس بچی کی ماں نہیں تو اس میں اس کا تو کوئی قصور نہیں ہے یہ بھی تو ایک ماں کے پیار کی حقدار ہے' مجھے المیرا سے محبت تھی وہ کیوٹ تھی' اور صرف دو سال کی تھی' سب کے اصرار پر خان نے مجھ سے شادی تو کرلی مگر مجھے اپنایا نہیں' شادی کی پہلی رات میں دلہن بنی کمرے میں بیٹھی خان کا انتظار کرتی رہی ساری رات گزر گئی مگر خان روم میں نہیں آئے' فجر ہو گئی جب

روم سے باہر نکل کر ساتھ والے روم کا دروازہ کھولا تو خان وہاں بیڈ پر المیرا کے ساتھ سو رہے تھے' میری کوئی فکر نہیں تھی' وہ دن تھا جب مجھے المیرا سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی' میں نئی نویلی دلہن بنی بیٹھی ساری رات انتظار کرتی رہی' میں جسکو اس گھر میں' خان کے نکاح میں آئے ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے' میری پہلی ہی رات یہ قدر کی گئی تھی' مجھے پوچھا تک نہیں' میں پھر بھی چپ رہی' دن گزرنے لگے تھے' خان صبح آفس جاتے شام میں گھر آ کر اپنا سارا ٹائم المیرا کے ساتھ سپینڈ کرتے' اس کے ساتھ کھیلتے رہتے' میری نفرت بھی دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی المیرا کیلئے کہ یہ سب اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے یہ اگر نہ ہوتی تو خان کا سارا ٹائم میرا ہوتا وہ مجھے اپناتے' مگر اپنانا تو دور کی بات ہے وہ تو ایک نظر مجھے دیکھتے تک نہیں تھے' میں خوبصورت تھی سب مجھ پر مرتے تھے' مجھے کبھی کسی نے اگنور نہیں کیا تھا' جہاں جاتی سب کی توجہ کا مرکز میں ہوتی' پہلی دفعہ مجھے کسی نے اگنور کیا تو وہ خان تھے' مجھے اپنا اگنور ہونا پسند نہیں آ رہا تھا' میں بس کسی طرح خان کو اپنی مٹھی میں کرنا چاہتی تھی' شادی ہر مرد و عورت کی ایک ضرورت ہوتی ہے' نکاح کا بھی اس لئے کہا گیا ہے کہ

لوگ گناہ سے بچیں' تین مہینے شادی کو ہو گئے تھے' خان نے اب تک مجھے نہیں اپنایا تھا' وہ بس المیرا کے ساتھ بزی رہتے' میں کہاں تھی ان دونوں باپ بیٹی کے پیار کے بیچ میں' مجھے تو خراب چیز کی طرح ایک کونے میں لا کر پھینک دیا گیا تھا' میری خان سے بھی اس دن بہت لڑائی ہوئی تھی اس بارے میں کہ مجھے ان کی ضرورت ہے مگر انہوں نے میری بات کو نہیں سنا' میں بہت غصے میں تھی اس رات' اپنا بار بار اگنور کیا جانا نہیں برداشت کر پا رہی تھی' اس دن غصے میں میں اپنے دوست کے ہوٹل چلی گئی' وہ میرا ایک بہت اچھا دوست تھا سلیمان' اس نے بھی مجھے کبھی اگنور نہیں کیا' اس رات غصے میں میں نے ڈرنک کر لی تھی' میرا سر گھوم گیا تھا' چکر آنے لگے تھے' سامنے سلیمان تھا' مجھے سلیمان میں خان نظر آنے لگے تھے' اور اس رات نیم بے ہوشی کی حال میں میں اپنا آپ سلیمان پر نچھاور کر گئی' صبح آنکھ کھلی جب ہوش آیا تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ میں نے کیا کر دیا؟؟ سلیمان نے کہا میں خود اسکے پاس گئی تھی اس کا کوئی قصور نہی' اس بات کو یہی دفن کر دیتے ہیں کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا' میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی' مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ اگر خان کو پتا لگ گیا میں کتنا بڑا گناہ کر چکی ہو تو وہ

میرے ساتھ کیا کرے گے' دو دن اسی ٹینشن میں گزرے تھے' اور ٹھیک دو دن بعد خان نے بھی مجھے اپنا لیا' شاید انہیں میری قدر ہو گئی تھی' وہ رات تھی جب خان میری مٹھی میں آگئے تھے' اس کے بعد میں انہیں اپنی مٹھی میں اس قدر الجھا دیا کہ انہیں کرتی ہی چلی گئی' اپنی خوبصورتی' محبت کے جال میں المیرا سے بھی دور کر دیا......"

وہ روتے ہوئے بس بتائے جا رہی تھی یہ جانے بغیر کے سامنے والے کے دل پر یہ الفاظ کس قدر چب رہے ہونگے' وہ کس طرح سے ان کو سن رہا ہو گا.....

کچھ دن بعد ماں بننے کی خبر ملی تو میں ٹینشن میں آگئی تھی کہ تم کس کا خون ہو مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کس کی اولاد ہو گی' کیونکہ مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا' بس یہی جاننے کیلئے میں نے ٹیسٹ کروائے تھے جب معلوم پڑا کہ تم سلیمان کا خون ہو' سوچا اسے بتا دو مگر پھر سوچا اگر اس نے کہہ دیا کہ اسے یہ بچہ چاہیے تو میں خان کو کیا جواب دوں گی' خان کو سب حقیقت کا پتا چل جائے گا تو وہ مجھے چھوڑ دے گے' اور میں خان سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی' وہ میرے شوہر تھے میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی' بس اسی لے میں نے سلیمان کو کچھ نہیں بتایا

سب کو یہی لگتا تھا کہ یہ خان کا خون ہے' مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی کہ خان کو سچ نہ پتا چل جائے' اور اگر انہیں سچ کا پتا لگ گیا تو وہ مجھے بھی چھوڑ دے گے اور تمھیں بھی اپنانے سے انکار کر دے گے' اسی لئے میں نے المیرا کو خان سے دور کر دیا تمھیں ہمیشہ خان کے قریب رکھا' میں چاہتی تھی اگر خان کو کبھی سچ کا پتا چل گیا اور انہوں نے تمھیں گھر سے نکال دیا تو تم کہاں جاؤ گے' اسی لئے میں چاہتی تھی کہ خان کی ساری دولت تمھاری ہو جائے تاکہ گھر سے جانے کے بعد دولت تمھارے نام ہو تو تم یتیموں لاوارثوں جیسی زندگی نہ گزارو......"

جہانزیب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پر لڑھک رہے تھے...

......اسے لگ رہا تھا کہ اس کی دماغ کی رگیں ابھی پھٹ جائے گی

بس یہی سوچ کر میں نے المیرا کو لے کر خان کے دل و دماغ میں زہر گھول دیا' ان کو المیرا سے زہرہ آنٹی سے دور کر کے رکھ دیا' مگر آج دیکھو' میں آج بھی خالی ہاتھ ہو....."

.....انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا

دیکھو' جہانزیب تمھاری ماں آج بھی خالی ہاتھ ہے' مجھ سے خان کو چھین لیا گیا'

".....وہ میری محبت تھے

....وہ پاگلوں کی طرح رونے لگی تھی

"......خان مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے' میں اکیلی رہ گئی

یہ سب آپ کو آپ کے گناہوں کی سزا ملی ہے' آپ نے ایک باپ بیٹی کے پیار کے بیچ میں نفرت پیدا کر دی..... یاد رکھیے گا المیرا میری بہن ہے میں آپ کا بیٹا ہوں' آپ بابا کے نکاح میں تھی' المیرا بابا کی بیٹی ہے' وہ میری سوتیلی بہن ہے

......جو کہ مجھے سگی بہنوں کی طرح عزیز ہے

......جہانزیب کا سر گھومنے لگا تھا

.....وہ اپنے سر کو تھامے اٹھ کھڑا ہوا

.....اپنے روم میں آ کر زمین پر گرنے والے انداز میں بیٹھا

نہیں' نہیں میں ناجائز نہیں....." وہ ماننے سے اب بھی انکاری تھا....ماں کے الفاظ کانوں میں گونجنے لگے

".....تم گناہ ہو غلطی ہو' ناجائز ہو

.....نہیں....."وہ چینخا تھا

.....وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا

".....میں غلی نہیں' کوئی گناہ نہیں

.......مگر حقیقت کو کون جھٹلا پایا ہے آج تک

.....وہ اٹھا تھا....اسے چکر آنے لگے تھے...وہ واشروم کی طرف دوڑا

......باہر خدیجہ بیگم زمین پر بیٹھی روئے جا رہی تھی

وہ ہاگل ہی تو ہو گئی تھی شوہر کی موت کے بعد 'سارا رنگ روپ' سجاوٹ' سب

......ختم ہو گئی تھی.....ان کو ان کے کیے کی سزا مل گئی تھی

.......زندگی تلخ سے تلخ ہو گئی تھی سب کیل ئے

***

زندگی کتنی تلخ ہو گئی تھی سب کیل ئے......المیرا اب پھر پہلے ج ءسی ہو گئی تھی....

دادی کی ڈیتھ کے بعد تھوڑا بہت تو وہ بول لیتی تھی مگر خان کی موت کے بعد اس

نے چپ سادھ لی تھی..... کھانا پینا چھوڑ دیا تھا.....آنکھیں رونے کی وجہ سے پھر

لال رہنے لگی تھی....رنگت بھی زرد پڑنے لگی تھی.....اس کے ذہن میں تو بس

ایک ہی بات گھومتی رہتی تھی کہ اس نے اپنے بابا کا قتل کیا ہے..... خان تو اس سے بہت محبت کرتے تھے مگر جو کیا نائلہ نے کیا..... سب اداس تھے..... یوشع المیرا کو لے کر ٹینشن میں رہنے لگا تھا..... اس کی حالت اس سے دیکھی نہیں جارہی تھی.... وہ دن بہ دن کمزور ہوتی جارہی تھی...... اور جب المیرا یوشع اداس ہو تو علی کیسے خوش رہ سکتا ہے ایک طرف جان سے زیادہ عزیز دوست تو دوسری طرف اتنی ہی زیادہ عزیز بہن...... شادی کی تیاریاں اب بھی چل رہی تھی مگر خوشی کسی کو نہیں تھی..... یوشع نے پوچھا بھی کہ اگر کہو تو شادی کی ڈیٹ آگے کر لیتے ہیں مگر اس نے منع کر دیا..... زندگی اداس تلخ ہو گئی تھی سب کیل ہے..... سب اداس تھے المیرا کے غم میں برابر کے شریک تھے........ مگر ایک ماہی تھی جس کی خوشیاں دن بہ دن بڑھتی جارہی تھی شادی کہ ڈیٹ ....قریب آتی جارہی تھی......اسے بھی دکھ ہوا تھا خان کا سن کر

.......کیونکہ اب بھی ہماری ماہی اتنی بھی بری نہیں ہے

......ادھر ان سب کی زندگی تلخ ہو گئی تھی تو دوسری طرف جہانزیب کی

پورے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا....ایک سایہ سا تھا جو اس کمرے میں زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا چھت کو گھور رہا تھا......اس کی آنکھوں میں نمی تھی .....

کمرے کا دروازہ کھولا گیا..... باہر کی روشنی کمرے میں داخل ہوئی.... جہانزیب نے آنکھوں پر روشنی پڑتے آنکھیں بند کی.....آنسوں بند پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلا......

کمرے میں ہیل کی ٹھک ٹھک گونجی.....ایک سٹائلش سی براؤن بالوں سنہری آنکھوں والی لڑکی روم میں داخل ہوئی.....وہ بہت خوبصورت ہے..... دودھ جیسی چٹی..... سنہری آنکھیں' براؤن بال' مناسب قد' جو اس وقت پینٹ شرٹ مین ملبوس تھی......

وہ قدم قدم چلی بیڈ پر جہانزیب کے قریب آکر بیٹھی......اس نے اب تک آنکھیں بند کر رکھی تھی.....اس نے اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا.....اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی......جہانزیب کو سکون ملنے لگا تھا......کتنے دنوں سے وہ سویا نہیں تھا......اس کے ذہن سے یہ بات ہی نہیں نکل رہی تھی کہ

وہ ایک غلطی ہے گناہ ہے.....اب تو اس کو ایسا لگتا تھا کہ بس ابھی اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائے گی.....اس نے اس دن کے بعد سے کوئی بات نہیں کی تھی خدیجہ سے.......اور نہ ہی اس نے یہ جاننے کی کوشش کہ سلیمان کون ہے کہاں ہے؟؟ زندہ بھی ہے یا نہیں......اور ڈھونڈ کر کیا کرے گا جب اس کے باپ کو ہی نہیں پتا کہ اس کا کوئی بیٹا بھی ہے.....اسے ضرورت نہیں تھی کسی کی اب.....

.....اس نے المیرا سے بھی اب رابطہ نہیں کیا تھا....نہ ہی المیرا نے کوئی کال کی وہ لڑکی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی......اسے سکون مل رہا تھا.....وہ اب سونا چاہتا تھا..... گہری نیند.....وہ آنکھیں بند کیے اس کی گود میں سر رکھے زمین پر بیٹھا رہا.....چند ہی پل بعد وہ نیند کی گہری وادیوں میں چلا گیا تھا.....اس ....سٹائلش سی لڑکی نے نیچے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

ہاں نہ یہ وہی تو لڑکی ہے جو جہانزیب نے پسند کی تھی....یہی تو وہ لڑکی ہے جو ....جہانزیب کی محبت ہے.....ہائے ئے ے ے کتنی احساس لڑکی ہے

***

المیر الاؤنج میں صوفے پہ گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھ تھی.....دو دن نکاح میں رہ گئے تھے.... کل ان کی مہندی کی رسم تھی اور پرسوں نکاح....سب تیاریاں مکمل تھی.....اس کو اپنی شادی کی بالکل خوشی نہیں تھی.....کوئی نہیں تھا اس کا اپنا سب ہی تو چھوڑ گئے وہ بالکل اکیلی اور تنہا رہ گئی تھی....اتنا بڑا گھر اور اس گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں....ملازموں کی فوج تھی...وہ بھی اس وقت سب اپنے کوارٹروں میں تھیں.....تن تنہا اور بالکل اکیلی اس گھر میں.....زندگی کتنی اکیلی اور تلخ ہو گئی تھی.....خان کے جانے کے چند دن بعد ہی وکیل بھی آ گیا تھا المیرا کے پاس اس کو اس کا حصہ دینے جو المیرا نے لینے سے انکار کر دیا.....آدھی پراپرٹی جہانزیب کے نام اور باقی کی آدھی اس نے چیریٹی میں دے دی تھی غریب یتیم بچوں کیلئے.....اب اس کے پاس صرف یہ گھر تھا جس کو دو دن سامنے آنے بعد تالا لگ جانا ہے.....جہانزیب بھی شادی میں نہیں آیا تھا سچ کے بعد اس نے المیرا سے کوئی رابطہ نہیں کیا اور نہ ہی المیرا نے اس سے کوئی رابطہ کیا تھا.......بس اب صرف ایک یوشع تھا اس کے پاس....

.....اب بھلاایسا ہو سکتا ہے کیا ہمارا یوشع المیرا کو اکیلا چھوڑ دے نہیں بالکل نہیں

خان کے جانے کے بعد ایک پل بھی یوشع نے المیرا کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا.....

چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ گزارے...رات بھی اس کو سلا کر ہی اپنے گھر واپس

.....جاتا.....اور اب بھی یوشع نے ہیرو کی طرح لاؤنج میں اینٹری ماری

ذرا صبر نہیں ہے ہمارے یوشع کو تو بھئی..... کل مہندی ہے اور مجال ہے جو

ہمارے یوشع کی بے چین ہڈیوں کو تھوڑا چین مل جائے....گھر میں ٹک کر بیٹھ

.....جائے..... یہ کبھی ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا گھر میں

وہ صوفے پر بیٹھا.....المیرا نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا...آنکھیں چھوٹی کر کے اس

.....کو گھورا.....یوشع نے بھی یہی عمل دہرایا

".....اٹھے اور جائے اپنے گھر

".....توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے

.....اس نے کانوں کو ہاتھ لگایا

ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ سلوک 'کیا بنے گا میرا؟؟؟

.....وہ اس کی اس نوٹنکی پر مسکرائی

جی بالکل بلکہ اس سے بھی زیادہ برا کروں گی میں' اگر آپ نہیں گ ئے' کل مہندی ہے اور ایک دن بھی آپ سے صبر نہیں ہو رہا' آپ مجھے کل رات کو ہی دیکھے گے بلکہ میں ایک کام کرتی ہوا بھی سے آپ سے پردہ کر لیتی ہوں' کل مہندی میں بھی میں گھونگھٹ ڈال کر بیٹھوں گی' اب آپ صرف مجھے شادی والی رات کو ہی دیکھے گے....."

.....اس نے دوپٹے سے گھونگھٹ ڈالنا چاہا

"......اللہ اللہ توبہ استغفر اللہ... گندی چڑیل ایسا ظلم مت کر میرے ساتھ

.....وہ ایک ہی دم چینخا تھا

المیرا کو غصہ چڑھا.....وہ جو ہمیشہ صرف خالی پیلی دھمکی دیتی تھی کہ تمھیں جان سے ماردوں گی' تمھیں گنجا کردو گی آج اس نے یوشع کے بالوں کو پکڑ کر کھینچ ہی دیا تھا.....

"......اب بولو

اللہ" چھوڑ دے ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ ظلم کر رہی ہے' اللہ پوچھے' کتنا خراب زمانہ آگیا ہے' شوہر کو مارا جا رہا ہے' افففف میرے نازک سلکی بال...."

....اس کی نوٹنکیاں عروج پر تھی

"......اب بولو گے گندی چڑیل

میری پیاری جان نہیں بولوں گا گندی چڑیل' اس سے پہلے میرے نازک سلکی بال تمھارے ہاتھ میں آجائے اور میں واقعی شادی سے پہلے گنجا ہو جاؤ' تمھیں ایک گنجے سے شادی کرنی پڑ جائے' تو میری پیاری جان بال چھوڑ دو....."

....المیرا نے بال چھوڑے

.....یوشع نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بالوں کو درست کیا

.....اس کی طرف گھوما

".....میری پیاری جان

.....بہت ہی پیار سے کہا..... آنکھوں کو گول گول گھمایا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آج کے بعد میں تمھیں گندی چڑیل گندی چڑیل ہی بولوں گا' روز بولوں گا' دن رات بولوں گا' صبح وشام بولوں گا' کر لوں کیا کرو گی".....

"یوشع.....

.....اس نے کشن اٹھا کر یوشع کے مارا

......یوشع نے بھی کشن اٹھا کر اس کو مارا

ہائے ے رے شادی سے پہلے لڑائی ہو گی اُلمیرا اور یوشع میں.... کیا بنے گا ان دونوں کا....

....المیرا نے گہری سانس خارج کی

اوکے جو مرضی بولوں بھاڑ میں جاؤں' اللہ کرے جب تم برات لے کر آ رہے ہو تو شادی والے دن ہی تم گٹر میں گر جاؤ....." اور میں تمھیں دیکھ دیکھ کر زور زور سے ہنسو.....

.....استغفر اللہ" کتنی گندی ہو تم....." یوشع نے برا منہ بنایا

.....وہ بھی منہ پھلا کر بیٹھی..... مگر اس کا دل لگ گیا تھا یوشع کے آنے سے

......یوشع نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

.....اے ادھر دیکھو نہ....." اس نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی

.....نہیں کرنی مجھے آپ سے بات...." اس نے اپنا بازو سہلایا

اچھا نہ دیکھو تو....." وہ کتنے پیار سے کہہ رہا تھا....اس نے اس کا رخ اپنی طرف

کیا.....

......یہ دیکھو سوری....." اس نے کان پکڑے

المیرا نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا......ساری ناراضگی غائب....وہ ناراض تھی

ہی کب....

"....ایک بات کہو مانوں گی

"....بولے

"......آج تو اپنے پیار کا اظہار کر دوں' کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے

......اس نے سر اٹھایا

".....میں اظہار کر چکی

".....وہ میں نے زبردستی کروایا تھا' میں چاہتا ہو تم خود اظہار کرو' دل سے کرو

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شہری اظہار بھلے ہی زبردستی کروایا ہو' مگر اس وقت جو کہا سچ کہا تھا' دل سے کہا

تھا' میں صرف آپکی ہوں' صرف آپکی..... "

جیسے آپ ہمیشہ مجھے کہتے ہیں کہ میں آپکے دل کی دھڑکن' آپکی سانسیں' آپکی

زندگی ہو' اس طرح سے آپ بھی میرے سب کچھ ہے..... "

تمھیں پتا ہے المیرا محبت میں اظہار کیوں ضروری ہے؟؟ محبت میں رابطہ کیوں

ضروری ہے؟؟

کیونکہ رابطہ اور اظہار کرنے سے ایک دوسرے کی ویلیو کا ایک دوسرے کی

ایمپورٹینس کا پتہ چلتا ہے' مگر آج کل ہم نے یہ ٹرینڈ بنالیا ہے کہ محبت میں اظہار

ضروری نہیں' محبت میں رابطہ ضروری نہیں

جبکہ ایسا کچھ نہیں ہے' اگر کوئی ہزاراں بار بھی مجھے یہ کہے گا نہ کہ محبت میں

اظہار ضروری نہیں تو میں ہر بار اس کی بات کو رد کردوں گا' کیونکہ محبت میں ہی

تو اظہار ضروری ہے' میں ایسے رشتے کو بالکل نہیں مانتا المیرا جس میں چند دن بعد

ہی اس محبت میں چاشنی ختم ہو جائے

لگا کر پودے بھول جانے سے تو وہ بھی مر جھا جاتے ہیں' اگر ہم ان کی کیئر نہیں کرے گے' ٹائم سے اسکی ہارویسٹنگ نہیں کرے گے' ٹائم سے ان کو پانی نہیں دے گے' ان کی دھوپ چھاؤں کا خیال نہیں رکھے گے تو ایک دن وہ پودے مر جھا جائے گے' ان کی بہتر نشوونما کیل ئے ہمیں انہیں ٹائم دینا ہو گا' ان کی کیئر کرنی ہو گی' اسی طرح سے مجھے لگتا ہے محبت بھی پھول پودوں کی طرح بہت نازک ہوتی ہے' جس کو ہمیشہ پروان چڑھانے کیل ئے ہمیں اظہار کی ضرورت پڑتی ہے' محبت کو ہمیشہ قائم برقرار رکھنے کیل ئے ایک دوسرے کو ٹائم دینا پڑتا ہے' ایک دوسرے کیل ئے ٹائم نکالنا پڑتا ہے' ایک دوسرے کی کیئر کرنی پڑتی ہے' ایک دوسرے کو سمجھنا پڑتا ہے' بار بار اپنی محبت کا اظہار کرنا پڑتا ہے' کبھی کبھی محبّت کے اظہار کے لئے لفظ کم پڑ جاتے ہیں،

لفظوں کا ذخیرہ جتنا بھی ہو لیکن بات جب اظہار کی آتی ہے تو زبان ساتھ نہیں دیتی، یوں لگتا ہے جیسے زبان نے سہی موقع پر بیوفائی کی ہے،

یوں تو محبّت اگر ہے اور احساس میں شدت ہوتی ہے تو آپ کے دل کی آواز دوسرے شخص تک پہنچ جاتی ہے، کچھ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، بس

احساس ہی کافی ہوتا ہے، لیکن جس طرح سوکھے ہوئے شجر کو اگر وقتاً فوقتاً پانی سے سینچا نہ جائے تو وہ آخر کار دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے،

ٹھیک اسی طرح محبّت کو زندہ رکھنے کے لئے، تر و تازہ رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً محبّت کا اظہار بھی ضروری ہے، ضروری نہیں کہ صرف آپکے سچے جذبے آپکے احساس کی ترجمانی کریں، بلکے انہیں کبھی کبھی لفظوں کی بھی ضرورت پیش آتی ہے، ورنہ محبّت ختم تو نہیں ہوتی لیکن شاید شدّت میں کمی ضرور آجاتی ہے،

مجھے تم سے محبّت کے لئے لفظوں کا سہارا نہیں چاہیے، کیونکے میں نے تم سے بنا کسی شرط کہ محبّت کی ہے، نہ کوئی غرض ہے، اور نہ ہی کوئی وعدہ، نہ ہی یہ شرط کے اگر مجھے تم سے محبّت ہے تو تمھیں بھی مجھ سے محبّت کرنی ہو گی،

"وہ کہتے ہیں نہ کے محبّت کی طبیعت میں زبردستی نہیں ہوتی !

مجھے محبّت ہے تو بس ہے ! میری محبّت لفظوں کی محتاج نہیں.... مگر اظہار ضروری ہوتا ہے

تاکہ وہ کبھی آپ کی طرف سے بے زار نہ ہو' اسے ہمیشہ آپکا اظہار کرنا یاد رہے گا'

محبت خوبصورت لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی المیرا' بس ایک جملہ بھی کافی ہوتا

ہے اظہار محبت کیل ئے ' بس صرف ایک جملہ کہ "مجھے آپ سے محبت ہے" مگر شرط یہ کہ اس جملے میں خلوص اپنائیت ہو تا کہ جس سے آپ محبت کا اظہار کر رہے ہیں اس کو آپکے اس جملے میں خلوص نظر آئے ' آنکھوں میں محبت کا جلتا دیا نظر آئے ' کیونکہ سامنے والا ہمارے لفظوں سے ہی ہمارے خلوص کا اندازہ لگاتا ہے '

اور یہ تو ہمارے نبی کا فرمان بھی ہے کہ جس سے تم محبت کرو نہ اللہ کی رضا کیل ئے اسے بتاؤ بھی کہ مجھے آپ سے محبت ہے ' اسے بتاؤ بھی تا کہ وہ بھی آپ کیل ئے اچھے جزبات رکھے ' محبت جو ہوتی ہے اظہار کی محتاج تو نہیں ہوتی ' مگر محبت میں اظہار ضروری ضرور ہوتا ہے ' ہر بات دل میں رکھنے کی نہیں ہوتی ' کچھ زباں سے کہنے کہ بھی ہوتی ہے ' اور وہ کہہ بھی دینی چاہیے ....."

اسی ل ئے المیرا میں بھی ہمیشہ تم سے اپنی محبت کا اظہار کرتا رہتا ہو ' اور بدلے میں صرف یہ چاہتا ہو کہ تم بھی اپنی محبت کا اظہار کرو ....." اس ل ئے اب بتاؤ کہ کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے ' اگر اظہار کرنا چاہو تو کر دو ' ورنہ زبردستی میں نہیں کروگا ....." کیونکہ پرسوں تو تم نے میرا ہو ہی جانا ہے

المیرا مسکرائی....اظہار تو وہ کر دے مگر اظہار کے بعد جو اس کو ڈر لاحق ہوتا ہے

کہ وہ اسے کھو نہ دے اس ڈر کا کیا کرے' مگر یوشع نے کہا تھا اس دن بھی کہ

.....اظہار کرنے سے کوئی کسی کو نہیں کھوتا

.....تمہاری باتیں میری آنکھوں کے سامنے رقص کرتی ہیں"

تمہارے الفاظ ذہن کو پر سکون رکھتے ہیں تمہاری صورت میرے ہونٹوں پر

......مسکراہٹ لاتی ہے تمہاری موجودگی میری حیات کو بڑھاتی ہے

اور تم ہو کہ

اب بھی پوچھتے ہو کہ تم میرے لیے کیا ہو؟؟؟

تو سن لو جان من

"!!!تم میری جان ہو جاناں

......یوشع مسکرایا....شعر و شاعری میں محبت...ہمم انٹریسٹڈ

!! ـــ ـــ ـــ شفائے جاں

میرے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ ڈالو تا کہ میرے ہاتھوں کی لکیروں سے بری آفات کا

سایہ ہٹ کر اسکی جگہ خوش بختی کی جگہ لے سکے

لمسِ جاں!!

اور اپنی انگلیاں میری آنکھوں پر رکھو تا کہ میری پتلیوں میں ہمیشہ کے لئے آپکا

".....لمس ٹھہر سکے.....اور ساری دنیا آپکی عکس میں ڈھل جائے

.....یوشع مسکرایا....واہ

اے روح من _ مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہوا ہے محبت تو ہر کسی سے ہو سکتی

ہے ___

کسی کے لفظوں سے

کسی ناول کے کردار سے

لمبی سڑک سے

زرد پتوں سے

مجھے عشق ہوا ہے تم سے

اور عشق ہر کسی سے نہیں ہوتا

عشق بس ایک سے ہوتا ہے

.....اے روح من

......اور میرا عشق تم سے شروع اور تم پر ختم

میں بس اتنا جانتی ہو شہری کہ تمہاری اور اپنی آخری سانس تک ' تمھارے جسم کے نحیف البدن ہونے تک ' اپنی عمر کے آخری حصے تک میں بس تم سے محبت کروگی ' تمھاری وفادار رہوں گی ' تمھیں ہمیشہ اپنی بانہوں میں سمیٹ کر رکھوں گی ' میں بس اتنی محبت کروگی تم سے ' کیونکہ میری محبت کبھی بوڑھی نہیں ہوگی....."تم صرف میرے ہو یوشع یوسفزئی اب تم اسے حق سمجھو یا قبضہ....."اس نے اس کے دل پر انگلی رکھ کر اس پہ حق جتایا.....اس کا یہی حق جتانا تو اس کو پسند ہے.....وہ گہرائی سے مسکرایا....اتنی ہی گہرائی سے ڈمپل واضح ہوا.....المیرا نے ڈمپل کو دیکھا.... کتنی خواہش ہے اس کہ کہ وہ اس کہ ڈمپل کو اپنے لبوں سے چھوئے......بس انتظار ہے تو اس چیز کا کہ وہ اس کے لئے حلال ہو جائے....اس کا محرم بن جائے....

....یوشع نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا

بس میری ایک چھوٹی سی خواہش ہے یوشع....پرسوں جب ہمارا نکاح ہو جائے گا' جب ہم ایک دوسرے کے محرم بن جائے گے' ہم ایک دوسرے کی لئے

حلال ہو نگے تب میں چاہتی ہو میں ایک نماز آپ کے ساتھ پڑھوں 'ہم دونوں اپنے رب کا شکرادا کرے 'اور شکرادا کرنے کے بعد آپ مجھے سورہ رحمن کی تلاوت کر کے سناؤ اور جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ "تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے "تو میں بس آپ کو دیکھو 'اور اس کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر پھر اپنے رب کا شکرادا کرو 'ہاں یوشع آپ میرے لئے کسی نعمت سے کم نہیں ہے ...."

یوشع کے دل کو کتنا قرار ملا تھا ان خوبصورت الفاظوں سے 'اس خوبصورت اظہارے محبت سے ....."کتنی نیک خیالات لڑکی اس کی شریک حیات بننے جارہی ہے ....."

یوشع نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا .....

اوکے اب میں چلتا ہو ....."وہ اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا اس نے قدم آگے بڑھا دیے تھے .... وہ وہی صوفے پر بیٹھی اس کو جاتا دیکھتی رہی .... دل ایک ہی دم بے چین ہو گیا تھا اس کو جاتا دیکھ ..... ایسے لگ رہا ہے جیسے وہ جاتو رہا ہے مگر شاید کبھی نہ واپس آنے کیلئے .... دل میں ایک عجیب

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بے چینی ہونے لگی تھی....اور دوسری طرف بھی حال مختلف نہ تھا.....دل تو

....اس کا بھی بے چین ہو گیا تھا

یاخدا....."اب اچانک کیا ہو گیا ہے؟؟

.....مگر دل کی بے چینی بڑھ رہی تھی

شہری...."وہ رکا...پلٹا...المیرا صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آئی....اس کو دیکھا...وہ اس کے سینے سے لگی.....یوشع نے بھی اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا کیا.....وہ اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کی رفتار سنتی رہی....اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا.....دونوں کے دل بے چین ہو گئے..... مگر دونوں میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے کو کچھ نہیں بتایا......اس نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا......وہ کالی گہری آنکھیں جو گہری براؤن آنکھوں میں جھانکنے کی گستاخی نہیں کرتی تھی......براؤن آنکھوں میں جھانکنے سے پہلے ہی کالی آنکھیں حیاء سے جھک جاتی تھی....آج وہی کالی آنکھیں ان براؤن آنکھوں میں جھانک رہی تھی.....کالی آنکھیں کتنی ہی دیر براؤن آنکھوں میں بنا پلک جھپکے جھانکتی رہی......اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کا دیکھتی رہی.....المیرا

نے ہاتھوں کے پیالوں میں یوشع کا چہرہ بھر کر اس کا سر نیچے جھکایا.....اس کے اپنے لب رکھے کچھ پل کیل ئے کھڑی رہی....یوشع آنکھیں بند کیے ماتھے پر اس کے لمس کو اپنی پیشانی پہ محسوس کرتا رہا.....آج پہلی بار وہ اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا......وہ اس سے دور ہٹی..... مگر وہ آنکھیں بند کیے کھڑا رہا..... اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا.....چند پل بعد اس نے آہستہ سے اپنی پلکیں اٹھائیں.....وہ سامنے ہی نظریں جھکائے کھڑی تھی

".....ٹھینک یو

....اس نے نگاہ اٹھائی

کیوں آج دل یوشع کو خود سے دور بھیجنے پر راضی نہیں ہو رہا..... کیوں اسے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ اگر جائے گا تو کبھی واپس نہیں آئے گا..... کیا اس کا یہ ڈر واقعی سچ ثابت ہو جائے گا کہ جس دن آپ سے اپنے پیار کا اظہار کیا اس دن ایسا لگتا ہے آپ کو کھو دوں گی.....وہ یوں ہی کھڑے ایک دوسرے کے نین نقش کو دیکھتے رہے....دل دونوں کے بے چین مگر بتانا کسی نے نہیں.....یوشع اسے بتانا چاہتا

تھا کہ آج ماہی نے مجھے بلایا ہے.... میں اس کے گھر جاؤں گا اس کے پاس.....وہ
.....اسے بتانا چاہتا تھا..... مگر آج الفاظ نکلنے سے انکاری ہو رہے تھے
جیسے جب کسی کا اس دنیا سے جانے کا وقت آتا ہے تو وہ بھی چپ ہو جاتا ہے......
پھر اس کے بھی الفاظ نہیں نکلتے.....اور وہ اسی خاموشی سے اس دنیا سے چلا جاتا
ہے..... شاید جدائی کے وقت میں بھی الفاظ نکلنے سے انکاری ہوتے ہیں.... دل
میں کتنی تکلیف ہوتی ہے اتنی تکلیف کہ ہم رو رو کر چیخ چیخ کر دوسروں کو بتانا
چاہتے ہیں کہ ہم تکلیف میں ہے.... مگر گلے میں گلٹی اتنی ابھر جاتی ہے کہ آواز
ہی نہیں نکلتی..... ہم کسی کو چاہ کر بھی کچھ نہیں بتا پاتے......اور پھر انہی تکلیفوں
......سے ہم گھٹ گھٹ کر لڑ رہے ہوتے ہیں.....زندہ ہو کر بھی مر جاتے ہیں
یوشع بھی بس چپ کھڑا اس کو دیکھتا رہا.....وہ بھی چپ رہی......دونوں ہی
آنکھوں کی دید بجھاتے رہے..... کیا واقعی اب وہ گھڑی آ گئی ہے کہ جب انہوں
....نے الگ ہو جانا ہے.... آخری دیدار یار کہ پھر ملاقات ہو نہ ہو
....ٹیک کیئر....."یوشع اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

فی امان اللہ....."آج بھی ہر بار کی طرح المیرا نے اس کو دعا دی.....وہ چلا گیا....

....مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب کچھ ہی اپنے ساتھ لے گیا ہے

.....وہ چلا گیا کبھی نہ واپس آنے کیلئے

"کیسے ہوتے ہیں بچھڑنے والے

ہم یہ سوچیں بھی تو ڈر جاتے ہیں"

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ بجھے دل کے ساتھ ماہی کے گھر پہنچا....گھر پہ کوئی نہیں...وہ ماہی کے روم کی

....طرف بڑھ گیا.....روم میں پہنچا....ماہی اسے دیکھ کر بیڈ سے اٹھی

"....آگئے تم' آؤ بیٹھو نہ

".....میں بیٹھنے نہیں آیا جو بات کرنی ہے وہ کرو' پھر میں جا رہا ہو

".....کیا ہو گیا یوشع...."اب میرے ساتھ بھی ایسا کرو گے

.....اس نے اس کا ہاتھ تھاما....یوشع نے اپنا ہاتھ چھڑوایا

گھر والے کہاں ہیں؟؟؟؟

ماما بابا تو پچھلے دو دن سے چاچو کے گھر ہیں' تمھیں نہیں معلوم کیا ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو وہ وہاں گ ئے ہیں' کل صبح واپس آجائے گے....."

اور علی وہ کہاں ہے؟؟؟

علی بھائی تو شادی میں گ ئے ہیں' کوئی دور کے ریلیٹو ہے ان کے ہاں گ ئے ہیں....."

ہمم ٹھیک ہے' تم نے جو بات کرنی ہے وہ کرو' پھر میں بھی جاؤ....."

کیا ہو گیا یوشع ابھی تو تم آئے ہو اور ابھی سے جانے کی لگ گی' بیٹھ کر بات کرتے ہیں نہ اور ویسے بھی ہم دوست ہے......"

تصیح کر لو دوست تھے ہیں نہیں' ہمارے درمیان کی دوستی بہت پہلے ختم ہو چکی ہے....."

شہری....."کیا ہم

ایک منٹ ماہین عمران...."

فرسٹ آف آل یہ کہ مجھے شہری بلانے کا حق صرف المیرا کے پاس ہے' کیونکہ یہ نام اس نے ہی مجھے دیا تھا' کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ کوئی مجھے شہری کہہ کر بلائے' آج تک علی نے بھی مجھے شہری کہہ کر نہیں بلایا تو تم کون ہو؟؟ جب اس سے پہلے تم نے کبھی شہری نہیں بلایا تو اب کیوں بلا رہی ہو؟؟ میرا نام یوشع ہے
..... یوشع یوسفزئی' بہتر ہو گا مجھے اسی نام سے بلاؤ' اب اپنی بات پوری کر لو"

.....اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا

.....ماہی کے اندر تک آگ لگ گئی.... مگر کنٹرول کر گئی

......کیونکہ ابھی غصہ کرنا اس کا پلان بگاڑ سکتا ہے

...اوکے یوشع....." وہ مسکرائی

کیا ہم دوبارہ دوست نہیں بن سکتے اور ویسے بھی کل تمہاری مہندی ہے تو کیا دو پل میرے ساتھ نہیں گزار سکتے....."

.....اس وقت اس کے لہجے میں اداسی' معصومیت اور تھکاوٹ تھی

.....یوشع کو مجبوراً ماننا پڑا

اوکے ٹھیک ہے....."

"......یہ ہوئی نہ بات' تم بیٹھو میں تمہارے لئے کچھ لے کر آئی

"......ماہی اس کی ضرورت نہیں ہے' ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں

اتنے مہینوں بعد ہم ایک ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے سے بات کرے گے' تو کیا

"....میں اب اتنا بھی نہ کرو

.....معصومیت ہی معصومیت

".....اچھا او کے مگر جلدی آنا

.....ہائے گڈ تم بیٹھو' میں یوں گئی یوں آئی....." وہ چٹکی بجا کر روم سے نکلی

.....یوشع سنگل صوفے پر بیٹھا

....ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلا.....سر میں درد

سوچوں پر پھر المیر احاوی ہو گئی.....وہ اپنے ماتھے کو مسلتا کچھ سوچ کر مسکرایا....

......محبوب کا پہلا محبت بھرا لمس

کچھ پل بعد ماہی کولڈ ڈرنک کے دو گلاس لے کر روم میں داخل ہوئی....ایک

.....یوشع کو دیا....ایک خود لے کر اسی کے سامنے رکھے سنگل صوفے پر بیٹھی

"....یوشع بتاؤ نہ یار کیا ہم دوبارہ دوست نہیں بن سکتے

".....بن سکتے ہیں اگر تم دوستی کی حد تک رہو اس سے آگے نہ بڑھو تو اچھا نہ ٹھیک ہے نہیں بڑھ رہی اور ویسے بھی کل تمھاری مہندی ہے اور تمھاری شادی کے بعد میں آؤٹ آف سٹی چلی جاؤں گی کیونکہ مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا تم دونوں کو ایک ساتھ' اس لئے میں تم دونوں کی زندگی سے دور چلی جاؤ گی' تم دونوں ہمیشہ خوش رہنا ایک ساتھ' المیرا بہت اچھی ہے تمہارا بہت خیال رکھے گی...."

.....یوشع نے اثبات میں سر ہلایا

آؤٹ آف سٹی جانے کا پلان ابھی بنایا ہے یا پہلے سے بنا کر رکھا ہوا ہے' کیونکہ علی نے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا' اور علی نے تم سے وجہ نہیں پوچھی کہ کیوں جا رہی ہو؟؟؟؟

تم تو بس باتیں ہی کیے جا رہے ہو' یہ کولڈ ڈرنک تو پی لو ورنہ گرم ہو جائے گی...."

"....ہمم پیتا ہو

.....یوشع نے گلاس لبوں سے لگایا

ماہی نے بھی گلاس لبوں سے لگاتے تیکھی نظروں سے یوشع کو دیکھا.... طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر آئی.....

اس نے گلاس ہٹایا....

"جواب تو دوں میرے سوالوں کا....

یہ پلان میں نے ابھی بنایا ہے' بھائی کو کیا جواب دوں گی یہ بھی سوچ لوں گی....

ہمم صحیح...."یوشع نے ایک بار پھر گلاس لبوں سے لگایا....

وہ ایک بار پھر اس کو دیکھ کر مسکرائی.....

"یوشع اب ہماری فرینڈشپ ہو گئی ہے تو فرینڈشپ والا ایک ہگ کر دو....

ماہی صاف بات ہے' ہماری فرینڈشپ بھلے ہی ہو گئی ہو' مگر مجھے نہیں لگتا کہ اب ہم پہلے جیسے دوست بن پائے گے' جو رشتہ جو عزت تمھیں اس دل میں دے رکھی تھی' وہ اب ختم ہو چکی ہے' کیونکہ ایک بار جب کوئی دل سے اتر جائے تو اتنی آسانی سے دوبارہ نہیں چڑھتا' اسی لئے تمھیں بھی اب وقت لگے گا واپس سے تمھیں یوشع یوسفزئی کے دل میں اپنا پہلا جیسا مقام بنانے میں......"

ماہی کو پھر غصہ چڑھا مگر پھر ضبط کر گئی.....

”.....ہاں اتنا ضرور کر سکتا ہو' ہگ تو نہیں مگر ہینڈ شیپ ضرور کر لوں گا

.....یوشع نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

”....اوکے کوئی نہیں یہی صحیح

.....اس نے اس سے ہاتھ ملایا

یوشع کے سر میں ایک بار پھر درد کی شدید ٹیس اٹھی....دو انگلیوں سے پھر ماتھے

....کو مسلا

”....اوکے میں چلتا ہو

.....اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا تھا....وہ صوفے سے اٹھا

....لڑکھڑا کر واپس صوفے پر بیٹھا

”واٹ ہیپنڈ یوشع' آر یو اوکے ؟؟؟

ہمم اوکے.....“وہ ایک بار پھر کھڑا ہوا.....دو قدم آگے بڑھائے....سر حد سے

....زیادہ گھومنے لگا تھا.....وہ لڑکھڑا کر ایک بار پھر گرنے لگا تھا

...ماہی نے آگے بڑھ کر اسے تھاما

”....یوشع تم ٹھیک نہیں لگ رہے یار

....وہ حد سے زیادہ اس کے قریب تھی

.....یوشع نے آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا دیا

"....میں ٹھیک ہو' تم ذرا دور

......اس نے ماہی کو خود سے دور کیا... دو قدم اور آگے بڑھائے

....اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی

یوشع تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے یار' تم ادھر بیڈ پہ چلو' وہ اسے سہارا دیتی بیڈ

....تک لائی

پتا نہیں چکر آرہے ہیں...."یوشع سے خود کا وجود سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا......اس

نے اپنا سارا وزن ماہی پر ڈال رکھا تھا.... وہ مشکلوں سے اسے بیڈ تک لائی.... وہ

.....اسے بیڈ پر لٹانے لگی تھی

....وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی بیڈ پر گری

وہ نیچے اور یوشع اس کے اوپر تھا.....یوشع کے لب اس کی گردن پر رکھے

.......گئے

صبح اپنے معمول پر ہوئی تھی..... مگر آج کی یہ صبح کسی کیلئے اچھی نہیں تھی..... یوشع بیڈ پر لیٹا سو رہا تھا.....اس کی آنکھوں میں جنبش ہوئی تھی.... ماتھے پہ بل آئے.....اس نے ہاتھ اٹھا کر ماتھے کو مسلا....اس کی آنکھیں بند تھی.... سر میں شدید درد ہو رہا تھا.... آنکھیں کھلنے سے انکاری تھی.....اس کے کانوں میں کسی کی سسکیوں کی آواز گونجی....اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی.... مندی مندی سی نظر چھت پر گئی.....اس نے پوری آنکھیں کھولی

.....یہ تو اس کے روم کی چھت نہیں ہے

وہ فوراً اٹھ کر بیٹھا.... نظر زمین پر بیٹھ کر روتی ماہی پر پڑی.....اس نے حیرت بھری نظروں سے پہلے ماہی کو پھر ماہی کے روم کو اور پھر اپنے آپ کو دیکھا.....

"....میری شرٹ

اس نے خالی نظروں سے ایک بار پھر ماہی کو دیکھا.... پھر بغیر شرٹ کے اپنے وجود کو دیکھا.....

.....خطرے کی بو محسوس ہوئی

.....یااللہ!! اس نے فوراً اپنی شرٹ پہنی..... چھلانگ مار کر بیڈ سے نیچے اترا

"ماہی کیا ہوا ہے؟؟ ایسے کیوں رو رہی ہو؟؟

اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی' ایک ڈر تھا.....

کہ وہ جو سوچ رہا ہے وہ بات سچ نہ ہو جائے.....

اس نے ماہی کے بازو کو تھاما.....

" دور ہٹو مجھ سے گھٹیا انسان.....

اس نے آبرو اچکائی......

ماہی کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ گی؟؟؟؟

کیا تمہیں کچھ یاد نہیں رات میں تم نے کیا کیا؟؟؟؟

" ماہی.....

اس نے ایک بار سر کو تھاما.....

گریٹ یوشع یوسفزئی....." کسی کی عزت کے ساتھ کھیل گئے ہو اور یاد بھی

نہیں....."

نہیں....." وہ نفی میں گردن ہلاتا پیچھے ہٹا.....اس نے اپنے سر کو تھاما....

"میں نے بھائی کو بھی بلا لیا ہے' میں نے تم پر بھروسہ کیا اور تم.....

"......نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو' میں نے کچھ نہیں کیا

......اسے کچھ کیوں نہیں یاد آرہا

.....اس نے سر پر زور دینے کی کوشش کی

.....علی روم میں داخل ہوا.....ماہی دوڑ کر علی کے سینے سے لگی

بھائی اس نے میرے ساتھ 'میری عزت' بھائی آپکی بہن کسی کو منہ دیکھانے کے

"......لائق نہیں رہی

.....یوشع نے نفی میں گردن ہلائی....اسے کچھ کیوں یاد نہیں آرہا

علی نے حیرانگی کی کیفیت میں اپنے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی ماہی کو

......دیکھااوراسی حیرانگی سے یوشع کو دیکھا

......وہ نفی میں گردن ہلارہا تھا

وہ جس کو کسی سے ڈر نہیں لگتا تھا....وہ جس کے غصے سے سب ڈرتے تھے.....

.....آج وہ خود ڈر رہا تھا....اس کے چہرے پر سوائے ڈر کے اور کچھ نہیں تھا

علی کو غصہ چڑھا....روم میں داخل ہوتے مسز عمران اور عمران صاحب بھی ماہی

.....کی بات سن چکے تھے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

....یوشع تم......"علی نے اس کا کالر پکڑا

".....علی پلیز' میں نے میں نے کچھ نہیں کیا' مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا

یوشع نے ایک بار پھر سر کو تھاما.....ماہی اپنے باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی.....

یوشع نے ایک بار پھر سر پر زور دیا.....دماغ کی رگیں ابھرنے لگی تھی......اسے یاد آ رہا تھا......علی نے اس کا کالر چھوڑا

وہ ماہی کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا......اس کے سر میں درد تھا بہت زیادہ....

اس نے کولڈ ڈرنک پی.....اس کو چکر آنے لگے تھے.....ماہی نے اسے تھام رکھا تھا.....وہ اس کے ساتھ بیڈ پر اس کے اوپر گرا تھا.....اس کے لب اس کی گردن پر تھے.....وہ سب سوچ رہا تھا

.....یوشع کا چہرہ سفید پڑنے لگا

.....عمران صاحب نے یوشع پر ہاتھ اٹھانا چاہا.....علی نے روک دیا

".....نہیں بابا خدا کیلئے ایسا مت کرنا

......یوشع نے ایک بار پھر سر پر زور دیا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے اس پر اپنی گرفت سخت کی تھی.....یوشع کی آنکھیں حیرت سے پھٹی.....

ماہی کی آواز کانوں میں گونجی تھی....یوشع یہ کیا کر رہے ہو؟؟ہٹو میرے پہ سے.....یوشع چھوڑو مجھے....."

.....مگر اس نے اس پر اپنی گرفت سخت کی تھی

.....اسے یاد آگیا تھا مگر اس سے آگے اسے کچھ اور کیوں نہیں یاد آرہا

......اس نے ایک نظر ماہی کو دیکھا

.....وہ اپنے سر کو تھامتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا

......یااللہ یہ میں نے کیا کر دیا

وہ یوشع جو مشہور تھا کہ لڑکیوں کی عزت کرتا ہے' اپنی جان سے کھیل جائے گا مگر کسی کی عزت سے نہیں' یہ عزت کی ہے یوشع یوسفزئی تم نے ماہین عمران کی' کیا بگاڑا تھا میری بیٹی نے جو تم نے ایسا کیا؟؟ کسی کو منہ دیکھانے کے لائق نہیں چھوڑا....."مسز عمران غصے سے پھنکاری تھی.....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

علی نکاح خواہ کا انتظام کرو' ان دونوں کا نکاح ابھی ہوگا' تمھیں ذرا بھی شرم نہیں آئی تمھاری آج مہندی تھی' کل نکاح بھی ہو جاتا کیا ضرورت پڑی تھی تمھیں یہ سب کرنے کی' اتنی بھی شرم حیاء نہیں بچی تھی تم میں' علی یوسف صاحب کو بھی کال کر کے بلاؤ تا کہ انہیں بھی معلوم پڑے ان کے چہیتے لاڈلے اکلوتے بیٹے نے کیا حرکتیں کی ہے......"

نہیں نہیں بابا کو کچھ مت بتانا' وہ وہ برداشت نہیں کر پائے گے' خدا کیل ئے انہیں کچھ مت بتانا...."

اس کے تو ذہن میں المیر اسوار تھی کہ المیرا کا سامنا کیسے کرو گا....."

ناک کٹوا کر رکھ دی اس لڑکے نے شام میں سب مہمانوں نے آجانا ہے کیا جواب دے گے ان کو کہ یوشع یوسفزئی نے کیا حرکتیں کی ہے' ایک لڑکی کی عزت کے ساتھ کھیل گیا....."

یوشع نے کانوں پر ہاتھ رکھے.....

عمران صاحب بھی غصے سے یوشع کو گھور رہے تھے انہیں امید نہیں تھی کہ وہ ایسی حرکتیں کرے گا.....ماہی اب تک کھڑی رو رہی تھی.....

علی صرف آدھا گھنٹہ ہیں تمھارے پاس تم نے جو کرنا ہے کر وان کا نکاح ابھی ہو گا' میں بھی دیکھتی ہو کون نکاح سے انکار کرتا ہے....."

.....یوشع نے نفی میں گردن ہلائی

"....ماما آپ جائے یہاں سے ماہی کو لے کر جائے

".....تم چلو میرے ساتھ

.....وہ ماہی کا ہاتھ تھامے باہر نکل گئ

"...بابا پلیز آپ بھی جائے یہاں سے' مجھے یوشع سے بات کرنی ہے

اس نے تمھاری بہن کے ساتھ اتنا غلط کیا تمھیں اب بھی اس کے ساتھ بات کرنی ہے' تمھیں اب بھی اپنی دوستی نظر آرہی ہے......"

ہاں آرہی ہے مجھے دوستی نظر' کیونکہ میرا دل ماننے کو اب تک تیار نہیں ہے کہ یوشع یوسفزئی کسی کے ساتھ ایسی حرکتیں کرے گا' جتنا میں نے یوشع کو جانا ہے اتنا کسی نے نہیں جانا اور اب پلیز آپ جائے یہاں سے مجھے بات کرنے دے....."

".....تم بہت پچھتاؤ گے علی جب حقیقت تمھارے سامنے آئے گی

......وہ بھی کہتے روم سے نکل گ ئے

.....یوشع گردن جھکائے بیٹھا تھا.... علی بھی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا

.....یوشع مجھے صرف سچ جاننا ہے......"علی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"....تمہیں اپنی بہن کی باتوں پر یقین نہیں ہے

".....یوشع میں نے صرف سچ سننا ہے

".....مجھے کچھ یاد نہیں آرہا علی' مجھے کچھ نہیں یاد کہ میں نے کچھ کیا ہو

مجھے بس اتنا یاد ہے تمھاری بہن نے خود مجھے فون کر کے بلایا تھا کہ بات کرنی ہے 'میرے سر میں درد ہو رہا تھا' ماہی کولڈ ڈرنک لے کر آئی ہے' ہم نے بات کی ہے' اس کے بعد جب میں جانے لگا ہو تو مجھے چکر آگ ئے تھے وہ مجھے سنبھال رہی تھی' ہم بیڈ پر ایک ساتھ گرے تھے' میں اس کے اوپر تھا' میرے لب اسکی گردن پر رکھے گ ئے تھے اور پھر......"وہ خاموش ہو گیا.... آگے وہ کیسے بتائے.......

اور پھر کیا؟؟؟؟

میں ہوش میں نہیں تھا' میں نے اس پر اپنی گرفت سخت کی تھی میرے کانوں میں اس کے بس یہ الفاظ گونجے تھے کہ یوشع ہٹو میرے پہ سے 'چھوڑو مجھے کیا کر رہے ہو؟؟"

".....اس کے بعد کیا ہوا کیا نہیں مجھے کچھ نہیں یاد

".....المیرا کی قسم کھا کر کہتا ہو مجھے کچھ نہیں یاد

.....علی نے غصے میں مٹھی کو بھینچا

علی میں نکاح نہیں کرو گا' میں المیرا سے محبت کرتا ہو میں صرف اس سے نکاح کرو گا' میرا یقین کر علی مجھے کچھ نہیں یاد.....

نکاح تو تمھادا ماہین عمران کہ ساتھ ہی ہو گا' تم میری بہن کی عزت خراب کر چکے ہو' کون اس سے شادی کرے گا اب' تمھارے بقول کہ تمھارے لب اسکی گردن پر رکھے گ ئے تھے' تم نے اس پر اپنی گرفت بھی سخت کی' اور اس کی آواز بھی تمھارے کانوں میں گونجی کہ وہ تمھیں خود سے دور کر رہی تھی ہٹو میرے پر سے چھوڑو مجھے.....

یوشع نے اپنا سر تھاما..... علی اٹھ کھڑا ہوا..... تیار ہو جاؤں یوشع یوسفزئی نکاح کیلئے....."

.....وہ روم سے نکل گیا

.....آنسو ٹوٹ کر یوشع کے گال پر لڑھکا

یا اللہ یہ کیسا امتحان لے رہا ہے اپنے گنہگار بندے کا' اگر ماہی کو ہی میرا نصیب بنایا ہوا تھا تو کیوں المیرا کو میری زندگی میں بھیجا؟؟ کیوں اس کو میری زندگی بنایا؟؟ یا اللہ میں نہیں جانتا میں نے کچھ کیا بھی ہے یا نہیں مگر آپ سب جانتے ہیں' یا اللہ میری مدد کر' مجھے ہمت دے کے میں المیرا کا سامنا کر سکوں' یا اللہ میری مدد کر مجھے سب یاد آجائے رات میں کیا ہوا تھا کیا نہیں....."

ہوشع کا ذہن بالکل کام نہیں کر رہا تھا اس وقت' کہ وہ کیا کرے کیا نہ کرے' ایک طرف ماہی جس کی عزت کے ساتھ کھیلنے کا الزام لگایا گیا ہے تو دوسری طرف المیرا جس سے کل نکاح ہونا ہے' اسے بھول گیا اس وقت سب کچھ حماد کی وہ باتیں' کہ ماہی تمھیں پانے کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے' اسے یہ بھی بھول گیا کہ ماہی نے بھی کہا تھا کہ تمھیں اپنا ہر حال میں بنا کر ہی رہوں گی' اس کا

ذہن مفلوج ہو چکا تھا.....اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا.....ایسے موقعوں پر کس کا ذہن کام کرتا ہے.....

المیرا یوشع کے گھر آئی تھی....لاؤنج میں یوسف صاحب بیٹھے تھے.....وہ اٹھ کر اس کے پاس آئے.... خیر ہے میری بیٹی صبح صبح یہاں....

بابا یوشع گھر پر ہے کیا؟؟؟

نہیں بیٹا' میں رات کو جب گھر آیا تو مجھے لگا شاید اپنے روم میں سو رہا ہو گا' مگر صبح اٹھ کر پتا چلا کہ وہ جناب تو ساری رات گھر ہی نہیں آئے' میں کئی بار اس کا فون ٹرائے کر چکا ہو' بیل جا رہی ہے مگر وہ اٹھا نہیں رہا.....''

کیا بات ہے کوئی بات ہوئی ہے بیٹا.....''

بابا میرا کل سے دل بہت بے چین ہو رہا ہے' کل وہ میرے ساتھ ہی تھے اس کے بعد تو ان کو گھر ہی آنا چاہیے تھا پھر وہ کہاں گئے' وہ میری بھی کال نہیں اٹھا رہے' میرا دل بہت گھبرا رہا ہے.....''

اسے کچھ نہیں ہو گا کیوں ٹینشن لے رہی ہو' کیا پتا کسی کام سے گیا ہو' اس کا

".......موبائل سائلنٹ پہ ہو اسے آواز نہ آ رہی ہو

.....المیرا کی آنکھوں میں آنسو آئے

اب وہ انہیں کیسے سمجھائے کہ یہ بے چینی کس چیز کی ہے' کل رات سے اس کو

.....کتنے عجیب عجیب سے وسوسے آ رہے ہیں

آنے دو ذرا اس نالائق کو' اس کی خیر نہیں میری بیٹی کو پریشان کر رہا ہے' اس کے

".....تو میں کان کھینچوں گا

.....وہ بجھے دل سے مسکرائی

....اس نے علی کو کال ملائی.... علی نے کال اٹھائی

....بھائی یوشع آپکے ساتھ ہے....."وہ چپ رہا

.....بتائے نہ بھائی

"....ہمم میرے ساتھ ہے

کتنی بری بات ہے بندہ ایک کال یا میسج کر کے بتا ہی دیتا ہے میں یہاں ہو' میں کتنی

".....پریشان ہو رہی ہوں

تم کہاں ہو؟؟؟

"....یوشع کے گھر

"....میرے گھر آجاؤ

"....خیریت

"....آجاؤ یار

اوکے آتی ہو....."اس نے موبائل رکھا

"....وہ علی بھائی کے گھر ہے وہ مجھے بلا رہے ہیں' میں ان کے جا رہی ہو

اوکے بیٹا' مگر ان دونوں نالائقوں سے کہہ دینا کہ تیاریاں بہت کرنی ہے آوارہ

"..... گردیاں مت کرے' گھر آکر تیاریاں کرے

"....جی بابا

.....وہ چلی گئی

علی کے گھر سب لاؤنج میں موجود تھے..... نکاح ہو رہا تھا.....المیرا ابھی وہی

.....آئی

......آنکھیں حیرت سے پھٹی.....یوشع نکاح نامے پر سائن کر رہا تھا

اس نے نکاح کر لیا.....یوشع نے نگاہیں اٹھائیں....اس کی خوشبو اس کو محسوس

ہو گئی تھی....وہ سامنے ہی کھڑی حیرت بھری نگاہوں سے یوشع کو دیکھ رہی

...... تھی

دعاں کروائی جارہی تھی.....سب دعا کر رہے تھے.... مگر وہ بس المیرا کو دیکھ رہا

.....تھا.....مبارکبادیں دینے کے بعد ایک دو گواہ اور نکاح خواہ چلا گیا

....المیرا کی انکھ سے آنسوں برسے

.......المیرا میری بات سنو!!!"یوشع اس کے پاس آیا

"......دور رہو مجھ سے 'قریب مت آنا میرے

......اس کے قدم وہی رک گئے

تم نے دھوکہ دیا' یہ تمھاری محبت تھی 'تم نے نکاح کر لیا' آج ہماری مہندی

"....تھی

نہیں المیرا میری بات سنو!! میں تمھیں بتاتا ہو سب کچھ 'مگر میری بات سن

".....لو

.....اس کے لہجے میں کتنی التجا تھی

کیا سناؤ گے کہ کیسے نکاح کیا؟؟ کیا سناؤ گے تمہاری محبت جھوٹی تھی؟؟؟ کیا سناؤ گے کہ تم نے محبت کا جھوٹا ناٹک کیا؟؟ میرے جزبات کے ساتھ کھیلا؟؟؟ کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں؟؟؟ بولو؟؟ جواب دو؟؟

......اس نے اپنی مٹھی میں اس کا کالر جکڑا

......وہ اس کو دیکھے جا رہا تھا

.....ماہی بھی وہاں آئی.....مسز عمران بھی تھی

یہ کیا تمھیں بتائے گا؟؟ میں تمھیں بتاتی ہوں اس نے کیا کیا ہے؟؟

.....المیرا کو سب کچھ بتایا گیا

......وہ اس کا کالر چھوڑ کر دو قدم اس سے دور ہٹی

یویو یوشع......."وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا....المیرا کو یقین نہیں آ رہا تھا اس نے

"......جو سنا وہ سب سچ ہے

.....المیرا نے ماہی کو دیکھا جو رونے لگی تھی

......وہ ماہی کے قریب گئی

اپنی انگیجمنٹ رنگ اتار کر اس کے ہاتھ میں رکھی.... گلے میں سے یوشع کے نام

کالوکٹ اتارا...... جو اس نے اس دن خود پہنایا تھا......

وہ بھی ماہی کی ہتھیلی پر رکھا.....

"..... نکاح مبارک ہو

اس کا دل ٹوٹ گیا.... بے دردی سے آج اس کا یقین اس کا مان توڑ دیا گیا تھا.....

اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گ ئے تھے.....

وہ کسی سے کچھ بھی بولے بغیر کسی کو کچھ بھی کہہ بغیر وہاں سے جانے لگی تھی......

مسز عمران ماہی کو ایک بار پھر اندر لے گئ تھی....

یوشع نے المیرا کا ہاتھ تھام کر اس کو روکنا چاہا......

لیو مائی ہینڈ..... "منہ موڑے موڑے کہا......

"..... نہیں المیرا خدا کے واسطے میرے ساتھ ایسا ظلم مت کرو

وہ غصے میں پیچھے مڑی.....

ظلم مت کرو، ظلم تو میرے ساتھ کیا گیا ہے 'کیا بگاڑا تھا اس نے تمھارا جو تم نے

اس کے ساتھ ایسا کیا؟؟ تم جانتے تھے یوشع میرا تمھارے علاوہ اب کوئی نہیں

ہے' نہ ماں ہے نہ باپ ہے نہ دادی ہے' ایک تم تھے میرے اپنے' آج تم بھی میرے اپنے نہ رہے' آج ہماری مہندی تھی کچھ تو خیال کر لیتے کل نکاح بھی ہو جاتا...... "تم سے ذرا بھی انتظا نہیں ہوا

المیرا......" اس نے نفی میں گردن ہلائی

"..... تمھیں مجھ پر یقین نہیں

"..... سب سے زیادہ تمھی پر یقین تھا' تم نے آج وہ بھی توڑ دیا

یوشع کا بھی دل بری طرح ٹوٹا تھا.... ایک وقت تھا جب وہ اس کیلئے دنیا سے لڑ رہا تھا وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مجھے آکر کہے گی کہ المیرا بد کردار ہے تو کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کرو گا' اس کے پاک دامن ہونے کی گواہی میں دو گا' اور ایک آج کا وقت ہے جب وہ اس کو چھوڑ کر سب کی باتوں پر یقین کر رہی ہے

آہ!!! وہ یقین کیسے کرے گی جب اسے خود بھی یہ بات ابھی ٹھیک سے نہیں "..... معلوم کہ اس نے ماہی کے ساتھ کچھ کیا بھی ہے یا نہیں

نہیں....." اس نے اسے دونوں بازؤں سے تھام کر دیوار کے ساتھ لگایا.... یہاں

.....ان دونوں کے علاوہ بس ایک علی تھا

میں تمھیں کہیں نہیں جانے دوں گا تم ہمیشہ اپنی چلاتی ہو' میں میں نہیں جانے

دو گا تمھیں کہی بھی نہیں جاؤ گی مجھے چھوڑ کر' میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا'

"..... نہیں

......اسنے اپنا ماتھا اسکے ماتھے پر ٹکایا

....آنکھوں سے آنسوں جاری تھے دونوں کے

......المیرا نے منہ پرے کیا

!!!یوشع دور ہٹو

....اس نے نفی میں گردن ہلائی

"......میں نے کہا دور ہٹو

.....میں نہیں جانے دو گا تمھیں کہیں....." اس کے ہونٹ کپکپانے لگے تھے

.....آئی سیڈ لیو می...." اس نے اسے دھکا دیا تھا

سٹے آوے فرام می' گھن آ رہی ہے مجھے تمھارے وجود سے' نفرت ہونے لگی ہے مجھے تمھارے وجود سے یوشع یوسفزئی.....''

یوشع کی سانسیں ساکت ہوئی تھی.....

''آئی ہیٹ یو.....

تم ایک حوس پرست انسان ہو' میرے سامنے اچھے بننے کا ڈھونگ رچتے اور پیٹھ پیچھے یہ کام کرتے ہو' یہ تمھاری محبت تھی' اگر شادی ہی کسی اور سے کرنی تھی تو مجھ سے محبت ہی کیوں کی؟؟ کیوں آئے میری زندگی میں؟؟ کیوں اپنے ہونے کا احساس دلایا؟؟ کیوں کیا تم نے یہ سب؟؟؟ تمھارا میرا رشتہ ختم' ختم ہو گیا سب کچھ......''

کل رات تک وہ کہہ رہی تھی کہ صرف آپکی وفادار رہوگی' صرف آپ سے محبت کروگی....اور آج اس نے سب کچھ ختم کر دیا اس کی محبت دو پل میں ختم ہو گئی......

وہ قدم قدم چلتی اس کے قریب آئی.....

یوشع نے اسکی آنکھوں میں دیکھا......

......جن میں مان ٹوٹنے کی تکلیف تھی

......کتنی تکلیف تھی ان آنکھوں میں

"......ہیپی میریڈ لائف یوشع یوسفزئی

کل رات تک وہ کہہ رہی تھی اپنی آخری سانس تک آپ سے محبت کروں گی آپ کی وفادار رہوں گی....." اور آج اس کی محبت اس کی وفاداری سب ختم ہو گئی.... اس کے لہجے میں نفرت تھی....یوشع نے آنکھیں بند کی....وہ جو اگر اس کو یوشع یوسفزئی کہہ کر بھی بلاتی تھی تو ہمیشہ ان الفاظوں میں محبت ہوتی تھی..... مگر آج یوشع یوسفزئی کہنے میں نفرت تھی....دو پل میں اسکی محبت نفرت میں بدل گئی......

.....وہ اس کے پاس سے گزر گئی

"......وہ گنہگار نہیں تھا پھر بھی گنہگار بنا دیا گیا تھا

".....المیرا کی نظروں میں اس کو گرا دیا گیا تھا

.....وہ بھی اس کے پیچھے گیا

".....المیرا خدا کیلئے رک جاؤ

.....علی اس کے راستے میں حائل ہوا تھا

.....اس نے یوشع کو پکڑا

".....یوشع اسے جانے دوں

نہیں علی اسے روک وہ کہاں جائے گی یار' اس کا کوئی نہیں ہے 'وہ بالکل اکیلی

".....ہے

".....اسے جانے دو

...... علی چھوڑ مجھے

.....وہ زمین پر بیٹھا تھا

".....المیرا میں تمھارے بغیر مر جاؤں گا واپس آجاؤ

اس کے چلتے قدم ایک پل کیل ئے تھم گ ئے تھے..... مگر صرف ایک پل

.... کیل ئے

....یوشع نے اپنے ہاتھ پھیلائے

......المیرا خدا کیل ئے واپس آجاؤ....." اس کی اواز آہستہ ہو گی ٔ تھی

......وہ پیچھے دیکھے بغیر آگے بڑھ گی ٔ.... وہ لاؤنج سے نکل گی ٔ

.....تیری ابتدا کوئی اور تھا

....تیری انتہا کوئی اور تھا

تیری بات ہم سے ہوئی تو کیا؟؟

....تیرا آشنا کوئی اور تھا

......ہمیں شوق تھا بڑی دیر تک

......تیرے ساتھ شریکِ سفر رہیں

....تیرے ساتھ چل کے خبر ہوئی

.....تیرا راستہ تو کوئی اور تھا

مجھے شوق تھا تیرے ساتھ کا

جو نہ مل سکا چلو خیر ہے

میری زندگی بھی گزر جائے گی

تو بھی جا چکا چلو خیر ہے

یہ جو بے بسی ہے چار سو

اور الجھے الجھے سے طور ہیں

!تجھے سب خبر ہے مگر تو کیوں

نہ سمجھ سکا, چلو خیر ہے

کبھی تم کو ضد تھی کہ میں ملوں

کبھی میں بضد تھی کہ تو ملے

یونہی دھیرے دھیرے ختم ہوا

!!......یہ بھی سلسلہ چلو خیر ہے

"..... علی روک لے اسے

"..... تمھارا ماہی سے نکاح ہو چکا ہے' اب المیرا سے تمھارا کوئی رشتہ نہیں

.....علی....."اس نے خالی نظروں سے علی کو دیکھا

.......علی نے نظریں جھکائی

وہ رونے لگا تھا....اس کا سر گھوم رہا تھا......چند پل لگے تھے یوشع کو اپا ہوش کھونے میں....چند پل میں ہی وہ حوش و خرد سے بیگانہ علی کی بانہوں میں گرا تھا....

.....یوشع یوشع....."اس نے اس کا گال تھپتھپایا

بابا....."وہ چینخا تھا....وہ روم سے نکل کر آئے....یوشع کے وجود کو دیکھا....دوڑ کر اس کے پاس آئے.....

.....علی اس کے گال کو تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا

یوشع یار اٹھو....."وہ بالکل پاگل ہی تو ہو رہا تھا اس کے وجود کو اس طرح دیکھ کر.....اس کا خان سے زیادہ عزیز دوست....اس قدر عزیز ہو گیا کہ اپنی بہن سے زیادہ اس نے یوشع کا یقین کیا....اس کے کہے پر یقیں کیا.....

المیرا بہت تیز ڈرائیونگ کر رہی تھی......انکھوں میں بار بار پانی جمع ہو جاتا.....
جس کو بے دردی سے رگڑ دیتی....پانی کی وجہ سے آس پاس کا منظر دھندلا
ہو جاتا......اس کے ذہن سے نہیں نکل رہی مسز عمران کی باتیں....اس کا دل و
دماغ بھی اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں کہ یوشع یہ سب کر سکتا ہے.....آس
.....پاس کا منظر دھندلا ہونے لگا....وہ بار بار آنسوں صاف کر رہی تھی

علی ایمبولینس کو کال کر رہا تھا....ماہی بھی یوشع کے پاس بیٹھی اس کو دیکھ رہی
...... تھی.....اس کا دل یوشع کو دیکھ کر گھبرانے لگا تھا
..... علی کا موبائک رنگ ہوا
....المیرا کالنگ
.....اس نے فوراً کال ریسیو کی
....ہیلو المیرا کہاں ہو یار تم ؟؟؟ مگر دوسری طرف سے جو خبر ملی
.....اس نے حیرت سے موبائل کو دیکھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیاہوا علی؟؟؟؟

.....بابا المیرا.....''وہ بہت حیران تھا

المیرا کیا؟؟؟؟

''....اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

''.....واٹ

.....علی نے سر تھاما....کس کو سنبھالے

.....ایک طرف جان سے زیادہ عزیز دوست اور دوسری طرف بہن

.....علی کی آنکھوں میں بھی نمی آنے لگی تھی

یااللہ یہ کیا ہو رہا ہے سب کچھ؟؟؟

.....اتنی مشکلیں' ایک ہی ساتھ

علی تم المیرا کے پاس جاؤ' اسے کسی اپنے کی ضرورت ہے' تم جا کے اس کو دیکھو'

کس ہسپتال میں گ ئے ہیں کہاں نہیں؟؟یوشع کو ہم سنبھال لے گے تم

''.....جاؤ

.....عمران صاحب نے کہا

.....علی نے خالی نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھا

".....نہیں میں یوشع کو چھوڑ کر

علی ہوش سے کام لو' وقت ضائع مت کرو' المیرا کے پاس جاؤ' یوشع کو ہم سنبھال لے گے...."

......وہ اٹھا تھا

.....علی پاگلوں کی طرح کوریڈور میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا

.....جس ہسپتال میں المیرا کو لایا گیا...وہی یوشع کو بھی لے آئے تھے

......نہ اب تک المیرا کی کوئی خبر دی گی اور نہ ہی یوشع کی

.......ڈاکٹر باہر آئے

......ڈاکٹر المیرا

ان کے سر پر گہری چوٹ آئی ہے' ہم نے ٹریٹمنٹ کر دیا ہے' وہ خطرے سے باہر ہے' مگر کوشش کیجے گا کہ انہیں کسی قسم کا کوئی سٹریس مت دیا جائے' ورنہ ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے....."

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

.....علی نے اثبات میں سر ہلایا

.....ڈاکٹر آگے بڑھ گیا

.....بیٹا' آرام سے بیٹھ جاؤ.....یوشع کو بھی کچھ نہیں ہو گا

....ایک ڈاکٹر اور اس طرف آیا تھا

".....یوشع

بہتر ہے' کسی شوک یا سٹریس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئے تھے' ابھی کچھ دیر

"......میں ہوش آجائے گا ان کو

......ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

.....یوشع بیڈ پر لیٹا سر کو دائیں بائیں ہلا رہا تھا

.....المیرا....." وہ اسے پکار رہا تھا.....علی اس کو دیکھ کر اس کے قریب آیا

.....نہنہ نہیں المیرا....ممت جاؤ.....مجھے چھوڑ کر

......علی نے اس کے گال تھپتھپائے

......یوشع اٹھو

....اس نے جیب سے رومال نکال کر اس کے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا

وہ اس سے اپنے ہاتھ چھوڑوا کر اس سے دور جا رہی تھی....وہ صحرا میں کھڑا اس کو پکار رہا تھا.....وہ بھاگے جا رہی تھی آگے.....اور وہ بھی ننگے پیر محرا میں بھاگتا اس کو پکار رہا تھا.....اگلے ہی پل وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی.....وہ صحرا کے بیچوں بیچ کھڑا اس کو آواز دے رہا تھا......

....یوشع اٹھو....''علی نے اسے جھنجھوڑا

اس نے آنکھیں کھولی تھی......خالی نگاہوں سے ہسپتال کو دیکھا.....علی کو دیکھا.....

بڑی....بڑی وہ وہ جا رہی ہے مجھے چھوڑ کر' اسے روک لو یار' آئی کانٹ لیو وید آؤٹ ہر' آئی نیڈ ہر' میں مر جاؤں گا اس کے بغیر' اس کو روک لو.....''

....وہ روتے روتے کہہ رہا تھا

''.....یوشع پلیز حوصلہ کر یار

''....نہیں علی اس کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے' اسے روک لو

''....یوشع تمھارا ماہی سے نکاح ہو چکا ہے اب بس کر دو

.....یوشع کی زبان کو بریک لگی تھی

مجھے المیرا کے پاس جانا ہے مجھے نہیں معلوم' مجھے جانا ہے' کہاں ہے وہ؟؟؟

......وہ بیڈ سے نیچے اترا تھا

.....ایک بار پھر اس کا سر گھوما تھا..... علی نے اسے تھاما

......کہاں ہے وہ بتادے یار؟؟؟ وہ کتنا بے بس ہو رہا تھا آج

...... علی نے اسے بتا دیا

..... تمھارے ساتھ والے روم میں

ساساتھ والے رو روم میں' کی کیا مطلب؟؟؟

.....اس کی آواز لڑکھڑائی تھی

".....اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا' مگر خطرے سے باہر ہے

....یوشع نے سر کو تھاما

ایکسیڈنٹ

.....وہ فوراً اس کے روم میں پہنچا

ڈور کھولتے ہی وہ وہی رک گیا.....وہ سامنے ہی تو بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹی تھی.....اس کے سر پر پٹی بندھی تھی ......

......اس کو دیکھتے ہی اس کے کہے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے

وہ قدم قدم چلتا اس کے بیڈ کے قریب آرہا تھا......اس کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھتا اس کی طرف ہلکا سا جھکا تھا.....وہ یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھ تھا.....

کتنی چاہت تھی اس کی کہ وہ اس کو سرخ جوڑے میں سجا دیکھے......اپنے ارمانوں کی سیج سجاتے ادیکھے.....اپنی چاہت کے رنگوں میں اس کو رنگا دیکھے.... مگر وہ آج اس کو کس طرح دیکھ رہا تھا.....وہ بے سدھ سی پڑی تھی.....

.....وہ اسے آج آخری بار دیکھ رہا تھا

دندلائی آنکھیں.....ان آنکھوں میں آنسوں کے پیچھے چھپا درد.....اس کے کانوں میں آوازیں گونج رہی تھی......

.....سامنے حشر برپا ہے اور وہ اب تک زندہ ہے

......اسے تو اپنے ہاتھوں سے اپنی سانسیں کھینچ لینی چاہیے تھی

دور رہو مجھ سے 'گھن آرہی ہے مجھے تمھارے وجود سے 'نفرت ہونے لگی ہے

"......مجھے تمھارے وجود سے

.....وہ فوراً اس سے دور ہٹا تھا

.....اسے اپنی پہلی ملاقات یاد آئی....وہ پہلی ملاقات اور یہ آج کی آخری ملاقات

".....تم ایک حوس پرست انسان ہو

.....یوشع نے نفی میں گردن ہلاتے کانوں پر ہاتھ رکھا

".....نہیں میں نہیں

"......مجھے نفرت محسوس ہورہی ہے یوشع یوسفزئی تم سے

.....کاش کوئی یوشع کے دل کا حال جان سکتا

اس کے دل پر جیسے کوئی وقتاً فوقتاً ہتھوڑے سے ضربیں لگا رہا تھا....سوئیاں

......چھبو رہا تھا

....وہ اس کی طرف لپکا تھا

......وہ اس کی طرف جھکا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایک موتی یوشع کی آنکھ سے ٹوٹ کر المیرا کے گال پر لڑھکا.....المیرا کی پلکوں میں جنبش ہوئی......

یوشع نے اس کی گال سے آنسو صاف کیا.....

"......مجھے گھن آرہی ہے تمھارے وجود سے' تمھارا ماہی سے نکاح ہو چکا ہے

اس نے اپنی ساری سوچوں کو جھٹک کر اپنے پر حدت لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے......المیرا کی انگلیوں میں حرکت ہوئی

وہ اس سے دور ہٹا.... لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے تک پہنچا.....وہاں علی چپ چاپ کھڑا اسکی ساری کاروائی دیکھتا رہا.....وہ چپ چاپ نظریں جھکائی اپنے آنسوں کو رگڑتا اس کی سائڈ سے نکل گیا......

علی المیرا کے قریب آیا.....

اس نے آنکھیں کھولی.....اپنے ماتھے کو چھوا..... سر میں درد....

اس نے آنکھیں بند کر کے اس کی خوشبو کو محسوس کیا....اسے اپنے ماتھے پر بھی اس کا لمس محسوس ہو رہا تھا.....

المیرا نے نگاہیں دروازے کی طرف کی.....

.....وہ ابھی گیا ہے.....''علی نے کہا

......المیرا نے آنکھیں بند کی

......آنسوں ٹوٹ کر برسے

''.....المیرا

.....اس نے آنکھیں کھولی

کیسا محسوس کر رہی ہو؟؟

......اس نے پھر آنکھیں بند کی 'نفی میں گردن ہلائی

......علی نے سہارا دے کر اسے بٹھایا

......وہ اس کے سینے سے لگی

.....اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

.....وہ ائیر پورٹ پہ علی کے سینے پر سر رکھے کھڑی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مت جاؤ یار' ہمارے ساتھ رہو' کیا میں تمھارا بھائی نہیں؟؟

....وہ چپ رہی

"....مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا ان کو کسی اور کے ساتھ

"....وہاں تمھارا وہ کزن ہو گا

".......وہ وہاں نہیں ہے' آؤٹ آف سٹی ہے

"......المیرا پلیز مت جاؤ نہ یار

المیرا کو پھر وہ اپنے آس پاس محسوس ہوا

تھا....اس نے سینے سے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا......لوگوں کا رش تھا....وہ کہی

نہیں دیکھا....اس نے واپس نظریں جھکائی .....

وہ کبھی میرے سامنے نہ آئے' میں کبھی ان کی شکل نہیں دیکھنا چاہو گی' بہت

".....برے ہیں وہ' محبت کا ڈھونگ رچا ہے انہوں نے بس

.......یوشع کی آنکھ نم ہوئی......علی کو بھی معلوم تھا کہ وہ یہی ہے

المیرا کیا تمھیں سچ مں ایسا لگتا ہے کہ یوشع ایسا کر سکتا ہے؟؟؟

.......اس نے نفی میں گردن ہلائی

"......میرا دل یہ بات ماننے پر راضی ہی نہیں ہے

"......پھر بھی تم اسے چھوڑ کر جا رہی ہو

......وہ ماہی سے نکاح کر چکے ہیں' مجھے ان دونوں کی زندگی سے دور جانا ہوگا

......اور پھر وہ واقعی چلی گئ

یوشع سے دور..... بہت دور..... ہمیشہ کیلئے...... کبھی نہ واپس آنے

......کیلئے

مگر کبھی کبھار قسمت کے کھیل بڑے نرالے ہوتے ہیں.... کب کس کی قسمت

.......جاگ جائے.... کسی کو کیا پتا چلتا ہے

......جب اس رب کے فیصلے ہوتے ہیں تو پھر بس کن فیکون ہوتی ہے

......کب کس موڑ پر کسی کو اس کا ہمسفر مل جائے..... کیا معلوم پڑتا ہے

ایسا ہی ان کے ساتھ ہوا تھا.... اس نے کہا تھا کہ زندگی بھر ان کی شکل نہیں دیکھو

گی.... مگر آج ان اتنے سالوں بعد ان کی ملاقات ہوئی تھی.... اس نے اس کو

دیکھا..... آج اتنے سالوں بعد وہ ایک دوسرے کے روبرو ہوئے تھے...... آج

ایک بار پھر تقدیر نے ان کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا تھا....ان کی تقدیر کیا کھیل کھیلنا چاہ رہی ہے ان کے ساتھ.... کیا وہ ان کو ملانا چاہ رہی ہے یا کوئی اور موڑ ان کی زندگی میں آنے والا ہے......

ماضی کی یادیں چھٹنے لگی تھی..... وہ اپنے حال میں واپس آگ ئے تھے......

حال:

یوشع جب سے آفس کے بعد سے گھر واپس آیا ہے اس نے خود کو کمرے میں قید کر کے رکھ لیا ہے.... وہ دوپہر کا گھر واپس آیا اب رات ہو چکی تھی مگر وہ کمرے سے باہر نہیں آیا....

گھر آ کر علی نے زینب کو بھی بتا دیا تھا کہ آج انہوں نے المیرا کو دیکھا ہے......

".....علی 'یوشع کے پاس جائے نہ وہ کب تک یوں کمرے میں رہے گے

وہ دونوں لاؤنج میں کھڑے باتیں کر رہے تھے.... بچے بھی یہی کھیل رہے تھے......

زینب اس کو ابھی تنہائی چاہیے وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرے گا 'آج اس نے اتنے سالوں بعد المیرا کو دیکھا ہے 'وہ اب تک المیرا کے عشق میں مبتلا ہے 'وہ

یوشع سے بات کیے بغیر چلی گئی' وہ اب تک یوشع کو گنہگار سمجھتی ہے' اس نے مجھ سے بھی بات نہیں کی' وہ گاڑی میں بھی خاموش تھا' اسے اس وقت صرف تنہائی کی ضرورت ہے' میں اسے ابھی نہیں سنبھال سکتا' المیرا اسی شہر میں ہے اور ہم سے جھوٹ بولا گیا کہ وہ دبئی میں جہانزین جے ساتھ رہ رہی ہے' ہم سے جھوٹ بولا گیا کہ وہ لاہور سے جا چکی......"

مگر کب تک وہ یوں کمرے میں قید رہے گے' مجھے اب ٹینشن ہو رہی ہے علی'

".....پلیز جائے ان کے پاس

".....یوشع کو اگر اب کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ بس ایک ہی بچہ ہے

..... علی نے نگاہیں ہادی کی طرف پھیری

.....وہ زاور کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا

..... علی نے ٹائم دیکھا

".....بچوں کے سونے کا ٹائم ہو گیا ہے زاور کو لے جاؤ' ہادی بیٹا ادھر آؤ

"....کیا کرو گے

".....کچھ نہیں ہادی کو یوشع کے پاس بھیج دوں گا

".....جی بڑے پاپا

......علی نے اسے گود میں اٹھایا

.....زینب زاور کو لے کر روم کی طرف بڑھ گئ

.....اس نے اس کے کان میں کھسر پسر کی

".....میرا بچہ اب بابا کو سنبھال لے گا نہ

.....ہادی نے ہاں میں سر ہلایا

".....ویری گڈ

......اس نے اس کو نیچے اتارا

.....وہ روم کی طرف بھاگا

علی نے یوشع کے روم کا دروازہ کھولا....پورے کمرے میں اندھیرا... علی نے

......ساری لائٹس اون کر دی

.....ہادی کے بالوں میں ہاتھ پھیرا

.....بیسٹ آف لک کہتا روم سے نکل گیا

ہادی اپنے بیگ کی طرف دوڑا.....اس میں سے پوئیم بک نکالی....بھاگ کر بیڈ کی

.....برف آیا

.....بابا....''یوشع آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر سیدھا لیٹا رہا

.....بابا....''ہادی نے ایک بار پھر پکارا

....یوشع آنکھوں پہ سے بازو ہٹایا.....نگاہیں ہادی کی طرف کی

....ہادی ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا

.....یوشع نے اس کا پیچھے ہٹنا محسوس کیا

وہ اٹھ کر بیٹھا....دو انگلیوں سے اپنی آنکھوں کو رب کیا....اس کی آنکھیں اس

.....وقت لال انگارہ ہو رہی تھی......مانوان میں آج خون اتر آیا ہو

.....وہ بیڈ سے اتر کر واشروم کی طرف گیا

.....سلیپ پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر کر کھڑا ہو گیا

کچھ پل بعد اس نے نگاہیں اٹھائی......وہ خوبصورت براؤن آنکھیں جن پر سب

مرتے تھے....وہ آنکھیں جن سے کسی نے عشق کیا تھا.....آج ان آنکھوں سے

....کوئی بھی ڈر سکتا تھا

تم ایک حوس پرست انسان ہو' مجھے نفرت ہورہی ہے تم سے' گھن آرہی ہے مجھے تمھارے وجود سے' دور رہو مجھ سے.....''

.....المیرا کے کہہ گئے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے

اس نے نل کے نیچے ہاتھ کیا... پانی کی دھار نکلی..... ٹھنڈے پانی کی چھینٹے منہ پر ماری..... چندپل بعد وہ باہر آیا...اب اسکی آنکھیں کچھ بہتر تھی......اس نے ہادی کو دیکھا...وہ اب زمین پر نظریں جھکائیں بک کو تھامے کھڑا تھا...یوشع نے اسے گود میں اٹھایا.....بیڈ پر بیٹھا.... بابا آپ ٹھیک ہے؟؟؟

''ہاں بیٹا مین ٹھیک ہو' مجھے کیا ہونا ہے.....''

''آپ کو سبق یاد کرنا ہے؟؟؟

''جی بابا یہ پوئیم مجھے یاد نہیں ہورہی یہ کروادے یاد.....''

یوشع نے پوئیم کو دیکھا.... ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر آئی.... ہادی جس پوئیم کو یاد کروانے کا کہہ رہا ہے وہ اسے اچھی طرح یاد ہے' یوشع نے خود اسے یاد کروائی تھی....یوشع جو سمجھ آگئ تھی کہ وہ کس کے کہنے پر یاد کرنے کا کہہ رہا ہے.....''

.....اس کا ایک چہیتا دوست علی عمران

یوشع نے اسے یہ نہیں کہا کہ آپ کو یاد ہے یہ پوئیم....یوشع نے ایک بار پھر اس

.....کو پوئیم یاد کرا دی....ہادی بھی پوئیم کو یاد کرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا

.....یوشع نے ہادی کے بالوں ہر اپنے لب رکھے

رات کا پہر تھا.....یوشع لان میں کھڑا آسمان کو تک رہا تھا..... علی بھی وہی آیا.....

.....اس کی کمر پر ہاتھ رکھا

"....کیا بات ہے جناب آج سونا نہیں ہے کیا' تین بج رہے ہیں

.....یوشع چپ کھڑا آسمان کو تکتا رہا

".....یوشع

.....علی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

.....یوشع سیدھا ہوا...اب اس سے زیادہ وہ اور صبر نہیں کر سکتا تھا

.....وہ علی کے گلے لگا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اب تک مجھے گنہگار سمجھتی ہے علی' اس نے مجھ سے بات نہیں کی' وہ اسی شہر میں ہے....."

اب کی بار علی کو چپ لگ گئی تھی.....وہ کیسے اس کے دکھ کم کرے......

آج یوشع رویا نہین تھا اس نے خود پر ضبط کیا تھا...اس کے دل پر آج سوئیاں چبھ رہی تھی......

المیرا خان اب تمھیں واپس آنا ہی ہوگا' تمھیں اب سب سچ جاننا ہی ہوگا' اب جو کروگا میں کروگا....."

علی نے دل میں عزم کیا.....

یوشع علی کے گلے لگا رہا.....

***

جاری ہے___

السلام علیکم ریڈرز!!! کیسے ہیں آپ سب؟؟

سب سے پہلے تو بہت بہت زیادہ معزرت اپی لیٹ دینے کیلئے....بہت معزرت اسکی بھی وجہ تھی میری مصروفیات بڑھ گئی تھی بہت زیادہ.....گھر میں

پینٹ کا کام چل رہا تھا سارا گھر پھیلا ہوا تھا.....اسی وجہ سے مصروفیات تھی لکھ نہیں پائی....اور سچی بتاؤ تو لکھ تو لی تھی میں نے مگر میری محنت ضائع بہت ہوئی ہے اس ایپی میں.....4 سے 5 بار اس ایپی کو لکھا گیا ہے....اتنی محنت اتنی .....مصروفیات کے بعد ایپی آپ سب کی خدمت میں حاضر کر دی گئی ہے

امید ہے ایپی آپ کو پسند آئی ہو گی بہت زیادہ کیونکہ آپ سب کو اس ایپی کا ہی بہت زیادہ ویٹ تھا کہ ان کی جدائی کیسے ہوئی.... سو ایک پردہ تو ماضی کا اٹھ گیا کہ ان کی جدائی کیسے ہوئی....اب جو دوسرا پردہ اٹھے گا کہ المیرا کے جانے کے بعد یوشع نے کیسے زندگی گزاری.....ماہی کو اس نے کب اپنایا.....اور ماہی کے ایسی .....کونسی بیماری تھی جس سے وہ اپنے کیے گناہ کا اس دنیا میں کفارہ ادا کر گئی .....ان سب رازوں سے پردہ اب بعد میں اٹھے گا

اور مجھے بہت بجھے دل کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ مین یہ ناول اب سٹوپ کر رہی ہو...جون میں میرے پیپر ہے اور مجھے تیاری بالکل نہیں....اور مجھے امید ہے آپ سب میرے ساتھ بھرپور تعاون کررے گے.....مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا......پیپر کے بعد ناول کو آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا......اور پھر

کافی اپی آپ کو دے دی جائے گی....امید ہے آپ اس ناول کو یاد رکھے گے بھولے گے نہیں......

ایم سوسوری.......

.....میرے پیپر کیل ئے دعا کیجے گا.....اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا

......چاندرات کی بہت ساری نیک تمنائیں

....آپ سب بھی ہمیشہ خوش رہے

چاندرات+عید کی ڈھیر ساری وشز.....امید ہے آپ ان دنوں کو خوب انجوائے کرے گے.......

.....خوش رہے اور خوشیاں بانٹتے رہے

.......آپکی نیو چھوٹی رائیٹر ملائکہ شیخ

المیرا اپنے روم میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی....دو دن ہو گ ےئ تھے اس کی اور یوشع کی ملاقات کو....مگر وہ ملاقات.....یوشع کے آنسو وہ سب نہیں بھول

Zubi Novels Zone

پا رہی تھی.....یوشع کے آنسوؤں میں اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.....
جب وہ اس کو چھوڑ آئی تھی جب اس نے پہلی بار یوشع کی آنکھوں میں آنسو دیکھے
تھے اور وہ صرف اسی کیلئے رویا تھا....اور آج اتنے سالوں بعد اس نے یوشع
کی آنکھوں میں پھر آنسوں دیکھے تھے.... مگر ابھی المیر کو کیا معلوم کہ اس کے
جانے کے بعد وہ ان چار سالوں میں بس روتا ہی رہا ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے
تو شاید وہ آج ہی یوشع کے پاس چلی جائے.....

المیرا....." ایمان نے پیچھے سے پکارا

ہمم بولو....." اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے جواب دیا....

"وہ آیا ہے.....

وہ کون؟؟ نام کیا ہے؟؟؟؟" المیرا نے اب تک ایمان کو نہیں دیکھا......
علی آیا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ یوشع کا بھائی ہے....." اور یہ دونوں نام المیرا کے
ہوش اڑانے کیلئے کافی تھے.....اس نے پلٹ کر ماہی کو دیکھا مگر اس کے پیچھے
کھڑے علی کو دیکھ کر زیادہ ہوش اڑے تھے......وہ قدم قدم چلتا آگے آیا.....

المیرا نے منہ موڑ لیا....

''کیا کرنے آئے ہیں آپ یہاں' جائے یہاں سے' اور گھر کا کس نے بتایا؟؟؟؟
چلا جاؤ گا میں یہاں رکنے کیلئے آیا بھی نہیں ہو المیرا خان.....'' علی کا چبھتا ہوا
.....لہجہ المیرا کیلئے کافی تھا
اور گھر کا کس نے بتایا ہنہ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے المیرا خان' تمھیں کیا
لگتا ہے تم اسی شہر میں رہو گی اور تمھارے گھر کا پتا نہیں چلے گا' دی گریٹ بزنس
مین علی عمران ہو' ایک گھر کا پتا لگانا میرے لئے کوئی مشکل نہیں' پانچ سال
سے پتا ہے کیوں نہیں پتا لگایا تمھارا کیونکہ ہمیں لگتا تھا کہ تم واقعی دبئی میں
جہانزیب کے ساتھ ہو' مگر ہم سے اتنا بڑا جھوٹ بولا جائے گا یہ کبھی نہیں سوچا
تھا' اور اب پتا ہے میں کہاں سے آرہا ہو تمھارے ماموں کے گھر سے ان سے
لڑ کر یہ پوچھ کر کہ انہوں نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا تو انہوں نے پتا ہے کیا کہا
مجھ سے کہ انہیں جھوٹ بولنے کیلئے تم نے کہا تھا' تم نے ان سے کہا تھا کہ وہ
ہمیں کہہ دے کہ میں دبئی جہانزیب کے پاس ہو مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ المیرا
خان نے جھوٹ تک بولنا شروع کر دیا ہے.....'' المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر
... گرا.....وہ علی کی طرف مڑی

ہاں بولا ہے جھوٹ تو اور کیا کرتی میں بتائے مجھے اگر جھوٹ نہ بولتی تو اور کیا کرتی....."وہ بھی غصے سے چینخی تھی

گریٹ المیرا خان ڈیٹس گریٹ' ایک منٹ میں اتنا پرایا کر دوں گی کبھی نہیں سوچا تھا....."علی نے اسے بازو سے تھاما

تمھیں صرف زبان سے بہن نہیں بولا تھا المیرا خان تمھیں دل سے بہن مانا تھا' جیسی عزت محبت ماہی کیل ئے اس دل میں تھی جیسا مقام اس کا تھا اسی مقام پر بالکل اس کے برابر تمھیں رکھا تھا' کبھی تمھیں ماہی سے کم نہیں سمجھا میں نے' مگر تم نے شاید کبھی مجھے بھائی دل سے مانا ہی نہیں کیونکہ اگر تم مانتی تو ہم سے اتنا بڑا جھوٹ نہ بولتی' یوں پانچ سال تک ہم سے چھپ کر نہ رہتی' اینی وے نہ رکھو کوئی رشتہ' نہیں ضرورت تمھاری' مگر تمھیں جاننا پڑے گا اب سب کچھ کہ ".....تمھارے جانے کے بعد کیا ہوا تھا

مجھے کچھ نہیں جاننا' بہتر ہو گا آپ یہاں سے چلے جائے......"وہ ایک بار پھر منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی......

بس ہو گیا المیراخان میں یہاں تمھاری سننے نہیں آیا سنانے آیا ہو وہ سب جوان پانچ سالوں میں ہو گیا ہے تمھارے جانے کے بعد تا کہ تمھیں بھی معلوم ہو کہ کیسے کیسے دکھوں سے گزر کر آئے ہیں' تب تمھیں شاید یوشع پر تھوڑا ترس آجائے......"

نام مت لے ان کا میرے سامنے....." اس نے غصے سے انگلی اٹھا کر وارن کیا..... علی طنزیہ مسکرایا

"......یہ وہی یوشع ہے جس پر تم دل وجان سے مرا کرتی تھی

مرا کرتی تھی نہ پاسٹ تھا وہ سب جو کہ اب ختم ہو چکا ہے' میرے دل میں ان کیلئے کوئی محبت نہیں ہے......." علی ایک بار پھر مسکرایا

اب بھی جھوٹ بول رہی ہو' تمھارے دل میں آج بھی یوشع کیلئے وہی محبت وہی عزت وہی رتبہ وہی مقام ہے' تم جتنا مرضی کہہ لو زبان سے مگر تمہاری آنکھیں سچ بتا ہی دے گی' اور ہاں واقعی صحیح کہا تم نے تمھیں یوشع سے محبت نہیں ہے تمھیں تو یوشع سے عشق ہے رائٹ نہ' اور ہاں آج تمھیں سننا ہو گا سب کچھ...."

نہ مجھے یوشع سے عشق ہے اور نہ ہی مجھے کچھ سننا ہے' آپ جا سکتے ہیں یہاں سے...."

"....چلا تو میں ویسے بھی جاؤں گا مگر سچ بتائے بغیر نہیں' اور تم سنو گی بھی نہیں سننا جائے آپ پلیز' مجھے کچھ نہیں سننا....."تمہارے جانے بعد جو بھی ہوا نہ المیرا یہ سب سننے کیلئے اپنے اندر ہمت پیدا کر لینا' کیونکہ بعد میں تم بہت رونے والی ہو....."

"....نہ میں رو رہی نہ میں سن رہی"

"......اووو پلیز شٹ اپ اور اب سنو

ماضی:

"ہوا تو کچھ نہیں غالب بس تھوڑا سامان ٹوٹا ہے

"تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں' تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں

"تھوڑی سی نیندیں اڑ گئی ہے اور تھوڑی سی خوشیاں چھن گئی ہے

"ہوا تو کچھ نہیں غالب بس اپنا آپ گنوایا ہے

"آنکھوں کو برسنا سیکھایا ہے' چاہتوں کا صلہ پایا ہے

"......ہوا تو کچھ نہیں غالب بس کسی اپنے نے بہت رلایا ہے

المیرا جب تک یوشع کو چھوڑ کر گئی جب تک شام ہو چکی تھی.....مایوں کہ رسم کینسل کر دی گئی تھی.... سب مہمانوں کو منع کر دیا گیا تھا.....یوسف صاحب کو بھی سب کچھ پتا چل گیا تھا.... مگر ان کی اب تک یوشع سے ملاقات نہیں ہوئی تھی.... ائیر پورٹ سے آنے کے بعد یوشع سیدھا اپنے فام ہاؤس چلا گیا تھا..... باپ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی.....رات ہو گئی تھی.....جہاں آج گھر میں خوشیوں کا سماں ہونا تھا وہاں سوگ منایا جارہا تھا.....سب کی زبانوں کو قفل لگ چکا تھا.....سب ایک دوسرے سے نظریں چرائے پھر رہے تھے.....

....ماہی اپنے روم میں بیٹھی تھی.... علی بھی روم میں آیا

....بھائی آپ....." وہ بیڈ سے اٹھی

.....وہ علی کے قریب آنے لگی تھی

....وہی رک جاؤ ماہی....." اس کے چلتے قدم رک گئے تھے

.... علی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا.....چند پل اس کو دیکھتا رہا

تم نے ایسا کیوں کیا ماہی؟؟؟

.....کیا مطلب بھائی؟؟؟اس کا دل گھبرانے لگا تھا

".....کیوں تم نے یوشع پہ جھوٹے الزام لگائے کہ اس نے تمھارے ساتھ

.....بھائی...."اسے حیرانگی ہوئی

"....آپ کو میری بات پر یقین نہیں

....وہ دیوار سے ٹیک لگائے خاموشی سے اس کو دیکھے گیا

تم یوشع سے محبت کرتی ہو نہ؟؟؟

ہوش تو اب صحیح معنوں میں اڑے تھے ماہی کے.....بھائی کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟؟؟

Zubi Novels Zone

.....سوچ رہی ہو گی کہ مجھے یہ بات کیسے معلوم پڑی

".....بھا

".....چپ بالکل چپ مت بلاؤ مجھے بھائی

.....علی کی آواز میں نمی گھلنے لگی تھی

تمھیں کیا لگتا ہے یوشع اور تم اس بات کو چھپا جاؤ گے تو مجھے کیا معلوم نہیں پڑے گا اس بات....."تمھیں کیا لگتا ہے میں اندھا ہو' بیوقوف ہو' میرے پاس عقل و

شعور نام کی کوئی چیز نہیں ہے....."اس کی آواز تھوڑی تیز ہوئی تھی مگر پھر خود ہی مدھم کر گیا کہ ماما بابا تک یہ آواز نا پہنچ جائے.....

".....بھائی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا

اب تمھیں کچھ سمجھ آئے گا بھی نہیں ماہی' نہ ہی تم بچی ہو اور نہ ہی بیوقوف' جو تمھیں میری باتیں سمجھ نہ آئے....

کیا لگتا ہے تمھیں مجھے کچھ نظر نہیں آتا کیا؟؟ کے تم نے یوشع سے بات کرنا بند کر رکھی تھی' ایک دن اگر تمھاری یوشع سے بات نہیں ہوتی تھی تم اس کے سر پر کھڑی اس سے لڑ رہی ہوتی تھی کہ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے؟؟ اور اب تم نے سات مہینوں سے بات کرنا بند کر رکھی ہے' کیا مجھے کچھ نظر نہیں آرہا تھا؟؟؟

یوشع کی انگیجمنٹ کے بعد سے تمھارا خود کو روم میں بند کر لینا' جہاں پر یوشع کا ہونا وہاں سے تمھارا غائب ہو جانا' اندھا سمجھ رکھا تھا کیا کہ تم جو مرضی کرو گی اور مجھے کچھ نظر نہیں آئے گا' تمھیں لگتا تھا کہ تم دونوں یہ بات چھپا جاؤ گے تو کیا مجھے معلوم نہیں ہو گا....."

معلوم تو مجھے اسی دن ہو گیا تھا جس دن تمھارے سامنے یوشع کی انگیجمنٹ کی بات کی گئی تھی 'تب تم اچانک لاؤنج میں سے اٹھ کر چلی گئی تھی 'تمھارے جانے کے بعد میں بھی تمھارے پیچھے اٹھ کر آیا تھا کہ پوچھو تو صحیح کہ اچانک میری گڑیا کو کیا ہو گیا؟؟؟ مگر تمھارے روم کے باہر میرے قدم رک گئے 'مجھے اپنی سماعتوں پر شک ہونے لگا تھا کہ میں جس کو سن رہا ہو وہ میری گڑیا ہے 'اس دن مجھے معلوم ہوا کہ جس کو میں اپنی چھوڑی گڑیا سمجھ رہا ہوں وہ تو اب بڑی ہو چکی ہے 'اتنی بڑی کہ دوسروں سے نفرت کرنے لگی ہے 'دوسروں کے خلاف سازشیں کرنے لگ گئی ہے 'اس دن یہی کہا تھا نہ تم نے کہ مجھے نفرت ہے المیرا خان تم سے نفرت 'یوشع کو مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا 'تم اس کو اپنا ہر حال میں بنا کر رہوں گی.....''

ماہی کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے....

علی ٹیک لگائے بجھے دل سے ہلکا سا مسکرایا.....

مبارک ہو ماہین عمران اس کھیل میں جیت تمھاری ہو گئی 'بنا لیا تم نے یوشع کو اپنا 'کر دیا المیرا کو یوشع سے دور.....''

اس دن سب کچھ جاننے کے بعد بھی میں چپ رہا کہ میں کر ہی کیا سکتا ہو؟؟ مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ میری خاموشی کا تم اس قدر فائدہ اٹھالوں گی' یوشع پر اتنا بڑا الزام لگا دو گی....."

"....بھائی میں سچ کہہ رہی ہو' یوشع نے میرے ساتھ

مجھے دیکھو ماہی میں اپنی بہن کی محبت میں کتنا خود غرض بن گیا....." وہ قدم قدم ....چلتا اس کے قریب آیا... دونوں بازؤں سے اس کو تھاما

تمھارا بھائی تمھاری محبت میں خود غرض بن گیا' تمھیں پتا ہے میں نے تمھارا نکاح یوشع کے ساتھ کیوں کروایا ہے؟؟؟ کیونکہ جتنا یوشع نے مجھے بتایا اس حساب سے یوشع مجھے غلط لگا تھا' اب میں نے بھلے ہی تمھارا نکاح یوشع کے ساتھ کروادیا ہو' تمھاری محبت تمھیں دے دی ہو' بھلے ہی مجھے اپنے عزیزوں کے دل ہی کیوں نہ توڑنے پڑ گۓ ہو' تمھیں تو تمھارے بھائی نے ساری خوشیاں دے دی نا' کیونکہ میں نے تمھارے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی کہ تمھیں تمھاری ساری خوشیاں دوں گا' تمھارے بھائی نے لوگوں کے دل کر توڑ کر اپنی قسم تو پوری کردی مگر یاد رکھنا تم کبھی بھی یوشع کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤ گی' تم

جانتی ہو یوشع نے چپ چاپ تمھارے ساتھ اتنی آسانی سے نکاح کیوں کرلیا؟؟؟؟میں بتاتا ہو.....''

کیونکہ اسے اس بات کا ابھی صحیح سے علم نہیں ہے کہ اس نے واقعی تمھارے ساتھ کچھ کیا ہے یا نہیں' جس دن سچ بات کا اسے علم ہو گیا کہ اس نے تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا' وہ اسی دن تمھیں چھوڑ دے گا اور تمھارا وہ حال کرے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی' اور اس وقت تمھارا بھائی بھی تمھارے لئے کچھ نہیں کر پائے گا' یوشع تمھاری سوچ سے بھی اوپر کی چیز ہے ماہین عمران وہ جب تک چپ ہے چپ ہے' جس دن وہ بولا نہ تو تمھاری بولتی بند کر دے گا' تمھیں کہیں کا نہیں چھوڑے گا' کیونکہ تم نے اب تک یوشع کو جانا نہیں ہے کہ وہ اصل میں ہے کیا؟؟ تم لوگوں نے اس کا اب تک صرف محبت سے بھرپور وجود دیکھا ہے' اس کو ہنستا مسکراتا دیکھا ہے' اس کا غصے سے بھرا وجود نہیں دیکھا' دعا کرنا کہ کبھی تم اس کا غصے سے بھرپور وجود نہ دیکھو' کیونکہ جس دن تم نے اس کا غصے سے اس کے بھرپور وجود دیکھ لیا تو تمھاری ساری عقل ٹھکانے پر آجائے گی' سامنے ایک لفظ بھی بولنے سے پہلے کئی بار سوچو گی

یوشع نے بھلے ہی تم پر ترس کھا کر' خود کو گنہگار سمجھ کر تم سے نکاح کر لیا ہو' مگر یاد رکھنا وہ زندگی بھر تمھیں اپنائے گا نہیں' تم ساری زندگی اس کے پیار کیلئے

".....تڑپتی رہ جاؤگی کیونکہ تمھاری سزا یہی ہے

"....بھائی

".....مت بولو مجھے بھائی

مجھے بھائی اب جب بولنا جب یہ بات سچ ثابت ہو جائے کہ تم ناپاک ہو چکی ہو' ابھی یوشع کا مائنڈ آف ہو چکا ہے' ظاہر سی بات ہے کسی کا بھی ہو سکتا ہے' مگر جب وہ ٹھنڈے دماغ سے بیٹھ کر اس بات کو سوچے گا اور اسے تھوڑا بھی شق ہو گیا کہ اس نے کچھ نہیں کیا تمھارے ساتھ' تو وہ کیا کرے گا میں بھی نہیں جانتا' مگر جو بھی ہو گا بہت غلط ہو گا' اسی لیئے دعا کرنا کہ جو تم نے کہا ہے وہ سب

"......سچ ہو' تم نے اس پر جھوٹے الزام نہ لگائے ہو

.....علی اس کے بازوؤں کو چھوڑتا اس سے دور ہٹا

شادی کے بعد لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے' صرف پانچ منٹ ہے

"..... تمھارے پاس اپنی پیکنگ کرو اور باہر آ جاؤ میں ویٹ کر رہا ہو

....علی نے الٹے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے

تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی ماہین عمران کیونکہ دوسروں کی خوشیاں چھین کر کبھی کوئی خوش نہیں رہ پایا' بہت غلط کیا تم نے ماہی' اگر کو یہ بات سچ ہے تو تمھارا بھائی ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے اور اگر کو یہ بات جھوٹ ثابت ہوئی تو بھول جانا کہ تمھارا کوئی بھائی ہے' تم میرے دل سے اتر چکی ہو' بہت غلط کیا سب کی خوشیاں برباد کردی کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی' دعا کرنا بس جو تم نے کہا وہ سب سچ ہوا گر جھوٹ نکلا تو جو بھی ہو گا اچھا نہیں ہو گا' اس وقت تمھارا بھائی بھی تمھارے ساتھ نہیں ہو گا.....''

''وہ نم آنکھوں سے باہر نکل گیا.....''

.....وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی

''ابھی سے بھائی کو کھو دیا.....''

*

علی اسے لے کر یوشع کے گھر آگیا تھا.... کتنی ہی رات ہو گئی تھی مگر یوشع اب تک گھر نہیں آیا.....یوسف صاحب مضطرب سے لان میں ٹہل رہے تھے....وہ

دونوں ان کے قریب آئے....انہوں نے ایک نظر ماہی کو دیکھا....اس کے سر پر ہاتھ رکھا....

"....جاؤ یوشع کے روم میں چلی جاؤ

.....وہ اثبات میں سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھ گئ

یوشع کہاں پر ہے؟؟؟

"....وہ فام ہاؤس پر ہے

میری کل سے اس سے کوئ بات نہیں ہوئ ہے' نہ وہ میرا فون اٹھا رہا ہے نہ وہ گھر پر آرہا ہے' کیوں وہ مجھ سے نظریں ملانے سے کترا رہا ہے؟؟ کیوں وہ اپنے

"....باپ کو اور پریشان کر رہا ہے

.....علی نظریں جھکائے کھڑا ان کی سنتا رہا

بیٹا اگر تمھاری یوشع سے بات یا ملاقات ہو تو اسے کہہ دینا کہ خدا کیلیۓ گھر آجائے' مجھ سے نظریں مت چرائے' جو ہونا تھا ہو گیا اب ان سب کو نصیب کا لکھا سمجھ کر قبول کر لو' کہہ دینا اس سے کہ اپنے بوڑھے باپ کو اور پریشان مت

"....کرے گھر آجائے

"جی انکل میں کہہ دوں گا....."

گہری خاموشی......

ماہی یوشع کے روم میں داخل ہوئی تھی.... وہ اندر کھڑی اس کے روم کو دیکھتی مسکرانے لگی تھی.....

ہاہاہاہا....."وہ زور زور سے ہنسنے لگی تھی.....

یوشع یوشع یوشع....."وہ اسے پکارتی ہواؤں میں اڑنے لگی تھی....

وہ ایک دیوار کی طرف بڑھی....اس پر بڑے سے فریم میں یوشع کی تصویر لگی تھی.....

اس نے تصویر پر ہاتھ پھیرا......

"یوشع، چچچ.....

ہاہاہا یوشع میں نے تم سے زیادہ بیوقوف انسان آج تک نہیں دیکھا، تم اتنی آسانی سے میرے جال میں پھنس جاؤ گے، میں نے سوچا بھی نہیں تھا، یوشع اب تم پہ

صرف میرا حق ہے' صرف میرا' اب صرف تم ہو گے اور میں' ہمارے بیچ میں

کوئی المیرا نہیں....."

.....اس نے پورے کمرے پہ نظر دوڑائی تھی

.....بیڈ کی طرف بڑھی....بیڈ کی سائڈ ٹیبل سے ایک فریم اٹھایا

.....وہ المیرا کی پک تھی

....المیرا...."آنکھوں میں نفرت تھی

تم سے بیوقوف لڑکی بھی میں نے آج تک نہیں دیکھی' چچ' کیسے تم یوشع کو اتنی

آسانی سے چھوڑ سکتی ہو میرے لئے' اففف کاش کہ تم اسکی بات سن لیتی' ویسے

اچھا ہی کیا جو تم نے اس کی ایک نہیں سنی' ورنہ پھر تم اس سے دور کیسے جاتی؟؟

ہاہاہاہا' دیکھو المیرا خان جیت گئی میں' میرے اور یوشع کے بیچ کوئی نہیں آسکتا'

یوشع سے بچپن سے میں محبت کرتی آرہی ہو تو تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں یوشع کو

تمہارا اتنی آسانی سے ہونے دوں گی' ٹھینک یو المیرا خان ٹھینک یو سو مچ' ہماری

زندگی سے دور جانے کیلئے......"

.....اس نے گلے میں سے لوکٹ اتارا تھا یوشع کے نام کو جو المیرا نے دیا تھا

لوکٹ کو دیکھا....اپنی مٹھی میں جکڑا....المیرا کی تصویر کو غصے سے زمین پر

پھینکا.....

......فریم ٹوٹ گیا....کانچ بکھر گیا

(وقت سارا عشق کا بھوت اتار دے گا ماہین عمران کا کچھ ہی پل میں)

اگلے دن بارات کی تیاریاں دھوم دھام سے کی گئی تھی.....آج المیرا یوشع کا نکاح ہونا تھا.... مگر قسمت اپنے کھیل کھیل گئی اُن دونوں کے ساتھ...جہاں دو باراتیں جانی تھی...وہاں پر صرف ایک بارات جارہی تھی علی کی....یوشع کیلئے معزرت کرلی گئی تھی کہ اچانک بہت زیادہ طبیعت خراب ہوگئی ہے......ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے.....شادی ڈیلے کردی گئی ہے....زینب کے گھر والوں سے بھی کچھ نہیں چھپایا تھا..... بارات کا زوروشور سے استقبال کیا جارہا تھا.... مگر دل کسی کا خوش نہیں تھا....سب کے ہی دل بجھ گئے تھے....وہ جس کو شادی کی جلدی تھی.....اپنی شادی کیلئے بہت خوش تھا آج اس کا دل رو رہا تھا....وہ دلہا بنا ہال میں اینٹر ہو رہا تھا....وہ آج حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا..... مگر اس کا دل

رو رہا تھا.....اس کا جان سے زیادہ عزیز دوست بھائیوں سے بھی بڑھ کر اس کی جان یوشع یوسفزئی اس کی شادی میں نہیں.....بظاہر تو وہ ہونٹوں پر مسکراہٹ .....مگر آنکھیں اداس تھی....شادی کی کوئی خوشی نہیں تھی

یوشع اپنے فام ہاؤس پر اس بڑے سے ہال میں صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھا تھا....اس کا موبائل رنگ ہوا.....اس نے آنکھیں کھولی.....اس کی آنکھیں نم تھی.....آنکھیں لال ہو رہی تھی.....وہ اب تک اپنے گھر نہیں گیا تھا.....اس نے موبائل اٹھایا.....حماد کالنگ.....اس نے یس کر کے فون کان .....سے لگایا

بڑی کیسے ہو یار؟؟؟ویسے کتنی بری بات ہے میں تو سمجھ رہا تھا کہ اگر میں شادی میں نہیں آؤ گا تو تم دونوں مجھے کڈنیپ کر کے اپنی شادی میں لے جاؤ گے مگر کڈنیپنگ تو دور کی بات ہے تم دونوں نے تو ایک کال کر کے بھی نہیں پوچھا کہ

کیوں نہیں آئے شادی میں' کیا بات ہے چپ کیوں ہو؟؟ کچھ تو بولو..... "ہمم

ویسے مجھے لگ رہا ہے کہ خوشی کے مارے الفاظ ہی نہیں نکل رہے ہونگے' کیونکہ

آج اتنا بڑا خوشی کا دن جو ہے' المیرا خان سے نکاح جو ہے ہمارے یوشع یوسفزئی

کا' فائنلی آج المیرا تمھاری ہو جائے گی....."

اس وقت حماد جلتی پر تیل کا کام کر گیا تھا.....یوشع کی نم آنکھوں سے موتی ٹوٹ

کر برسا.....

یوشع کیا بات ہے کچھ تو بولو؟؟

یوشع چپ رہا....

یوشع...."حماد اب پریشان ہوا تھا اس کی مسلسل خاموشی سے......

"یوشع تم مجھے اب پریشان کر رہے ہو یار کچھ بولو' یوں چپ تو نہ رہو......"

"حماد یار......"

یوشع سے اب بولا بھی نہیں جا رہا تھا گلے میں گلٹی سی ابھر رہی تھی.....

اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا وہ پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑا ہوا......

یوشع تم رو رہے ہو؟؟یوشع کیا ہوا ہے؟؟ علی کہاں ہے؟؟المیرا کیسی ہے؟؟؟
یوں چپ مت رہو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے سب سچ بتاؤ؟؟

یوشع نے ماہی کے گھر جانے سے لے کر المیرا کے چھوڑ کر جانے تک کہ ساری داستان سنادی تھی.....

یوشع تم بیوقوف تھے کیا؟؟تم اتنے میچیور مین ہو کر امیچیور کیوں بن گئے؟؟کہاں چلی گئی تھی تمھاری ذہانت 'اوہو گوڈ' یہ کیا کر دیا تم نے 'میرا پتا ہے اس وقت کیا دل کر رہا ہے یوشع یوسفزئی کہ تم میرے سامنے آؤ اور میں تمھارے منہ پر اتنی زور کار کھ کر دو کہ تمھاری عقل جو گھٹنوں میں چلی گئی ہے وہ واپس سے اپنی جگہ فٹ ہو جائے.....''

''مائنڈ یور لینگویج حماد ابراہیم....''

''مائنڈ کے بچے چپ کر......''

حماد کو تپ ہی تو چڑھ گئی تھی اس کی بات سن کر......

ایک تو سارا کھیل بگاڑ کر رکھ دیا اور پھر مجھے کہتے ہو مائنڈ یور لینگویج' کیسے اتنی آسانی سے تم ماہی سے نکاح کر سکتے ہو؟؟؟ کیسے المیرا کو خود سے دور جانے دے سکتے ہو' اوہ گوڈ....."

.....حماد نے سر کو تھاما

یوشع کیسے کسی لڑکی کے ہاتھوں تم اتنی آسانی سے بیوقوف بن سکتے ہو' کیسے نکاح کر سکتے ہو....."

.....یوشع نے آبرو اچکائی

"میں نے اسکی عزت....."

کیا پروو ہے تمھارے پاس یوشع یوسفزئی کہ تم نے اس کی عزت خراب کی ہے..."

.....حماد اس کی بات کو بیچ میں کاٹتا غصے سے بولا

"ہیو اینی پروو؟؟ ٹیل می....

یوشع تم یہ کیوں بھول گئے کہ وہ ماہین عمران ہے اور تمھیں اپنا بنانے کیلئے یہ اس کی کوئی چال بھی تو ہو سکتی ہے....."

.....یوشع کی آنکھیں حیرت سے پھٹی....اتنی بڑی بات وہ کیسے بھول سکتا ہے

.....اوہ گوڈ....."اب یوشع نے اپنے سر کو تھاما تھا

یوشع کیسے تم بھول سکتے ہو اس کی وہ سب باتیں اس نے کہا تھا تمھیں اپنا بنانے کیل ئے ہر حد تک جائے گی اور اس کی آخری حد یہ تھی' کیوں بھول گ ئے میری ان باتوں کو جو میں نے تم سے کی تھی؟؟ میں نے بھی کہا تھا وہ تمھیں اپنا بنانے کیل ئے ہر حد تک جائے گی اور اسکی سازشوں کو ناکام تم نے بنانا ہے' کیسے بنانا ہے؟؟ وہ تم خود سوچو گے تو کیسے کیسے بھول سکتے ہو تم سب کچھ' کیسے پھنس سکتے ہو اتنی آسانی سے اس کے جال میں' اس نے تمھیں اپنا بنالیا' کر دیا اس نے تمھیں المیرا سے دور' میں تمہاری جگہہ ہوتا تو اسی وقت اس کے منہ پر رکھ کر دیتا خود ہی سب سچ اگل دیتی....."

اور ایک یہی کام تو ہمارے یوشع یوسفزئی نے سیکھا نہیں......عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اس کی فطرت میں شامل نہیں......

یوشع تم ایک لڑکی سے ہار گئے' مجھے شق ہونے لگا ہے تم پر کہ تم دی گریٹ یوشع یوسفزئی ہوں' کون ہو تم؟؟ ایک لوزر انسان جس نے سارا کھیل اپنے ہاتھوں سے خود خراب کر دیا...."

حماد اگر یہ بات سچ ثابت ہوئی کہ اسکی عزت خراب ہو چکی ہے پھر کیا کرو گا؟؟

اور اس کے وہ الفاظ جو کانوں میں گونجے تھے کہ میرے پہ سے ہٹو' چھوڑو مجھے وہ سب...."

یوشع یوشع...."

حماد مضطرب سا کمرے میں چکر کاٹنے لگا تھا.....

وہ سب اسکا ایک ناٹک بھی تو ہو سکتا ہے اپنے کھیل کو مضبوط بنانے کیلئے' تمھیں اپنے جال میں پھنسانے کیلئے....."

اور اگر یہ اس کا کوئی کھیل نہ ہوا پھر...." یوشع نے پوچھا.... حماد نے گہری سانس خارج کی.....

آج کل ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے انسان جھوٹ بول سکتا ہے مگر ایک میڈیکل رپورٹ نہیں...."

یوشع صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا.... یوشع کا دماغ اب کام کرنے لگا تھا... جب سے تو
......اس کی سوچوں پر بس المیرا حاوی تھی..... وہ ہر بات کو کیسے بھول سکتا ہے
یوشع اب بھی وقت ہے سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے' اسکے ٹیسٹ کرواؤ' اس میں
سچ آجائے گا' اگر رپورٹ سچ ہوئی یہ سب باتیں سچ ہوئی تو تمھیں اس کو اپنی بیوی
ماننا پڑے گا' بیوی والی عزت دینی ہوگی ورنہ تمھارا حشر میں بگاڑ دوں گا اور اگر
".....رپورٹ نیگیٹو ہوئی' یہ سب باتیں جھوٹ نکلی تو تم اس کا حشر بگاڑ دینا
....وہ واپس صوفے پر بیٹھا.... حماد بھی بیڈ پر واپس بیٹھا
میں نے تم سے کہا تھا یوشع ایک عورت کو قابو کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے' وہ
ایک کمزور عورت ہے اور تم ایک مضبوط مرد' اس کو قابو کرو' اور ایک بات اگر
یہ سب سچ نکلا تو المیرا کو بھول جانا اور اگر یہ سب جھوٹ نکلا تو ماہی کو ڈائیورس
دے کر فارغ کرو' المیرا کو جا کے سب سچ بتاؤ' اس سے نکاح کرو اور ایک
".....خوشحال زندگی بسر کرو اور یہ کام جلد سے جلد کروا بھی کرو
یوشع نے سر کو تھاما.... کیوں اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا.... کیوں وہ سب کچھ
......بھول سکتا ہے

میں ابھی کچھ نہیں کر سکتا آج علی کی بارات ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اسکی

"....بارات خراب ہو' اب کل کرو گا جو کرو گا

"....مجھے امید ہے یوشع اب تم سب کچھ ٹھیک کر لو گے کوئی غلطی نہیں کرو گے

".....ہمممم

.....یوشع نے کال کاٹ کر موبائل سائید میں رکھا

.....اوہ گوڈ....."وہ اپنے سر کو تھامتا بیک سے ٹیک لگا گیا

آئی رئیلی لو یو....مجھے اسطرح کے مزاق بالکل پسند نہیں.....اٹس نوٹ آ جوک

.....آٹس آر ئیل....آئی رئیلی وانٹ یو

.....انگیجمنٹ کی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگی تھی

کیا ہے اس میں ایسا جو مجھ میں نہیں ہے.....میں اس سے زیادہ خوبصورت ہو....

تھیں تو میں اپنا ہر حال میں بنا کر رہو گی یوشع پھر چاہے مجھے اس کی ل ئے کسی بھی

.....حد تک جانا پڑے....دیکھتے ہیں اس کھیل میں جیت کس کی ہو گی

.....یوشع طزیہ مسکرایا

Zubi Novels Zone

مبارک ہو ماہین عمران یعنی جیت تمھاری ہوئی ہو گی' آج پہلی بار یوشع یوسفزئی زندگی میں اگر کسی سے ہارا ہے تو وہ تم ہو ماہین عمران' یوشع یوسفزئی ایک لڑکی سے ہار گیا....."

.....یوشع کی آنکھوں میں خون اترا

وہ تمھیں اپنا بنانے کیلئے کسی بھی حد تک جائے گی یوشع....." گاڑی میں کی گئی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگی تھی....ایک کے بعد ایک بات ذہن میں محو رقص تھی.....

.....اگر رپورٹ سچ ہوئی تو تمھیں اس کو اپنی بیوی ماننا پڑے گا

......یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا

".....یہ میرے لئے ناممکن ہے' میں اسے کبھی المیرا کی جگہ نہیں دوں گا اور اگر رپورٹ نیگیٹو آئی تو تم اس کا حشر بگاڑ دینا.....یوشع کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی.....

تم تو گئی ماہین عمران' اب تمھیں یوشع کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا' اب تمھیں معلوم ہو گا یوشع کیا چیز ہے' ابھی تک تم نے محبت سے بھرپور وجود دیکھا ہے نہ

اب تم غصے سے بھرپور وجود دیکھو گی میرا ماہین عمران 'اب تمھیں معلوم ہوگا'

"..... تمھارا عشق کا بھوت تو اب میں اتاروں گا

یوشع نے موبائل اٹھا کر کسی کو کال ملائی..... کچھ دیر بات کرنے کے بعد فون

.... واپس رکھ دیا..... اس کے چہرے پر ایک سکون سا تھا

**

خوبصورت پھولوں سے کمرہ سجا ہوا تھا.... پورے کمرے میں جلتی کینڈل لائٹس

فریگنینس تازہ پھولوں کی مہک ایک رومانوی ماحول تھا..... بیڈ پر ایک لڑکی سرخ

جوڑے میں سجی بیٹھی تھی..... وہ بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی.... علی روم

میں داخل ہوا..... زینب کو خود کے انتظار میں بیڈ پر بیٹھا دیکھ اداس سی مسکراہٹ

لبوں پر آئی..... وہ قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا... سلام کرتا بیڈ پر بیٹھا.... زینب کے

چہرے کو غور سے دیکھا..... دو انگلیاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ

..... اوپر کیا

کیا بات ہے اداس لگ رہی ہو؟؟؟؟

...... اس نے نگاہیں اٹھا کر علی کو دیکھا

مجھے المیرا کی بہت فکر ہو رہی ہے' جو بھی ہوا بالکل اچھا نہیں ہوا' ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا' مجھے اب تک اس بات پر یقین نہیں ہے کہ یوشع بھائی ایسا کر سکتے ہیں' میرا دل یہ ماننے کو راضی ہی نہیں ہے.....''

علی بیڈ پر لیٹا.....ایک پیر زمین پر تو دوسرا بیڈ پر کھڑا کر رکھا تھا....المیرا کی فکر نہ کرو وہ ٹھیک ہے لاہور میں اپنے ماموں کے گھر ہے' اور یقین تو مجھے بھی نہیں ہے اب تک.....''

آپ سے ایک بات کہو مگر آپ غصہ مت کیجیے گا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی....''

علی نے نگاہیں زینب کی طرف کی....آج وہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے اور وہ اس کی تعریف تک نہ کر سکا....یہ مومنٹ ان دونوں کے اپنے ہیں اور وہ ان لمحوں میں اپنی پریشانی ڈسکس کر رہے ہیں.....

بولو....'' وہ ہاتھوں کہ انگلیاں مروڑنے لگی تھی....

مجھے لگتا ہے ماہی جھوٹ بول رہی ہے وہ یوشع بھائی پر جھوٹے الزام لگا رہی ہے یہ ماہی کی کوئی سازش بھی تو ہو سکتی ہے بھائی کے خلاف' مگر اب آپ دیکھے غصہ

مت کیجئے گا مجھے جو صحیح لگا میں نے وہ کہہ دیا' اب نہ ڈانٹنا نہ غصہ کرنا ورنہ میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گی' پھر آپ سے بات نہیں کروں گی' آپ کل ڈانٹ لینا پرسوں ڈانٹ لینا مگر آج نہیں.....''

علی کو ہنسی آ گئی اُس کو اس طرح بولتا دیکھ..... وہ بولی بھی تو ایک ہی دم بچوں کی طرح تھی آنکھیں بند کیے روانی سے..... وہ بول تو گئی تھی مگر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہی علی غصہ ہی نہ کر جائے کہ میری بہن کے بارے میں ایسا بولنے کی ہمت کیسے کی؟؟ اس نے ایک آنکھ کھول کر علی کو دیکھا..... وہ لیٹا اس کو دیکھتا مسکرا رہا تھا.... اس نے دوسری آنکھ بھی کھولی.... شکر ہے نہیں ڈانٹا...... اب علی اس کو کیا کہے اس نے شاید کچھ غلط بھی نہیں کہا.... ابھی تو علی کو بھی کنفرم نہیں ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ..... زینب بھی اس کے سینے پر سر رکھ کر خاموشی سے لیٹی.... علی نے اس کے گرد اپنے بازؤں کا گھیرا کیا.....

''منہ دیکھائی نہیں لینی کیا میری جان نے.....''

وہ خاموشی سے اس کے بلیک کرتے پر لگے بٹن پر انگلی پھیرنے لگی..... علی نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے.... وہ اس کا لمس محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی..... ایک نئی صبح ان کی منتظر تھی.....

یوشع ابھی گھر میں داخل ہوا تھا.... وہ دبے قدموں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا..... ابھی باپ سے سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے ایک بار سچ سامنے آجائے پھر بابا سے ملاقات..... وہ سیدھا اپنے روم میں گیا تھا.... دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا.... وہ دروازے پر رک گیا..... اسے کچھ عجیب لگا تھا یہاں پر کچھ تو چینج تھا مگر کیا.... وہ سمجھ نہ پایا..... ابھی یوشع کے علم میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ ماہی اس کے گھر پر آچکی ہے.... وہ وارڈروب کی طرف بڑھ گیا.... وہ دو دن سے ایک ہی سوٹ میں تھا..... وہ اب فریش ہونا چاہتا ہے.... اس نے دونوں پٹ اوپن کیے.... ماتھے پر بل آئے.... لیڈیز سوٹ.... آنکھوں میں حیرانگی بھی آئی.... حیرانگی اس وجہ سے نہیں تھی کہ لیڈیز سوٹ رکھے ہیں بلکہ اس بات پر تھی کہ یہ وہ سوٹ نہیں تھے جو اس نے خود سے المیرا کیلئے رکھے تھے کہ شادی کہ بعد وہ یہ بھرے ہوئے سوٹ پہنے گی..... یہ کوئی اور ہی لیڈیز سوٹ تھے..... اس

نے ایک دو کپڑے چیک کئے.....اندازہ لگانے میں اسے ایک منٹ نہیں لگا کہ یہ کس کے سوٹ ہے...اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا....اس نے غصے سے وارڈروب کے دونوں پٹ بند کئے..... پیچھے مڑا....وہ پیچھے ہی کھڑی اس کو دیکھتی مسکرا رہی تھی.....

.....المیرا کے سوٹ کہاں ہیں؟؟؟اس نے قدم اس کی طرف بڑھائے

جب المیرا ہی نہیں ہے تو اس کے سوٹ کا کیا کام وہ سارے سوٹ میں نے سندس کو دے دیے ہیں.....''

یوشع نے غصے سے گہری سانس خارج کی.....یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا اور ٹھاہ کر کے ماہین عمران کے منہ پر پانچوں انگلیاں ثبت کر گیا تھا.....

اب اترے گا عشق کا بھوت ماہین عمران کا....

وہ گرتے گرتے بچی تھی....وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرت بھری نگاہوں سے زمین کو دیکھ رہی تھی....وہ نازوں لاڈوں میں پلی لڑکی جس پر ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے کسی نے آج تک ڈانٹا بھی نہیں تھا اور آج یوشع کا بھاری ہاتھ منہ پر پڑتے ہی

چودہ طبق روشن ہو گئے تھے....یوشع نے غصے سے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کیا.... پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا.....

اس کمرے کی ہر ایک چیز پر صرف المیرا خان کا حق ہے 'اس کمرے میں لیڈیز چیزیں رکھی جائے گی تو صرف المیرا خان کی آئی سمجھ....."اس کی انگلیاں اس کے بازو پر پیوست تھی.....اس کی آنکھوں میں آنسوں آئے.....

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا...."اس نے اس کے کالر کو اپنی مٹھی میں جکڑا.....ایک اور غلطی کر گئی ماہین عمران....

اس نے غصے میں اپنے کالر کو چھڑایا تھا.....ایک بار پھر یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا....وہ ایک بار پھر گرتے گرتے بچی تھی.....یوشع نے پھر اس کو بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کیا....اس کے ہونٹ کے پاس سے خون نکلنے لگا تھا......یوشع نے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا.....

"آآآآ....."

جب ایک بار منع کیا تھا کہ میرے کالر کو پکڑنے کا حق صرف المیرا خان کا ہے' کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ میرے کالر تک پہنچے تو کیوں پکڑا میرے کالر کو......"

.....وہ دھاڑا تھا.....وہ کانپنے لگی تھی

.... جھوٹے الزام لگائے نہ تم نے میرے پر بولو......" وہ دھاڑ رہا تھا

اتنے میں ہی بس ہو گئی ماہین عمران' تھیں تو اب پتا لگے گا کہ میں کیا چیز ہو'

"....بولو

"....یوشع مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑو

......اس نے بال چھوڑنے کی بجائے اس پر اپنی گرفت اور سخت کی تھی

.....آآآآ

"....جو پوچھا ہے وہ جواب دو

"....می میں نے کوئی الزام نہیں لگائے

.....یوشع نے اس کے بالوں کو چھوڑا

...... جھوٹ....."اس نے اس کے جبڑے کو سختی سے پکڑا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"..... جھوٹ بول رہی ہو تم

"..... کیا پروو ہے تمھارے پاس کہ میں جھوٹ بول رہی ہو

..... پروو چاہیے نہ تمھیں ...." یوشع طنزیہ مسکرایا

"...... مجھے بھی چاہیے

..... اس نے اس کو بازوؤں سے مضبوطی سے تھاما

یاد رکھنا ماہین عمران اگر یہ پروو ہو گیا کہ میں نے کچھ نہیں کیا تمھارے ساتھ تم پاک ہو' تو تمھارا وہ حشر کروں گا کہ دیکھتی رہ جاؤں گی' تمھیں زندگی بھر اپنے نکاح میں رکھوں گا' مجھ سے پیار کرتی ہو اس لئے مجھ سے شادی کی نہ' یاد رکھنا پل پل میرے پیار کیلئے تڑپو گی' پل پل اذیت بھرا گزاروں گی' ساری زندگی ایک کونے میں کباڑ خانے کی طرح پڑی رہو گی' اور میں پتا ہے کیا کروں گا کہ اپنی مہرو کو واپس لاؤں گا' تمھارے سامنے اس سے نکاح کروں گا' اس کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزاروں گا' اس کمرے میں وہ رہے گی تم نہیں' اگر اگر ان سب کے بعد کبھی مجھے تم پر ترس آ گیا نہ تو ماہین عمران تمھیں اپناؤں گا تب بھی نہیں اس

وقت تمھارے ہاتھوں میں ڈائیورس پیپر تھما کر تمھیں تمھارے گھر بھیج دو

گا....."

ایک تو میری عزت خراب کی اور تمھیں شرمندہ ہونے کی بجائے الٹا مجھے باتیں

سنا رہے ہو....."

کس کو شرمندہ ہونا چاہیے اور کس کو نہیں یہ تو ابھی تھوڑی دیر میں پتا لگ جائے

گا' چلو میرے ساتھ....."

وہ اس کی کلائی تھامے آگے بڑھنے لگا تھا.....

کہاں لے کر جا رہے ہو چھوڑو مجھے....."

تھیں پرووچاہیے نہ میں دوگا تمھیں پرووچلو ....."

کہاں پر؟؟؟

ڈاکٹر کے پاس....." ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی.....وہ اس کی کلائی تھامے

آگے بڑھنے لگا....

یوشع چھوڑو مجھے' یوشع مجھے چکر...." اس نے سر کو تھاما....یوشع نے مڑ کر اس کو

دیکھا....اس کی کلائی چھوڑی.....

صرف دو منٹ ہے ماہین عمران تمھارے پاس، آرہا ہو تمھارے بھائی کو کال کرکے' اس کے بعد اگر تم مر بھی رہی ہوں گی نہ تو بھی تمھیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤ گا' اونلی ٹو منٹ....." وہ روم سے باہر نکل گیا

.....اور اس کیل ئے دو منٹ بھی کافی تھے

اس نے علی کو بھی کال کرکے ڈاکٹر کے ہاں آنے کا کہہ دیا تھا.....چند پل بعد وہ تینوں ہوسپٹل میں تھے.....ماہی کے ٹیسٹ کر لیے گ ئے تھے....ارجنٹ رپورٹس تیار کروانے کا کہا تھا.....آخر یوشع کا سوشل سرکل بھی تو کتنا بڑا ہے..... دو تین گھنٹے انتظار کے بعد رپورٹ بھی آگئ تھی.... مگر رپورٹ کو دیکھ کر ہوش اڑے تھے.....سب سے پہلے یوشع نے خود دیکھی تھی.....اس کے ہاتھ سے رپورٹ گرتے گرتے بچی تھی.....اس نے ماہی کو دیکھا....وہ بھی اسی کو دیکھ رہی تھی ......

".....میں جھوٹ نہیں بول رہی....." وقت بتائے گا کس نے شرمندہ ہونا ہے

....یوشع نے آنکھیں میچی تھی

.....علی نے یوشع سے رپورٹ لے کر خود ریڈ کی.....اس نے یوشع کو دیکھا

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی یوشع کہ تم اس حد تک گر جاؤ گے' سب سے زیادہ میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا' اپنی بہن سے زیادہ تمھاری باتوں پر یقین کیا تھا......"

وہ رپورٹس یوشع کے ہاتھ میں واپس تھماتا آگے بڑھ گیا.....ماہی کے قریب

.....رکا.....اس کو دیکھا...اس کے سر پر ہاتھ رکھا

جیسا میں نے کل کہا تھا اگر بات سچ ثابت ہوئی تو تمھارا بھائی ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے' میں اب ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہوں کیونکہ جس پر مجھے خود سے زیادہ یقین اور اعتماد تھا اس نے بے دردی سے آج توڑ دیا....." یوشع کو دیکھ کر کہا.....وہ تو بس ہاتھ میں پکڑی فائل کو ہی دیکھ رہا تھا.....اس کہ رپورٹ پوزیٹیو تھی....یعنی وہ اسکی عزت کے ساتھ کھیل چکا.....وہ اس کہ عزت خراب

....کر چکا....علی نے ماہی کو دیکھا

سوری فور ایور یتھنگ......" علی نم آنکھوں سے آگے بڑھ گیا.....یوشع کی تو دنیا ہی تہس نہس ہو گئ تھی.....

اگر رپورٹ پوزیٹیو آئ تو تمھیں ماہی کو اپنی بیوی ماننا ہی ہوگا' المیرا کو بھولنا ہوگا....."

یوشع نے نفی میں گردن ہلائ.....

نہیں یہ میرے بس میں نہیں ہے' المیرا کو بھولنا اپنی سانسوں کو بند کرنا' یہ میرے بس میں نہیں....."

**

گھر آتے ہی یوشع واشروم میں جا کر بند ہو گیا تھا....کتنے ہی پل گزرے گھڑی کی سوئیاں گھوم رہی تھی... مگر یوشع باہر نہیں آیا...کتنا ہی وقت گزرنے کے بعد وہ باہر آیا تھا....بظاہر تو وہ فریش لگ رہا تھا مگر اسکی آنکھیں حد سے زیادہ لال ہو رہی تھی....ناک بھی لال تھی....اس نے بیڈ پر بیٹھی ماہی کو دیکھا....غصے سے دماغ کی رگیں ابھرنے لگی تھی.....ماہی بھی اس کو غصے سے خود کی طرف بڑھتا دیکھ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئ....اس نے اس کے بازوؤں کو دبوچا....

آ گر آج کے بعد تم مجھے میرے روم کے اندر یا میرے روم کے آس پاس بھی نظر آئی تو جان سے ماردوں گا تمھیں آئی سمجھ....." وہ دھاڑا تھا....

اس نے ڈر کر آنکھیں بند کی.....

میں تمھاری بیوی ہو اب تو رپورٹس میں بھی آگیا ہے کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ' اس کمرے پہ میرا بھی حق ہے......" وہ بھی روانی سے بولی....

یوشع نے اس کے جبڑے کو بھینچا.....

میں نے تمھیں اپنے نکاح میں ضرور لے لیا ہے ماہین عمران مگر تمھیں اپنی بیوی کے روپ میں اب تک تسلیم نہیں کیا ہے؟؟؟ اس کمرے پر اس کمرے کی ہر ایک چیز پر اور مجھ پر صرف المیرا کا حق ہو گا اور یہ حق میں کبھی کسی کو نہیں دو گا....."

وہ طنزیہ مسکرائی.....

اپنا تو تم مجھے پہلے ہی چکے ہو' اور تمھارے کہنے سے کچھ نہیں ہو جائے گا شرعی طور پر اب میں تمھاری بیوی ہو' تم پر تمھاری ہر ایک چیز پر میرا حق ہے' میں

ماہین عمران نہیں اب ماہین یوشع یوسفزئی بن چکی ہو....." وہ بھی غصے سے بولی......

یوشع کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھا تھا..... وہ جو مشہور تھا کہ لڑکیوں کی عزت کرتا ہے.... کسی لڑکی پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے اسکی تربیت آڑے آجاتی تھی..... آج وہ اپنی تربیت کو بھول گیا تھا.... اس نے اپنے والدین سے سیکھا تھا عورتوں کی عزت کرنا.... اس نے اپنے باپ سے سیکھا تھا ایک عورت اپنی بیوی سے کس طرح سے محبت کی جاتی ہے مگر آج وہ سب کچھ بھول گیا تھا.... آج وہ اپنی ماں کی وہ باتیں بھی بھول گیا تھا جس نے کہا تھا اپنی مردانگی عورت پر ہاتھ اٹھا کر کبھی ظاہر مت کرنا.... وہ بھول گیا اپنے باپ کا اپنی ماں کیلئے وہ پیار جس سے اس نے سیکھا تھا کہ اپنی بیوی کی کیسے عزت کی جاتی ہے.... آج وہ سب کچھ بھول گیا تھا اپنے غصے میں.... آج وہ عورت پر ہاتھ اٹھا رہا تھا.... آج وہ اسکی ناقدری کر رہا ہے مگر وقت یوشع کو بتائے گا کہ اگر کسی چیز کی ناقدری کی جائے تو وہ چیز آپ سے چھین لی جاتی ہے.... پھر وہ انسان ہی کیوں نہ ہو.... مرد پر غصہ بھی اسی وجہ سے حرام رکھا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے غصے میں سب کچھ بھول جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے کیا نہیں....

غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد اس کو احساس ہوتا ہے کہ اس نے جو کیا غلط کیا.... مگر .....جب تک احساس ہوتا ہے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے

وہ اس کا تھپڑ کھا کر بیڈ پر گری تھی.... غصے سے اس نے اسے بازوؤں سے دبوچ کر اسے اٹھایا.... وہ اس کو تھامتا دروازے کی طرف بڑھا.... دروازہ کھولتے ہی اس نے اس کو باہر دھکا دیا...... اس نے گریل کو تھاما.... وہ گرتے گرتے بچی تھی .....

آج کے بعد میرے روم میں مت آنا ماہین عمران ورنہ اس سے برا حشر کروگا تمھارا' میں اپنے آس پاس بھی تمھارا وجود برداشت نہیں کروگا' مر جاؤ کہیں جا کے مگر میری جان چھوڑو' اس گھر کے کسی بھی کونے میں رہو مگر میرے روم .....میں ہرگز نہیں....." اس نے غصے سے دروازہ بند کیا

.....پہلے اسکی خوشبو میں نے خود پر طاری کی

....پھر اس پھول سے ملنے کی تیاری کی

....اتنا دکھ تھا مجھ کو تیرے لوٹ کے جانے کا

.....میں نے گھر کے دروازوں سے بھی منہ ماری کی

اس میں تو ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ ایک قدم بھی آگے بڑھائے.... وہ کانپنے لگی تھی.... اس قدر توہین کہ اس کو روم سے نکال دیا گیا..... اس کی کیا غلطی ہے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟؟؟ مر جاؤ کہیں جا کے مگر میری جان چھوڑ دو....'' اس نے نفی میں گردن ہلائی.... اس قدر نفرت.... آنسوں ابل ابل کر باہر نکلتے پورے گال کو بھگو چکے تھے.... تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی ماہین عمران' ہمیشہ اسکے پیار کیلئے تڑپتی رہو گی......'' وہ گریل کو تھامتی وہی بیٹھ گئی.... دعا کرنا ماہین عمران تم کبھی یوشع کا غصے سے بھرپور وجود نہ دیکھو ورنہ کیا ہو گا' میں بھی نہیں جانتا' جس دن تم نے اس کا غصے سے بھرپور وجود دیکھ لیا ''.....ایک لفظ بولنے سے پہلے کئی بار سوچوں گی

اس نے روتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھا.... تم ساری زندگی میرے نکاح میں رہو گی' پل پل میرے پیار کیلئے تڑپتی رہو گی' مگر کبھی میرا پیار حاصل نہیں کر پاؤ گی' تمہاری یہی سزا ہے' مر جاؤ کہیں جا کر مگر میری جان چھوڑ دو.....'' وہ خود کے وجود کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی..... وہ نفی میں گردن ہلاتی آگے کی طرف بھاگی....... دوسرے روم میں جا کر اس نے خود کو بند کر لیا

*

یوشع نے روم کا دروازہ کھولا.... آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان کے نکاح کو اور اس پورے ہفتے میں یوشع نے اپنے باپ سے کوئی ملاقات نہیں کی.... وہ جس کو باپ کا دیدار کیے بغیر ایک پل چین نہیں ملتا تھا..... لاہور بھی وہ اگر جاتے تو یوشع صبح اٹھتے ہی پہلے ان سے ویڈیو کالنگ کرتا اچھی طرح ان کی خبر گیری کرنے کے بعد اپنے کام کرتا تھا.... اور ایک یہ وقت تھا کہ اس نے ایک ہفتے سے باپ کا دیدار نہیں کیا تھا.... وہ تو خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا باپ سے کیسے نظریں ملائے..... مگر آج اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا..... آج وہ اپنے باپ کے پاس آ ہی گیا..... وہ یوسف صاحب کے قریب آیا..... وہ چیئر پر آنکھیں بند کیے بیٹھے تھے.... وہ زمین پر ان کے قدموں میں بیٹھا..... اپنا سر ان کی گود میں رکھا.... یوسف صاحب نے آنکھیں کھولی.... سیدھے ہو کر بیٹھے یوشع کو دیکھا..... ایک .... پر ہاتھ رکھا اداس سی مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا..... انہوں نے اس کے سر

یاد آ گئی اُ اپنے باپ کی...."یوشع کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگنے لگی تھی.....وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہے تھے....یوشع نے اپنی گود میں رکھے ہاتھ اٹھا کر ....اپنے باپ کی گود میں رکھے اپنے بازوں میں اپنا چہرہ چھپایا

....یوشع بیٹا....."مگر وہ رونے لگا تھا

اے یوشع پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟ کیوں رو رہے ہو؟؟؟انہوں نے اس کا سر ....اٹھایا

بابا سب مجھے گنہگار سمجھتے ہیں' ایک ہفتے سے علی نے بھی مجھ سے کوئی بات نہیں کی وہ بھی مجھے گنہگار سمجھتا ہے' المیرا بھی مجھے گنہگار سمجھتی ہے' وہ رپورٹس بھی کہتی ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے' میں گنہگار ہو' بابا کیا آپ کو بھی میں گنہگار لگتا ہو کیا؟؟؟

نہیں بیٹا مجھے یقین ہے اپنے بیٹے پر میرے بیٹے نے کچھ نہیں کیا میرا بیٹا میرا غرور ہے' میرا مان ہے اور مجھے امید ہے میرا بیٹا میرا یہ غرور کبھی ٹوٹنے نہیں دے گا'

"....مجھے یقین ہے تم پر کہ تم نے کچھ نہیں کیا

".....بابا وہ رپورٹس وہ رپورٹس بھی کہتی ہے کہ میں نے گناہ

....آنسوں آنکھوں سے بہہ رہے تھے.....یوسف صاحب چپ ہو گئے

بیٹا وہ رپورٹس جھوٹی بھی تو ہو سکتی ہے.....''انہوں نے دل میں کہا....یوشع سے وہ یہ بات نہیں کہہ سکتے تھے کیونکہ ایک بار پھر اس کا دماغ گھوم جانا ہے اور اب وہ ماہی کے ساتھ کیا کر گزرے اسے شاید خود بھی علم نہ ہو....کیونکہ وہ ایک بار یوشع کو ماہی پہ ہاتھ اٹھاتا دیکھ چکے تھے.....یوشع کی تو اس وقت سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ہی بند ہو چکی ہے.... جس فیز سے وہ اس وقت گزر رہا ہے شاید کوئی نہ سمجھ پائے.... جس پر گزرتی ہے صرف وہی اس کرب کو جان سکتا ہے...اس کے علاوہ کوئی نہیں.....

بابا کیوں پھر اس نے میرا یقین نہیں کیا وہ کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی' اسے کیوں ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا' بابا اسکے بغیر نہیں رہا جا رہا' ایسا لگتا ہے میرا میرا دل ابھی تکلیف کے مارے پھٹ جائے گا' وہ وہ کیوں چلی گئی' مجھے چھوڑ کر 'کیوں اس نے میرا یقین نہیں کیا؟؟ کیوں نہیں کیا' میں تھک گیا ہوں بابا اب اس دنیا سے 'یہ دنیا بہت جھوٹی ہے' بابا آپ کے بیٹے کی روح پر زخم لگا دیے

گ ئے ہیں جو رس رہے ہیں' دل تکلیف کے مارے پھٹ رہا ہے' میں تھک گیا ہو بابا......"

وہ اپنا چہرہ ہتھیلی میں گرائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا....یوشع صاحب نیچے بیٹھے....اس کو اپنے گلے سے لگایا....وہ ایک جوان مرد ہو کر آج اپنے باپ کے گلے لگے بچوں کہ طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا.... جیسے بچپن میں بچے اپنے پسندیدہ کھلونے کیل ئے اپنے والدین کے سامنے زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں اور پھر انہیں یقین ہوتا ہے کہ ان کے رونے سے ان کو وہ چیز دے دی جائے گی...ایسے ہی آج یوشع بھی چھوٹے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی پسندیدہ عورت کیل ئے.....یوسف صاحب نے بھی اسے رونے دیا..... کتنی ہی دیر بعد وہ جا کر چپ ہوا تھا....یوسف صاحب نے اس کو خود سے دور کیا....آنکھیں لال.....ناک لال....اسکی رنگت بھی پھیکی پڑ رہی تھی.....

.....یوسف صاحب نے اس کے ماتھے کو چوما

'وہ واپس آجائے گی' اللہ سے امید رکھو کیونکہ وہ امیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا

.....بس ایک گلہ ہے تم سے تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے اس معاملے میں

بیٹا جو تم ماہی کے ساتھ بیہیو کر رہے ہو بہت غلط ہے' اس کے ساتھ ایسا مت کرو' وہ اب تمھاری بیوی ہے اسے اپنا لو....." یوشع نے نفی میں گردن ہلائی ....

بیٹا اس دن سے ڈرو جب تم سے تمھاری بیوی کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا کہ تم نے کتنے حقوق ادا کیے' بیوی کے ساتھ کیا معاملات کیے ؟؟؟ مجھے بہت افسوس ہوا تھا اس دن جب میں نے تمھیں ماہی پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا' ہم نے یہ تو نہیں سیکھایا تھا اپنے بیٹے کو کہ ایک عورت پر ہاتھ اٹھایا جائے....." یوشع نے گردن جھکائی ......

وہ خاموشی سے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا.... وہ بھی خاموش ہو گئے.... اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا.... اس نے آنکھیں بند کی.... اسے اب سکون ملنے لگا تھا..... ایک ہفتے سے وہ سویا نہیں تھا.... اب تو نیند کی وجہ سے آنکھیں بھی دکھنے لگی تھی اس کی اور اب وہ سونا چاہتا ہے اپنے باپ کی گود میں سر رکھ کر کہ پھر کبھی آنکھ نہ کھلے' ان تکلیفوں ان اذیتوں سے جان چھوٹ جائے..... مگر انسان کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے' ہوتا تو وہی ہے جو ہمارا رب چاہتا ہے جو ہمارے نصیب میں لکھ دیا جاتا ہے.....

اور پھر اللہ اپنے محبوب بندوں کو ہی تو آزمائشوں میں ڈالتا ہے' اور پھر وہ چاہتا ہے کہ تم ان آزمائشوں پر صبر کرو...اور اس کی طرف لوٹ جاؤ....اور پھر وہ تمھیں کہیں رسوا نہیں ہونے دے گا.... تمھارے دکھوں کو خوشیوں میں بدل دے گا... اور پھر وہ تمھاری پسندیدہ چیز بھی تم تک لائے گا مقررہ وقت پر اور پھر تم حیران رہ جاؤں گے...بس صبر سے کام لو...اللہ پر بھروسہ رکھو....اور پھر

"بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

پس ہمیں صبر کرنے کی دیر ہوتی ہے اور پھر اللہ انصاف کرنا شروع کر دیتا ہے.......

باہر کھڑی ماہی نے بھی ساری باتیں سن لی تھی....وہ بھی روتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگی.....

*

مدھم سی رنگین لائٹس ہر طرف اون تھی.... تیز آواز میں چلتا میوزک, وائن کی مہک, لڑکیوں کی بیہودہ ڈریسنگ, لڑکے لڑکیوں کا رقص... غرض ہر طرف گناہ کا عمل جاری تھا...ایسے میں وہ میز پر نفرت بھری نگاہوں سے سوفٹ ڈرنک کے گھونٹ بھرتا ان لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا جن میں شاید حیاء نام کی کوئی چیز نہیں تھی....ان گہری براؤن آنکھوں میں سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں تھا ....

دی گریٹ بزنس مین یوشع یوسفزئی آج یہاں ایسی جگہ پہ ایم شوکڈ...." وہ بولتا بولتا اس کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ گیا....یوشع نے اپنے سامنے بیٹھے اس بندے کو دیکھا....وہ ان کا ایک پرانا بزنس پارٹنر تھا جس سے یوشع کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں رہے تھے....

".....میری زندگی ہے جہاں مرضی آؤ جاؤ' اٹس نوٹ یور بزنس

ارے ارے تم تو غصہ ہی کر گئے میں نے تو بس ایسے ہی کہا تھا......"یوشع .....ایک بار پھر سوفٹ ڈرنک کے گھونٹ بھرتا سامنے ان لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا اور دیکھو یار میں تو بھول ہی گیا تمھیں مبارکباد دینا کونگریچولیشن آخر کار شادی" جو ہو گئی ہے تمھاری....."سعد نے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر یوشع

نے بس صرف ایک نظر سعد کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور پھر وہ سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے میں مصروف ہو گیا.... سعد نے ہاتھ واپس گرا لیا

چلو کوئی نہیں ویسے کتنے افسوس کی بات ہے نہ یوشع یوسفزئی انگیجمنٹ کسی کے ساتھ نکاح کسی اور کے ساتھ' علی کی بہن کے ساتھ نکاح ہوا ہے نہ یوشع یوسفزئی....." اس کے لہجے میں طنز تھا.... یوشع نے اب کچھ بیزاریت سے اسکی طرف دیکھا.....

"....اٹس مائی پروبلم

ویسے چلو جو ہوا اچھا ہی ہوا' کہاں وہ المیرا خان اور کہاں ماہین سیال ؟؟؟ ویسے بھئی مزے لگ گئے ہیں تمھارے تو....." یوشع نے اب کچھ غصے سے اس کی طرف دیکھا....

کہاں المیرا خان کی باڈی فزکس اور کہاں ماہین سیال کی اففففف....." اس نے بہت بے باکی سے کہا تھا.... یوشع نے غصے سے مٹھی بھینچی.....

بھئی اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو بہت مزے......" اور اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا یوشع غصے سے چیئر سے اٹھا... سعد کا کالر پکڑ کے اس کو کھڑا کیا.....اور

اس سے پہلے وہ اپنا کالر چھڑواتا یوشع نے ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر رسید کیا تھا.....وہ دھاڑا تھا.....

ماہین عمران میری بیوی ہے' اگر آج کے بعد دوبارہ اسطرح کے الفاظ تم نے استعمال کیے تو زندہ نہیں چھوڑوں گا' انڈر سٹینڈ....." یوشع نے ایک بار پھر زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا تھا.....اس کی ناک سے خون بہا تھا.....ہر طرف جیسے یک دم ہی خاموشی چھا گئی تھی....یوشع نے ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑ کر اس کو دور پھینکا تھا....غصے سے آگے کی طرف بڑھا تھا اور باہر جاتے جاتے وہ اس حرام شے کو بھی ساتھ لے آیا تھا.... باہر آکر اس نے وائن کی بوتل کو منہ کے قریب کیا......ایک گندی سمیل اس کے نتھنوں سے ٹکرائی.....اس نے فورا بوتل کو خود سے دور کیا تھا.... مگر غصہ کم نہیں ہو رہا تھا اور پھر اس نے وائن کو منہ سے لگا لیا....وہ یوشع جس نے آج تک ایسی جگہ پر آنے کی کوشش نہیں کی تھی, جو آج تک ایسی جگہ پر نہیں آیا تھا, آج آیا بھی تو اس حرام شے کو بھی پی لیا تھا.... وہ بامشکل ہی آدھی وائن پی پایا تھا اور پھر اسی وقت اس نے قے کی تھی...اس کا

سر گھومنے لگا تھا...اس کو چکر آرہے تھے.... چکراتے سر کے ساتھ وہ اپنی کار تک پہنچا اور پھر گھر کی طرف روانہ ہو گیا.......

آج ماہی یوشع کے روم میں آئی تھی..... یہ دیکھنے کہ وہ روم میں ہے یا نہیں.... شام سے یوشع گھر سے باہر گیا ہوا تھا اور اب رات کا ایک بج گیا ہے مگر وہ اب تک گھر نہیں آیا.... کتنی ہی دیر انتظار کرنے کے بعد آخر تھک ہار کر وہ روم میں ہی آگئی کہ کیا پتا وہ روم میں ہی ہو مگر یہاں آکر بھی اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا.... وہ یہاں بھی نہیں تھا.... وہ اس کے روم کو کھڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی.... تین مہینے ہو گئے نکاح کو اور آج وہ اس کے روم میں آئی تھی.... وہ بیڈ کے پاس بجھے دل بجھے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی.... روم کا دروازہ کھولا گیا.... ماہی کا سانس اٹکا تھا.... یوشع نے روم میں داخل ہوتے اپنے سر کو تھاما.... اپنی آنکھیں رگڑتا سر کو جھٹکا دیا.... اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی..... اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا..... اس کے قدموں میں بھی لڑکھڑاہٹ تھی..... یوشع نے بیڈ کے پاس کھڑے اس وجود کو دیکھا..... ایک بار پھر آنکھوں کو رگڑا.... سر کو جھٹکا دیا.... ماہی ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑی... وہ اب اس

سے ڈرنے بھی تو بہت لگی تھی کیونکہ یوشع کا بس نہیں چلتا تھا اس کا جب دل کرتا وہ غصے میں ماہی ہر ہاتھ اٹھا دیتا تھا.... اور اس دن روم سے نکالے جانے کے بعد اس میں ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ دوبارہ اس کے روم میں آئے.... اور اب وہ .... پھر ڈر رہی تھی کہ کہی یوشع پھر اس کو روم میں دیکھ کر اس پر ہاتھ نہ اٹھا دے

....المیرا....." وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ماہی کے قریب آیا

المیرا تتتتم...." یوشع نے اس کو بازو سے تھاما.... ماہی حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگی...

".....المیرا تم واپس آگئی' المیرا تم آگئی'

یوشع کی آنکھوں میں نمی آئی.... وہ مسکرانے لگا تھا.... اس نے اس کو خود کے قریب کیا....

.....ماہی نے بولنا چاہا

..... ششششش' یوشع نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو چپ کروا دیا

تمھیں پتا ہے تتتم بہت بہت بری ہو' بہت زیادہ......" اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی.... لہجہ نم.....

ماہی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنے ہوش میں نہیں اور اس کو اس میں المیرا نظر آ رہی ہے مگر اب یوشع کے ساتھ کیا ہوا ہے جو وہ یہ سب کر رہا ہے کہ وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے؟؟ ماہی نے اپنا چہرہ یوشع کے چہرے کے قریب کیا.....اس نے فوراً اپنی ناک پر ہاتھ رکھا....

یوشع نے ڈرنک کی ہے" اس نے دل میں کہا.... مگر ایسے کیسے؟؟؟ یوشع میں ایسی کوئی بری عادت نہیں...." اس کو ایک دم کرنٹ لگا تھا وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی....

یوشع نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے.....یوشع نے ہاتھوں کے پیالے میں ماہی کا چہرہ بھرا.....

المیرا تم سچ میں آ گئی تم بہت بری ہو بہت بری....." وہ کبھی اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا.... کبھی اس کو بازو سے تھامتا تو کبھی اس کو خود میں بھینچتا.....

اسے اس وقت بالکل بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟؟؟ سامنے کھڑا وجود کس کا ہے المیرا یا ماہی....ماہی نے خاموشی سے اسے بیڈ پر لٹایا....یوشع کی ایک ہی

رٹ تھی مجھے چھوڑ کر مت جانا.... مجھے چھوڑ کر مت جانا.... تم بہت بری ہو.... ماہی چندپل وہاں کھڑی اس کو دیکھتی رہی.... اس کے شوز اتارے.... وہ .... اس پر بلینکٹ صحیح کر کے جانے لگی تھی... یوشع نے اس کی کلائی تھامی

الميرا مت جاؤ پلیز 'میرے میرے پاس رہو' اب نہیں رہا جاتا تمھارے بغیر...." .....ماہی نے مڑ کر اس کو دیکھا

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں یہ سب کہہ رہا تھا..... اس کی آنکھیں کبھی کھلتی تو .... کبھی بند ہوتی

مہرو 'مت تڑپاؤ اپنے شہری کو....." یوشع کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر پلو میں جزب ہو گیا... ماہی نے تھوک نگلا.... وہ اس کے قریب ہوئی.... یوشع نے اس کو خود پر گرایا..... اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا حصار کیا اور کچھ دیر بعد وہ اس کے اوپر تھا..... اس نے اس پر اپنی گرفت سخت کی تھی..... ماہی نے آنکھیں بند کی.... آج اس نے اپنا آپ یوشع کے سپرد کر دیا تھا..... کھڑکی سے جھانکتا چاند اداسی سے مسکرایا.... وہ خوش نہیں تھا ان کے ملن پر بالکل بھی نہیں.... وہ اسی اداسی سے نظریں جھکائے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا..... ساری رات یوشع

اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا رہا...اپنی محبت کی بارش میں اس کو بھگوتا رہا.....وہ بھی خاموشی سے اس کی شدتیں اس کے بھیگے لمس اپنے وجود پر محسوس کرتی رہی.....

****

صبح کا سورج طلوع ہوا تھا اور آج کی یہ صبح یوشع پر قیامت کی طرح برسنے والی تھی......یوشع کی پلکوں میں جنبش ہوئی....اس نے ہاتھ اٹھا کر سر کو تھاما.....اسے اپنے سینے پر کسی کا وجود محسوس ہوا تھا..... مشکلوں سے اس نے آنکھیں کھول کر اپنے سینے کو دیکھا.....اس کی پوری آنکھیں کھل گئ....وہ وجود کسی اور کا نہیں ماہی کا ہی تھا....جو اس کی شرٹ پہنے اس کے سینے پر سر رکھے پر سکون سی سو رہی تھی......یوشع نے اپنے برہنہ جسم کو دیکھا....وہ کرنٹ کھا کر اٹھ کر بیٹھا....اس کے ایک دم اٹھ کر بیٹھنے سے ماہی کی بھی آنکھ کھل گئ تھی...وہ بھی اٹھ کر بیٹھی...
اس نے ایک نظر یوشع کو دیکھا....جو یک ٹک اسی کو دیکھ رہا تھا....اس نے نظریں جھکائ......

یوشع تو اب تک حیران تھا اس سیچویشن کو کولے کر.... کبھی خود کے وجود کو دیکھتا.... تو کبھی ماہی کے وجود کو جو اس کی شرٹ میں ملبوس تھی.....

کککییپیا کیا ہوا تھا رات کو....." اس کی آواز میں صاف لڑکھڑاہٹ تھی.......

ماہی نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا...

"وہی جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا' وہی سب جو سب کا حق ہوتا ہے....

جھوٹ.... " جھوٹ ہے یہ سب.... "کچھ نہیں ہوا.....

اب تم مانو یا نہ مانو مگر جو سچ ہے وہ سچ ہے' اور اب کی بار میں تمھارے قریب نہیں آئی تھی تم خود میرے قریب آئے تھے' رات کو تم نے خود اپنی مرضی سے مجھے اپنایا ہے' میں تمھاری بیوی ہو یوشع یوسفزئی....." اس نے ہمت سے جواب دیا....

جھوٹ ہے یہ...." وہ بالکل ہی یہ بات ماننے سے انکاری تھا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھا اور واشروم میں جا کر بند ہو گیا.... شاور کے نیچے کھڑے وہ خود کے وجود کو رگڑ رہا تھا...

ایسا نہیں ہو سکتا مجھے نفرت ہے ماہی سے 'مجھ پر حق صرف المیرا کا ہے' اور یہ حق کسی کو نہیں دے سکتا میں ....''

وہ خود سے بڑبڑاتا پاگلوں کی طرح تیز تیز اپنے جسم کو رگڑنے میں مصروف تھا.....کافی دیر یوہی اپنے وجود کو رگڑنے کے بعد وہ وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سر کو تھامتے بیٹھتا چلا گیا....

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟؟ کیا ہوا تھا رات کو؟؟ جو ماہی کہہ رہی ہے وہ سب سچ بھی ہے یا جھوٹ؟؟؟

اس نے اپنے دماغ پر زور دیا رات کیا ہوا تھا؟؟؟

وہ غصے میں ایک بار میں چلا گیا تھا' وہاں اس کو سعد ملا تھا, اس کی بے باک باتیں, یوشع کا اس کو مارنا, اور پھر....''اس سے آگے وہ یہ سب سوچ بھی نہیں سکتا' وہ .....یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس نے کل رات غصے میں ڈرنک کی تھی یا اللہ میں نے حرام شے کو ہاتھ لگایا' نہیں بالکل نہیں.....''مگر اب حقیقت کو کون جھٹلاتا ہے.....وہ سر پکڑے وہی بیٹھا رہا....ایک پل, دو پل گھڑی کی سوئیاں .....اپنی رفتار سے گھوم رہی تھی.....کتنے پل بیتے اور پھر وہ باہر آیا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی انکھیں لال تھی....بظاہر وہ فریش تھا....ایک بار پھر ماہی کو دیکھ کر دماغ کی رگیں ابھری تھی....غصے سے آگے بڑھتا ماہی کے بالوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا.....

میں نے منع کیا تھا نہ کہ میرے کمرے میں مت آنا تو کیوں آئی؟؟؟وہ دھاڑا تھا....اس نے آنکھیں بند کی تھی

یوشع یوسفزئی تمہاری بیوی ہو میں 'اس کمرے پہ جتنا تمہارا حق ہے اتنا ہی میرا بھی ہے 'اور یہ حق تم نے کل رات کو خود مجھے دیا ہے...."اس نے بھی دو بدو جواب دیا....

حق 'میں بتاتا ہو تمھیں تمہارا حق 'نکلو یہاں سے....." وہ اسے بالوں سے ہی پکڑتا دروازے کی طرف لے کر جا رہا تھا....

یوشع چھوڑو مجھے 'میں اب کہی نہیں جاؤں گی 'یہ کمرا میرا بھی ہے 'لیومی...."

....یوشع نے دروازہ کھول کر ایک جھٹکے سے اسے باہر دھکیلا تھا

یہ ہے تمہارا حق 'اس روم سے باہر 'ماہین عمران جہاں مرضی رہو مگر روم میں ہر گز نہیں 'میری بلا سے تم مر جاؤں کہیں جا کر 'میری زندگی سے جاؤں 'میں

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تمھیں کبھی معاف نہیں کروگا کبھی نہیں' اور دیکھ لینا میں المیرا کو واپس لاؤں گا اسی گھر میں اسی روم میں' اور تم تڑپتی مرتی رہ جاؤں گی مگر کبھی میرے دل میں اپنے لئے جگہ نہیں بنا پاؤ گی' نہ میرے دل میں نہ میری زندگی میں' اور اسی طرح ایک دن مر جاؤ گی جب میں کہی جا کر سکون کا سانس لوں گا' جب سے زندگی میں آئی ہو جب سے زندگی خراب کر کے رکھ دی ہے' چلی جاؤ' دفعہ ہو جاؤ' مر جاؤ' مگر میری زندگی سے جاؤ....." اور اب ماہی نے خود کو سنبھالا تھا' دل خون کے آنسو رویا تھا مگر آنکھ میں ایک آنسو نہیں......

جاؤ یوشع یوسفزئی لے آؤ المیرا خان کو اگر تمہاری محبت میں اتنی ہی طاقت ہے تو لے آؤ المیرا کو' مگر اسے کیا کہو گے کہ میرے ساتھ چلو میں نے کچھ نہیں کیا؟؟؟ میں بے قصور ہو بے گناہ ہو؟؟؟ اور وہ تمہارا یقین کر کے تمہارے ساتھ آجائے گی؟؟؟ کیا وہ تمہاری باتوں پر یقین کر لے گی؟؟ ارے اب تو سب کو یہی لگتا ہے کہ تم گنہگار ہو میرے' اور پھر وہ رپورٹس وہ بھی تو یہی کہتی ہے نہ کہ تم گنہگار ہو' بھائی بھی تمھیں گنہگار سمجھتے ہیں' نہ بھائی ہے نہ المیرا ہے تم اکیلے ہو گئے ہو یوشع یوسفزئی اکیلے' اگر المیرا کو تمہاری اتنی فکر ہوتی تو وہ تمہیں

کبھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جاتی کبھی نہیں' اور میں مجھے دیکھو تم سے بے پناہ محبت کی تمہاری زات سے عشق کیا' اور تمہیں اپنا بنالیا...." یوشع کی بولتی بند ہو چکی تھی....اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا بولے گی' اور شاید اس کے پاس جواب تھا نہیں کہا تھا' کیا المیرا واقعی اس کے پاس واپس بھی نہیں اس نے کچھ غلط بھی آجائے گی؟؟ کیا وہ واقعی اس کی باتوں پر یقین کر لے گی؟؟ اس نے پڑھا تھا جانے والے کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتے' تو کیا المیرا واپس آجائے گی؟؟ وہ صحیح تو کہہ رہی ہے علی بھی تو اسے گنہگار سمجھتا ہے' وہ واقعی اکیلا تو ہے' نہ محبت ہے نہ جان سے زیادہ عزیز دوست ہے...."

یوشع نے چپ چاپ دروازہ بند کر دیا تھا....وہ باہر کھڑی دروازے کو تکتی رہی....
اور اندر وہ بالوں کو پکڑے کھڑا تھا.....سارے سوالات اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے....

نہیں المیرا کو واپس آنا ہو گا' اسے میری بات پر یقین کرنا ہو گا' اسے بھی مجھ سے عشق ہے....." وہ چینختا چلاتا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا......

*

علی نے ڈور کو کھولنا چاہا مگر دروازہ اندر سے لوک تھا....اس نے دو تین ہلکی ہلکی ستک دی......پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد دروازے کے کلک کی آواز آئی.... دروازہ کھول دیا گیا.... علی دروازے کو دھکیلتا اندر داخل ہوا....اور پھر دروازے کے سامنے ہی تو وہ کھڑا تھا.... علی چندپل اس کے اس حلیے کو دیکھتا رہا.... بڑھی ہوئی شیو' آنکھوں کے نیچے حلقے' بڑھے ہوئے بکھرے بال' لال آنکھیں' شرٹ کے کھلے ہوئے بٹن' پیلی رنگت' کمزور جسامت......وہ چندپل کچھ بول ہی نہ پایا......یوشع بھی یک ٹک علی کو ہی دیکھتا رہا.... علی نے قدم آگے بڑھائے تھے....

کیا بولو میں یوشع تمھیں ؟؟ تم نے یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے ؟؟؟ تم وہی یوشع ہو وہ پہلے والے 'نہیں شاید نہیں' او کے لیو دس ٹوپک' کیا تمھارا میرے بغیر گزارا ہو گیا یوشع ؟؟ کیا ایک بار آکر مجھ سے سوری نہیں کہہ سکتے تھے ؟؟ ایک بار آکر میرا کالر پکڑ کر مجھے منا نہیں سکتے تھے ؟؟؟ کیا ایک بار آکر مجھ سے لڑ نہیں سکتے

تھے؟؟ کیا یہی تمھاری دوستی تھی؟؟ میں ناراض تھا' غصہ تھا' تمھیں غصے میں کتنا کچھ کہا' ایک بار مجھے چپ نہیں کرا سکتے تھے' ایک بار تو کچھ بولتے یوشع' صرف ایک بار مجھ سے کہتے علی مت جا مجھ سے دور' تو کیا میں تین مہینے تجھ سے دور رہتا؟؟ کیا ایک بار بھی میرے پاس نہیں آ سکتے تھے؟؟؟ کچھ تو بولو یوشع' تین مہینے سے تمھاری آواز نہیں سنی' اگر مجھ سے ناراض ہو مجھ پر غصہ ہے تو کر لو' نکال لو دل کی بھڑاس' مار لو مجھے' مگر یوں چپ تو نہ رہو' کچھ تو بولو....."

یوشع نظریں جھکائے اس کی سنتا رہا....

یوشع آئی رئیلی نیڈ یور....." اور علی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی یوشع علی کے گلے لگ گیا تھا..... علی نے بھی اس پر گرفت سخت کی.... دونوں کی ہی آنکھیں پر نم تھی.....

اور پھر دوستی کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو' کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہو' کتنی ہی ناراضگیاں کیوں نہ ہو' ایک سچی اور پکی دوستی کبھی ختم ہوتی ہے کیا' کبھی نہیں' کچھ پل کی ناراضگیاں روٹھنا منانا ہو جاتا ہے' مگر کبھی ختم تو نہیں ہوتی' ختم کر دینے سے بھی ختم نہیں ہوتی......" اور یہی ان کے ساتھ ہوا تھا وہ تین مہینے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سے ایک دوسرے سے ناراض تھے' مگر کب تک رہتے اور آج وہ پھر ایک دوسرے کے سنگ تھے..... کافی دیر یوشع یوہی اسے گلے سے لگائے کھڑا رہا....

اس

کے بعد کتنی ہی دیر علی اس کے روم میں رہا..... اس سے باتیں کرتا رہا...... جس

.......کے وہ بس ہو ہاں میں جواب دیتا رہا

جاتے جاتے علی کی ماہی سے بھی ملاقات ہوئی تھی' جو لاؤنج میں علی کے سینے

.....سے لگی کھڑی تھی

ب تو آ جاؤ گھر یار ماما بابا دونوں بہت یاد کرتے ہیں تمھیں' ایک بار بھی تم گھر

"..... نہیں آئی ہو

ماما بابا تو آجاتے ہیں نہ یہاں تو میں کیا کرو اور ویسے بھی اب یہی تو میرا گھر

".....ہے' یہیں تو رہنا ہے مجھے

ماما بابا آجاتے ہیں کیا بھائی کی یاد نہیں آئی ان تین مہینوں میں' نہ کال اٹھاتی ہو' نہ کوئی کال کرتی ہو' اور کیا تم بھی مجھے ایک بار بھی کال کر کے یوشع کی حالت کے

".... بارے میں نہیں بتا سکتی تھی

"کیا بتاتی بھائی؟؟؟

تم خوش ہو؟؟؟" علی نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا تھا....اس کی بھی حالت یوشع سے کم نہیں تھی

ہاں بھائی میں تو خوش ہو....." جھوٹ تو کسی کو بھی بولنا نہیں آتا..... علی نے دل میں کہا....

اچھا اب گھر آ جانا' کیا اپنی بھابھی کو بھی مبارکباد نہیں دو گی گھر آ کر' کیا مجھے بھی مبارکباد نہیں دو گی' تمھارا بھائی باپ بننے والا ہے' تم پھوپھو بننے والی ہو....."

...کیا سچ' آپ سچ کہہ رہے ہیں بھائی؟؟؟؟؟؟ علی نے ہاں میں سر ہلایا

بھائی بہت بہت مبارک ہو آپکو بہت زیادہ' آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟ وہ کچھ خفا ہوئی تھی...اور بھابھی وہ کیسی ہے؟؟؟؟

تم میری کوئی کال اٹھاؤ تو تمھیں کچھ بتاؤ نہ' اور زینب بالکل ٹھیک ہے' اب تو آ جانا یار گھر' جب سے تم گئی ہو' گھر سے خوشیاں بھی روٹھ گئی ہے' اب کوئی مجھ سے ضد کر کے اپنی خواہشات کو پورا نہیں کرواتا' کوئی مجھ سے نہیں لڑتا' کوئی بھی مجھ

سے ناراض نہیں ہوتا' یہ سب حرکتیں تمھاری تھی' کبھی تو کوئ خواہش کرو....."

بھائ اب خواہش رہی ہی نہیں تو کیا کرو؟؟؟اب تو بس یوشع کے دل میں جگہہ چاہتی ہو' اور وہ تو آپ بھی چاہ کر نہیں دے سکتے....." وہ دل میں خود سے کہہ جارہی تھی...

کیاہوا؟؟کیا سوچ رہی ہو؟؟؟

کچھ نہیں بھائ' اگر کبھی کچھ لیناہوا تو ضرور آپکا سر کھاؤ گی....." اس نے مسکراتے ہوئے کہا....

میں جانتا ہوماہی میں تمھیں تمھاری ساری خوشیاں نہیں دے سکتا' مگر جتنا بھی مجھ سے ہو گا میں ضرور کروگا' میں یوشع سے بھی بات کروگا' سمجھاؤگا اسے......"

نہیں بھائ ان سے اب کچھ مت کہیے گا' میں ٹھیک ہو خوش ہو......" علی چپ رہا....زینب کے ماتھے پر پیار کرتا پھر وہ چلا گیا.....

پیچھے اس کی آنکھیں پھر نم ہوئ تھی....

کیا بتاؤ آپکو بھائی کہ آپکی بہن کتنی تکلیف میں ہے' آپکی بہن اب بدل چکی ہے' آپ کی بہن کو اب کسی چیز کی چاہ نہ رہی' کیا بتاؤ آپکو بھائی کہ یوشع مجھ سے کتنی نفرت کرتے ہیں' نہیں بھائی اب تو آپکی بہن نے کمپرومائز کرنا سیکھ لیا ہے' آپ خوش رہے ہمیشہ......." وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی.....اس نے آنکھیں صاف کرتے یوسف صاحب کو دیکھا جو اس کے سر پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے...... سب ٹھیک ہو جائے گا بیٹا' مت رو' میں جانتا ہو تم تکلیف میں ہو' میں یہ بھی جانتا ہو یوشع بھی بہت تکلیف میں ہے' اسے بھی تھوڑا ٹائم چاہیے' اس کو وقت دو' تم صبر کرو' یوشع کے سارے کام تم خود کرنے کی کوشش کرو' اس کے آس پاس رہو' میں جانتا ہو وہ تمہارا وجود اپنے آس پاس بھی برداشت نہیں کرتا' مگر جب تک تم اس کے آس پاس نہیں رہو گی' اس کو بار بار اپنے ہونے کا احساس نہیں دلاؤں گی' تو وہ کیسے تمھیں اپنائے گا' اسے بتاؤ تمھیں اس کی فکر ہے' کچھ ٹائم لگے گا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا....." ماہی نے بس ہاں میں سر ہلایا.....

خوش رہو....." اور پھر وہ بھی وہاں سے چلی گئی

یوشع لان میں گھاس پر بیٹھا تھا....ہاتھ میں المیرا کی پک پکڑے بیٹھا یک ٹک اسکی پک کو دیکھ رہا تھا.... یہ پک انکی انگیجمنٹ کی تھی..... جس میں وہ علی کی بازو میں بازو ڈالے زبان نکال کر یوشع کو چڑا رہی تھی.....یوشع کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی.....وہ اس قدر گم تھا کہ اسے یہ بھی اندازہ نہیں ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے.....جو نم آنکھوں سے یوشع کے ہاتھ میں پکڑی المیرا کی پک کو دیکھ رہا ہے.....آج پہلی بار ماہی کو المیرا کی قسمت پر رشک آیا تھا......المیرا نہ ہو کر بھی سب کے درمیان ہوتی تھی.....اور وہ یہاں ہو کر بھی کسی کے درمیان میں نہیں تھی.....

"....اچھا المیرا سنو نہ یار!! شادی کے بعد پہلے بیٹا چاہیے یا بیٹی

یہ ان کی مہندی سے ایک دن پہلے کی بات تھی.....جب یوشع المیرا سے ملنے آیا تھا.....وہ صوفے پر اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی....جب یوشع نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے اس سے مزاق میں یہ بات کی تھی....

بتاؤ نہ یار!! پہلے کیا چاہیے بیٹا یا بیٹی؟؟؟؟

یہ تو اللہ پاک کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ جس چیز سے بھی نوازے' جو ہمارے

نصیب میں ہو وہ ہمیں مل جائے گا....."

ہاں وہ تو ٹھیک ہے جانم' مگر پھر بھی اپنی بھی تو کچھ خواہشات ہوتی ہے کہ ہمیں

پہلے بیٹا ہو یا بیٹی......"

اگر ایسا ہے تو میں پہلے بیٹی چاہو گی کہ ہمارے ہاں پہلی اولاد بیٹی ہو' کیونکہ ہمارے

نبی کو بھی بیٹیاں بہت پسند ہے' اور پھر بیٹی رحمت ہوتی ہے...."

اور اگر بیٹا ہوا تو؟؟؟

وہ پھر اللہ پاک کی مرضی ہے ہم تو کچھ نہیں کر سکتے اس میں....."

اور اگر بیٹی ہوئی تو کیا نام رکھو گی؟؟؟

ہممم بیٹی کا تو نہیں سوچا وہ آپ سوچ لیجئے گا....."

اچھا یعنی بیٹے کا سوچ لیا.....

ہاں جی.... تو پھر بتاؤ ہمارے بیٹے کا کیا نام رکھو گی.....

میر ہادی' مجھے میر ہادی نام بہت پسند ہے' دیکھ لینا میں تو میر ہادی ہی رکھوں گی' اور اس کو پیار سے میرو کہہ کر بلایا کرو گی' اور دیکھ لینا ہمارا بیٹا آپ سے بھی زیادہ پیارا ہو گا' جس سے میں بہت پیار کرو گی......"

ہاہاہاہا جانو تم سب سے پہلے مجھے پیار کرو گی....." المیرا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسکو گھورا.....

"یو نو جانو جب تک میں کچھ نہیں کرو گا تو.....

"یوشع شٹ اپ' خبردار کچھ الٹا سیدھا بولا تو......

ہاہاہاہا یار تمھاری تو ابھی سے حالت خراب ہو گی' ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں ہے' ہاہاہا آ جاؤ ونلی ٹو ڈیز لیفٹ' اس کے بعد تم میں اور......" یوشع آنکھ ونک کرتا اسکی طرف جھکا تھا.....

یوشع اب تم سچ میں مجھ سے مار کھالو گے....." اور وہ مسکراتا ہوا اس سے دور ہوا تھا....

جاؤ المیرا خان وہ دن اب دور نہیں جب تم پر میرا حق ہو گا' جب تم المیرا خان نہیں المیرا یوشع یوسفزئی ہو گی اور میں پورے حق سے تم سے اپنے حق وصول کرو گا.....

"....ارے جائے جائے' پہلے وہ دن تو آنے دے

جسٹ ویٹ اینڈ واچ....." یوشع نے بھی آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا تھا.....

میر ہادی......" یوشع نے زیر لب نام دہرایا..... پیچھے کھڑی ماہی نے بھی اس نام کو سنا تھا....اور پھر وہ کچھ بھی کہے بغیر نم آنکھوں سے وہاں سے چلی گئی.....یوشع یوہی اس کی تصویر کو لے کر بیٹھا رہا.....

اور پھر اس سے اگلے دن ہی علی ماہی کو گھر لے گیا تھا.... تین مہینے دس دن بعد وہ اپنے گھر گئی تھی.... سب گھر والوں کے بے جا اصرار پر وہ دو دن کیلئے وہاں رک گئی....وہاں وہ سب سے مل کر خوش تھی.... مگر ذہن اس کا بس یوشع میں

ہی اٹکا ہوا تھا کہ وہ کیا کر رہے ہونگے؟؟ کہاں ہونگے؟؟ کیسے ہونگے؟؟؟ اور اب اس نے یہ بھی سوچ لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اب یوشع کے آس پاس ہی رہے گی پھر چاہے اسے یوشع کی کتنی ہی نفرت کیوں نہ برداشت کرنی پڑے' وہ چاہے اسے جتنا مرضی دھتکارے مگر اب وہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلا کر ہی رہے گی..... وہ یوشع کی نفرت کو محبت میں بدل کر ہی رہے گی' اسے اس بات کا احساس دلائے گی کہ وہ بھی ایک انسان ہے..... وہ بھی ایک چھوٹا سا دل رکھتی ہے...... اس کی بھی فیلنگز ہے.... وہ اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا

....ہاں یوشع کو احساس ہوگا ضرور ہوگا....." اس نے خود سے کہا تھا

یاں شاید اس نے خود کو جھوٹی تسلی دی تھی کہ یوشع کو احساس ہوگا یا کیا واقعی یوشع کو احساس ہو جائے گا کہ وہ جو کر رہا ہے غلط کر رہا ہے یا نہیں؟؟؟

*.....دو دن وہاں گزارنے کے بعد وہ واپس گھر آ گئی تھی

.....یوشع ڈائننگ ٹیبل پر ہاتھ میں کانچ کا گلاس پکڑے بیٹھا تھا

کہاں المیر اخان کی باڈی فزکس اور کہاں ماہین عمران.....''اس نے غصے سے گلاس پر گرفت سخت کی تھی.....آنکھیں لال اور غصے سے دماغ کی رگیں ابھری ہوئی تھی.....

بھئی تمھاری جگہ میں ہوتا تو خوب مزے.....''گلاس پر گرفت مزید سخت ہوتی چلی گئی.....گلاس کریک ہونا سٹارٹ ہو گیا تھا....

ماہین عمران میری بیوی ہے.....''ایک بار پھر غصے سے گرفت سخت ہوئی......گلاس ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا تھا.....یوشع نے سختی سے آنکھیں میچی....

یوشع یہ یہ کیا کر لیا تم نے؟؟؟ پاگل ہو گئے تھے کیا؟؟؟ ماہین نے غصے سے یوشع کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا......

اے دور ہٹو....''یوشع چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا....

''یوشع میں نے کہا ہاتھ دیکھاؤ.....

ایک بار کی سمجھ نہیں آتی کیا' دماغ نہیں ہے' میں نے کہا دور ہٹو....''یوشع نے ایک بار پھر اس کو خود سے دور دھکیل دیا تھا....

بابابابا.....''ماہی نے آواز لگائی....

یوسف صاحب بھی آواز سن کر روم سے باہر آئے......یوشع کے خون آلود ہاتھ کو

.....دیکھا...جسے ماہی بار بار پکڑنے کی کوشش کرتی تو یوشع ہاتھ پیچھے کر لیتا

یوشع یہ کیا کیا تم نے 'عقل نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں 'کس بات کا غصہ آرہا ہے

.... تمھیں اتنا جو تم یہ سب کرتے پھر رہے ہو....''انہوں نے اسے ڈانٹا تھا

''......ڈیڈ کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہو

''.....شٹ اپ ہاتھ دیکھاؤ ادھر 'ماہی جا کے فرسٹ ایڈ لے کر آؤ

.....جی بابا....''وہ وہاں سے چلی گئی اور کچھ دیر بعد فرسٹ ایڈ لے آئی تھی

یوسف صاحب نے خود اس کے بینڈ ایج کی اور اس سارے عمل میں نہ ہی اس نے

''.....افففف کی اور نہ ہی کچھ بولا بس چپ چاپ بینڈ ایج کرواتا رہا

بینڈ ایج سے فری ہونے کے بعد یوسف صاحب چیئر سے اٹھ کھڑے ہوئے.....

.....جاتے جاتے یوشع کو حکم دینا نہیں بھولے تھے

''.....میرے روم میں آؤ 'بات کرنی ہے تم سے

....اور وہ بھی چپ چاپ اٹھ کر ان کے پیچھے چل دیا

''....جی بابا

"....کب تک چلے گا ایسا آج تم بتا ہی دو

"آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں ؟؟؟

تم اچھی طرح جانتے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہو یوشع...."یوشع

..... نظریں جھکائے خاموش کھڑا رہا

اپنی حالت دیکھی ہے تم نے....."وہ اب بھی چپ رہا.....چندپل کی خاموشی

.....کے بعد وہ پھر گویا ہوئے

"کیوں کر رہے ہو تم ماہی کے ساتھ ایسا برتاؤ؟؟؟

.....کیونکہ وہ یہ سب ڈیزرو کرتی ہے....."دوبدو جواب دیا گیا

"تم اتنے بے حس تو کبھی نہیں تھے یوشع 'تو اب کیوں بن رہے ہو؟؟؟

"......پتا نہیں اب ہر حساس مر چکا ہے

ساڑھے تین مہینے ہو گئے ہیں تم دونوں کے نکاح کو اور جب سے لے کر اب تک تم نے ماہی کو روم سے نکال رکھا ہے 'کب تک چلے گا ایسا؟؟ کب تک اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے رہو گے 'اگر یہی سب کرنا تھا تو نکاح ہی کیوں کیا تھا؟؟

"..... منع کر دیتے بچے تو نہیں تھے تم 'تمھارے پاس جواب تھا یا نہیں

اس وقت میں مجبور تھا' مجھ پر الزام لگائے گ ئے تھے' حقیقت سے ناواقف تھا' چپ چاپ نکاح کرنے کی یہی وجہ تھی کہ ایک بار سچ سامنے آنے کے بعد میں اسے ڈائیورس دے دوں گا......"

تو اب کیا ہے؟ دے دو اسے ڈائیورس' حقیقت تو یہی ہے نہ کہ اس رات تم دونوں کے درمیان کچھ نہیں ہوا تھا......"

ہاں یہی سچ ہے مگر یہ بات آپ جانتے ہیں' میں جانتا ہو' ماہی جانتی ہے' باقی تو کوئی نہیں جانتا نہ بابا اگر کسی نے یقین کرنا ہوتا تو اسی دن بھی کر سکتے تھے' سب اس رپورٹ پر اور ماہی کی باتوں پر یقین کرتے ہیں' اور یہ بات آپ اور میں ہم دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ رپورٹس جھوٹی ہے جبکہ وہ رپورٹس مجھے گنہگار ثابت کرتی ہے' تو کیسے میں اسے ڈائیورس دے دو بابا اور اب آپ یہ بات ذہن سے نکال دے کے میں ماہی کو کبھی ڈائیورس دوں گا' وہ ساری زندگی اسی گھر میں میرے نکاح میں رہے گی مگر کبھی اپناؤ گا نہیں اور ایک دن اسی گھر میں پڑے پڑے مر جائیں گی...."

یوشع زبان سنبھال کے بات کرو بیٹی ہے وہ میری' اور کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ رپورٹس جھوٹی ہے' وہ رپورٹس سچ بھی تو ہو سکتی ہے' اس کے اوپر لکھا ہوا ایک
''ایک لفظ سچ بھی تو ہو سکتا ہے' کیا پتا تم واقعی گنہگار ہوں؟؟؟
بابا ایک تو سب ہی آپکی بیٹیاں ہوتی ہے' میری بلا سے کل کی مرتی آج مر جائے' جان چھوٹے گی میری' اور وہ رپورٹس جھوٹی ہے.....''یوشع کے چہرے پر ایک اطمینان تھا.....
''تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟؟
یوشع یوسفزئی ہو بابا' ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہو' گیا تھا میں اسی ہوسپٹل میں واپس وہاں ڈاکٹر سے ملا تھا' نہیں تو کچھ معلوم نہیں تھا پھر اس نرس کے پاس گیا تھا جس نے رپورٹ لا کر دی تھی ڈاکٹر کو' زیادہ کچھ نہیں بابا بس تھوڑا بہت ڈرایا تھا اور وہ ڈر بھی گئی تھی' اگلے پانچ منٹ میں اس نے سارا سچ اگل دیا تھا کہ اس نے رپورٹ میں ماہی کے کہنے پر ردوبدل کروایا تھا' ماہی نے اسے چند پیسے دے کر خرید لیا تھا....''

جب حقیقت تمھارے سامنے آہی گئی تھی تو اس نرس کو سب کے سامنے کیوں نہیں لائے ...."

خود نہیں لایا بابا' اس نے مجھ پر گھٹیا الزام لگائے تھے' سب کی نظروں میں میرا مقام گرایا تھا' صرف اس لیے نہ کہ وہ مجھے حاصل کر سکے' تو ٹھیک ہے بابا میرا مقام دوسروں کی نظروں میں گر تو چکا ہی ہے کوئی بات نہیں برداشت کرلوں گا' مگر ماہی کی اس سے زیادہ اچھی سزا کوئی اور نہیں ہوگی ساری زندگی میرے نکاح میں رہے گی مگر میری محبت میری ایک نظر کیلیے ساری زندگی تڑپتی رہ جائے گی' مگر کبھی مجھے حاصل نہیں کر پائے گی' کبھی اسے نہیں اپناؤں گا' اس لیے بابا وہ کل کی مرتی آج مر جائے جان چھوٹے گی میری ....."

یوشع ...." اور پھر یوسف صاحب کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رہ گیا تھا.... یوشع نے سر جھکا لیا.....

بہت ہو گیا یوشع اب اگر تم نے فالتو کی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا' بہت برداشت کرلیا تمھیں اور تمھاری ان حرکتوں کو' صرف دس سے پندرہ دن ہے تمھارے پاس یوشع اچھی طرح سے سوچ لینا یا تو ماہی کو اپنی بیوی تسلیم

کروگے' اسکے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزاروگے یا پھر اسے ڈائیورس دوں گے اور اسکے بعد میں خود تم سے بھی زیادہ اچھا لڑکا دیکھ کر ایک اچھے گھرانے میں اس کی شادی کروگا' جو اسکی عزت تو کرے گا"......

"......اگر اس نے کہی اور شادی کرنی ہی ہوتی نہ بابا تو وہ یہ گھٹیا سا کھیل نہ کھیلتی

"......مجھے مزید کچھ نہیں سننا یو شع

.....اوکے....." وہ پلٹ کر واپس جانے لگا.... دروازے کے پاس رکا

بابا آپ اچھی طرح جانتے ہیں یہ دونوں کام ہی میرے بس میں نہیں ہے' نہ ہی میں اسے اپنا سکتا ہو اور نہ ہی اسے چھوڑ سکتا' آپ کو بس اپنی بیٹی کی تکلیف نظر آرہی ہے اور میرا کیا بابا' وہ ایک لڑکی تھی جس کو میں نے چاہا تھا' وہ پہلی لڑکی تھی جس نے میرے دل میں جگہ بنائی تھی' وہ لڑکی تھی بابا جسکی روح سے میں نے عشق کیا تھا' مجھے اس کی نظروں میں گرادیا گیا بابا' وہ بھی مجھے گنہگار سمجھ کر چھوڑ کر چلی گئی' میرے دل پر کیا گزرتی ہوگی کبھی سوچا ہے بابا' اور آپ جانتے ہیں ان سب کا ذمہ دار کون ہے؟؟ آپکی وہ بیٹی جسکے لئے آج آپ مجھ سے لڑ رہے ہیں....."

میں تم دونوں کا بھلا چاہتا ہو' میں دو زندگیاں برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا....."

اب کی بار انہوں نے قدرے نرمی سے کہا تھا کیونکہ انہوں نے یوشع کی آواز میں نمی محسوس کی تھی.....

اور یہ دونوں کام میرے اختیار میں نہیں ہے بابا سوری....." وہ دروازے سے باہر نکلنے لگا تھا.....

.....رکو یوشع ابھی بات ختم نہیں ہوئی ہے...." وہ رک گیا.... مگر پلٹا نہیں

سب کچھ جانتے ہوئے بھی المیرا کو سچ کیوں نہیں بتا رہے؟؟ اسے بتاؤ اور لے آؤ اس گھر میں' دے دو ماہی کو ڈائیورس' گزارو المیرا کے ساتھ ایک خوشحال زندگی......"

وہ المیرا خان ہے وہ باتوں سے زیادہ ثبوتوں پر یقین کرتی ہے' اور حد سے زیادہ ڈھیٹ بھی ہے' وہ اتنی آسانی سے واپس نہیں آئے گی' جب تک ماہی خود اسے حقیقت نہیں بتا دے گی وہ کسی پر یقین نہیں کرے گی' اس کو بھی میں ایک نہ ایک دن واپس لے آؤ گا....."

اگر المیر اثبوتوں پر ہی یقین رکھتی ہے تو اس دن تمھاری بات سنے بغیر کیوں چلی گئی' کیوں اس نے تم پر یقین نہیں کیا؟؟؟

کیونکہ اس وقت میں خاموش تھا' ماہی اور آنٹی کے آنسو کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتے تھے' اور اس کے جانے کی وجہ ماہی پر یقین کرنا نہیں تھا بلکہ میرا ماہی کے ساتھ نکاح کر لینا تھا' اس لیئے وہ کسی کی بھی مزید سنے بغیر میری اور ماہی کی زندگی سے دور چلی گئی.....''

''یوشع ماہی کو ڈائیورس دے دو.....''

نہیں بابا میں ماہی کو کبھی ڈائیورس نہیں دوں گا' اس کی یہی سزا ہے' اور وہ یہ سزا ساری زندگی کاٹے گی.....''

خطائیں تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے' تو کیا تم اسے معاف نہیں کر سکتے؟؟؟؟ وہ پلٹا..... باپ کی طرف دیکھا....

اللہ بھی انہیں معاف کرتا ہے بابا جو اپنی خطاؤں پر' گناہوں پر شرمندہ ہو' جو یہ وعدہ کرے کہ یارب آج کے بعد نہیں ہو گا معاف کر دے' مگر ماہی اس کو کیسے معاف کر سکتا ہو' وہ تو اپنے کیئے گئے کام پر بالکل بھی شرمندہ نہیں ہے' اس

میں تو اب بھی وہی انا ہے' تو کیسے معاف کر دو' سوری بابا آپ جو کہے گے وہ کرو گا' میں نے آپ کو کبھی مایوس نہیں کیا' مگر اب کی بار آپ جو چاہ رہے ہیں وہ میں نہیں کر سکتا سوری....." وہ پلٹا اور پھر باہر نکل گیا.....یوسف صاحب کھڑے دروازے کو دیکھتے رہے.....

سب کچھ پتا لگا لیا' ہر ایک کو سمجھ لیا' مگر ماہی کو سمجھنے میں غلطی کر گئے تم یوشع' اس میں تو انا کب کی ختم ہو چکی ہے' وہ تو اب تمھارے رنگ میں ڈھلنا چاہتی ہے' کاش تم اسے بھی جلدی سمجھ جاؤ....."

یہ لے علی...." زینب کافی کا مگ لے کر آئی تھی... علی کھڑکی سے باہر دیکھتا کسی گہری سوچ میں گم تھا.....

"علی کہاں کھوئے ہوئے ہیں آپ' یہ لے کافی....."

ہنہ ہاں کیا کہاں؟؟؟

"کن سوچو میں گم ہے آپ' یہ لے کافی....."

کچھ نہیں ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا....' کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا....وہ پلٹا اور کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھ گیا.....

یار میں سوچ رہا ہو کہ یوشع سے کہو ماہی کو ڈائیورس دے دے' اور المیرا کے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو گزار لے.....''

اور آپکو لگتا ہے کہ یوشع ڈائیورس دے دے گا ماہی کو یا ماہی اس بات پر راضی ہو جائے گی.....''

کیوں نہیں ہو گی راضی' راضی ہونا پڑے گا' ویسے بھی تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہے' ساری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ ناخوش رہنے سے بہتر ہے علیحدگی ہو جائے.....''

کہہ تو آپ سہی رہے ہیں' ماہی خوش رہنے کی کوشش کرتی ہے' مگر وہ خوش نہیں ہے' جب وہ یہاں تھی جب بھی یہی حال تھا' پتا نہیں کن خیالوں میں کھوئی رہتی تھی' پوچھو تو پھر بتاتی بھی نہیں تھی.....''

نہ میں ماہی کو اسطرح دیکھ سکتا ہوں اور نہ ہی یوشع کو' دونوں ہی مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے' اور میں دونوں کی ہی زندگی یوں برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا' اس لئے دونوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ دونوں علیحدہ ہو جائے......''

بات تو ٹھیک ہے مگر مجھے نہیں لگتا کہ ماہی کبھی آپکی بات سے اتفاق کرے گی' وہ یوشع سے محبت کرتی ہے' وہ یوشع کو کبھی نہیں چھوڑے گی....."

ہمم دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟؟؟ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے....."علی نے اسے کمر سے پکڑتا خود کے قریب کیا....

".....آپ کے سامنے ہو فٹ فاٹ

وہ ہلکا سا مسکرایا......وہ بھی مسکرائی......

ZNZ
Zubi Novels Zone

یوسف صاحب یوشع کے روم میں داخل ہوئے تھے....پندرہ دن گزر چکے تھے....اور آج وہ بہت غصے میں لگ رہے تھے.....ان پندرہ دنوں میں علی بھی یوشع سے بات کر چکا تھا اور اس نے ماہی کو ڈائیورس دینے سے بالکل انکار کر دیا تھا....اور سب سے زیادہ غصہ ماہی نے کیا تھا کہ آپ نے یہ بات کیسے کی؟؟؟ پھر علی بھی چپ ہو گیا تھا کہ جب دونوں ہی راضی نہیں تو میں کیا کر سکتا ہو؟؟؟؟

یوسف صاحب نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی مگر یوشع نظر نہیں آیا.....

پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد یوشع فریش سا تولیے سے گیلے بالوں کو رگڑتا

واشروم سے باہر آیا تھا....

بابا آپ یہاں؟؟ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے آپ....''یوسف غصے سے اس کو

دیکھتے رہے.....یوشع نے بھی کچھ ان کے چہرے پر جانچنا چاہا.....

بابا اگر آپ جواب لینے آئے ہیں تو میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ میں ماہی کو

ڈائیورس نہیں دوں گا......''

میں جواب لینے نہیں آیا یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم نے جھوٹ کب سے بولنا سیکھ لیا

یوشع....''

کیا مطلب بابا میں نے کیا جھوٹ بولا ہے آپ سے' آپ جانتے ہیں کہ میں آپ

سے کیا کسی سے بھی جھوٹ نہیں بولتا.....''

ماہی کا کچھ خیال ہے تمھیں' کہ وہ کس حال میں ہے' زندہ ہے کہ مر رہی

ہے....''

کچھ نہیں ہوتا اسے بابا ڈھیٹ ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں مرنے والی.....''

ماہی ماں بننے والی ہے وہ بھی تمہارے بچے کی....." یہ الفاظ تھے کہ ہتھوڑے جو یوشع پر برسائے گ ئے تھے' چندپل کیل ئے اسے اپنے ارد گرد کی ہر ایک چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی....چندپل کیل ئے تووہ بھی کچھ نہیں بول پایا تھا.....وہ نظریں جھکائے کھڑا بس حیران پریشان سازمین کو دیکھتا رہا

بولو کچھ اب کیوں بولتی بند ہو گئی ہے تمھاری' کوئی جواب ہے تمھارے پاس' تم کہتے ہو تم نے اسے کبھی نہیں اپنایا اور نہ ہی کبھی اپناؤ گے تو یہ سب کیا ہے' کیا جھوٹ ہے کیا سچ ہے بتاؤ مجھے' تمھاری ڈاکٹر اور وہ نرس والی بات وہ جھوٹی اور من گھڑت کہانی ہے یا وہ سب کچھ جھوٹ ہے کہ اس رات تم دونوں کے درمیان کچھ نہیں ہوا' کیا جھوٹ ہے ان میں سے بتانا پسند کرو گے' یوشع مجھے "جواب دو اگر تم نے اسے کبھی اپنایا ہی نہیں تو کیا ہے یہ سب؟؟؟؟

بابا میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا آپ سے جو کہا سچ کہا ہے" ان دونوں میں سے کوئی بھی بات جھوٹی نہیں ہے' نہ اس رات والی اور نہ ہی وہ رپورٹس والی' میں نے ماہی کی عزت خراب نہیں کی تھی' جو کچھ ہوا بعد میں ہوا تھا مگر وہ ایک غلط فہمی تھی' میں اس وقت ہوش میں نہیں تھا......"

اور کیوں نہیں تھے تم ہوش میں....."یوسف صاحب نے سینے پر ہاتھ باندھتے

پوچھا.....یوشع چپ رہا.....

یوشع میری آنکھوں میں دیکھ کر جواب دو....."یوشع نے مزید نظریں جھکالی

تھی.....

یوشع ڈونٹ سے کہ تم نے ڈرنک کی تھی....."انہوں نے کچھ سوچ بچار سے

جواب دیا......وہ چپ رہا....

یوشع میں نے کیا پوچھا ہے؟؟جواب دو؟؟یوشع نے ہاں میں سر ہلایا....

یوشع مجھے افسوس ہو رہا ہے آج کہ تم میری اولاد ہو' یہ تربیت تو میں نے بالکل

بھی نہیں کی تھی تمھاری' مجھے تم سے بالکل بھی یہ امید نہیں تھی کہ تم اس عمر

میں آکر مجھے اس قدر تنگ کرو گے' یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ایک ہارٹ

پیشنٹ ہو' جانتے ہو یوشع اس وقت میرا کیا دل کر رہا ہے تمھیں اتنا مارو کے تم

اپنی آخری سانس تک یہ مار نہ بھولو....."

"....مار لے بابا جتنا مارنا ہے حق ہے آپ کا مار سکتے ہیں' اففف بھی نہیں کرو گا

تم تو مار کھالو گے کیونکہ تمھارے اندر شرم نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے مگر مجھے بہت شرم آئے گی اپنی جوان اولاد پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے....."یوسف صاحب نے ....ایک گہری سانس خارج کی

".....آج کے بعد ماہی تمھارے ساتھ اسی روم میں رہے گی

".....یہ کبھی نہیں ہوگا

بس یوشع بہت ہوگیا' جتنا برداشت کرنا تھا کرلیا' اب مزید نہیں جو میں نے کہہ دیا وہ کہہ دیا' آج کے بعد ماہی تمھارے ساتھ اسی روم میں رہے گی' اس کا اب تم خیال رکھو گے' اگر میں نے دیکھا تم نے ماہی ہر ہاتھ اٹھایا ہے یا اسے روم سے باہر ".....نکالا تو بھول جانا کہ تمھارا کوئی باپ ہے

"....بابا

بس چپ جو کہہ دیا سو کہہ دیا' اس کی دیکھ بھال تمہاری زمہ داری ہے' میں کل لاہور جارہا ہو دو مہینوں کیل ئے' جب واپس آؤ تو مجھے میری بیٹی ہنستی مسکراتی دیکھے' اگر مجھے ذرا بھی اندزہ ہوگیا کہ تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا یا اسے روم سے نکالا یا تم نے اسے خوش نہیں رکھا' تو میں اپنی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہو تم

اچھی طرح جانتے ہو' اور کل سے آفس آجانا' چار مہینوں سے تم نے آفس کی شکل نہیں دیکھی ہے' میں کتنے بزنس سنبھالوں اکیلے' وہ تو شکر ہے علی کا اس نے ان چار مہینوں میں بہت ساتھ دیا ہے' کل سے اپنا آفس سنبھالوں' اپنی پاور آف آٹرنی کو سنبھالو' میں جب واپس آؤ تو مجھے سب کچھ صحیح دکھنا چاہیے یوشع

".....یہ آپ بالکل بھی اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ' میں آپکا سگا بیٹا ہو' وہ ماہی نہیں ہے آپکی بیٹی......"

نہ مجھے مزید تم سے کچھ سننا اور نہ ہی مجھے مزید کچھ کہنا ہے تم سے' یا تو باپ کو حاصل کرو گے یا ساری زندگی کیلئے ترستے رہ جاؤ گے' چوائس اٹس

".....یورز"

ملتے ہیں دو مہینے بعد' خدا حافظ' اور ہاں بھیج رہا ہو میں ماہی کو روم میں' یقیناً مجھے شکایت کا موقع نہیں ملے گا......" یوشع غصے سے دروازے کو گھورتا رہا

".....بالکل اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ آپ بابا"

اور پھر کچھ دیر بعد ہی ماہی روم میں آ گئی تھی..... مگر اس کے چہرے پر زیادہ خوشی نہیں تھی.....ماہی نے روم میں نظر دوڑائی.... مگر یوشع کہی نظر نہیں آیا.....وہ

ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آکر کھڑی ہو گئ... یوشع ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تھا.....

.....ماہی کو دیکھ کر ٹھٹکا

ماہی آج کے بعد تمھارے ساتھ اسی روم میں رہے گی....." غصے کی لہر ایک بار

پھر پورے جسم میں دوڑی تھی.... وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتا روم سے باہر نکلنے

.....لگا تھا

"......یوشع اگر تمھیں نہیں پسند تو میں چلی جاؤ گی روم سے

واؤ ریئلی 'نوٹنکی چیک کرو' پہلے تو بابا کو بھڑکا دیا میرے خلاف اپنے ان جھوٹ

موٹ کے آنسو سے اور اب مجھے کہتی ہو کہ میں چلی جاؤ گی 'کیا چاہتی ہو کہ بابا مجھ

سے بات نہ کرے 'تم ہم باپ بیٹوں کے درمیان پھوٹ ڈلوا دو 'یہی چاہتی ہو نہ

".....تم 'بابا کی ہمدردیاں سمیٹتی پھیرو

نہیں میں کیوں ؟؟ میں نے بابا.... کو کچھ نہیں کہا؟؟ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں

......یوشع....." اس نے بامشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے

واؤ میں الزام لگا رہا ہوں 'گریٹ' بابا تمھارے ان جھوٹ موٹ کے آنسو میں

.....پھنس سکتے ہیں مگر میں نہیں 'گو ٹو ہیل......" وہ پلٹ کر جانے لگا تھا

یوشع میں ماں بننے والی ہو.....''یوشع کے چلتے قدم رک گ ئے......کچھ پل کیل ئے وہ منجمد ہو گیا.... مگر صرف کچھ پل نہ ہی وہ پلٹا اور نہ ہی اس نے کچھ کہا.....بس قدم باہر کی طرف بڑھا دیے......ماہی کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگنے لگی تھی.....

*

اگلے دن یوسف صاحب لاہور کیل ئے روانہ ہو گ ئے تھے.....یوشع بھی چار مہینوں بعد آفس چلا گیا تھا....اس نے اپنی سیٹ ایک بار پھر سنبھال لی تھی...
یوشع کو چار مہینوں بعد اچانک آفس میں دیکھ کر سب ہی حیران پریشان تھے......
علی خوش تھا چلو دیر سے ہی سہی آیا تو.....وہ آتو گیا تھا مگر کام میں کوئ خاص دلچسپی نہیں لی تھی.....
آج کی میٹنگ میں چلو گے.....''یوشع اپنے آفس روم میں بیٹھا تھا جب علی نے پوچھا.....
''.....نہیں خود جانا' میرا دل نہیں

ٹھیک ہے میں چلا جاؤ گا......" اتنے میں ایک لڑکی سلام کرتی روم میں داخل ہوئی تھی....

.....یہ کون ہے؟؟؟یوشع نے پوچھا

.....نیو سیکرٹری....." علی نے بتایا.....اور یوشع کی سانسیں اٹکی تھی

.....سر ہوازہی؟؟؟ہانیہ نے علی سے پوچھا

".....یہی ہے آپکے باس یوشع یوسفزئی' اس کمپنی کے اونر

".....یہ باس ہے

ہاں تمھیں کوئی شق ہے کیا؟؟؟

نہیں میں نے تو سنا تھا کہ جو بوس ہوتے وہ ادھیڑ عمر کے ہوتے ہیں' موٹے ہوتے ہیں' گھنی مونچھیں ہوتی ہے......" جہاں علی نے اپنی ہنسی روکی....وہی.....یوشع کو اس کی بے تکی باتوں پر غصہ چڑھا تھا

مگر یہ تو ینگ ہے....." شاید وہ کچھ زیادہ ہی باتونی تھی.....یا علی نے سر پر چڑھالیا تھا....

گیٹ آؤٹ....."یوشع نے غصے سے کہا...ہانیہ نے بھی یوشع کے بگڑے تیور دیکھے.....

"......بہری ہو سنائی نہیں دیتی ایک دفعہ کی 'آئی سیڈ گیٹ آؤٹ

آیوشع آرام سے 'مس ہانیہ آپ جائے اور جا کر میٹنگ کی تیاری کرے پھر ہم نے نکلنا بھی ہے....."

.....جی سر....."وہ بھی غصے سے یوشع کو گھورتی روم سے نکل گئ

".....یوشع کیا ہو گیا تھا کیوں غصہ کر رہے تھے

میرا غصہ نظر آ گیا اس کی باتیں نظر نہیں آئی 'تم نے کچھ زیادہ سر پر نہیں چڑھا لیا اس کو....."

".....میں نے نہیں چڑھایا 'وہ پہلے سے ہی باتونی اور منہ پھٹ ہے

".....اور ایسے منہ پھٹ لوگوں کی مجھے میرے آفس میں کوئی ضرورت نہیں

.....سیکرٹری مائی فٹ...."اس نے غصے سے کہا

کیا زینب نہیں آسکتی سیکرٹری کی پوسٹ پر 'کسی اور کو رکھنا میرے بس میں نہیں....."

وہ اب میری سیکرٹری نہیں رہی تو تمھاری کہاں سے بنے گی' اور اگر بالفرض میں اسے بولا بھی لو تو وہ کتنے مہینے زیادہ سے زیادہ کام کرلے گی چار سے پانچ مہینے بس' اسکے بعد پھر دوبارہ ہمیں کسی کی ضرورت پڑے گی' کیونکہ زینب کی کنڈیشن تو تم جانتے ہی ہو....."

"......اوکے تو پھر آج سے کسی میل کو رکھ لو سیکرٹری کی پوسٹ پر

اب فوراً کسی کو ہائیر کرنا مشکل ہے یوشع' اس لئے چپ چاپ کچھ دن گزار لو' اور وہ اب اتنی بھی منہ پھٹ نہیں ہے' وہ تم سے پہلے ملی نہیں اس لئے تمھیں اتنا جانتی نہیں ہے' آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی' تم غصہ مت کرو' یہاں کے کام سنبھال لو میں چلتا ہوں' پھر ملاقات ہوگی......" یوشع وہی چیئر پر بیٹھا رہا..... نظر سامنے شیشے کی میز پر رکھی المیرا کی تصویر پر گئی.....اس نے فریم کو ہاتھ میں اٹھایا......

کہاں ہو یار آجاؤ' نہیں رہا جاتا تمھارے بغیر' مر رہا ہوں تمھارے بغیر' میری حالت دیکھو' ایک بار تو ترس کھا لیتی مجھ پر' ایک بار تو سوچ لیتی میرا......" وہ اس کی تصویر کو تکتا رہا.....

**

"..... میرے سر پر کیوں کھڑی ہو' جاؤ یہاں سے

میں سر پر نہیں کھڑی سائڈ میں کھڑی ہو....." ماہی نے بھی دانت نکالتے ہوئے

....جواب دیا....یوشع کو غصہ چڑھا

"..... ویسے بھی مجھے نیند آرہی ہے' سائڈ میں ہو کر لیٹے میں نے بھی لیٹنا ہے

پورا کمرا پڑا ہے جہاں دل کرے وہاں لیٹو' مگر میرا سر نہ کھاؤ' اور ویسے بھی میں

"....نے بس روم میں جگہ دی ہے' بیڈ پر یا اپنی زندگی میں نہیں

....مجھے زمین پر نیند نہیں آتی' میں بیڈ پر ہی سوگی....." یوشع اٹھ کر بیٹھا

ماہی مجھے نہ غصہ دلاؤ اور نہ ہی مجھے مجبور کرو کہ میں تم پر ہاتھ اٹھاؤ' وہ سامنے

ڈریسنگ روم رہا' وہاں سے میٹرس لاؤ زمین پر بچھاؤ اور سو جاؤ' اب مجھے ڈسٹرب

کیا تو بہت برا ہو گا' انڈرسٹینڈ....." یوشع نے غصے سے انگلی اٹھا کر وارن کیا

.....تھا

.....اکڑو' گھمنڈی' سڑے ہوئے بینگن....." ماہی نے بھی غصے سے کہا

.....یوشع ایک بار پھر اٹھ کر بیٹھا

"......مائنڈ یور لینگویج ماہین عمران

یوشع یوسفزئی کسی نے آپکو بتایا نہیں کہ شادی کے بعد لڑکی کا سر نیم چینج ہو جاتا ہے 'سو میں ماہین عمران نہیں 'ماہین یوشع یوسفزئی ہو' آئی سمجھ یوشع یوسفزئی......"ماہی نے بھی اسے جتایا تھا

"......تم کچھ زیادہ ہواؤں میں نہیں اڑ رہی ہو

مجھے نیند آ رہی ہے 'صبح بات کرتے ہیں ٹھیک ہے یوشع جانو......"وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی.... میٹرس لا کر زمین پر بچھایا....یوشع مسلسل اس کو گھورے جا رہا تھا.....

کیا ہوا یوشع ؟؟ کیا ایک بار پھر سے جانو سننے کو دل کر رہا ہے ؟؟؟"یوشع بیڈ سے اٹھا....ماہی کے قریب پہنچ کر غصے سے اس کے بازو کو پکڑا....

تم کیا سمجھتی ہو اپنے آپ کو 'میں نے تمھیں روم میں رہنے کی اجازت دے دی تو تم میرے سر پر چڑھتی جاؤ گی اور میں کچھ نہیں کہو گا 'تو ماہین یہ بہت بڑی بھول ہے تمھاری 'میں تمھیں ابھی ایک سیکنڈ سے پہلے اس روم سے باہر دھکیل سکتا ہو 'اور یہ جو تم ہواؤں میں اڑ رہی ہو نہ تو ایک سیکنڈ سے پہلے تمھیں زمین پر پٹخ

سکتا ہو' اس لئے اپنی اوقات میں رہو تو زیادہ بہتر ہو گا' ورنہ تم جانتی ہو مجھے وہ حشر کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی....."

اور آپکو کیا لگتا ہے آپ مجھے ڈرائیں گے دھمکائیں گے تو اب میں ڈر جاؤں گی' یہ اب آپکی بھول ہے یوشع' دیکھ لے اب آپ مجھے اپنے ارد گرد بھی برداشت نہیں کرنا چاہتے تھے مگر میں آج یہاں آپکے ساتھ آپکے روم میں ہوں' اور جانتے ہو آج آپ مجھے چاہ کر بھی نہیں نکال سکتے' یونو بابا نے آپ سے کیا کہا تھا' اور آپ جانتے ہیں نہ آج اگر آپ نے مجھے روم سے نکالا تو بس ایک فون کرنا ہے بابا کے پاس' اور پھر آپ جانتے ہیں میں کیا کروں گی زیادہ نہیں بس دو کی چار لگادوں گی' کہ مجھے روم سے نکال رہے ہیں' مجھ پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں مجھے بیڈ پر نہیں سونے دے رہے' کیونکہ بابا نے اب میری باتوں پر یقین کرنا ہے آپکی نہیں' اس لئے اب مجھے چپ چاپ سونے دے' نیند آرہی ہے مجھے' اور ایک آخری بات روم میں تو آگئی ہوں یوشع دیکھ لینا آخرکار ایک وہ دن بھی آجائے گا جب آپ کے دل میں میرے لئے محبت پیدا ہو جائے گی' اور اس دن میں یہاں زمین پر نہیں وہاں بیڈ

پر آ کی بانہوں میں ہو نگی اور اس وقت زندگی کتنی حسین ہو گی' میں انتظار کروگی

"..... اس دن کا یوشع

مر جاؤ گی تم مگر وہ دن کبھی نہیں آئے گا' جب میرے دل میں تمھارے لئے

محبت پیدا ہو گی' اگر تم بیڈ پر آ بھی گی تو بھی تم میری دسترس کیلئے ترستی رہو

گی' کیا پتا میں بس ترس کھالو تم پر مگر محبت مائی فٹ' میرے دل میں بس المیرا

"..... ہے صرف المیرا

مت بھولے اب آپ یوشع میں آپکے بچے کی ماں بننے والی ہو' اور آپ

"..... باپ

اگر یہی بات ہے اور اگر تم سوچتی ہو کہ اس بچے کی وجہ سے تم میرے قریب

آ جاؤ گی تو مجھے یہ بچہ ہی نہیں چاہیے' اور یہ بات مت بھولو کہ اس رات جو کچھ ہوا

سب غلط فہمی میں ہوا تھا' میں اپنے ہوش میں نہیں تھا' اس لئے نہ میں اس

"..... رات کو مانتا ہوں اور نہ ہی اس بچے کو' مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے

..... یوشع .....'' اس نے حیرانگی سے کہا تھا

آپ چاہتے ہیں میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بچے کا قتل کر دو' اتنے پتھر دل آپ' افسوس ہو رہا ہے تم پر یوشع کیسے باپ ہو تم' میں خود مر جاؤ گی مگر اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دو گی' آئی سمجھ......" ماہی نے بھی یوشع کو خود سے دور دھکیلتے غصے سے کہا.....وہ رونے لگی تھی

دیکھ لینا یوشع یہی بچہ ایک دن ہمارے درمیان محبت پیدا کرے گا' کیونکہ میں یوشع یوسفزئی کو اچھی طرح جانتی ہو' وہ اتنا بے حس ہے نہیں جتنا وہ بن رہا ہے' یوشع آئے گا وہ دن جب آپ کو میری قدر ہو گی مگر اس وقت شاید بہت دیر ہو چکی ہو گی' اس لئے یوشع جو ہے اگر وقت کے رہتے اس کی قدر کر لی جائے تو بعد میں پچھتاوا نہیں ہوتا......"

......وہ بت بنا کھڑا رہا...اور ماہی روم سے باہر نکل گئی

*

یوشع ابھی آفس آیا تھا... سر کے خم سے سب کے سلام کا جواب دیتا اپنے روم کی طرف بڑھ رہا تھا.... ہانیہ نے بھی یوشع کو دور سے آتے دیکھ لیا تھا.... اسے تین دن پہلے ہوئی اپنی بے عزتی یاد آئی.....

.....بدلہ تو بنتا ہے....." اس نے خود سے کہا

گرم گرم بھاپ اڑاتی کافی کا مگ لے کر یوشع کی طرف بڑھی..... یوشع نے اسے نہیں دیکھا تھا.... وہ اچانک سامنے آئی تھی.... گرم گرم کافی کا مگ یوشع کی شرٹ پر گرا تھا..... یوشع نے فوراً اپنی شرٹ جھاڑی.... علی نے بھی یہ منظر دیکھا تھا.....

سوری سوری سر' میں نے نہیں دیکھا تھا سوری....." اس نے بھی یوشع کی شرٹ کو صاف کرتے ہوئے کہا..... سب ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے.....

یوشع کو غصہ چڑھا..... وہ تین دن بعد آفس آیا تھا اور آتے ہی پھر یہ مصیبت...... یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا..... پانچوں انگلیاں ہانیہ کے منہ پر ثبت ہو گئی تھی.... جہاں ہانیہ منہ پر ہاتھ رکھے حیران تھی.... وہی علی اور باقی کے سب ورکرز بھی..... وہ تو

سمجھ رہی تھی کہ اس طرح اس کا بدلہ پورا ہو جائے گا.... مگر یہاں تو بازی ہی پلٹ گئی تھی.....

بہری تو تم تھی ہی' آج اندھی بھی ہو گئی ہو......" علی نے یوشع کی طرف قدم بڑھائے.....ہانیہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی.....سب ہی افسوس سے ہانیہ کو دیکھ رہے تھے......

یوشع روم میں جاؤ......" علی نے اسے پکڑتے ہوئے کہا.....

میں نے تمھیں کہا تھا اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے ایک دفعہ کی سمجھ نہیں آئی تھی تمھیں بھی......"

یوشع روم میں جاؤ' جا کے شرٹ چینج کرو......" علی نے بھی اب کی بار غصے سے کہا تھا......

ناؤ یو آر فائر' کل سے میرے آفس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے' مجھے تم جیسے بدتمیزوں کی اپنے آفس میں کوئی ضرورت نہیں ہے' گیٹ لوسٹ ان مائی آفس' گو......"

یوشع چلو اندر کچھ تو لحاظ کرو.....ہانیہ وہاں سے بھاگ گئ.......یوشع بھی غصے سے اپنے روم میں چلا گیا.....

"......آپ سب اپنا کام کرے

"......مس ہانیہ سٹوپ اٹ بات سنیں

"......کیا سنانے آئے ہیں اب آپ

سوری کرنے آیا ہو یوشع کی طرف سے' اور ویسے بھی غلطی تمھاری تھی' میں نے خود دیکھا تھا تم نے جان بوجھ کے اس پر کافی کا مگ انڈیلا تھا' اور میں نے تم سے اسی دن کہہ دیا تھا کہ یوشع سے بچ کر رہنا تمھارا پہلا تاثر ہی یوشع پر بہت بیڈ پڑا تھا' میں نے کہہ دیا تھا کوئ حرکت مت کرنا مگر تمھیں سمجھ نہیں آئ' اب بھگتو......"

آپ بھی مجھے سنانے کیل ئے آئے تھے' انہوں نے مجھے سب کے سامنے تھپڑ مارا ہے......"

.....غلطی تمہاری ہے....."وہ جانے لگی تھی

رکو کہاں جارہی ہو؟؟ ہانیہ تمھاری بھلائی کیل ئے کہہ رہاہو تم اپنی زبان کو کنٹرول کرنا سیکھو' میں نے تمھیں جوب صرف تمھاری فائینینشل ایشوز کہ وجہ سے دی تھی' اب کہاں جاؤ گی' کیونکہ اب یوشع تمھیں کسی بھی صورت یہاں برداشت نہیں کرے گا....."

......چلی جاؤ گی کہی اور دیکھ ہی لوں گی....."اس نے اپنے آنسو صاف کیے

اچھاوہ دیکھو سامنے وہ بلڈنگ نظر آرہی ہے' وہ ہماری کمپنی ہے' وہاں چلی جاؤ' میں بابا کو فون کر دیتا ہو وہ سیکرٹری سے کہہ دے گے وہ تمھیں تمھارا کام سمجھادے گا' جاؤ رونہ بند کرو' اور ہاں بابا کے سامنے زبان بند ہی رکھنا کیونکہ وہ بھی برداشت نہیں کرتے کسی کو زیادہ......"

اب تم جاؤ میں فون کر رہا ہو؟؟؟

تھینک یو......"

اٹس اوکے' بیسٹ آف لک......"

رکھ لیا دل کی جگہ ہم نے اٹھا کر پتھر

اب کوئی بچھڑے تو دشواری نہیں ہوتی

اک سکوں ہے جو بہت دور پڑا رہتا ہے

اک وحشت ہے جواب طاری نہیں ہوتی

"......المیرا ضد مت کرو یہاں آؤ میرے پاس

"..... نہیں آؤ گی اگر پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لو

المیرا یہ روڈ ہے ضد مت کرو' بہت ٹریفک ہے یہاں آگے مت بھاگو' ورنہ مجھ سے مار کھاؤ گی....." یوشع گاڑی کے پاس کھڑا اسے آوازیں دے رہا تھا.... مگر

.....المیرا اسکی ایک بھی سنے بغیر غصے سے روڈ کی طرف بڑھ رہی تھی

......وہ یوشع کی طرف پلٹی......اپنا ہاتھ یوشع کی طرف بڑھایا

......یوشع پکڑو مجھے آؤ......" یوشع سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا

".....المیرا اسٹوپ اٹ پیچھے مت جانا' ٹرک آ رہا ہے

......المیرا......" یوشع نے ایک زوردار چیخ ماری تھی

......وہ ایک ہی دم اٹھ کر بیٹھا

یوشع کیا ہوا آپ ٹھیک ہے....." ماہی نے پوچھا.....خالی نگاہوں سے ماہی کو اور

.....پھر اپنے روم کو دیکھا......وہ پسینے سے شرابور تھا

یوشع آپ ٹھیک ہے....." ماہی نے پریشانی سے پوچھا.....یوشع نے اپنا ہاتھ ماہی سے چھڑوایا.....اپنے سینے کو مسلا.....ماہی نے پانی دیا.....اس نے چپ چاپ پی لیا.....

.....یوشع....." ایک بار پھر ماہی نے اس کے پاس بیٹھتے اس کو پکارا

......یوشع نے نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھا

میں نے المیرا کو خواب میں دیکھا' وہ مجھے پکار رہی تھی' میں نے اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے دیکھا ہے' وہ تکلیف میں ہے وہ ٹھیک نہیں ہے اسے میری ضرورت ہے' تم جانتی ہو نہ اس کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے' وہ اکیلی ہے' یہ دنیا ظالم ہے بہت' میری المیرا معصوم ہے....." ماہی کے اندر ایک بار پھر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا.... مگر آج یوشع کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی.... وہ جس طرح سے بول رہا تھا.... ماہی کو ڈر لگ رہا تھا.... شاید یوشع کو بھی معلوم نہیں اس نے .....ماہی سے یہ بات کیوں شئیر کی.....ماہی نے یوشع کو اس کا فون اٹھا کر دیا

آپ اس کو کال کر لے......" یوشع نے کچھ حیرت سے ماہی کو دیکھا...وہ خود اس .....سے المیرا کو فون کرنے کا کہہ رہی تھی

"......اس کا نمبر بند ہے' کئی بار ٹرائی کر چکا ہو' ہر بار سوئچ آف آتا ہے

اور یہ پہلی ڈسکشن تھی ان دونوں کے درمیان جو وہ آرام سے ایک ساتھ بیٹھ کر کر رہے تھے.....اور شاید یوشع کو ابھی اندازہ تھا بھی نہیں کیونکہ اس کا ذہن المیرا میں الجھا ہوا تھا......

.....یا خدا اسے اپنی حفظ-و-ایمان میں رکھنا......یوشع نے دل میں کہا

*

آج یوشع باہر کھڑا اس معتبر جگہہ کو دیکھ رہا تھا.....جہاں سے کئی لوگ باہر آ رہے تو کتنے ہی اندر جا رہے تھے.....اس کی آنکھیں اشک بار تھی.....دل بے چین تھا اور آج وہ اپنے دل کے سکون کیلئے ہی یہاں آیا تھا....یوشع نے شوز اتار کر پہلا قدم اندر رکھا......ٹھنڈی زمین پر پیر رکھتے ہی اس کو اپنے اندر تک ایک ٹھنڈک اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی.....سامنے دیوار پر فریم میں لکھے گئے اللہؐ محمد ص کے نام پر نظر پڑی.....بے چین روح کو تھوڑا سکون ملا تھا.....اس نے وضو کیا اور پھر وہ اپنے رب کے آگے سجدے میں جھک گیا تھا.....سجدے میں بھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.....وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا دعا کیلئے ہاتھ

اٹھائے.....لب سسکنے لگے تھے....دعا کیلئے الفاظ نہیں نکل رہے تھے......

موتی ٹوٹ ٹوٹ کر جھولی میں گر رہے تھے.....اس نے ہاتھ واپس گرا لیے اور

پھر سر کو سجدے میں گرا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا....یااللہ......وہ

سسکنے بلکنے لگا تھا.....کچھ پل بعد اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تھا....

اس نے سجدے سے سر اٹھایا....آنسو صاف کرتا ان بزرگ شخص کو دیکھنے لگا

.....جس کی سینے تک آتی داڑھی تھی

".....محبت کیلئے گڑگڑا رہے ہو یا گناہوں پر نادم ہو کر

نہیں معلوم کچھ بھی نہیں معلوم....." انہوں نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ

رکھا......یوشع نے نگاہیں اٹھا کر اس بزرگ کو دیکھا

....اچھے گھرانے سے معلوم ہوتے ہو......"یوشع نے اثبات میں سر ہلایا

سکون چاہیے سکون کیلئے یہاں آئے ہو نہ....."یوشع نے ایک بار پھر اثبات

.....میں سر ہلایا

....ملا سکون....."نفی میں گردن ہلائی گئی

".....لگتا ہے دل پر کوئی بوجھ لے کر گھوم رہے ہو' جبھی سکون نہیں مل رہا

"ایک بات پوچھو آپ سے......

"پوچھو بیٹا.....

"جن سے محبت ہو جائے ان کا ملنا مقدر میں کیوں نہیں ہوتا؟؟؟

محبت بھی انہی سے کمال کی ہوتی ہے پتر جن کا ملنا ہی مقدر میں نہیں ہوتا......"

....یوشع ساکت سا بیٹھا ان کو دیکھتا رہا

کیا تھا جو میں نے اس کیلئے نہیں کیا تھا' اس کو اس دنیا میں جینا سیکھایا' دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا سیکھایا' اس کو بہادر بنایا' اپنے ماں باپ کے بعد دل سے کسی کی عزت کی تو وہ وہی تھی جسکی روح سے عشق کیا تھا مگر وہ پھر بھی

".....چھوڑ گئی

بیٹا نبھانے والے ننانوے خامیوں کے ساتھ بھی نبھا لیتے ہیں اور چھوڑ کر جانے

".....والے ننانوے اچھائیوں پر بھی چھوڑ جاتے ہیں

وہ نبھانے والی تھی وہ مجھے میری غلطی کی وجہ سے چھوڑ کر چلی گئی' میں اس دن کسی اور سے نکاح کر چکا تھا....."ان بزرگ شخص نے بھی کچھ تعجب سے یوشع کو دیکھا..... جیسے کچھ سمجھنا چاہ رہے ہو.....یوشع نے بتانا شروع کیا تھا اور پھر وہ اس

رات سے لے کر حرف بہ حرف سب کچھ بتاتا چلا گیا.....ماہی کے گھر جانا.....اس سے نکاح کرلینا.....المیرا کا چھوڑ جانا.....وہ رپورٹس ماہی پر ہاتھ اٹھانا.....اس کو روم سے نکال دینا.....رات نشے کی حالت میں گھر آنا.....ماہی کو اپنانا.....ماہی کا اب اس کے بچے کی ماں بننا.....اس کا بچے کو ماننے سے انکاری کر دینا......اور اب وہ پچھلے تین دن سے مسلسل خواب میں آ رہی ہے' مجھے پکار رہی ہوتی ہے' مجھے آواز دیتی ہے کہ مجھے بچاؤ یوشع' مگر میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا' وہ میری دسترس سے بہت دور ہے' اس نے خود تک پہنچنے کے سارے راستے بند کر دیے' میں کچھ نہیں کر پا رہا' زندگی ایسے دہرائے پر آ کر کھڑی ہو گئی ہے جہاں اب سوائے موت کے کچھ نہیں مانگا جا رہا' کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کرو' کہاں جاؤں' کس کو سناؤ' نہ اس کو بھول پا رہا ہو اور نہ ہی اس کو قریب لا پا رہا ہو' میری وجہ سے اس کی بھی زندگی برباد ہو رہی ہے جو میرے بچے کی اب ماں بننے والی ہے' کیا کرو؟؟؟" یوشع نے نم آنکھوں سے اس بزرگ کو دیکھا جو یوشع کو ہی دیکھ رہے تھے.....وہ ہلکا سا مسکرائے.....

تم نے اب تک اللہ کی رضا میں راضی ہونا نہیں سیکھا جبھی یہ بے سکونی یہ بے چینی ہے' تم نے اب تک اللہ کی مصلحتوں کو سمجھنا شروع نہیں کیا' بیٹا تم نے اب تک یہ بات نہیں سمجھی کہ وہ رب ہمیں آزماتا ہے' کبھی انسان کی صورت میں تو کبھی مال کی صورت میں' کبھی سب کچھ دے کر تو کبھی سب کچھ آپ سے واپس لے کر' اور پھر آزمانے کے بعد وہ چاہتا ہے کہ تم اس کی طرف لوٹ جاؤ تھک ہار کر اس سے مدد مانگو' اس کی آزمائشوں پر صبر کرو' اور جب تمہارا یہ صبر ٹوٹنے لگے تو تم اس کے آگے سجدے میں جھک جاؤ اور پھر اس سے مانگو' وہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزماتا ہے' اور دیکھو اس نے تمھیں آزمائش میں ڈالا اور اب تم تھک ہار کر اس رب کی بارگاہ میں آگئے ہو......" یوشع کی پلکوں سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا.....

بیٹا جو چلا گیا وہ ایک آزمائش تھی' جو ہے وہ بھی ایک آزمائش ہے' جانے والے کو کبھی نہیں روکا جاتا اس لئے جو چلا گیا اسے رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لو' اور جو ہے اسے رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لو' زندگی میں سکون آجائے گا مجھے بھی بہت دیر لگی تھی یہ بات سمجھنے میں بیٹا مگر وقت کے ساتھ ہی سہی یہ بات سمجھ

آ گئی تھی جس نے رب کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لیا اس نے دنیا جہاں کا سکون پالیا' تمھیں ایک بات بتاتا ہو مگر شرط یہ کہ میری بات پوری توجہ سے سننا بیٹا' سنو گے تو سمجھو گے ورنہ کوئی فائدہ نہیں سننے کا میری زندگی کا ہی تجربہ ہے یہ بھی جانتے ہو میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ مجھ سے دور جائے گی' میں نے بھی اسے چاہنے میں حد کی تھی' مگر ایک دن ایسا آیا کہ وہ مجھ سے دور ہو گئی' ہر طرف بے سکونی ہی بے سکونی تھی' ہر پل ہر لمحہ ہر گھڑی صرف بے سکونی مگر پھر ایک دن آیا تھا جب میں بھی تمھاری طرح یہاں اس چوکھٹ پر آ گیا تھا اس چوکھٹ پر گر کر رو پڑا تھا' اس وقت معلوم نہیں تھا کہ صبر کا حوصلہ اتنا خوبصورت بھی ہوتا ہے کہ بدلے میں مجھے صبر کا صلہ دینے والا ہی مجھے مل جائے گا' مجھے تو کبھی ایسا گمان ہوا ہی نہیں تھا کہ سب کچھ کھو کر بھی مجھے سب کچھ مل جائے گا' کیا تھا جو میں نے اس کیل ئے نہیں کھویا تھا سب کچھ اپنا اس پر وار دیا تھا مگر سب کچھ وار کر بھی مجھے سب کچھ مل گیا تھا' وہ ہے نہ کہ زندگی کی بھی ایک عجیب پہیلی ہے کبھی سب کچھ جیت کر بھی انسان ہار جاتا ہے تو کبھی سب کچھ ہار کر بھی انسان جیت جاتا ہے' اور میں نے سب کچھ ہار کر سب کچھ جیتا ہے' جانتے ہو

مجھے لگتا تھا کہ جیت جانے کا مطلب صرف اپنی من پسند چیز کا حاصل کر لینا ہوتا ہے' بہت دیر لگی تھی یہ بات سمجھنے میں مگر سمجھ آ گئی تھی کہ اپنی من پسند چیز ہار نہیں ہوتی اور ہر بار کر اللہ کو پالینا ہی اصل جیت ہے' تبھی تو ہر جیت پر سکون بے سکونی نہیں ہوتی' یہ بات سمجھنے میں بہت دیر لگی تھی مجھے کہ اللہ کی محبت کے سوا ہر محبت آزمائش ہے' وقت لگا تھا بیٹا مگر بات سمجھ آ گئی تھی کہ وہ رب کیسے کیسے ہمیں آزماتا ہے' اس لئے راضی ہو جا تو بھی اس کی رضا میں جو ہے اس کی قدر کر' کہیں ایسا نہ ہو جو ہے وہ بھی تجھ سے چھین لیا جائے

بڑی سے بڑی پریشانی کا حل ہے سجدے میں
'گر جا سجدے میں اور اسی کے سرور میں گم ہو جا
'تلاش یار کی بجائے، تلاش خدا میں گم ہو جا
سکون ہی سکون چاہیے اگر زندگی میں
'تو ہونے والی ہر ایک آزاں میں گم ہو جا
کسی کہ چاہ اگر لے آئے خدا کی طرف
'تو خدا کہ چاہت میں ہی گم ہو جا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

انہوں نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا.....آئی سمجھ پتر.....''وہ خاموشی سے

.....نظریں جھکائے بیٹھا رہا.....آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گود میں گر رہے تھے

جو چلا گیا وہ تیرا نصیب نہیں تھا' راضی ہو جا اس کی رضا میں' جو ہو گیا یہ سب

نصیب میں ہونا لکھا تھا' اپنا لے اس کو سکون مل جائے گا' گر جا سجدے میں

بنا لے اس رب کو ہمیشہ کیلئے اپنا' تو اس کا بن کر تو دیکھ وہ ساری دنیا کو تیرا نہ

کر دے تو کہنا' ایک بار تو اس کا ہو گیا تو پھر ایک وقت وہ بھی آئے گا جب تجھے کسی

چیز کی چاہ نہ رہے گی' اس وقت صرف تو رب کو چاہے گا......''انہوں نے اس

کے کندھے پر سے ہاتھ اٹھایا.....راضی ہو جا بس راضی ہو جا.....''یوشع خاموشی

سے اٹھ کھڑا ہوا.....ماہی کو اپنانا ایک یہی کام تو اب اس کے بس میں نہیں......

.....اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان بزرگ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا

'عشق تو ایرے غیرے نتھو غیرے کا کام ہی نہیں ہے

یہ تو ہمیشہ لاڈلوں کو ہی کھاتی ہے.....''واہ رے خدا تیری بھی خدائی.....''

.....انہوں نے آسماں کی طرف نگاہ اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یوشع ڈور دھکیلتا روم میں داخل ہوا تھا....ماہی بھی اسکو دیکھ کر اس کے قریب آ گئی....ہر بار کی طرح اس نے آج ایک بار پھر سلام کیا تھا کہ شاید آج تو یوشع جواب دے دیں....اور آج واقعی یوشع نے سلام کا جواب دے دیا تھا....ماہی کو واقعی حیرت کا جھٹکا لگا تھا....

یہ کوٹ مجھے دے دیں میں رکھ دوں گی....."ماہی نے یوشع کے ہاتھ میں پکڑے اس کے کوٹ کی طرف اشارہ کیا.....یوشع نے ایک بار پھر اسے حیرت کا جھٹکا دیا تھا....جب اس نے بنا چوں چرا کے کوٹ ماہی کو دے دیا تھا....وہ کندھے ہلاتے ....وہاں سے جانے لگی تھی....جب یوشع نے پکارا

".....سنو...."وہ رک گئی..... جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے تھے آج اسے

"....جی بولے

کل بابا واپس آ رہے ہیں؟؟؟؟

"....جی مجھے معلوم ہے 'میری بات ہوئی تھی ان سے

......تم ٹھیک ہو....."ماہی کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھٹی تھی

یوشع میں تو بالکل ٹھیک ہو مگر آج آپ کا دماغ مجھے بالکل بھی ٹھکانے پر نہیں لگ رہا' کوئی سکریو تو ڈھیلا نہیں ہو گیا آپکا' اگر ہو گیا ہے تو بتا دے یار مگر یوں حیرت کے جھٹکے دے دے کر مت مارے مجھے' طبیعت ٹھیک ہے نہ....."

یو نو ماہین تم ریسپیکٹ نہیں وہی تھپڑ ڈیزرو کرتی ہو' تم بس اسی کے قابل ہو' بھاڑ میں جاؤ تم....." اور پھر اس کو ایسا لگا جیسے یوشع نے اسکو ایک بار پھر طمانچہ مارا ہے.... وہ ایک ہی دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی.... سامنے ہی یوشع کو غصے سے خود کو گھورتا پایا.....

یوشع میں بتا رہی ہوا گر آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو اب مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا' میں بابا کو بتا دوں گی سب کچھ....." ماہی نے تکیہ اٹھا کر یوشع کو مارا.....یوشع تکیہ کو پکڑتا ماہی کو گھورنے لگا.... تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ کیا حرکت ہے' ایک تو میرے بیڈ پر سو رہی ہو دوسرا مجھ پر ہی غصہ کر رہی ہو' کب اٹھایا میں نے تم پر ہاتھ' میں نے تم پر ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا ہے آئی سمجھ' اٹھو بیڈ پہ سے....." یوشع نے غصے سے اس کا بازو پکڑتے اس کو اٹھایا......وہ سب کیا خواب تھا.....اس نے دل میں سوچا....

....ہائے کتنا حسین خواب تھا....." وہ مسکرائی

میں تم پر غصہ کر رہا ہوں اور تمھیں ہنسی آ رہی ہے' ماہی مجھے مجبور مت کرو کہ میں تم پر دوبارہ ہاتھ اٹھاؤ' مجھے غصہ مت دلوایا کرو....."

آپ کو آپ کو آتا ہی کیا ہے غصہ کرنے کے علاوہ' جب دیکھو مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں' جب دل کرتا ہے مجھ پر ہاتھ اٹھا دیتے ہیں' خواب میں تو بخش دے' وہاں تو مجھے اپنی مرضی سے جینے دو یو شع....." اس نے غصے سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا.....

کیا قصور ہے میرا جو آپ میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں' میں نے تو بس محبت کی ہے نہ آپ سے......" ماہی نے نم آنکھوں سے غصے سے اس کے کالر کو اپنی مٹھی میں جکڑا.....

کیوں کرتے ہو میرے ساتھ ایسا قصور تو بتا دے میرا' میں نے تو بس اپنی محبت کو حاصل کیا ہے' ہاں جانتی ہو جس طرح سے کیا وہ غلط تھا' مگر محبت کو حاصل کرنا غلط تو نہیں ہے' بچپن سے آپ کو چاہا ہے صرف آپکو' تو اب کیسے دیکھ لیتی آپکو کسی اور کے ساتھ' آپکو اپنی محبت نظر آتی ہے میری محبت کچھ نہیں میری محبت

کی آپکی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے' اگر اتنی ہی نفرت تھی تو مت کرتے نکاح......"

کالر چھوڑو میرا' میں بار بار اپنی باتوں کی وضاحت نہیں کرتا آئی سمجھ' نکاح کرنا اور طلاق نہ دینا سب کچھ جانتی ہو تم بکواس مت کیا کرو میرے سامنے' تمھیں کمرے میں جگہ دی ہے دل میں نہیں' اور اب نکلو یہاں سے....." یوشع نے ایک بار پھر اس کو روم سے نکال دیا تھا....." ڈور کو غصے سے بند کرتا وہ اپنے سر کو پکڑتا روم میں چکر لگانے لگا تھا.....

کیا قصور ہے میرا میں نے تو بس محبت کی ہے نہ آپ سے' کیسے آپکو کسی اور کے ساتھ دیکھ لو......"

راضی ہو جا بیٹا راضی ہو جا' سکون چاہیے اگر زندگی میں تو اس کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لے' اپنا لے اس کو وقت کے رہتے قدر کر لے....."

یوشع اگر رپورٹس جھوٹی ہوئی تو تم اس کو طلاق دے دینا' اگر سچ ہوئی تو اسکو اپنا لینا' اور بھول جانا المیرا کو......"

بیٹا غلطیاں تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے تو کیا تم ماہی کو معاف نہیں کر سکتے' بابا
معاف انہیں کیا جاتا ہے جو اپنی غلطیوں پر نادم ہو مگر وہ شرمندہ نہیں ہے اپنے
کیے پر......"

ہاں میں جانتی ہو جس طرح اپنایا وہ غلط تھا' مگر محبت کو حال کرنا غلط نہیں
ہے....." ایک کے بعد ایک بات اس کے ذہن میں گونج رہی تھی جو اس کو پل
بھر بھی چین نہیں لینے دے رہی تھی.....وہ سر کو تھامتا زمین پر بیٹھتا چلا
گیا.....آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا اور پھر کچھ پل لگے تھے اسے
زمین بوس ہونے میں......."

***

ڈاکٹر یوشع کی طبیعت کیسی ہے....." ڈاکٹر کو روم سے باہر نکلتا دیکھ علی نے پوچھا
تھا......وہ کوریڈور میں تھا.....ماہی اور یوسف صاحب بھی یہی تھے
ان کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا' مگر ابھی فلحال خطرے سے باہر ہے' مگر
نیکسٹ ٹائم سٹریس ان کی جان لے سکتا ہے' یا پھر وہ پاگل بھی ہو سکتے ہیں'
احتیاط کیجیے گا نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہ ہو......"

"......کیا ہم اسے گھر لے جا سکتے ہیں

".....جی بالکل لے جائے' مگران کی پروپر ڈائیٹ کا خیال کھیں

"...... تھینک یو ڈاکٹر

جب اپنے دوست کو گھر لے کر آؤ تو کہہ دینا اس سے کہ نہ مجھے اپنی شکل دکھائے

"......اور نہ ہی مجھ سے بات کرے

انکل......"بس علی بہت ہو گیا اب......" وہ غصے سے باہر چلے گئے.....ماہی

......کھڑی آنسو بہا رہی تھی

"اب تم کیوں رو رہی ہو؟؟؟؟

.......یوشع....."ماہی نے روتے ہوئے کہا

"......ڈھیٹ ہے وہ نہیں ہو گا اسے کچھ' نہیں مرتا وہ اتنی جلدی

.......بھائی......"ماہی نے غصے سے کہا

.......اچھا نہ مزاق کر رہا ہو' چپ کرو....."اس نے ماہی کو اپنے سینے سے لگایا تھا

*

علی یوشع کو ابھی گھر لایا تھا.....ماہی بھی ساتھ ہی تھی....وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تھے.....

.....بابا......"یوشع نے یوسف صاحب کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا

میں تمھیں بتا چکا ہوں انکل کا پیغام' اس لئے تمھاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم ابھی فلحال اپنے روم میں جاؤ' جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے جب ان سے مل لینا......"

بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں' بابا غصے میں ہے ابھی' آپ روم میں چلے' میں آپکے لئے جوس لاتی ہوں......"یوشع نے اپنا ہاتھ علی کی گرفت سے چھڑوایا.....اور ......یوسف صاحب کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے

یوشع....."رہنے دو ماہی میں نے کہا تھا نہ کہ بہت ڈھیٹ ہے تو جانے دو اسے' .....اب اس کا ڈنڈے کھانے کو دل کر رہا ہے تو مت روکو اسے جانے دو"

......بھائی کبھی تو اچھا بول لیا کرے"

کیا ہے جب دیکھو میری دشمن بنی رہتی ہو' جاو جا کے مجھے جوس لا کے دووھ بھی

فریش' چلو نکلو اب یہاں سے......" علی نے اس کا رخ کیچن کہ طرف کر دیا.....

وہ آگے بڑھ گئ.....یوشع نے بھی علی کی ڈنڈے والی بات سن لی تھی مسکراتا ہوا

اندر داخل ہو گیا.....یوسف صاحب بیڈ پر کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے.....

آنکھیں بند تھی.....وہ قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا......یوسف صاحب نے بھی اسکی

موجودگی محسوس کر لی تھی مگر آنکھیں نہیں کھولی.....وہ زمین پہ بیڈ پر سر رکھ کر

.....ان کے قدموں میں بیٹھ چکا تھا

بابا......"یوشع مجھے اس وقت بہت غصہ آرہا ہے اس سے پہلے میں غصے میں تم پر

ہاتھ اٹھاؤ جاؤ یہاں سے......"یوسف صاحب نے اپنے دل کو مسلا....یوشع نے

.....دیکھا

".....بابا آپ کو ہارٹ پین ہو رہا ہے

تو تمھیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے تمھارا باپ جئے یا مرے......"انہوں نے

قدرے غصے سے اونچی آواز میں کہا تھا.......باہر کھڑے علی نے بامشکل اپنی

مسکراہٹ دبائی......ایک ہی دم اندر یوسف صاحب کے کھانسی ہوئی تھی....

......یوشع ایک ہی دم ہڑ بڑا کر زمین سے اٹھا تھا

"........وہاں ان کی کلاس لگ رہی ہے اور آپکو ہنسی آرہی ہے

تو اور کیا کرو خود ہی تو گیا ہے موت کے کنوئیں میں چھلانگ لگانے' تو لگانے دو

"...... تمھیں کیوں ٹینشن ہو رہی ہے

".....بھائی بہت ہو گیا اندر جائے اور بابا کو دیکھیں

بیٹا رات بہت ہو رہی ہے تمھاری طبیعت نہیں ٹھیک تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے جاؤ اور جا کے آرام کرو' چلو نکلو شاباش' ورنہ دو چار تھپڑ تم مجھ سے کھالو گی......."

اب آپ بھی مجھ پر ہاتھ اٹھائے گے......' اچانک ماہی کے منہ سے نکل گیا تھا......

.....اس نے دانتوں تلے زبان دبائی....... علی نے کچھ حیرت سے اس کو دیکھا

".....آپ بھی کا کیا مطلب ہے ماہی ؟؟؟ کیا یوشع نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے

"...... نہیں نہیں بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں' وہ تو مجھے کچھ نہیں کہتے

"مجھ سے جھوٹ مت بولنا ماہی' کیا یوشع نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے ؟؟؟؟

بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے' مجھے نیند آرہی ہے میں سونے

جارہی ہو' آپ جانے آپکا دوست جانے' گڈ نائٹ......"

"ماہی......" بھائی سچ میں آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے

......اور پھر وہ فوراً وہاں سے نکل گئی تھی

.....اندر یوشع یوسف صاحب کی میڈیسن ڈھونڈنے میں لگا ہوا تھا

بابا خدا کے واسطے بتادے مجھے آپکی میڈیسن کہاں رکھی ہے' مجھے نہیں مل

رہی......" یوسف صاحب لگاتار اپنے دل کو مسل رہے تھے.....ان کا درد بڑھتا

....جارہا تھا

سندس' سندس....." یوشع نے آواز لگائی......آوازیں سنتا علی بھی فوراً روم کی

.....طرف دوڑا تھا.....سندس بھی بھاگی بھاگی آئی تھی

میری میڈیسن ختم ہوچکی ہے....." یوسف صاحب نے کہا....یوشع کو اپنا سر

.....ایک بار پھر گھومتا ہوا نظر آیا تھا....اتنی رات کو میڈیسن کہاں سے ملے گی

.....انکل آپ ٹھیک ہے....." علی نے انہیں تھاما تھا

"......نہیں میڈیسن ختم نہیں ہوئی ایکسٹرا رکھی ہوتی ہے صاحب

".....تو کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جلدی نکال کر دو کہاں رکھی ہے

جی جی صاحب....."یوشع نے گلاس میں پانی بھرا تھا.....سندس نے میڈیسن

نکال کر دی.......یوشع نے انہیں میڈیسن کھلائی.... علی ان کی کمر مسلنے لگا تھا......

کچھ پل بعد جا کر انہیں سکون ملنے لگا تھا.....یوشع نے زور سے یوسف صاحب کو

گلے لگایا......

کیو کر رہے تھے بابا آپ ایسا ابھی اگر خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا' کیوں

".....جھوٹ بولا کہ میڈیسن ختم ہو گئی ہے

اگر یہی بات میں تم سے بولو یوشع کہ اگر خدانخواستہ تمھیں کچھ ہو جاتا تو سوچا ہے

".......تمھارے اس بوڑھے باپ کا کیا ہوتا' میں کیسے جیتا تمھارے بغیر

سوری بابا ایم سو سوری' میں نہیں کروں گا اب آپ کو تنگ مگر پلیز یار اب آپ مجھے

چھوڑ کر مت جانا' ورنہ میں اب واقعی مر جاؤں گا......"اس کے آنسوں ان کے

کندھے میں جزب ہو رہے تھے......یوسف صاحب بھی تھوڑا نرم پڑے.....

.....یوشع کو خود میں بھینچا

انکل ویری بیڈ' میرا دل کر رہا ہے میں اب آپ سے ناراض ہو جاؤ' میں تو سوچ کھڑا تھا کہ آپ یوشع کے دس بارہ ڈنڈے پانچ چھ لاتیں اور ایک بوکسر کی طرح گھونسے مارے گے مگر یہاں تو سارا سین ہی چینج ہو گیا' آپ تو اس کو گلے سے لگائے بیٹھے ہیں....." یوسف صاحب مسکرائے

ڈنڈے تو اس کے پڑے گے مگر تم سب کے سامنے تھوڑی مارو گا' میرے بیٹے کی بھی کوئی عزت ہے......" یوشع نے ان پر اپنی گرفت اور سخت کہ تھی

کیا انکل زیادہ نہیں تو صرف ایک ڈنڈا ہی مار دے میرے سامنے' تا کہ میں بھی دیکھ سکوں' اور اگر آپ سے نہیں مارا جائے گا تو مجھے بتا دے یار میں مار دیتا ہو' میں بھی تو اپنے بڑے ہونے کا کچھ فرض ادا کرو......" یوشع ان سے دور ہٹا......

کچھ زیادہ ہی زبان نہیں چل رہی تمھاری' بیٹا نکلو یہاں سے بہت ہو گیا' اپنے گھر جاؤ چلو' نکلو......"

دیکھ رہے ہیں انکل آپ کے ہوتے ہوئے یہ مجھے گھر سے نکال رہا ہے' آپ کے ہوتے ہوئے یہ عزت ہے میری......" نہ آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا.....

"........اووو چلتی پھرتی نوٹنکی کی دکان' بس بہت ہوا تمھارا یہ ڈرامہ' اب نکلو

"......اچھا اچھا جارہا ہو تم تو یہی چاہتے ہو کہ میں یہاں سے چلا جاؤں

.......تو میں نے کب روکا ہے جاؤ یہاں سے......" یوسف صاحب نے ماتھا پیٹا

ان دونوں کا کبھی کچھ نہیں ہو سکتا' یہ جب شروع ہوتے ہیں تو چپ ہونے کا نام نہیں لیتے...... "

اوکے انکل جارہا ہو میں' اب آپ بلائے گے تو آؤ گا ورنہ نہیں آؤ گا......" یوسف صاحب سے پیار لیتا یوشع کو زبان دیکھاتا وہ چلا گیا..... آج یوشع دل سے مسکرایا تھا کتنے مہینے بعد اس نے اس طرح سے مزاق کیا تھا.......

سندس بیٹا جاؤ آپ بھی جا کے ریسٹ کرو....." جی....." اور پھر وہ بھی چلی گئی.....

.....یوسف صاحب نے یوشع کا ماتھا چوما

"کیا سوچا ہے پھر؟؟؟؟

"کس بارے میں؟؟؟

....ماہی اور اپنے بارے میں....." وہ خاموش ہو گیا

"....کیا سوچنا ہے بابا کچھ نہیں

کیوں کر رہے ہو اس بچی کے ساتھ ایسا؟؟ مت دو ویو شع خود کو تکلیف' نہ ماہی کے ساتھ یہ برتاؤ کرو' نہ مجھے ٹینشن دو' کچھ تو خیال کرو کسی پر تو رحم کھالو......" وہ خاموشی سے ان کی سنتا رہا.....

ماہی کی حالت دیکھی ہے وہ ویک ہو رہی ہے' مجھے لگا تھا میں جب لاہور سے واپس آؤ گا تو ماہی مجھے ہنستی کھیلتی خوش دیکھے گی' مگر اس کا پہلے سے برا حال تھا' تم کہتے ہو ماہی اپنے کئے پر شرمندہ نہیں ہے' جبکہ یہ سب غلط ہے' میں نے خود دیکھا ہے ماہی کو تمھاری بے رخی پر تڑپتے ہوئے' میں نے اسے اپنے کئے گئے کام پر شرمندہ دیکھا ہے' وہ پہلے والی ماہی نہیں رہی ہے' وہ اب بدل چکی ہے' یہ ماہی صرف تمھاری توجہ تمھاری محبت چاہتی ہے' مجھے بہت افسوس ہوا تھا

سن کر جب ماہی نے مجھے بتایا کہ تم نے بچے کو ماننے سے انکار کر دیا ہے....."

.....یوشع نے گردن جھکائی

اور جانتے ہو اس نے کیا کہا کہ بابا اگر اب مجھے یوشع سے علیحدگی بھی اختیار کرنی پڑی تو وہ بھی کر لوں گی مگر اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دوں گی' میں خود مر جاؤں گی مگر اپنے بچے کو مارنے کا حق کسی کو نہیں دوں گی' وہ اس بچے کی ماں ہے وہ بچہ تمھارا خون ہے یوشع' ماہی کا نہ صحیح اپنے ہونے والے بچے کا ہی احساس کر لو' صرف بچے کی وجہ سے ماہی کا خیال رکھ لو' اس کا ظرف دیکھو بیٹا تم اسکے ساتھ کتنا غلط کرتے ہو اس پر ہاتھ اٹھاتے ہو مگر وہ کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتی' اپنے گھر والوں کو آج تک اس نے تمھارے بارے میں نہیں بتایا کہ تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو' وہ جب بھی اپنے گھر والوں سے ملی خوشی خوشی ملی ہے' المیرا کبھی واپس نہیں آئے گی نکل آؤ اس کی یادوں سے' اس کی یادوں سے باہر نکل کر دیکھو پوری دنیا تمھارے سامنے کھڑی ہے' اب بھی سب کچھ ہے کچھ نہیں بدلا' بس تمھیں خود کو بدلنا ہے' بدل لو خود کو ورنہ اللہ چھین لیتا وہ چیزیں جسکی قدر نہ کی جائے چاہے پھر وہ انسان ہو یا رزق' فیصلہ اب تمھارے ہاتھ میں ہے' فور منتھ

کی اس کی پریگننسی ہو گئی ہے' مجھے لاہور سے واپس آئے دو منتھ ہو گئے ہیں' یہ فائف منتھ ہے تمھارے پاس اچھی طرح سوچ لو' یا تو اس کے ساتھ زندگی گزار لو اچھے سے یا فائف منتھ بعد اس کو ڈائیورس دے دو' جاؤ ریسٹ کرو......"

وہ خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا......

اپنا لے بیٹا اس کو زندگی میں سکون مل جائے گا' اس کی رضا میں راضی ہونا سیکھ لے......" بزرگ کی کہی بات اسے یاد آئی تھی....وہ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا....ماہی نے فوراً آنکھیں بند کی تھی.....وہ بیڈ کے قریب آیا....ماہی آج بھی اس کے بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی......وہ خاموشی سے کھڑا اسکو دیکھنے لگا.....

"ماہی اٹھو میں نے لیٹنا ہے....." وہ بھی آرام سے لیٹی رہی.....یوشع نے اس کے پیٹ کی طرف دیکھا...نہ جانے کیا سوچ کر وہ چپ ہو گیا.....بیڈ کی دوسری سائڈ پر وہ چپ چاپ آ کر لیٹ گیا تھا.....ماہی کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ آئی تھی....مگر یوشع بالکل سپاٹ تھا.....

*

آج ماہی کی طبیعت کچھ خراب تھی....اس کو کب سے چکر آرہے تھے.... گھر پر نہ ہی یوشع تھا اور نہ ہی یوسف صاحب.....اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا.....وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی منہ پر پانی کے چھینٹے مارے.....وہ سلیب پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی.....اسے اپنی ناک سے کچھ بہتا ہوا محسوس ہوا تھا اسنے نظریں اٹھا کر شیشے میں دیکھا..... چہرے پر حیرت در آئی تھی....اسنے انگلی ناک کے قریب لگائی....اپنی انگلی پر لگے اس خون کو دیکھا....اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی..

اس نے ہاتھ واپس گرا لیا....ناک میں پانی مارنے لگی.....کافی دیر یوہی پانی .... مارنے کے بعد خون رک گیا مگر وہ رونے لگی تھی.....

یا خدا بس اتنا وقت دیں دے میں اپنے بچے کو اس دنیا میں لا سکوں پلیز......." وہ وہی زمین ہر بیٹھتی چلی گئی تھی.....

تمھاری طبیعت ٹھیک ہے....." وہ ابھی آفس سے آیا تھا جب یوشع نے اس کے بجھے چہرے کو دیکھ کر پوچھا......

ہاں میں ٹھیک ہو.....''اس نے نگاہیں چراتے جواب دیا....یوشع نے چند پل کھڑے ہو کر اس کا اوپر سے نیچے تک اچھی طرح معائنہ کیا.....

''تم ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہو چیک اپ کیل ئے......

''جی جاتی ہو....

''کیا کہا ہے پھر ڈاکٹر نے سب ٹھیک ہے نہ......

''جی سب ٹھیک ہے آپ ٹینشن نہ لے.....

''مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو......

''میں میں کیوں بولو گی آپ سے جھوٹ......

''یہ تو تمھیں پتا ہو گا.....

''نہیں ایسی بات نہیں ہے ......

پھر کیسی بات ہے......''یوشع اس کے چہرے پر کچھ جانچنے کی کوشش کر رہا تھا.....مگر جانچ نہیں پا رہا تھا......وہ بھی نظریں جھکائے کھڑی تھی

ٹھیک ہے کل میں چلو گا تمھارے ساتھ.....''اس نے فوراً نگاہیں اٹھا کر یوشع کو دیکھا.....

نہیں نہیں آپ کیوں جائیں گے ؟؟میں خود چلی جاؤں گی' اور ویسے بھی کل تو جانا ہی نہیں ہے ایک ہفتے کے بعد کی اپاؤنٹمنٹ ہے' تو کل تو پھر کوئی فائدہ نہیں نہ جانے کا......"

کیوں لگ رہا ہے مجھے کہ تم مجھے ساتھ لے کر جانا نہیں چاہتی......" وہ ہلکا سا مسکرائی......

پچھلے چھ مہینوں سے بھی تو میں خود جا رہی ہو آگے بھی چلی جاؤں گی......" اس نے اداسی سے کہا.....یوشع چپ ہو گیا.....

لائیں کوٹ دیں دے میں رکھ دو....." یوشع نے اسے چپ چاپ کوٹ پکڑوا دیا.....وہ کوٹ لے کر اداس نظروں سے آگے بڑھ گئی......یوشع اس کو جاتا دیکھتا رہا......

**

تم گھر میں بتا کیوں نہیں دیتی ہو سب کو سب کچھ' کب تک یہ بات اپنے دل میں رکھو گی؟؟؟؟"

آخری سانس تک' سب کو مجھ سے پروبلم ہے' اور پھر میرا شوہر بھی میرا نہیں ہے' تو کیا کرنا جی کر....."

"تم پاگل ہو مت کرو اپنے ساتھ ایسا ظلم ؟؟؟"

".....میں فیصلہ کر چکی ہو بہت پہلے سے پلیز اب آپ کچھ مت کہے

ایک بار پھر سوچ لو تمھاری جان بچ سکتی ہے اگر تم چاہو تو' تمھیں بس کیئر کی ضرورت ہے....."

میرے جانے کے بعد ہی وہ اپنی لائف کھل کر جی پائے گے' اس لئے میرا ان سے دور جانا ہی بہتر ہے' وہ خوش رہے گے....."

".....تم اس سے ویسے بھی دور جا سکتی ہو' تم اپنا ایزیلی علاج کرا سکتی ہو

مجھے ضرورت نہیں ماریہ پلیز' اور تم بھی کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی' تم اپنا پرومس نہیں توڑو گی....."

صرف ایک تمھارے پرومس نے میرے ہاتھ پیر باندھ رکھے ہیں ورنہ میں کب کا اسے سب کچھ بتا دیتی' مگر ہاں یاد رکھنا میں اپنا پرومس توڑنے میں زیادہ دیر نہیں لگاؤ گی اگر تمھاری طبیعت مجھے زیادہ خراب ہوتی نظر آئی....."

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"....تم ایسا کچھ نہیں کروگی

....میں ایسا کر سکتی ہوں....." ماریہ نے بھی غصے سے کہا تھا

....پرومس توڑنا گناہ ہے....." مقابل بیٹھی لڑکی نے ایک ناکام سی کوشش کی

اگر ایک وعدہ توڑنے سے کسی کی جان بچ جائے تو پھر کوئی گناہ نہیں رہتا'

....انڈرسٹینڈ....." مقابل چپ رہا

....اپنی میڈیسن ٹائم سے لے رہی ہو نہ....." اس نے اثبات میں سر ہلایا

......گڈ....." دونوں کے درمیان خاموشی چھاگئی تھی

*

ماہی یوشع کے پاس ہی بیٹھی اس کے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھی.... پچھلے دو دن سے وہ بخار میں جل رہا تھا وجہ ایک بار پھر وہی تھی اس کو خود سے گھٹن ہونے لگی تھی....ایک بار پھر وہی بے سکونی خود کو روم میں بند کر دیا تھا کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور اسی وجہ سے وہ اب سخت بیمار تھا.....ماہی بھی دن رات اس کی

خدمت میں لگی تھی....انجیکشن اور اس کی دن رات کی محنت سے اس کا بخار کچھ کم تو ہو گیا تھا مگر ختم نہیں ہوا تھا.....وہ اب بھی اس کے ماتھے پر پٹیاں کر رہی تھی....اس کی آنکھوں میں نمی تھی.....کچھ دیر بعد اس نے وہی بیٹھے اس کے سینے پر سر رکھ لیا تھا.....ایک موتی ٹوٹ کر اس کی شرٹ میں جزب ہو گیا تھا......

.....یوشع کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی

کیوں کرتے ہیں آپ یوشع میرے ساتھ ایسا؟؟؟کیا قصور ہے میرا میں نے تو بس محبت کی ہے نہ آپ سے' مگر آپ کیا جانے گے میری تکلیف کو آپکو تھوڑی ہے مجھ سے محبت' بس میں ہی پاگل ہو آپکے پیچھے جو اپنا سب کچھ آپ پر قربان کر دیا' مگر آپ سمجھتے ہی نہیں مجھے میری محبت کو' مگر کوئی بات نہیں میں نہیں کرتی آپ سے کوئی گلہ.......''ماہی نے اپنے آنسو صاف کیے.....

مگر یوشع مجھے ضرورت ہے آپکی یہ بات تو آپ سمجھے' صرف کچھ دن کا ساتھ دیں دے مجھے' صرف کچھ پل کی خوشیاں دیں دے' میں بہت تکلیف میں ہو یوشع بہت زیادہ' میں آپکو کچھ نہیں بتا سکتی کیا ہے کیا نہیں مگر....''اس کے ہونٹ

سسکنے لگے تھے......وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی.... موتی ٹوٹ ٹوٹ کر اس کی شرٹ میں جزب ہو رہے تھے.....

"میں مر جاؤں گی یوشع آپ کے بغیر' آئی کانٹ لیو وید آؤٹ یو' کانٹ لیو....." بولتے بولتے اسے محسوس ہوا تھا کہ یوشع اٹھ گیا ہے......اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا تو وہ واقعی جاگ گیا تھا.....جو یک ٹک ماہی کو ہی دیکھ رہا تھا.....

کہیں یوشع نے سب کچھ سن تو نہیں لیا....."اس نے دل میں کہا... جس طرح یوشع اس کو دیکھ رہا تھا ایسے لگ رہا تھا وہ واقعی سب کچھ سن چکا ہے.....وہ فورا وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی.... مگر یوشع نے اس کی کلائی تھام لی تھی.... دھڑکنوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی....

یوشع پلیز لیو مائی ہینڈ' ورنہ میں اب اور خود کو قابو میں نہیں رکھ پاؤں گی پلیز یوشع چھوڑ دے' مجھے اور بے بس مت کرے پلیز پلیز......"آنکھوں سے آنسوں جاری تھے....یوشع نے اس کی کلائی چھوڑ دی تھی.....اور وہ اپنے آنسو صاف کرتی روم سے نکل گئی تھی.....

آئی کانٹ لیو وید آؤٹ یو' کانٹ لیو....." ماہی کے الفاظ اس کے ذہن میں گونجنے لگے تھے....

مگر یوشع مجھے ضرورت ہے آپکی' آپ سمجھتے نہیں' آپکو محبت تھوڑی ہے جو آپکو پتا ہو گا....." وہ اپنے سر کو تھامتا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا....

ماہی کو اپنا لو بس کر دو یوشع اب بس کر دو....." اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی.....

**

رات ماہی لیٹ نائٹ روم میں آئی تھی وہ یوشع کا ابھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی.... کھانا بھی اس نے سندس کے ہاتھ روم میں بھیج دیا تھا...یوسف صاحب بھی سو گئے تھے.... رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ روم میں آئی تھی..... کمرے کی تمام لائٹس آف تھی.... کھڑکی سے آتی ہلکی روشنی جسکی تقلید میں وہ چلتی بیڈ تک آئی تھی.... کوئی بھی آہٹ کیے بغیر وہ بیڈ کی دوسری سائڈ لیٹ گئی تھی.....

یک ٹک یوشع کا چہرہ دیکھنے لگی.... وہ آنکھوں پر بازو رکھے سیدھا لیٹا تھا..... ماہی کا دل بھر بھر کر آرہا تھا اب بھی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ یوشع کے سینے پر سر رکھ کر

روлے اس کو سب کچھ بتا دے اس سے چندپل کی محبت صرف چندپل کا ساتھ مانگ لے مگر وہ اب کچھ نہیں مانگتی.....ایک موتی ٹوٹ کر گرا تھا....اس نے اپنے آنسو صاف کیے.....اوپر کی طرف اٹھ کر اس نے یوشع کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے مگر فوراً اس سے دور ہو کر وہ

دوسری سائڈ کروٹ بدل کر لیٹ گئ تھی.....یوشع نے کچھ پل بعد آنکھوں سے بازو ہٹایا تھا....اس نے ماہی کی طرف نہیں دیکھا بس چھت کو دیکھے گیا.....اسے معلوم تھا کہ وہ رو رہی ہے وہ سویا نہیں تھا......آج دونوں ہی تڑپ رہے تھے.... ماہی دبی دبی سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی...ہونٹ سسک رہے تھے خود بھی بلک رہی تھی....ایک یوشع کی چندپل کی محبت کیلئے تڑپ رہی تھی تو دوسرا المیرا کی محبت میں تڑپ رہا تھا....کب سے اس کے ذہن میں ماہی کی باتیں گونج رہی تھی...مگر کچھ ذہن سے نہیں نکل رہا تھا.....

پتہ نہیں جو بیت جاتا ہے وہ گزر کیوں نہیں جاتا ٹھہر کیوں جاتا ہے دل و دماغ میں کہیں عذاب بن کر کہیں سراب بن کر

پل پل وقت گزرتا ہی جا رہا تھا.... مؤذن کی آواز چاروں طرف گونجنے لگی تھی .....

".....اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے

ایک منٹ کیلئے کسی کی آنکھ نہیں لگی تھی.... ساری رات جاگنے کی وجہ سے آنکھیں لال ہو گئی تھی.... ماہی کی بھی آنکھیں سوجھ رہی تھی آنکھوں میں جلن ہونے لگی تھی نہ وہ چپ ہوئی اور نہ ہی یوشع نے چپ کروایا وہ یہی ظاہر کرتا رہا کہ وہ سو رہا ہے...... مؤذن کی آواز چاروں اور گونج رہی تھی.....یوشع اٹھ کر بیٹھا ایک نظر ماہی کو دیکھا وہ کروٹ پر دوسری سائڈ منہ کر کے لیٹی تھی.... یوشع کے اٹھتے ہی اس نے فوراً آنکھیں بند کی تھی.... وہ اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گیا وہ بھی سیدھی ہو کر لیٹی.... کچھ دیر بعد وہ واشروم سے باہر آیا تھا ماہی نے آنکھیں بند کر رکھی تھی.. جب کھولی تو یوشع مصلحہ پر نماز کیلئے کھڑا ہو رہا تھا وہ بھی یوشع کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی اور جس وقت کو وہ وضو کر کے آئی یوشع سجدے میں تھا.... وہ بھی اس کی سائڈ میں مصلحہ بچھاتی اس کی امامت میں نماز پڑھنے تھے.... یوشع کے آنسوں لگی.... یہ وہ پہلی نماز تھی جو وہ ایک ساتھ پڑھ رہے

سجدے میں گر رہے تھے...وہ بھی رب کے سامنے آنسو بہا رہی تھی......یوشع

....نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے

معاف کر میرے مولا' میں بہت گنہگار بندہ ہو' مگر تو تو دلوں کے حال تک سے

واقف ہے' تو تو ہر ایک سسکی' ہر تکلیف' دل میں چھپے ہر راز کو جانتا ہے' تو ہم

سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے' ہماری اتنی اوقات نہیں مگر آپ کا کرم ہے

میرے رب' مجھے بخش دے' آج میں تیرے در پر سکون کی بھیک مانگتا ہو' مجھے

سکون دیں دے میرے مولا' مجھے اپنی رضا میں راضی رہنا سیکھا دے میرے

مولا' میں جانتا ہو میں بہت نافرمان ہو بہت ناشکرا بندہ ہو مگر تو پھر بھی عطا کرتا

ہے' مجھے بھی آج سکون عطا کر' میں اب مزید یوں نہیں جی سکتا' مجھے میرے دل

کو اپنی رضا میں راضی کر' مجھ کو اتنی ہمت دے میں المیرا کو بھول کر ماہی کے

ساتھ زندگی گزار سکوں' ماہی کو اس کے تمام حقوق دے سکوں' اس کو بھی

خوشیاں دے سکوں' تو مجھ سے راضی ہو جا میرے مولا' مجھے مانگنا نہیں آتا مگر تو

جھولی میں گر رہے دینا جانتا ہے مجھے بھی سکون دے...." آنسوں ٹوٹ کر

تھے......لب بند تھے...دل میں وہ اپنے رب سے بات کر رہا تھا.....آنکھیں بھی بند تھی.....اس کو سکون ملنے لگا تھا اس کی دعا سن لی گئی تھی.....

اور پھر کتنا پُر سکون ہوتا ہے وہ سجدہ جب تم اپنی ہی خواہشوں کے ہاتھوں توڑے جانے کے بعد اپنے رب کے پاس واپس لوٹتے ہو اور پھر وہ سجدہ کیسے تمہاری روح کو ہر چیز سے آزاد کر کے تمہیں تمہارے رب کے بہت قریب لے آتا ہے....اس دنیا میں اس سے پر سکون اور کیا بات ہو گی کہ بے بسی کی حالت میں اپنے رب کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ کہ اُسے اپنے دل کا حال سناتے ہو.....

یہی تو ہوتا ہے وہ لمحہ جب تمہارے اور تمہارے رب کے بیچ کوئی ی نہیں ہوتا اور اسی لمحے تم اپنی ذات کو مکمل محسوس کرتے ہو.....بے شک ہمارا رب تو ہمیشہ ہم سے بہت قریب ہوتا ہے.....بس ہم ہی دور چلے جاتے ہیں اللہ تو تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہے.....تم لوٹو تو اس کی طرف وہ تمہیں اپنے حصار میں لے لے گا اور تمہارا دل اپنی محبت سے بھر دے گا.....اس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر ہاتھ گرا لیے تھے.....مڑ کر ماہی کو دیکھا.....وہ بھی دعا مانگنے میں مصروف تھی.....اس کے بھی آنسوں جھولی میں گر رہے تھے......وہ دعا سے فارغ ہوئی

تھی....یوشع کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا.....یوشع ہلکی سی سمائل پاس کرتا اٹھ

......کھڑا ہوا مگر ماہی تو بے چین ہو گئی تھی ایسی حرکتیں اسے پاگل ہی تو کرتی ہے

میں کچھ دیر کیلئے باہر جارہا ہو لان میں ٹہلنے'تم ساری رات سوئی نہیں ہو اب

.....ریسٹ کرلو'ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی....."ماہی کو حیرت ہوئی

".....آپ کو کیسے معلوم میں نہیں سوئی

....میں جاگ رہا تھا....."ایک بار پھر حیرت ہوئی تھی

".....آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نہ

ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟؟؟؟آپ نے اس سے پہلے کبھی مجھے نہیں بتایا کہ آپ

"......کہاں جارہے ہیں اور آج بتا کر جارہے ہیں

".....ہمم'ریسٹ کرو

".....میں بھی چلو آپکے ساتھ'میں بھی تھوڑی والک کرلوگی

ٹھیک ہے آجاؤ'مگر کوئی شال لے لینا'باہر موسم ٹھنڈا ہے'سردی لگ جائے

".....گی

جی......"اور کچھ دیر بعد وہ دونوں باہر لان میں ایک ساتھ ٹہل رہے تھے....

یوسف صاحب بالکونی میں کھڑے تھے.....وہ بھی ابھی نماز کیلئے اٹھے تھے.....آج ان دونوں کو ایک ساتھ لان میں ٹہلتا دیکھ وہ دل سے مسکرائے تھے.....ان کیلئے ہمیشہ ایک ساتھ خوش رہنے کی دعا بھی کی......وہ آج بہت خوش تھے اور پھر روم میں رب کا شکر کرنے ادا چلے گئے.....یوشع نے چلتے چلتے ماہی کو دیکھا اس کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی....وہ اس کی اتنے سے ساتھ پر ہی کتنا خوش ہوگئی تھی......ماہی کا ہاتھ یوشع کے ہاتھ سے ٹکرایا تھا....ماہی نے ہاتھ دور کر لیا مگر اگلے لمحے یوشع نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں تھام لیا تھا.....ماہی نے چلتے چلتے یوشع کا چہرہ دیکھا مگر وہ اب اس کو نہیں دیکھ رہا تھا......وہ بس سیدھا دیکھتا چپ چاپ چل رہا تھا.....آج ماہی کو زندگی حسین لگ رہی تھی......آج یوشع اس کے ساتھ تھا.... مگر کون جانتا ہے یہ خوشیاں کتنے پل کی ہے......"

*

.....یوشع بالکونی میں کھڑا باہر دیکھ رہا تھا.....کافی کا مگ ہاتھ میں تھام رکھا تھا

یوشع میں بہت تکلیف میں ہو' میں آپکو کچھ نہیں بتا سکتی' مجھے آپ کی ضرورت ہے....."

"....میں بھی کل تمہارے ساتھ چلوں گا

".... نہیں نہیں آپ کیوں جائیں گے' میں چلی جاؤں گی

"..... نہیں میں آپ سے کیا چھپاؤں گی کچھ نہیں

کچھ تو ہے ماہی جو تم مجھ سے چھپا رہی ہو' مگر کیا؟؟؟؟کافی کے گھونٹ بھرتا وہ خود سے بڑبڑایا.....اس کا موبائل رنگ ہوا....وہ سوچوں سے باہر نکلا.....

....ہمم بولو...."دوسری طرف علی تھا جو اسے کہیں آنے کیل ئے کہہ رہا تھا

".... نہیں تم چلے جاؤ میرا موڈ نہیں ہے

"....اففف یار میں نے کہا نہ نہیں ہے میرا موڈ تم چلے جاؤ

"..... ہمم اچھا ہاں حماد سے بات ہو جاتی ہے کبھی کبھی بہت کم

.....ہمم اچھا ٹھیک ہے خدا حافظ......"اس نے فون رکھ دیا

تمہاری میڈیکل رپورٹس ہی اب سچ سامنے لائیں گی جو تم چھپا رہی ہو' یقیناً کچھ تو غلط ہے....."وہ اس کی وارڈروب کی طرف بڑھا تھا.....اس میں رپورٹس

ڈھونڈنے لگا...ماہی روم میں آئی تھی..... آج پھر اس کو چکر آرہے تھے..... سر گھوم رہا تھا..... وہ بھاری قدموں سے چلتی بامشکل یوشع کے قریب پہنچی..... ایک میڈیکل رپورٹ یوشع کے ہاتھ لگ گئی تھی..... جس پر ماہین یوشع یوسفزئی لکھا تھا.....

یو یوشع....." اپنے چکراتے سر کے ساتھ اس نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا.....یوشع نے ماہی کو دیکھا.....اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی اور اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی یوشع نے اسے تھاما تھا.......

ماہی اٹھو کیا ہوا؟؟؟ آنکھیں کھولو....." وہ اس کے گال تھپتھپا رہا تھا......اس نے ماہی کی ناک کے قریب انگلی لگائی.....اس کی انگلی پر خون لگ گیا تھا.....ایک نظر .....اپنی انگلی پر لگے خون تو ایک نظر بے ہوش ہوئی ماہی پر ڈالی

ماہی....." اس کے وجود میں کوئی ہلچل نہیں تھی......وہ اسے گود میں بھر تا بیڈ تک لایا.....اپنے فیملی ڈاکٹرنی کو کال کر تا ان کو جلدی آنے کو کہا.....کچھ دیر بعد ڈاکٹرنی بھی آگئی تھی....

ان کو ہوسپٹل لے آئیں گا وہاں ان کا باقاعدہ چیک اپ ہو گا رپورٹس کے بعد ہی پتا لگے گا کہ کیا ہوا ہے' اینڈ آپکی مسز بہت ویک ہے ان کی جیسی کنڈیشن ہے اس میں آپ کو ان کا' ان کی ہر ضرورت کا' ان کی ڈائٹ کا خیال رکھنا چاہیے' ان کی کئیر کرے اور جتنا ہو سکے ان کو ریسٹ کرنے دے یہی بہتر ہو گا' کچھ دیر تک ہوش آجائے گا' اب میں چلتی ہو....."

"..... تھینک یو ڈاکٹر

وہ بیڈ پر ماہی کے پاس بیٹھا..... اس کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھ رہا تھا..... بجھا بجھا سا چہرہ تھا جس پر کوئی رونق نہیں تھی..... یہ وہ خوبصورت سی ماہی نہیں تھی..... یہ عشق میں ہاری ہوئی ایک بے بس ماہی تھی جس نے اس کی یہ حالت کردی تھی...... یوشع کے ذہن میں ایک بار پھر وہ رپورٹس آئی تھی..... اس نے وہ رپورٹس ریڈ کی.... ہوسپٹل کا نام..... اس کی ڈاکٹر کا نام...... مگر اس رپورٹس میں سب کچھ کلئیر تھا..... اس میں تو ایسا کچھ نہیں تھا جو اسے کچھ بتا سکتا...... یہ وہ رپورٹس نہیں ہے' وہ رپورٹس یا تو چھپا دی گئی ہے یا پھینک دی گئی ہے' اگر چھپائی ہے تو کہاں چھپا سکتی ہو تم ماہی' کہاں پر......؟؟؟"

اس نے کھڑے کھڑے پوری وارڈروب کا جائزہ لیا تھا مگر کوئی ایسی جگہ نہیں دکھی جو اسے رپورٹس کا بتا سکیں کہ رپورٹس یہاں چھپائی گئی ہے......"یوشع ..... ایک بار پھر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا......ماہی کی پلکوں میں جنبش ہوئی ..... یوشع....." وہ اسے پکار رہی تھی

گیٹ اپ ماہی سی میں یہی ہو....." وہ اپنا انگوٹھا اس کے گال پر رب کر کے اس کو اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا......اس نے بھی اس کو محسوس کر لیا تھا بند پلکوں سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا.....یوشع نے آنسو صاف کیے

ماہی آنکھیں کھولو' میں ہو تمہارے ساتھ......" آج وہ اس کو محبت سے پکار رہا تھا اس کو اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا.....ماہی نے آہستہ سے آنکھیں کھولی..... یوشع کو دیکھا..... وہ بھی اسی کو دیکھ رہا تھا......وہ رونے لگی تھی

چپ مت رہو' میں ہونا' بالکل چپ....." مگر آج یوشع کی یہ محبت یہ احساس اس کو ایک زندگی دے رہی تھی......اس نے اس کی گود میں سر رکھ لیا تھا..... یوشع نے بھی نہیں منع کیا وہ رو رہی تھی اس نے اب رونے دیا..... کافی دیر بعد جا کر وہ چپ ہوئی تھی.....

اوکے اب میری طرف دیکھو ماہی....." اس کے بالوں کو سنوارتا بہت اپنائیت

.....سے کہہ رہا تھا.....ایک بار پھر وہ اپنا انگوٹھا اس کے گال پر رب کر رہا تھا

مجھے بتاؤ ماہی کیا چھپا رہی ہو تم مجھ سے؟؟ کیوں بار بار تمھیں چکر آتے ہیں؟؟

کونسی تکلیف میں ہو تم' میں آج تمام تکلیفوں کا مداوہ کر دوں گا؟؟ مگر مجھے بتاؤ کہ

ہوا کیا ہے؟؟ ڈاکٹر کیا کہتی ہے' ہمارا بے بی ٹھیک ہے یا نہیں' تم کس تکلیف میں

ہو' مجھے بتاؤ میں سنو گا آج مگر یوں چپ مت رہو' یوں گھٹ گھٹ کر مت جیو'

کیا چھپا رہی ہو' یہ ناک میں سے خون کیوں آ رہا تھا' ہم بتاؤ کچھ تو بولو......" ماہی

......نے گال پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

.....یوشع....." آنکھ میں سے موتی برسے تھے

بولو....." آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گے نہ' بے بی ہونے کے بعد مجھے

چھوڑے گے تو نہیں....." وہ کچھ پل کیلئے خاموش ہو گیا تھا.... مگر ماہی اس

.....کے جواب کی منتظر تھی

نہیں چھوڑو گا کبھی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو....." اس نے سکون سے آنکھیں بند

....کی تھی

ماہی کچھ تو بولو پلیز......"اس نے مسکرا کر یوشع کو دیکھا.....اس کے دل پر انگلی رکھی.....

آپ جب میرے ساتھ ہے تو مجھے کیا تکلیف ہو سکتی ہے یوشع' میں ٹھیک ہو'.....بالکل ٹھیک ہو......"نم آنکھیں مسکراتے لبوں سے اس نے کہا تھا

آپ میرے ساتھ ہونگے تو میں ہر تکلیف ہر آزمائش سے خوشی خوشی گزر جاؤ نگی....."اس نے یوشع کو خود کے قریب کیا تھا اور پھر وہ اس کے گلے لگ گی' تھی......آج پہلی بار وہ اس کے گلے لگی اس کو محسوس کر رہی تھی.....اس نے اپنے لب اس کی شرٹ پر رکھے تھے.....وہ آج بہت خوش تھی

"ہمارا بے بی تو ٹھیک ہے نہ ماہی....

"ہاں الحمداللہ بالکل ٹھیک ہے' اور آج میں بھی خوش ہو......

ہممم...

کتنی ہی دیر سے دونوں کے درمیان فقط خاموشی تھی.....آخراس چپ کو یوشع نے ہی توڑا تھا.....

ماہی مت کرو مجھ سے اتنی محبت' یہ یکطرفہ محبت سوائے دکھ درد تکلیف کے کچھ نہیں دیتی' میرے بس میں نہیں ہے تمھیں ویسی محبت دینا جسکی تم حقدار ہو' نہ تمھیں میں دل سے اپنا سکتا ہو اور نہ ہی دل سے محبت دے سکتا ہو جو تم ڈیزرو کرتی ہو......"وہ دونوں چھت کو دیکھ رہے تھے.....کسی نے کسی کی طرف نہیں دیکھا.......ماہی ہلکا سا مسکرائی

کون کہتا ہے یوشع کہ مجھے اب آپ سے محبت چاہیے' مجھے تو بس اب آپ کا ساتھ چاہیے' میں محبت میں بہت آگے نکل چکی ہو یوشع جہاں سے واپسی کی راہ میرے لئے بہت مشکل ہے' میں اپنا سب کچھ ختم کر کے آپ کے پاس آئی ہو' اب میں واپس نہیں لوٹ سکتی' یہ میرے لئے بہت مشکل ہے......"اس نے نم لہجے سے کہا تھا......

میں نے اپنی ضد اپنی انائیں آکر بہت غلط کیا تمہارے ساتھ' مگر تم نے افففف تک نہیں کی' ماہی ہم دونوں کی راہیں الگ ہے ہم کبھی ایک دوسرے کے ساتھ

خوش نہیں رہ سکتے' میں چاہتا ہوں تم اب اپنی زندگی اچھے سے گزارو' تم چاہو تو بے بی بھی ساتھ لے جانا میں نہیں روکوں گا' میں تمھیں ڈائیورس دے دوں گا' چلی جانا تم ایک اچھے لڑکے سے شادی کر لینا جو تمھیں خوش رکھے' میں کبھی تمھیں خوشیاں نہیں دے پاؤں گا......" دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکا تھا.....یوشع کی آنکھیں اداس تھی تو ماہی کی آنکھیں نم ......

یوشع میں سچ میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی' میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی' آپ مت کرے مجھ سے محبت' المیرا سے شادی بھی کرنی ہے تو کر لے میں نہیں روکوں گی' آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گی نہ کچھ کہوں گی' کوئی شکوہ نہیں کروں گی مگر مجھے چھوڑنے کی بات مت کیا کرے' مجھے تکلیف ہوتی ہے آپکی اس بات سے' دل بہت دکھتا ہے یہ سوچ کر کہیں آپ مجھے چھوڑ نہ دے' آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ رہے گے' مجھ بھی صرف آپکا ساتھ چاہیے' آپکا تھوڑا سا ٹائم چاہیے' صرف دو گھڑی میرے ساتھ محبت کے گزار لے مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے کچھ بھی نہیں....." وہ چپ ہو گئی....یوشع بھی چپ رہا

سوجاؤ ماہی گڈ نائٹ......" یوشع نے کروٹ بدل لی......ماہی چپ سی سیدھی لیٹی رہی......

یوشع......" کچھ پل بعد اس نے پکارا تھا.....یوشع چپ رہا اس کے آگے بولنے کا منتظر تھا.....کچھ وقفے کے بعد یوشع نے اس کو کہتے سنا تھا.....

مجھے نیند آ رہی ہے یوشع 'پچھلے کئی دنوں سے میں چین کی نیند نہیں سو سکی 'ہر وقت ایک ڈر سا رہتا ہے آپکے چھوڑ جانے کا ڈر 'آج آپ مجھے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لے 'مجھے آج سکون کی نیند دے دیں....." آج اس نے بہت مان سے کہا تھا اور شاید آج اس کو یقین تھا کہ وہ اس کی بات نہیں ٹالے گا......اور پھر ایسا ہی ہوا تھا.....یوشع سیدھا ہو کر لیٹ گیا تھا....اس نے اپنے بازو پھیلا دیے تھے ماہی کیل ئے......وہ نم آنکھوں سے مسکراتی یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر گئی......یوشع نے بھی اس کو آج اپنے بازو کے حصار میں لے لیا تھا......وہ اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں پھیرنے لگا......صرف چند پل لگے تھے ماہی نیند کی وادیوں میں تھی.....اس کے چہرے پر اطمینان تھا مگر یوشع کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا.....نہ کوئی خوشی تھی نہ ہی کوئی غم....."

آج یوشع خود ہوسپٹل آیا تھا.....وہ ابھی اپنی گاڑی سے اترا تھا.....اتنا تو اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ ماہی اسے کچھ نہیں بتائے گی.....کیا سچ میں وہ کسی تکلیف میں ہے یا یہ سب اس کا بس وہم ہے آج وہ یہی پتا کرنے یہاں آیا تھا....وہ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا......ہوسپٹل اور ڈاکٹر کا نام وہ رپورٹس پر پہلے ہی دیکھ چکا تھا.....کچھ دیر بعد وہ اسی ڈاکٹر کے سامنا تھا جس سے ماہی اپنا چیک اپ کرواتی ہے......

"......آپکی تعریف

یوشع یوسفزئی نام ہے 'آپ یوشع کہی سکتی ہے 'میری وائف ماہین یوشع یوسفزئی آپ سے ہی چیک اپ کرواتی ہے میں کنفرم کرنا چاہتا ہو......" ماریہ کے چہرے پر حیرت ابھری.....

اوہو تو آپ ہے یوشع 'ماہین کے ہسبنڈ آج آپ نے ہوسپٹل کی راہ کیسے دیکھ لی' ماہین کو ساتھ نہیں لائے......."اس نے سینے پر بازو باندھتے ہوئے کہا تھا....یوشع بھی صاف اس کے لہجے میں طنز محسوس کیا تھا.....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں فالتوڈسکشن کیلئے یہاں نہیں آیا میں کچھ جاننے آیا ہوا گر آپ بتادے تو مہربانی ہو گی......."

"..... کیا جاننا ہے آپ نے جان لے

"..... ماہی کی رپورٹس کے بارے میں

تو یہ سب کچھ تو آپ رپورٹس میں بھی دیکھ سکتے ہیں اس میں سب کچھ لکھا ہے....."

بالکل وہ رپورٹس میں دیکھ چکا ہو مگر اس میں سب کچھ کلئیر ہے' میں کسی اور رپورٹس کے بارے میں جاننے آیا ہو' مجھے معلوم ہے ماہی مجھ سے کچھ چھپا رہی ہے اس لئے اب آپ مجھے بتائے کہ وہ مجھ سے کیا چھپا رہی ہے؟؟؟ اگر رپورٹس ساری کلئیر ہے تو اس کو اتنی ویکنس کیوں ہے؟؟ اس کو بار بار چکر کیوں آتے ہیں؟؟؟ اور اب اس کی ناک میں سے بھی خون آنے لگا ہے' اگر رپورٹس سب کلیئر ہے تو یہ سب کیا ہے؟؟؟ اب آپ بتانا پسند کرے گی کہ وہ مجھ سے کیا چھپا رہی ہے......"

وہ تم سے کچھ نہیں چھپا رہی اگر وہ واقعی کچھ چھپا رہی ہے تو تمہاری وائف ہے وہ وہ خود تمھیں بتا دے' اینڈ جہاں تک ان سب چیزوں کا سوال ہے تو یہ سب ہر پریگننٹ لڑکی کے ساتھ کامن ہے' ایسی حالت میں ویکنس ہوتی رہتی ہے جسکی وجہ سے چکر آتے ہیں' اور ناک میں سے خون کا بہنا یہ تو کسی بھی انسان کے ساتھ ایک نارمل بات ہے' جتنا میں جانتی تھی اتنا بتا چکی اگر اب بھی آپکو ڈاؤٹ ہے تو آپ ماہی سے خود پوچھے وہ بتا دے گی......" یوشع سر کو ہلاتا غصے سے روم سے نکل گیا......ماریہ نے سکھ کا سانس لیا تھا.....اور پھر اس نے ماہی کو فون کر کے یوشع کے یہاں آنے اور اس کے ساتھ ہوئی تمام گفتگو کے بارے میں بتا دیا تھا.....

*

آج ماہی اپنے گھر آئی ہوئی تھی.....آج یوشع خود چھوڑ کر گیا تھا.....علی ابھی آفس نہیں گیا تھا......وہ علی کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھی تھی.....زینب بھی اپنے گھر گئی ہوئی تھی......مسز عمران کچن میں آج ماہی کیلئے خود کوکنگ کر رہی تھی اور عمران صاحب آفس گئے ہوئے تھے.......

"......ماشااللہ آج تو میری گڑیا بہت خوش لگ رہی ہے

......میں تو خوش ہی رہتی ہو بھائی......" علی نے مسکراتے نفی میں گردن ہلائی

بہت چھوٹی سی تھی تم ماہی جب سے تمھیں گود میں کھلاتا آرہا ہو' بچپن

سے لے کر اب تک تمہاری ہر خواہش ہر ضرورت کو پورا کرتا آیا ہو' میری گڑیا

کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا' تمھیں کیا لگا تھا تم مجھ سے جھوٹ بولتی رہو گی

اور مجھے سچائی کا نہیں پتا چلے گا' شک تو تھا مگر یقین جب ہو گیا تھا جب تمہارے

منہ سے نکلا تھا' اگر یوشع تمھیں خوش رکھ رہا ہوتا یا اس کا بیہیو تمہارے ساتھ

صحیح ہوتا تو تم ہواؤں میں اڑتی نظر آتی یو بجھی بجھی سی نہیں' اور آج جس طرح

یوشع خود تمھیں لے کر آیا آج جسطرح وہ تم سے بات کر رہا تھا تو اسکی خوشی

"......تمہارے چہرے پر آج صاف ظاہر ہو رہی ہے

"......ان کا بیہیو میرے ساتھ ٹھیک ہے بھائی' میں خوش ہو

خوش رہو تمھارے بھائی کی یہی دعا ہے....." علی نے اس کو اپنے سینے سے لگایا

تھا.....

".....کیا باتیں ہو رہی ہے دونوں بہن بھائیوں میں

کچھ نہیں ماما دیکھے نہ جب دیکھو تنگ کرتے رہتے ہیں انہنیں کوئی اور کام نہیں

".....ہے' آپ اٹھیں اور آفس جائے چلے

کیوں بھئی میں تو نہیں جا رہا میری بہن اتنے دنوں بعد گھر آئی ہے اور میں آفس

"..... پہنچ جاؤ بالکل بھی نہیں

ویسے کیا ہے بھئی بھابھی کو کیوں گھر بھیج دیا' میں آئی ہو اور وہ نہیں ہے

".....یہاں

".....تو کیا وہ اپنے گھر نہیں جا سکتی آنٹی آئی تھی اور لے گئی ہے اپنے ساتھ

....اچھا....."ہاں

تم اس کو چھوڑو ماہی یہ یوہی سر کھاتا رہے گا تم بتاؤ کچھ کھاؤ گی کچھ منگواؤ تمہارے

"......لئے

"..... نہیں ماما بھی نہیں

.....اور پھر وہ اپنی باتوں میں مگن ہو گئے تھے

*

آج سب ایک بار پھر علی کے گھر پر اکٹھے تھے..... زینب کی فیملی ماہی یوشع سب..... کیونکہ آج زاور اس دنیا میں آیا ہے.... آج ہمارا علی بھی باپ بن گیا ہے اور اسی خوشی کے موقع پر آج سب ایک ساتھ تھے.....اسی طرح ماہی کی ڈلیوری میں بھی ایک ڈیڑھ مہینہ باقی رہ گیا تھا......

***

کیا چل رہا ہے آج کل زندگی میں.....'' حماد نے یوشع سے پوچھا..... حماد بھی کل ہی آیا تھا علی کی خوشی میں شریک ہونے اور آج وہ یوشع کے گھر پر تھا.... وہ دونوں بالکونی میں کھڑے باتیں کر رہے تھے.....

''کچھ نہیں کیا چل سکتا ہے گزر رہی ہے زندگی

زندگی تو سب کی گزر جاتی ہے یوشع چاہے اس کو اداسی سے گزارو یا خوشی سے......''

''ہمممم.....''

''المیرا کی یاد نہیں آتی......''

آتی ہے بہت آتی ہے دن رات آتی ہے' وہ کبھی سوچوں سے نکلتی ہی نہیں

ہے......"

"......مشکل ہو رہا ہو گا ماہی کے ساتھ زندگی گزارنا

".....مشکل ہے مگر ناممکن تو نہیں' آہستہ آہستہ سب سیٹ ہو جائے گا

اچھا ہے تو اس کو اپنانے کی کوشش کر رہا ہے میں نے بھی کہا تھا راضی ہو جا اپنا

"......لے اسکو' مگر تم نے ہی منع کیا تھا' مگر اب میں خوش ہو

اب دل تھوڑا سکون میں ہے جب سے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا

ہے' جب سے اس کے ساتھ اپنا بیہیو چینج کیا ہے سکون ہے دل کو بھی اور زندگی

".....میں بھی

"......دل اگر سکون میں ہو تو ہر چیز میں سکون خود بہ خود محسوس ہوتا ہے یو شع

المیرا کی خبر ہے کہ وہ ہے کہاں؟؟؟؟

ہاں دبئی چلی گئی ہے جہانزیب کے پاس' وہی رہ رہی ہے' اس کے ماموں سے

"......بات ہوئی تھی انہوں نے بتایا تھا

"......ہاں میں نے بھی پتا کروایا تھا مجھے بھی یہی خبر ملی تھی کہ وہ دبئی چلی گئی ہے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"......یوشع ایک بات پوچھو

ہمارے درمیان کبھی کچھ چھپا ہے کیا حماد؟؟؟ جو آج تم اجازت مانگ رہے ہو؟؟؟؟

تم المیرا کو سچائی کیوں نہیں بتا دیتے ہو؟؟؟ وہ کب تک تمھیں گنہگار ٹھہراتی رہے گی؟؟؟"

کیسے بتاؤ حماد' اس نے خود تک پہنچنے کے سارے راستے بند کر دیے ہیں' میں نے ماموں سے کہا تھا اس کا کونٹیکٹ نمبر دے دیں مگر انہوں نے مجھے کہا کہ المیرا نے نمبر دینے سے منع کیا ہے اور یہ بھی کہ خاص میرے لئے پیغام ہے میں اس سے کبھی رابطہ کرنے کی کوشش نہ کرو' نہ کبھی اس کے سامنے آکر اس کو اپنی شکل دکھاؤ' اس کو نفرت ہے اب میرے وجود سے' وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی......"

......دل دکھتا ہو گا بہت......" حماد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس سے پوچھا

"......بہت دکھتا ہے' مگر میں ٹھیک ہو

توکیا المیرا کو کبھی سچائی سے آگاہ نہیں کرو گے' تو کیا وہ ساری زندگی تمھیں یوہی گنہگار سمجھتی رہے گی؟؟؟"

"......ہمممم اللہ ہے نہ انصاف کرنے والا' وہ کرے گا نہ بہتر فیصلہ

اور ویسے بھی اب تو سوچ رہا ہو ماہی کی ڈیلیوری کے بعد اس کے ساتھ اس شہر سے کہی دور چلا جاؤ بہت دور' وہاں جا کر اس کے ساتھ ایک اچھی خوشحال زندگی گزارو' ایک ایسی جگہ جہاں نہ ہی المیرا کا نام ہو اور نہ ہی اس کی کوئی یاد".....

.....پھر کہاں جاؤ گے؟؟؟؟یوشع نے ایک گہری سانس خارج کی

ویل ابھی تو نہیں معلوم' ماہی سے پوچھو گا جہاں وہ کہے چلا جاؤ گا اس کے ساتھ....."

اہم اہم رن مرید بنتے جا رہے ہو' پتا لگ رہا ہے....."حماد نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا.....یوشع بس ہلکا سا مسکرایا......

ویسے ماہی آج مجھے دیکھ کر ڈر گئی تھی' اس کے چہرے پر ڈر صاف دکھائی دے رہا تھا' یو نو وہ دن میں نے بتایا تھا......"

حماد اب وہ میری بیوی ہے' کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لینا' ورنہ منہ توڑ دو گا....."

".....او آئی سی جیسے اس بار والے کا توڑا تھا' اووو میں تو ڈر گیا یار

".....اچھا بس کر اپنی نوٹنکی' آ نماز پڑھنے چلے آذان ہو گئی ہے

".....اووو ہاں رئیلی یہ بات میں کیسے بھول سکتا ہو آپ تو مولوی بن گ ئے ہیں

".....حماد سٹوپ ربش یار

".....اوکے اوکے سوری آؤ چلے

ہاں چلو' اوکے تم اب شادی کب کر رہے ہو؟؟؟" وہ باہر کی طرف بڑھتے بات کر رہے تھے.....

".....او یار کیوں جلے پہ نمک چھڑک رہا ہے' کوئی لڑکی گھاس ہی نہیں ڈالتی اور یہ بات میں بالکل نہیں ماننے والا کہ کوئی لڑکی تمھیں لفٹ نہ کروائے' اچھے خاصے ہینڈسم ہو تم' مجھے پورا یقین ہے لڑکیاں تو بہت آتی ہو گی مگر تم ہی کسی کو گھاس نہیں ڈالتے ہونگے......." حماد بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہلکا سا مسکرایا

یار ایک دو کو گھاس ڈالی تھی مگر قسمے انہوں نے کھائی ہی نہیں......"یوشع زور کی ہنسی ہنسا تھا.....

یار وہ سچ مچ کی گدھی نہیں ہے جو گھاس کھا لے گی' ہاں بس ذرا سی ان کے پاس عقل کی کمی ہوتی ہے تو ضروری تو نہیں کہ وہ گدھی بن جائے گی.....''

.....اوو آئی سی مجھے تو سب گدھی لگتی ہے....."وہ دونوں پھر ہنسے تھے

ٹھیک ہے یار اب پتا لگا وہ انسان کی بچیاں ہے' ٹھیک ہے نیکسٹ ٹائم برگر شوارما پزا ڈال کر دیکھوگا' کیا پتا کھا لے......"اور اب کی بار وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھے......آخر حماد کا مزاق رنگ لے ہی آیا تھا یوشع ہنسا تو سہی......

**

ماہی یوشع کی گود میں سر رکھ کر لیٹی تھی....اور یوشع ہلکے ہلکے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلا رہا تھا..... جس سے اس کو کافی سکون مل رہا تھا.....وہ آنکھیں بند

کر کے یوشع کا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں پکڑے لیٹی تھی......یوشع بھی چپ سا

اس ہی کو دیکھ رہا تھا....

"یوشع ایک بات پوچھو.....

"ہاں پوچھو......

"آپ سچ میں مجھے کبھی نہیں چھوڑے گے نہ......

نہیں....." ایک سکون سا اس کے چہرے پر اترا تھا.....

آپکو بیٹا چاہیے یا بیٹی....." اور ایک بار پھر ماہی اس کے دل کے زخم ہرے کر گئ

تھی....المیرا کے ساتھ کی گئ گفتگو اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی تھی.....

اس کے بالوں میں چلتی انگلیاں چند پل کیلئے رک گئ تھی..... مگر پھر اس نے

خود پر قابو پا لیا تھا......

"کچھ بھی ہو جائے......

اچھا پھر دیکھ لینا بیٹا ہو گا' بالکل آپکے جیسا' بلکہ آپ سے بھی زیادہ

"خوبصورت.....

"ہممم' سو جاؤ ماہی بہتر محسوس کرو گی.....

"ہمم آپ سلائے سو جاؤ گی......"

.....اچھا پہلے اٹھو اور یہ جوس پی لو......" وہ اٹھ کر بیٹھی تھی

آپ پی لا دے نہ......" اس نے مسکراتے ہوئے بہت محبت سے کہا تھا....آج وہ اس سے اپنے لاڈ اٹھوا رہی تھی.....یوشع نے گلاس اس کے لبوں سے لگایا تھا.....وہ آج خود اس کو جوس پی لا رہا تھا.... محبتوں میں لاڈ اٹھوانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی......

اوکے خوش اب سو جاؤ......" اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا.....وہ واپس سے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی....ایک بار پھر وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا......اور کچھ دیر بعد وہ اس کی گود میں سر رکھے ایک پر سکون سی نیند سو گئی تھی....

میں نے آج ہر چیز کیلئے تمھیں معاف کیا ماہی' جتنا بھی کیا جو کچھ بھی کیا تم نے' اللہ کی رضا کہ خاطر معاف کیا' مجھے میری خوشیاں نہیں مل پائی' مگر تمھیں تمہاری ساری خوشیاں دوں گا ماہی' میں جانتا ہو میرے لئے یہ بہت مشکل ہے مگر ناممکن تو نہیں ہے' بس ایک چیز کی مجھ سے کبھی ڈیمانڈ مت کرنا المیرا کو اس دل

سے نکالنے کی ڈیمانڈ' کیونکہ یہ ایک چیز میرے اختیار میں بالکل بھی نہیں ہے' اس کو اگر اس دل سے نکالا تو میں مر جاؤ گا....." وہ اس کو دیکھتا اس سے کہہ رہا تھا مگر وہ اس کی سن ہی کب رہی تھی وہ تو آج یوشع کی گود میں سر رکھے ایک میٹھی نیند سو رہی تھی.....یوشع نیچے کی طرف جھکا تھا.....وہ اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھنے لگا تھا مگر رک گیا تھا نا جانے کیا سوچ کر' نا جانے اب کونسی یاد نے اس کو ایسا کرنے سے روک لیا تھا.....اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی اور پھر اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا.....ایک بار پھر اس کی نظریں ماہی پر تھی.....

.......اس نے بھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرلی تھی

*

آج ماہی کی طبیعت بہت ڈاؤن تھی......تکلیف بہت بڑھ گئ تھی..... سر بھی بہت دکھ رہا تھا کہ وہ اب رونے لگی تھی.....یوشع ابھی کمرے میں نہیں تھا......وہ بیڈ پر لیٹی اپنے سر کو دبا رہی تھی.....یوشع کو بھی پکارنا چاہتی تھی مگر آج الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے......تھوڑی دیر بعد یوشع روم میں آیا تھا.....ماہی کو دیکھا جو

.....خود کا سر دبا رہی تھی....وہ بیڈ پر بیٹھا تو وہ رو رہی تھی

ماہی کیا ہوا؟؟ کیوں رو رہی ہو؟؟ بتاؤ مجھے...."اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی.....

ماہی سٹوپ کرائنگ اینڈ ٹیل می واٹ ہیپنڈ؟؟ سر درد ہے کیا؟؟؟؟اس نے اثبات میں سر ہلا یا تھا.....

تو رونے والی کیا بات ہے میں دبا دیتا ہو' تم چپ کرو....." یوشع نے اس کے آنسو صاف کئے.... وہ اس کا دبانے لگا تھا مگر آج اس کا دل بے چین تھا.....وہ اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی.....

ماہی....." یوشع نے آرام سے کہا تھا.....

"....مجھے ڈر لگتا ہے بہت

کس چیز سے مجھے بتاؤ' ادھر دیکھو میری طرف....."اس نے اس کا چہرہ تھاما.....

"میں ہو تمہارے ساتھ مجھے بتاؤ؟؟؟؟

"یوشع اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ مجھے یاد کرے گے؟؟؟

پاگل ہو کیا کچھ نہیں ہو گا تمھیں' میں ہو نہ تمھارے ساتھ' مت کرو ایسی بچوں جیسی باتیں' اور ویسے بھی ابھی ڈلیوری میں تھری ٹو فورڈ یز ہے' اس لئے چپ

کرواور سوجاؤ' میں یہی ہو تمہارے ساتھ تمہارے پاس....." ماہی نے اس کے بازو تھامے تھے......

ماہی مت ڈرو' میں ہو نہ ' کس چیز سے ڈر لگتا ہے یہ بتاؤ....." اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی......وہ کچھ بتا ہی تو نہیں سکتی تھی....وہ کیسے اس کو بتا دے سب کچھ.....وہ فیصلہ کر چکی تھی.....بس اب ڈر تھا تو اس کو اپنی موت کا.....اپنے بچے کا......

"....کچھ نہیں' آپ بتائے نہ آپ مجھے یاد کروگے یا نہیں

نہین کروگا' بس سن لیا' عجیب سوال ہے تمہارے بھی......" ماہی نے آنکھیں بند کرتے یوشع کے سینے میں اپنا چہرہ چھپالیا تھا.....یوشع نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر اس کو اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا.....آج دوسری بار وہ اس کے لمس کو اپنے پیشانی پر محسوس کر رہی تھی....اس رات کے بعد سے آج اس نے اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کیا ہے......

سو جاؤ میں ہو تمہارے ساتھ' کچھ نہیں ہوگا....." یوشع نے اب کی بار باری باری اپنے لب اس کی پلکوں پر رکھے تھے.....ایک تازگی سی ماہی کو اپنے وجود میں

اترتی محسوس ہوئی تھی......اور پھر اس کے بعد باری باری یوشع نے اس کے

....گالوں کو چوما تھا.....ماہی کو سکون محسوس ہوا تھا

اب سو جاؤ.....''کچھ دیر بعد یوشع نے اس کو سلا دیا تھا....وہ تو سو گئی تھی مگر یوشع

کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں ایسی بات کر رہی ہے......وہ اپنے خیالوں کو

.....جھٹکتا واشروم کی طرف بڑھ گیا

***

اور پھر رات کو ہی ماہی کی طبیعت خراب ہونے لگ گئی تھی.....اس کو شدید

تکلیف محسوس ہو رہی تھی....وہ اٹھ کر بیٹھنا چاہتی تھی مگر بیٹھنے کی بھی ہمت

نہیں ہو رہی تھی.....رات کا تین بج رہا تھا اور یوشع بھی روم میں نہیں تھا.....

....اس نے یوشع کو آواز دینے کی کوشش کی مگر ناکام رہی

....یا اللہ مدد کر....''آنسو ٹپ ٹپ برسنے لگے تھے

یویوشع.....''اس نے پکارا تھا......یوشع باہر بالکونی میں کھڑا چاند کو تک رہا تھا....

خود کے پکارے جانے پر فوراً اندر کی طرف لپکا....اس نے ماہی کو دیکھا جو درد

.....سے دوبھر ہو رہی تھی

"ماہی کیا ہوا؟؟؟؟

یوشع میرے 'میرے بہت پین ہو رہا ہے 'ہوس ہوسپٹل چلو......" تکلیف کے مارے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا.....ایک بار پھر اس کو اپنی ناک سے کچھ بہتا ہوا محسوس ہوا تھا....ایک بار پھر اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا......یوشع بھی حیران تھا....ماہی کو اپنی سانسیں پھولتی ہوئی محسوس ہوئی تھی.....وہ گہرے سانس لے رہی تھی......

ماہی ہمت مت ہارو 'میں ہو تمہارے ساتھ 'کچھ نہیں ہو گا 'کچھ نہیں....." وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرتا باہر کی طرف دوڑا تھا.....گاڑی نکالو جلدی....." اس نے ڈرائیور کو حکم دیا اور پھر اگلے چند سیکنڈ میں گاڑی اس سنسان روڈ پر رواں دواں تھی......

ماہی میری طرف دیکھو 'ڈونٹ کلوز یور آئیز...." وہ اس کے گال تھپتھپاتا اس سے کہہ رہا تھا.....وہ پیچھے کی سیٹ پر اس کا سر اپنی گود میں رکھ کے بیٹھا تھا.....

ماہی کی ہمت اب جواب دے رہی تھی.....ناک میں سے خون بھی نہیں رک رہا

تھا.....سانس تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھی.....آنکھیں بھی اب بند ہونے لگی تھی.....

ماہی لوک ایٹ می...."ادھر دیکھو مجھے دیکھو' آنکھیں کھلی رکھو......"وہ مشکل سے آنکھیں کھولتی اس کو دیکھنے کی کوشش کررہی تھی..... کبھی یوشع کا چہرہ دھندلا دکھائی دیتا تو کبھی صاف......وہ اس کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی.....یک ٹک یوشع کا دیدار کررہی تھی کیونکہ شاید اس کو معلوم تھا کہ پھر دوبارہ کبھی یوشع کو نہیں دیکھ پائے گی' شاید وہ کبھی دوبارہ اس کی آغوش میں سر نہ رکھ سکیں.....

یو یو یوشع....."اس نے بامشکل پکارا تھا

میں ہو ماہی تمہارے ساتھ' تم مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی' میں نہیں جانے دو گا تمھیں......"اس نے ماہی کو خود میں بھینچا تھا

**

وہ مضطرب سا کوریڈور کے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا.....ایک پل بھی اس کو چین نہیں مل رہا تھا.....اس نے دور سے علی اور عمران صاحب کو خود کی طرف بھاگتے دیکھا.....

....ماماہی کیسی ہے؟؟؟؟" علی نے ہانپتے ہوئے پوچھا

.....کچھ نہیں معلوم......" یوشع بھی بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا

"مگر تمھیں کس نے بتایا؟؟؟

انکل کی کال آئی تھی ہمیں....." ٹائم گزرتا جارہا تھا..... فجر کی آذانوں کی آواز ہر

.....طرف گونجنے لگی تھی...... مگر ماہی کی اب تک کوئی خبر نہیں دی گئی تھی

یوشع میں نماز پڑھ کر آرہا ہو' تم یہی رہنا...." علی نے کہا..... عمران صاحب بھی

اٹھ کھڑے ہوئے تھے.....ابھی وہ دونوں آگے بڑھنے ہی لگے تھے کہ جلتی لال

....بتی بجھ گئی تھی.....ایک ڈاکٹر اس طرف آتی دکھائی دی تھی

"یوشع......" جی جی میں ہوں؟؟؟

"وہ آپکو اندر بلا رہی ہے؟؟؟؟

.....سب ٹھیک ہے نہ ڈاکٹر....." یوشع نے پوچھا

جی....." وہ اندر کی طرف بڑھ گیا

"آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟؟؟؟

"......میں اس کا بھائی ہو اور یہ فادر

آپکی بہن کو کینسر تھا...."اور یہ خبر تھی کہ کیا جوان کے ہوش اڑانے کیل ئے کافی تھی.....

".....آپ مزاق کر رہی ہے' یہ سچ نہیں ہے' ماہی کو کوئی کینسر نہیں تھا ایک ڈاکٹر ڈیوٹی کے ٹائم اس طرح کا وہلانہ مزاق نہیں کرتی....."ان کو اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا.....

.....نہیں یقینا کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آپ کو...."عمران صاحب نے کہا

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے' افسوس ہے پیشنٹ کو کینسر تھا گھر والوں کو پتا ہی نہیں......"

.....مگر یہ کب ڈاکٹر' میرا مطلب کب سے تھا؟؟؟؟"علی نے پوچھا

".....وہ کینسر کے لاسٹ سٹیج پر تھی

......لاسٹ سٹیج......"علی نے سر تھاما تھا

یوشع ماہی کے بیڈ کی پاس جا کر کھڑا ہو گیا.....اس کے آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا اور ہاتھ پر بھی ڈریپ لگی ہوئی تھی....

ماہی....." وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا...اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھی.... آنسو ٹوٹ کر گرے تھے....یوشع نے ماہی کو تھوڑا اوپر کی طرف اٹھاتا اپنی بانہوں میں بھرا تھا.....

تمھیں کچھ نہیں ہوگا' سب ٹھیک ہو جائے گا....." اس نے نفی میں گردن ہلائی.... منہ پر سے آکسیجن ماسک ہٹایا....

نہیں اس کو مت اتارو اس کو لگا رہنے دو....." ماہی نے ایک گہری سانس خارج کی تھی....

ماہی یار میں نے کہا ہے اس کو لگا رہنے دو یار...." وہ اس کے ماسک لگانے لگا تھا مگر اس نے روک دیا.....

"نہیں یوشع آج مجھے بولنے دو میرے پاس ٹائم نہیں ہے.....

"کی کیا مطلب ؟؟؟

کچھ نہیں میری سنو بس....." وہ لمبے لمبے سانس لیتی بول رہی تھی.....

آپ میرے جانے کے بعد مجھے یاد نہیں کرے گے' پرومس کرے میرے سے' مجھے بالکل بھی یاد نہیں کرے گے....."

میں میں نے جھوٹ بولا تھا ماہی' تم مجھے یاد آؤ گی' میں تمھیں کہی نہیں جانے دو گا....."یوشع کی بھی آنکھیں بھیگنے لگی تھی

پلیز یوشع بس میری سن لے' کہی میں کچھ باتیں دل میں لے کر ہی نہ چلی جاؤ....."

......نہیں یار پلیز' مت مت کرو ایسی بات....."یوشع نے اس کو سینے سے لگایا تھا

ہماہمارے بیٹا ہوا ہے' آپ اس کا نام میر ہادی رکھنا' المیرا کو پسند تھا نہ' اور اور

....آپ اب المیرا سے شادی کر لینا وہ......."ایک بار پھر اس نے لمبا سانس لیا تھا

".....وہ آپ کو خوش رکھے گی' اب کوئی بھی آپ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا

مجھے نہیں چاہیے نہ اب کوئی' دیکھو میری طرف دیکھو' میری سنو تم میں اور

میر ہادی ہم یہاں سے کہی دور چلے جائیں گے' اور وہاں جا کر ایک اچھی خوشحال

زندگی گزارے گے' میں تمھیں ساری خوشیاں دوگا مگر میرے ساتھ پلیز ایسا

مت کرو' مجھے ایک بار پھر اکیلا مت کرو......"اس نے ایک بار پھر لمبا سانس لیا

تھا.....

میں ڈاکٹر کو بلا کے لاتا ہو تم ریسٹ کرو...." وہ اٹھ کر جانے لگا تھا ماہی نے کالر سے پکڑ کر روک لیا تھا......

یوشع پلیز......"یوشع کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کا ماتھا اپنے ماتھے سے ٹکایا تھا.....

میری سنو بس' میں نے بھی آپ سے ایک جھوٹ بولا تھا' می میں نے کہا تھا کہ مجھے آپکی محبت نہیں چاہیے' جھوٹ بولا تھا نہ یار میں نے' مجھے چاہیے آپ کی محبت' آپ کا ساتھ' آپ کا پیار' آپ کا وقت سب کچھ......"

"......میں دوں گا تمھیں سب کچھ اپنا پیار اپنا وقت اپنی محبت سب کچھ' مگر تم ....."ششششش....."ماہی نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو چپ کروادیا

ہمارے بیٹے کو المیرا کی گود میں ڈال دینا' وہ اس کا سگی ماں سے بڑھ کر خیال رکھے گی' مجھے معلوم ہے وہ بہت اچھی ہے' بہت زیادہ وہ اس کو کبھی سوتیلی ماں کا پیار نہیں دے گی' المیرا سے شادی کرلینا......"ماہی نے اپنے لب یوشع کے ماتھے پر رکھے تھے......دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

میں ہمیشہ آپکے پیار کیلئے آپکی ایک محبت بھری نظر کیلئے ترستی رہی ہو' آپکے محبت بھرے لمس کیلئے' آج آخری بار مجھے پیار کرلے' کبھی کوئی ضد کبھی کوئی خواہش نہیں کروگی' آج مجھے اپنی محبت بھری آغوش میں لے لے یوشع' مجھے آپ سے کسی چیز کا کوئی گلہ نہیں ہے' یہ سب تو مجھے میرے کئے کی سزا ملی ہے' صرف ایک بار آخری بار پلیز یوشع' پلیز......." وہ ایک بار پھر ......گہرے سانس لینے لگی تھی....یوشع کے کالر کو سختی سے مٹھی میں جکڑا ہوا تھا یوشع نے بھی روتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے......ماہی نے سکون سے آنکھیں بند کرلی تھی.......ایک ہاتھ اس کے کندھے پر تو دوسرا یوشع کی کمر پر رکھ لیا تھا.....

یوشع نے اس کی آنکھوں کو چوما.....اس کی آنکھوں سے گرتے موتیوں کو اپنے لبوں سے چن لیا.....یوشع کو محسوس ہونے لگا تھا کہ ماہی کا ہاتھ کمر سے نیچے کی طرف لڑھک رہا ہے.....ماہی کا ہاتھ اس کی گود میں آکر گرا تھا....یوشع کے لب ساکت ہوگئے تھے.....

ماہی....."اس نے آرام سے اس کے کان میں پکارا تھا..... مگر کوئی جواب نہیں.....

ماہی اٹھو' جواب دو....."اس بار بھی کوئی جواب نہیں......وہ آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اٹھا تھا.....ماہی کی بند پلکوں میں ایک آنسو اٹکا ہوا تھا.....اس نے اپنی پوروں سے اس آنسو کو چن لیا تھا..... علی ڈور کھولتا اندر داخل ہوا مگر آگے ایک قدم بھی نہیں بڑھا پایا.....

ماہی لوک ایٹ می' پلیز......"وہ رو رہا تھا..... علی کو اپنی آنکھوں پر شک ہو رہا تھا.....

یہ نہیں ہو سکتا....."وہ قدم بڑھاتا پیچھے ہوا.... عمران صاحب نے اس کو تھاما تھا.....یوشع نے ماہی کے چہرے پر سکون دیکھا تھا.....وہ کہتی تھی اس کو تکلیف ہے وہ تکلیف میں ہے' میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی' کچھ نہیں......اور آج وہ مسکراتے ہوئے ہر تکلیف سے آزاد ہو گئی تھی.....اس کے چہرے پر سکون تھا ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ......

ماہی......." وہ اب زاور قطار رونے لگا تھا.... بہت ہمت کرتا علی آگے بڑھا

تھا.....یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا

وہ اب نہیں اٹھے گی یوشع 'وہ چلی گئی ہمیشہ کیلئے ہم سب سے دور کبھی نہ واپس

آنے کیلئے......"اور صرف اس وقت علی ہی جانتا تھا کہ اس نے یہ الفاظ کس

طرح ادا کئے ہیں......

علی تو بول ایک دفعہ یار ایک بار تو اٹھ جا' میں اس کو کبھی کوئی دکھ نہیں دوگا' اس

کو کبھی کچھ نہیں کہوگا' مگر صرف ایک بار اٹھ جا' تیری تو گڑیا ہے نہ یہ تیری تو

کوئی بھی بات نہیں ٹالتی آج بھی اس کو بول......"

یوشع سنبھالو یار....."علی کی بھی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے.......یوشع

ایک جھٹکے سے اٹھتا علی کے گلے لگا تھا.... علی نے بھی اس کو خود میں بھینچا......

ایک نظر ماہی کو دیکھا بس صرف ایک نظر.....اس کو لگ رہا تھا کہ شاید وہ اٹھ

جائے گی.....

مگر جانے والے کبھی واپس آئے ہیں کیا.... وہ بھی چلی گئی اس دنیا سے......ایک ایسی جگہ جہاں سے ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے......ہمیشہ کی زندگی...... آخرت کی زندگی......

علی نے بھی اپنا چہرہ یوشع کے کندھے میں چھپالیا تھا.... آج پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے رو رہے تھے..... عمران صاحب کا الگ براحال تھا اپنی ......جوان بیٹی کی موت پر.....ایک بار پھر غم نے ان کے گھر کا راستہ دیکھ لیا تھا

اک روز کوئی آئے گا لے کر کے فرصتیں

......اک روز ہم کہیں گے ضرورت نہیں رہی

***

یوشع ریلنگ پر ہاتھ رکھے بالکونی میں کھڑا تھا......ٹھنڈی تازہ ہوا آتی اس کے بالوں کو لہرا رہی تھی.... آج ایک مہینہ ہو گیا تھا ماہی کو اس دنیا سے گئے مگر وقت تھا کہ جیسے سب کیل ہوئے رک گیا تھا....ایک مہینے سے کسی نے ہنس کر

نہیں دیکھا تھا.....اس ایک مہینے میں یوشع نے تو اب تک اپنے بیٹے کو بھی نہیں دیکھا تھا کہ وہ کیسا ہے کیسا نہیں....اب بھی وہ آنکھیں بند کئے بالکونی میں کھڑا اس موسم کو محسوس کر رہا تھا.....

ماہی کے جانے کے ایک ہفتے بعد یوشع کو ماہی کی بیماری کا علم ہوا تھا.....ماہی کی موت نے سب گھر والوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا.....ماہی کی موت کے ایک ہفتے بعد علی لان میں کرسی پر آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا....اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگے ہوئے تھے.....سامنے شیشے کی میز پر ماہی کی تصویر رکھی تھی.....ماہی تھی کہ بھول ہی نہیں رہی تھی.... کسی کا رونا کم ہی نہیں ہو رہا تھا.....دو دن پہلے میر ہادی کو ہوسپٹل سے ڈسچارج کیا گیا تھا....وہ اس قدر ویک تھا کہ کوئی ہڈیوں کا ڈھانچہ معلوم ہوتا وہ بیمار تھا اس لئے اس کو چار دن تک مشین میں رکھا گیا تھا اور اب دو دن پہلے ہی یعنی ماہی کی موت کے چار دن بعد وہ گھر آیا تھا.... علی ہادی کو اپنے گھر ہی لے آیا تھا کیونکہ یہاں اس کی دیکھ بھال کیلئے سب تھے اور اب .....زاور کے ساتھ ساتھ میر ہادی کا خیال زینب رکھ رہی تھی تو کبھی مسز عمران ....صاحب جی کوئی آپ سے ملنے آیا ہے.....'' گارڈ نے آکر اطلاع دی

....کون ہے؟؟؟؟" علی نے بند نگاہوں سے پوچھا

پتا نہیں صاحب وہ کہتی ہے کہ وہ ڈاکٹر ہے' ماہین بی بی کا ٹریٹمنٹ وہی کرتی تھی' اور

....اب وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے......" علی نے آنکھیں کھولی

اندر بھیج دو....." جی صاحب کرتا گارڈ چلا گیا.... کچھ دیر بعد جینز اور لونگ شرٹ

میں ملبوس ایک لڑکی وہاں آئی.... کاندھے پر بیگ لٹکا ہوا تھا...... علی بھی اٹھ کھڑا

.....ہوا.... سلام دعا کی گئی

......آپ؟؟؟" علی نے پوچھا

جی میرا نام ماریہ ہے' پروفیشن سے ایک ڈاکٹر' نو مہینے ماہی میرے سے ہی اپنا

ٹریٹمنٹ کرواتی رہی ہے' جس دن اس کو ہوسپٹل لایا گیا اس وقت میں لیو پر تھی'

نیکسٹ ڈے جب آئی تو ماہی کے بارے میں پتا چلا' مجھے بہت دکھ ہے اس کا اللہ

"......آپ سب کو آپ کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا کرے آمین

"..... ہممم آمین تھینکس' وہ سب تو ٹھیک ہے یہاں آنے کا کوئی خاص مقصد

جی کیونکہ میرے پاس ماہی کی ایک امانت رکھی ہے وہ آپکو دینی ہے' لاسٹ ٹائم جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو اس نے مجھے یہ دیا تھا......" ماریہ نے اپنے بیگ سے ایک لفافہ نکال کر علی کو دیا.....

اس نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ لفافہ میں اس کے بھائی کو دو' مجھے بھی نہیں معلوم کہ اس میں کیا ہے کیا نہیں کیونکہ یہ اس کی امانت تھی میں نے کھول کر نہیں دیکھا....." علی نے لفافہ ہاتھ میں پکڑا

"..... تھینک یو' آپ بیٹھے تو

نہیں میں بیٹھنے نہیں آئی مجھے بس جانا ہے' یہ اس کی امانت تھی میرے پاس تو میں بس یہی دینے آئی تھی....."

"ماہی کو کب سے کینسر تھا آپ بتا سکتی ہے؟؟؟

جی شاید بہت پرانا' جس کا پتا اس کو لاسٹ سٹیج پر پہنچ کر چلا ہے وہ بھی اس وقت جب وہ فرسٹ ٹائم میرے پاس آئی تھی' اس وقت اس کی پریگننسی کو ون ویک ہی ہوا تھا' میں نے اس کے کچھ ٹیسٹ کیے تھے تب رپورٹس میں آیا تھا اور اپنی بیماری کا جان کر وہ ایک ہی دم کچھ ٹوٹ سی گئی تھی' اس کے بعد وہ باقاعدہ چیک

اپ کیل ئے آتی رہی ہے اور میری ایک اچھی دوست بھی بن گئی تھی' مگر......"

...ماریہ چپ ہو گئی

.....مگر کیا؟؟؟ علی نے پوچھا

اس کا علاج ممکن تھا میں نے اس سے بہت کہا کہ علاج کروا لے مگر انکار کرتی

رہی......"

"تو وہ انکار کیوں کرے گی؟؟؟؟؟

آئی تھنک ماہی نے اس لفافے میں سب کچھ لکھ دیا ہے' اس نے بتایا تھا کہ اس نے

اس لفافہ میں سب کچھ لکھ دیا ہے آپ ریڈ کر لیج ئے گا آپکو آپکے سارے سوالوں

.....کے جواب مل جائیں میں اب چلتی ہو......" وہ جانے کیل ئے مڑ گئی تھی

.....ایک منٹ ڈاکٹر......" وہ رک گئی

ہم نے اس کا بلڈ ٹیسٹ پہلے بھی کروایا تھا مگر ان رپورٹس میں ایسا کچھ نہیں

تھا....."

"....اس بارے میں میں کیا کہہ سکتی ہو' وہ ٹیسٹ میں نے تو نہیں ک ئے تھے

"اور ہاں ایک بات تو میں بھول ہی گئی ماہی کا بیٹا کیسا ہے؟؟؟؟

".....جی وہ اب بہتر ہے' ابھی تو ہمارے پاس ہی ہے

".....چلے ٹھیک ہے اگر اس کی طبیعت خراب ہو تو میرے پاس ہی لے آئیں گا

جی مگر ایک بات اور' ماہی کو کینسر تھا تو اس کا بے بی پر تو ایفیکٹ نہیں پڑے گا'

".....مطلب اس میں تو کوئی ڈیزیز نہیں ہے

نہیں بے بی بالکل ٹھیک ہے' کیونکہ ایسے معاملات میں ہم ماں کو ایک ڈرگ دیتے ہیں ہر مدر میں ایک فوڈ پائپ ہوتا ہے جو بے بی تک فیڈ فراہم کرتا ہے تو وہ ڈرگ اس ڈیزیز کو آگے جانے سے روک کے رکھتا ہے' اور ماہی بھی یہی چاہتی تھی کہ بس اس کا بچہ بچ جائے' اور ایسا ہی ہوا وہ خود چلی گئی مگر بچے کو کچھ نہیں ہونے دیا......"

".....ہممم تھینک یو

خدا حافظ....." ماریہ چلی گئی..... علی اپنے ہاتھ میں پکڑے اس بند لفافے کو دیکھ رہا تھا... دل بہت بے چین ہو رہا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہو گا کیا نہیں..... وہ لفافے کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گیا.... اپنے روم میں بیڈ پر بیٹھ کر اس نے وہ لفافہ کھولا اور پھر اس کو ریڈ کرنے لگا......'

کیسے ہو بھائی آپ ؟؟ یقینا بہت اچھے ہونگے ' میری دعا ہے آپ ہمیشہ ہنستے ' مسکراتے رہے

شاد و آباد رہے ' جب تک آپکو یہ لفافہ ملے گا نہ بھائی تب تک میں آپ سب سے بہت دور جا چکی ہو گی ' ایک ایسی جگہ جہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا ' آپ مجھے مس تو کرتے ہو گے ہے نہ بھائی ......" علی نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر

"...... ہلا یا ہاں گڑیا روز مس کرتا ہو دن رات کرتا ہو

اچھا اچھا اب رونے مت لگ جانا عورتوں کی طرح سینٹی مت ہونا ......" وہ ہلکا سا مسکرایا .....

سب سے پہلے تو آپ میری امانت کا بہت خیال رکھنا میرا بیٹا میر ہادی ' اس کو میری کمی محسوس مت ہونے دینا ' اچھا بہت ہو گئی یہ سب باتیں اب سنے بھائی اب جو میں لکھنے جا رہی ہو وہ شاید آپ کو بہت رلائے مگر آپ کے ل ئے حقیقت کا جاننا بہت ضروری ہے ' کیونکہ میں جانتی ہو یوشع آپ کو کبھی حقیقت نہیں بتائے گے ' اس ل ئے میں آج سارا سچ لکھنے جا رہی ہو ...." اور پھر اس کے بعد وہ سب کچھ جو بھی ماہی نے اس میں لکھا تھا وہ سب کچھ پڑھتا گیا ...... آنسو ٹپ

ٹپ اس کی گود میں گر رہے تھے......اور پھر اس کے آخری کے الفاظ جو اس پیپر پر لکھے تھے تو وہ یہ تھے.....

خدا حافظ بھائی..... فقط آپکی گڑیا......آخری کے الفاظ مٹے مٹے تھے جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بہت روئی ہے اور آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر لفافے پر گرتے رہیں ہے...... علی نے اپنے ہاتھوں کو نیچے گرایا.....اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس نے یہ سب کیا پڑھا ہے اتنی تکلیف اکیلے برداشت کر گئی کبھی کسی کو خبر تک نہیں ہونے دی..... وہ رونے لگا تھا اور پھر چہرے پر ہاتھ رکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا.......زینب روم میں آئی علی کو یوں روتا دیکھ اس کے پاس آئی....

علی کیا ہوا ہے آپ کو اس طرح سے کیوں رو رہے ہیں؟ علی کچھ تو بولے......" زینب نے چہرے پر سے اس کے ہاتھ ہٹائے.....

زینب ماہی......"اس سے کچھ نہیں بولا گیا.....اس نے وہ لفافہ زینب کے آگے کر دیا تھا جیسے جیسے زینب پڑھتی گئی ویسے ویسے اس کا دل ڈوبتا جا رہا تھا.... جب تک وہ پڑھ کر فری ہوئی اس کی آنکھیں بھی اشکبار ہو چکی تھی.....اس کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ علی کو کوئی تسلی دے سکے.....اس نے بس علی کو اپنے

گلے سے لگالیا.... وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگا...... وہ بھی رو رہی تھی...... کتنی ہی دیر وہ اس کے گلے لگا رہا ہے.....

ماہی اتنی تکلیف میں تھی زینب اور اس نے ہم میں سے کسی کو کچھ نہیں بتایا' اس نے ہمیں چند سیکنڈ میں پرایا کر دیا تھا' کچھ تو بتاتی وہ کیوں چلی گئی چپ چاپ' ایک بار تو کہتی مجھ سے کہ بھائی میں تکلیف میں ہو میں اپنی جان تک اس پر وار دیتا' وہ میری گڑیا تھی' وہ سب سے زیادہ مجھ سے اٹیچ تھی' اس نے کبھی کوئی خاص دوست بھی نہیں بنائی مجھ سے ہمیشہ کہتی تھی جس کے پاس آپ جیسا بھائی ہو' جو بھائی کم دوست بن کر زیادہ رہتا ہے تو اسے کسی اور دوست کی کیا ضرورت' اور اب بھائی تو دور کی بات اس نے تو ایک دوست بن کر بھی شئیر نہیں کی' وہ ہم بس سے روٹھ کر ہم سے دور چلی گئی....." ایک بار پھر اس کے آنسو زینب کے کندھے پر ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے.....اس کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ کچھ بول سکے..... وہ بس علی کی کمر پر ہاتھ پھیرتی رہی

یوشع روم میں ہی تن تنہا بیٹھا تھا.... جب علی بھاگتا ہوا روم میں آیا.... یوشع علی کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا.....

....یہ لو......"علی نے لفافہ آگے بڑھایا

کیا ہے یہ؟؟؟؟"پڑھ لو خود......"یوشع نے لفافہ ہاتھ میں پکڑا... علی کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھا.....اور پھر لفافہ ریڈ کرنے لگا.....وہ پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا مگر الفاظ ختم ہو گئے تھے اس کے پاس کچھ بھی کہنے کو نہیں تھا.....وہ وہی .....زمین پر بیٹھتا چلا گیا.....ہاتھوں کو گود میں گرایا.....کیا بولے وہ کیا نہیں اگر سچ کا تمھیں معلوم تھا یوشع تو کیوں سب کی نظروں میں گرے رہے 'کیوں نہیں سچ بتایا سب کو؟؟؟کیوں کیا ایسا؟؟؟؟"

کیا بتاتا بولو مجھے؟؟؟میں ویسے بھی تو سب کی نظروں میں گرا ہوا تھا تو اب سچ بتا کر کیا کرتا 'جب میں کہہ رہا تھا علی کے مجھے نہیں یاد کچھ 'میں نے کچھ نہیں کیا تو اس وقت تو یقین نہیں کیا تم سب نے 'اور پھر اب تم چاہتے تھے کہ میں ماہی کو سب کی نظروں میں گرا دیتا 'میں نے سب کچھ سیکھا ہے مگر ایک عورت کو دوسروں کی نظروں میں ذلیل کرنا نہیں 'اس نے غلط میرے ساتھ کیا تھا اس کی سزا بھی میں خود طے کر چکا تھا 'اس لئے کبھی کسی کو کچھ نہیں بتایا 'اور جس کو سچ بتانا چاہا اس نے سنا نہیں تو دوسروں کو بتا کر کیا کرتا 'المیہ تو ہے نہیں میرے

پاس' تو کیا کرتا سچ بتا کر' نہیں علی اتنا گرا ہوا نہیں ہو کہ اپنی خوشیوں کی خاطر کسی عورت کو ذلیل کرتا پھیرو' ہاں اس میں جو لکھا ہے سچ لکھا ہے میں نے اس پر ہاتھ اٹھایا کیونکہ وہ قصوروار تھی میں نے خود سزا دی اسے' میں نے ہمیشہ اسکو غصے میں آکر بہت کچھ غلط کہا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا دھتکارا' اس کو علی کے وہ یوں ہم سے دور جائے' مجھے احساس تھا میں اس کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے تیار تھا' اس کی پریگننسی کے بعد میں تو اس کو یہاں سے دور لے کر جانا چاہتا تھا وہاں اس کے ساتھ اچھی زندگی گزارنا چاہتا تھا مگر شاید واقعی بہت دیر کر دی میں نے لوٹنے میں' میرا کوئی قصور نہیں میں نے بہت بار اس سے پوچھنے کی کوشش کی مجھے بتاؤ کس تکلیف میں ہو مگر اس نے نہیں بتایا' پھر میں نے بھی نہیں پوچھا' مگر مجھے نہیں اندازہ تھا کہ وہ کینسر جیسے موذی مرض سے لڑ رہی ہے' نہیں معلوم تھا مجھے علی بالکل بھی نہیں....." آنسو ٹوٹ کر گود میں گرا تھا.... علی نے اس کو گلے سے لگایا.... ایک بار پھر دونوں کی آنکھیں اشک بار تھی......

***

اب ہے تو قدر کرلو کیونکہ ایک بار گئے تو واپس نہیں آئے گے' کیونکہ ہمیں لوٹ کر آنے کی عادت نہیں ہے یوشع یوسفزئی' ایک بار منہ موڑ لیا تو ساری زندگی پچھتاؤ گے' کہ یہ میں نے کیا کر دیا......." ماہی کے ایک رات کہے گے الفاظ اس کے ذہن میں گونجے تھے.......

یوشع نے بالکونی میں کھڑے اپنی پلکیں اٹھائی...... آنکھوں میں نمی تھی...... ہاتھ میں پکڑی ماہی کی تصویر کو دیکھا.....

کیوں کیا ماہی ایسا' تم اتنی بچگانہ حرکت کر جاؤ گی یہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا' کوئی ایسا بھی کر سکتا ہے کیا' کتنا پوچھا بتا دو کس تکلیف میں ہو مگر نہیں ہیروئن تو بننا تھا نہ ہر دکھ ہر تکلیف اکیلے برداشت کر گئی اور کسی سے کوئی گلہ نہیں' ہنہ تم نے کہا تھا میں تمھیں یاد نہ کرو مگر دیکھو تو یار مجھے تم سے محبت نہیں تھی پھر بھی تمہاری کتنی یاد آتی ہے' جانتی ہو کیوں کیونکہ مجھے تمھاری عادت جو ہو گئی تھی' اور جانتی ہو نہ تم کہ عادت محبت سے کئی زیادہ جان لیوہ ہوتی ہے' اچھے عذاب میں ڈال گئی ہو تم تو ماہی' اگر زندگی سے جانا ہی تھا تو اپنی عادت بھی مت ڈالتی' کمرے میں ہر جگہ تم محسوس ہوتی ہو' کہیں ہنستی مسکراتی' کہیں روتی سسکتی'

کہیں مجھ سے لڑتی جھگڑتی تو کہیں اپنے لاڈ اٹھواتی' ایک بار تو مجھ پر بھروسہ کرتی صرف ایک بار تو بتاتی اپنی بیماری کا' جانا تھا تو اتنی مشکلوں سے مجھے حاصل بھی مت کرتی' خود بھی چلی گئی اور المیرا کو بھی مجھ سے دور کر دیا وہ تو میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی' اور تم کہہ کر گئی ہو کہ میں اس سے شادی کر لو' ہنہ ماہی کیا سمجھ لیا ہے مجھ کو میرے دل کو میری زندگی کو کوئی کھلونا تو نہیں ہے' جب جس کا دل چاہا زندگی میں آیا اور جب دل کیا ہمیشہ کیلئے چلے گئے' کھلونا سمجھ لیا ہے نہ تم نے المیرا نے مجھے کہ بس اپنی مرضی سے کھیلنا ہے' بہت غلط کیا ماہی تم نے .....بہت غلط......" یوشع نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی

صحیح کہا تھا تم نے' صحیح کہتے ہیں لوگ' صحیح کہا تھا ان بزرگ نے کہ جو میسر ہے اس کی قدر کر لو' ورنہ اگر قدر نہ کی جائے تو وہ چیز آپ سے چھین لی جاتی ہے پھر چاہے وہ رزق ہو یا انسان' اور اب کر دیا گیا تم کو بھی مجھ سے دور' ہو سکے تو معاف کرنا ماہی' مگر غلطی تمہاری بھی ہے کیا تھا جو ایک بار بتا دیتی اپنی بیماری کا' مگر نہیں تیس مار خان بھی تو بننا تھا میڈم نے' بہت غلط کیا تم نے ماہی جو بھی کیا ......"

**

یوشع غصے سے ڈور کھولتا اندر داخل ہوا تھا.....ماریہ اس کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی.....

یہ کیا بد تمیزی ہے کس کی اجازت سے اندر آئے ہو' گیٹ لاسٹ....." مگر وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر اس کے قریب پہنچا.....غصے سے اسکے بازو کو اپنی گرفت میں لیا.....

ہاؤ ڈیئر یو ٹو ٹچ مائی باڈی......"ماریہ کا ہاتھ اٹھا تھا..... مگر یوشع نے اسے تھام لیا.....

یہی ہاتھ میں بھی اٹھا سکتا ہو ماریہ بی بی' اور میں نے ہاتھ اٹھایا نہ تو منہ ٹوٹ جائے گا' میں یہاں بات کرنے آیا ہو تو شرافت کے ساتھ مجھ سے بات کر لو' اور اگر ایک بار پھر مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کی تو یہ ہاتھ توڑ دو گا' انڈرسٹینڈ......."

یوشع نے ایک جھٹکے سے اسکی کلائی کو چھوڑا تھا......

مجھے تم جیسے مردوں سے کوئی بات نہیں کرنی جس کو بیوی کی عزت تک کرنی نہ آتی ہو' میں تمھیں ایک منٹ میں گارڈ سے کہہ کر باہر پھینکوا سکتی ہو'

انڈرسٹینڈ......"ماریہ نے بھی اس کے انداز میں انگلی اٹھا کر وارن کیا.....

اووو شٹ اپ' نہ تم میں اتنی ہمت ہے اور نہ تمھارے ان گارڈ میں جو مجھے باہر پھینکے گے' اگر میں کچھ کرنے پر آیا تو ابھی کہ ابھی صرف ایک فون کال پر تمھارا یہ ہوسپٹل ہمیشہ کیل ئے بند کروا سکتا ہو' اور اب بہت ہو گی فالتو کی بات میں تم جیسوں کے منہ نہیں لگتا مجھے بس اتنا جواب دو جب تم ماہی کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی تو اس دن جب میں آیا تھا تو مجھے کیوں نہیں بتایا اس کے بارے میں' میں نے کہا تھا نہ کہ اگر کچھ چھپا رہے ہو تو بتا دو' مگر نہیم بتایا کیوں نہیں بتایا تھا' اگر بتا دیتی تو آج اسکی جان بچ جاتی' وہ ہمارے درمیان ہوتی' ایک ڈاکٹر کا کام اپنے پیشنٹ کی جان بچانا ہوتا ہے اس کی جان لینا نہیں......"

ہاں نہیں بتایا تھا اس دن اگر بتاتی تو کیا کر لیتے تم' جیتے جی اس کی قدر نہیں کی اور اس کے مرنے کے بعد یہاں مجھ سے لڑنے آگ ئے ہو......"

"میں نے پوچھا مجھے اس دن سب کچھ کیوں نہیں بتایا تھا؟؟؟؟"

"ماہی نے اپنی قسم دی تھی اس ل ئے نہیں بتایا تھا اب جو ش......"

اووووااؤ' مطلب کلیپ کرنے کو دل کر رہا ہے تمھارے لیے اگر اپنی قسم توڑ دیتی تو کیا قیامت آجاتی تم پر بلکہ آج وہ بچ جاتی' ماہی کی موت کی ذمہ دار تم ہو' "..... اگر کسی کی جان کی خاطر قسم توڑنی بھی پڑ جائے تو توڑ دینی چاہیے

ماہی کی موت کی ذمہ دار میں نہیں یوشع یوسفزئی تم ہو' ایک ڈاکٹر ہونے کی خاطر اس کی جان بچانے کیلیے میں جو کچھ کر سکتی تھی میں نے وہ سب کیا' مگر تم نے اس کیلیے کیا کیا' کبھی اس کو بیوی کا رتبہ دیا' کبھی اس کے ساتھ دو پل محبت کے گزارے' کبھی اس کے چہرے پر چھائی وہ اداسی دیکھی' کبھی تو اس کے چہرے کو اس کی آنکھوں کو پڑھتے جس میں کتنی تکلیفیں تھی' مگر تم کیا جانو کبھی اس سے محبت کی ہوتی تو اس کی تکلیفوں کو جانتے' ماہی اگر اس دنیا سے گئی ہے تو صرف تمھاری وجہ سے' مزید مجھے نہ تم سے کچھ سننا ہے اور نہ ہی کچھ کہنا ہے اب ..... تم جا سکتے ہو وہ رہا دروازہ....." یوشع نے الٹے قدم بڑھائے

اس کی موت کی ذمہ دار تم بھی ہو اگر اس دن سب کچھ بتا دیتی تو اس کی جان بچ سکتی تھی' تمھیں ڈاکٹر بننے کا کوئی حق نہیں ہے چھٹی لو اور گھر بیٹھو آرام

سے....." یوشع غصے سے دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا...اندر ماریہ غصے سے کھڑی اس بند دروازے کا دیکھتی رہی.......

**

حال:

بس کر دے بھائی بس خدا کے واسطے چپ ہو جائے مجھ میں مزید سننے کی ہمت نہیں ہے' اب بس کر دے ......"

وہ زمین پر بیٹھی کانوں پر ہاتھ رکھے بری طرح رو رہی تھی..... علی کی بھی آنکھیں نم تھی....... برا حال تو ایمان کا بھی تھا.....اس کی بھی آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ المیرا کی قسمت پر رشک کرے یا اس کی بدنصیبی پر افسوس کرے' المیرا کو تسلی دے یا اس کو رونے دے.......وہ ان سب کو نہیں جانتی تھی مگر اس وقت یوشع کی کہانی سن کر اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ اس کے اپنے دکھ ہو....... علی گھٹنوں کے بل المیرا کے سامنے بیٹھا

اتنی جلدی بس ہو گئی اُلمیرا' ابھی تو کہانی باقی رہتی ہے وہ بھی سنو آگے کیا ہوا

تھا....."المیرا مسلسل نفی میں گردن ہلا رہی تھی

......نہیں بھائی پلیز......"علی نے بھی افسوس سے نفی میں گردن ہلائی

اور پھر جانتی ہو کیا ہوا ماہی کے جانے کے بعد یوشع نے خود کو روم میں قید کر لیا

تھا....ایک بار پھر تنہائیاں اس پر حاوی ہو گئی تھی.... میں کتنی دفع میر ہادی کو

یوشع کے گھر لے کر گیا کہ وہ ایک بار تو اپنے بیٹے کو دیکھ لے مگر اس نے کبھی

ہادی کو نہیں دیکھا یا تو وہ گھر سے باہر ہوتا یا تو روم میں بند رہتا.....بس صرف

انکل تھے جو ہادی کا پوچھتے رہتے روز گھر آ کر ہادی کو دیکھا کرتے تھے..... مگر

یوشع نے کبھی نہیں دیکھا اور پھر جانتی ہو یوشع نے اپنے بیٹے کو کب دیکھا جب وہ

......پورے ایک سال بعد میرے گھر آیا تھا وہ میرے روم میں ہی بیٹھا تھا

ماضی:

یوشع علی کے روم میں بیڈ پر بیٹھا تھا.... ساتھ زاور بھی بیڈ پر سو رہا تھا....ابھی علی

روم میں نہیں تھا اور نہ ہی زینب.....اس نے آنکھیں بند کر کے بیڈ کراؤن سے

ٹیک لگا لی.....کچھ پل گزرے تھے اس کے کانوں میں بچے کے رونے کی آوازیں

آنے لگی تھی....اس نے آنکھیں کھولی زاور کو دیکھا.... مگر وہ تو سو رہا تھا.....ایک بار پھر بچے کے رونے کہ آواز اس کے کانوں تک پہنچی تھی....وہ بچہ زور زور سے رو رہا تھا.....یوشع کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا.....وہ بیڈ سے اٹھ کر جانے ہی لگا تھا کہ اچانک بچے کے رونے کی آوازیں آنا بند ہو گئی.....اب اس کہ جگہہ اس کی کھلکھلاہٹوں کی آوازیں گونج رہی تھی.....یوشع نے سکون کا سانس خارج کیا.... کچھ ہی دیر بعد علی بھی آ گیا تھا اس نے تھوڑی بہت علی سے باتیں کی....اور پھر وہ جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا تھا.....

یوشع آج بھی ہادی کو نہیں دیکھو گے کیا؟؟؟؟یوشع کے قدم رک گئے تھے.... مگر پھر وہ نفی میں گردن ہلاتا باہر نکل گیا.....ابھی وہ لاؤنج سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ ایک سالہ بچے نے اس کے پیروں کو تھام لیا تھا.......وہ اس کے قدموں میں لیٹ کر اس سے کھیلنے کی کوشش کر رہا تھا.....یوشع نے نگاہیں زمین کی طرف کی تو وہ بچہ اس کی پینٹ کو پکڑتا کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا.....

بابابابابا......"اس بچے نے پکارا......یوشع کا سخت دل نرم پڑ ہی گیا تھا.....

بابابابا......"بچہ مسلسل اس کو پکارتا یوشع کی گود میں آنے کیلئے مچلنے لگا تھا.....
وہ اس کی پینٹ کو پکڑتا اس پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا.....یوشع نے نیچے جھک کر اس بچے کو گود میں اٹھالیا.......پیچھے کھڑے علی اور زینب نے بھی یہ منظر دیکھا تھا.....

میرا بیٹا میرا ہادی......"یوشع کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے......
ہادی ایک بار پھر بابا کرتا یوشع کے بالوں کو کھینچ گیا تھا.....یوشع کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ آئی.....

شیطان....."اور پھر یوشع اسکو دیوانہ وار چومنے لگا تھا..... کبھی اس کا ماتھا چومتا کبھی اس کے گلابی گالوں کو کبھی اس کی آنکھوں کو کبھی اس کے ہاتھوں کو.....
یوشع کی اتنی شدت ہادی برداشت نہیں کر پایا تھا وہ رونے لگا تھا.....

اففف روتے نہیں بری بات 'چپ میرا بیٹا....."یوشع نے خود اس کو چپ کروایا تھا..... تھوڑی بعد ہادی ایک بار پھر ہنسنے لگا تھا....یوشع نے ایک بار پھر ہادی کے گالوں کو اس کے ماتھے کو چوما تھا.....زینب کی آنکھیں نم ہو گئی تھی..... علی نے بھی زینب کے کندھے پر ہاتھ رکھا.....

دیر آئے درست آئے یوشع یوسفزئی....."علی نے اس کو غیرت دلوانا چاہی.....

.......یوشع بس مسکرایا

اور پھر اس کے بعد یوشع ہادی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا....یوسف صاحب بھی ہادی کو دیکھ کر خوش تھے......اب ہادی کا خیال یوشع اور یوسف صاحب مل کر رکھتے تھے تو کبھی زینب رکھتی تھی.... کیونکہ ابھی ہادی صرف ایک سال کا تھا اور اس کو کسی کی ضرورت تھی جو اس کا خیال ماؤں کی طرح رکھے.....یوشع نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہادی کو سلایا تھا....وہ بالکونی میں آکر

.....کھڑا ہو گیا....چاند کی روشنی ہر سو پھیلی تھی

ٹھینک یوماہی اتنا خوبصورت تحفہ دے کر جانے کیلئے 'میں ہی شاید بدنصیب تھا جو اپنے بیٹے کو ایک سال اپنے سے دور رکھا' جانتی ہو ہمارا بیٹا ہم دونوں پر ہے' اس کا ہیئر کلر بالکل تمھارے بالوں جیسا ہے' اور اس کی آنکھیں' اس کا ڈمپل بالکل میرے جیسا' ٹھینک یو اپنی ایک خوبصورت یاد میرے پاس چھوڑ کر جانے کیلئے...... صحیح کہتے ہیں شاید وہ رب اپنے بندوں کو کبھی اکیلا نہیں کرتا ایک چیز اگر چھینتا ہے تو اس کے بدلے دوسری چیز عطا بھی کرتا ہے....بس ہمیں ہی نظر

نہیں آتی.....اس نے المیرا کو چھین کر تمھارا ساتھ دیا اور اب تمھیں چھین کر

.....مجھے ہادی دے دیا.....پر و مس کرتا ہو ماہی ہادی کا ہمیشہ خیال رکھو گا

نہیں بھولا میں تمھاری اس دن کی بات جب تم نے جاتے جاتے کان میں

سر گوشی کی تھی کہ ہادی کو کبھی میری یاد مت آنے دینا' وہ اگر مجھے یاد کرے تو

.....اچھے لفظوں میں کرے' میں ہادی کو خوش رکھو گا..... تھینک یو

Zubi Novels Zone

حال:

.....المیرا کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گود میں گر رہے تھے

اور پھر جانتی ہو المیرا کیا ہوا پورے تین سال بعد جب ہادی تین سال کا ہو گیا تھا تو

انکل بھی اس دنیا سے چلے گئے......"المیرا نے حیرت زدہ آنکھوں سے علی کو

....دیکھا کہ شاید اس نے جو سنا ہے غلط سنا ہے.... علی نے اثبات میں سر ہلایا

انکل بھی اس دنیا میں نہیں رہے المیراوہ بھی ہم سب سے دور جاچکے ہیں 'کاش کہ تم انکل کی موت کے وقت یوشع کی حالت دیکھ سکتی تو تمہیں اس پر ترس آتا وہ کس طرح رورہا تھا..... سب کچھ ختم ہو گیا اس کا 'اب بس ہادی ہے اس کے پاس 'جس کو وہ کبھی نہیں کھونا چاہتا 'انکل کی موت کے ڈیڑھ مہینے بعد یوشع ہادی کو لے کر یہاں شفٹ ہو گیا تھا 'میں نے بہت روکا اس کو کہ مت جاؤ 'مگر جانتی ہو اس نے کیا کہا کہ نہیں علی اب اس شہر سے نفرت ہو رہی ہے مجھے اس شہر میں میرے سب اپنے مجھ سے بچھڑ گئے اب نہیں رہنا یہاں بس لاہور چلا جاؤ گا ہمیشہ کیلئے ہادی کے ساتھ وہی ایک اچھی زندگی گزاروں گا 'مگر یہاں آکر بھی وہ اکیلا تھا 'یہاں بھی انکل کی یادیں اس کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی 'وہ بہت اکیلا ہو چکا ہے بہت زیادہ 'مگر پھر بھی کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتا 'چپ رہتا ہے دیکھنے کیلئے تو کبھی ہنسنا مسکرانا چھوڑ دیا ہے اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کبھی میں بھی ترس جاتا ہو کہ کب وہ دل سے مسکرائے 'ہمارا یوشع وہ یوشع نہیں رہا ہنستا مسکراتا یہ یوشع سنجیدہ رہتا ہے جو اگر ہنستا ہے تو صرف ایک مصنوئی سی مسکراہٹ 'وہ کبھی دل سے نہیں ہنستا 'اسنے سب کو کھو دیا پندرہ سال کا تھا جب

اس نے آنٹی کو کھویا تھا' اس کے بعد تم اس کو چھوڑ کر چلی گئی' پھر ماہی بھی چلی گئی' اور پھر انکل' میری تو صرف ایک بہن تھی' مگر اس کے تو کئی اپنے تھے' مگر اس کی حالت میں تمھیں کیوں بتا رہا ہو' تمھیں تو اب اس سے محبت نہیں ہے نہ......." علی نے اپنی جیب سے وہ لفافہ نکالا.... المیرا کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ میں وہ لفافہ رکھ دیا.....

ماہی کا لکھا گیا خط' پڑھ لو......" المیرا نے بھیگی آنکھوں سے ہاتھ میں پکڑے اس لفافے کو دیکھا.....

پڑھ لو تمھارے کام کا ہے یہ....." المیرا نے وہ لفافہ کھولا اور پھر اس کو پڑھنے لگی...... اسنے شروع کی باتیں پڑھی جو اس نے علی سے اس خط میں کی تھی

میں جانتی ہو یوشع آپکو کبھی حقیقت نہیں بتائے گے' اس لئے میں آج سارا سچ لکھنے جا رہی ہو' میں نہیں چاہتی کہ یوشع کا مقام آپکی نظروں میں گرا رہے' کیونکہ آپ دونوں بچپن سے ایک ساتھ ہے' آپ جانتے ہیں نہ بھائی میں شروع سے بہت ضدی رہی ہو' جو چیز پسند آجاتی تھی اس کو ہر حال میں اپنا بنا کر رہتی تھی پھر چاہے وہ چیز میں کسی بھی طرح حاصل کرو' آپ ہمیشہ میرا ساتھ دیتے

تھے' بابا ماما کتنا ڈانٹتے تھے آپ کو کہ آپ مجھے بگاڑ رہے ہیں مگر آپ ان کی نہیں سنتے تھے بلکہ آپ کہتے تھے کہ اپنی گڑیا کی ہر خواہش پوری کروگا' اور اب ایسا ہی میں نے یوشع کے معاملے میں کیا تھا میں بھول گئی تھی کہ چیز اور انسان میں بہت فرق ہوتا ہے' چیزوں کو تو زبردستی ضد کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے مگر ایک جیتے جاگتے انسان کو نہیں' اور میں نے ضد میں آکر ایک انسان کو حاصل کرنے کی کوشش کی' جو میرا ہو کر بھی میرا نہ ہوا' میں نے بچپن سے بس یوشع کو چاہا ہے' آپ تو جانتے ہیں بھائی کہ آپکی گڑیا کبھی کسی غیر محرم کے قریب نہیں گی آپکی گڑیا بس آپکے اور یوشع کے قریب رہی ہے' میری یوشع سے پسندیدگی مجھے نہیں معلوم تھی کہ کب محبت میں بدلی مجھے لگتا تھا کہ وہ مجھے آسانی سے مل جائے گا مگر جب المیرا زندگی میں آئی تو جیسے سب کچھ ہاتھ سے نکل گیا تھا' مجھے لگتا تھا یوشع مجھ سے دور ہو جائے گا اور میں ایسا کیسے ہونے دے سکتی تھی بچپن سے میں یوشع کے ساتھ رہی ہو اور کوئی اور آکر یوشع کو کیسے مجھ سے اتنی آسانی سے چھین سکتا ہے یہ چیز میں برداشت نہیں کر سکتی تھی' مجھے لگتا تھا کہ یوشع پر بس میرا حق ہے ہمارے درمیان کوئی المیرا نہیں آنی چاہیے' مجھے المیرا سے شدید نفرت تھی مگر

اب اسکی قسمت پر رشک آتا ہے' میں نے بہت کوشش کی کہ شاید یوشع میرے پاس آجائے مگر اس نے ہر بار مجھے ٹھکرایا' جب میرے بس میں کچھ نہیں رہا تو نے اس رات ایک کھیل کھیلا تھا یوشع کو اپنا بنانے کیل ئے' آپ کو یاد ہے میں بھائی اس رات آپ جا نہیں رہے تھے کہ تم اکیلی گھر میں کیسے رہو گی ماما بابا بھی نہیں ہے' مگر میں نے کتنی ضد کر کے آپکو بھیجا تھا کہ نہیں آپ جائے کیونکہ آپ کا گھر پر موجود ہونا میرا کھیل بگاڑ سکتا تھا..... آپ کے جانے کے ایک گھنٹے بعد یوشع آیا تھا گھر' میں روم میں ہی بیٹھی تھی' مجھے معلوم تھا وہ سیدھا روم میں آئے گا اور ایسا ہی ہوا تھا وہ آیا تھا ہم نے بات چیت کی' جب یوشع کو معلوم ہوا کہ گھر پر کوئی نہیں ہے تو وہ فوراً جانے لگا تھا اپنے گھر کہ ہم بعد میں بات کر لے گے مگر میں نے اسے روک لیا تھا کہ پلیز بیٹھ جاؤ' بہت مشکلوں کے بعد وہ بیٹھ گیا تھا میں اس کیل ئے کولڈ ڈرنک لینے گئی تھی اور اس کی کولڈ ڈرنک میں میں نے دو تین نشے کی ڈوز ملا دی تھی جس سے اس کا سر گھومنے لگا تھا.... وہ تو پھر بھی وہاں مجھ سے دور رہو مگر اس کا نشہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اور میں یہی سے جانے لگا تھا کہ چاہتی تھی میں خود اس کو بیڈ تک لائی تھی' یہ سچ ہے کہ وہ مجھ پر گرا تھا اس کے

لب بھی میری گردن پر تھے' مگر بھائی وہ اسی وقت بے ہوش ہو گئے تھے
انہیں تو پتا ہی نہیں تھا کہ وہ کب بے ہوش ہوئے کب نہیں' میں نے بہت
مشکلوں سے ان کو بیڈ پر سیدھا کیا تھا' ان کی شرٹ بھی اتار دی تھی تا کہ آپ
سب کا شک یوشع پر جائے' میں تورات کو روم سے چلی گئی تھی اور صبح کو جب
یوشع کو ہوش آنے والا تھا جب روم میں واپس آئی تھی اور زمین پر بیٹھ کر رونا
شروع کر دیا یوشع جب اٹھا تو اس کو بھی کچھ نہیں معلوم تھا ان کا سر تو اس وقت
بھی گھوم رہا تھا پھر آپ سب آگئے اور جیسا جیسا میں چاہتی تھی سب ویسا ویسا
ہوتا گیا' میں یوشع کو خود سے دور نہیں جانے دے سکتی تھی' کیونکہ میں نے ان
سے عشق کیا ہے بھائی' میں کیسے ان کو کسی اور کے نکاح میں دیکھ سکتی تھی' بھائی
آپ کی گڑیا اس رات پاک تھی' ہمارے درمیان کچھ ہوا ہوتا تو یوشع کو کچھ یاد
ہوتا' ہمارے درمیان کچھ نہیں ہوا تھا اور اس کے بعد وہ رپورٹس بھی جھوٹی تھی'
میں وہاں ایک نرس کے پاس گئی تھی میں نے پیسے دے کر اس کو خرید لیا تھا اور
رپورٹس میں ردوبدل کرنے کیلئے کہا تھا اس نے ویسا ہی کیا جیسے میں نے کہا تھا
رپورٹس نے مجھے صحیح اور یوشع کو غلط ثابت کر دیا تھا' آپ نے کہا تھا نہ بھائی کہ

میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی ایسا ہی ہوا تھا بھائی میں کبھی یوشع کے ساتھ خوش نہیں رہ سکی' وہ میرے نکاح میں تو تھے مگر میرے قریب کبھی نہیں آئے ہمیشہ المیرا کو یاد کرتے روتے رہے' میں نے یوشع کو بہت دکھ دیے ہیں' یوشع واقعی غصے کے بہت تیز ہے' وہ غصے میں مجھ پر ہاتھ تک اٹھا دیتے تھے' مجھے دھتکارتے رہتے تھے' مجھے کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے' ان آنکھوں میں سوائے نفرت سے محبت نہیں کی' دن گزر رہے تھے بھائی کے کچھ نہیں تھا' یوشع نے کبھی مجھ اس رات وہ جب گھر آئے تو وہ نشے میں تھے' انہوں نے ڈرنک کی تھی اور آپ کو معلوم ہے بھائی اس رات ان کو مجھ میں المیرا دکھ رہی تھی' انہوں نے مجھے اپنایا بھی تو المیرا سمجھ کر' مگر یہ بات میں نے ان کو نہیں بتائی' جب میں پہلی بار ڈاکٹر کے گئی تھی تب وہاں مجھے معلوم ہوا کہ آپکی گڑیا کو تو کینسر ہے اور وہ تو کبھی بھی اس دنیا سے جا سکتی ہے' اپنی بیماری کا سن کر میں بہت ٹوٹ گئی تھی بھائی' اس وقت یوشع کی باتیں ذہن میں گونجنے لگی تھی آپ جانتے ہیں بھائی یوشع نے مجھے کیا کہا تھا کہ میں مر جاؤ تو ان کی زندگی میں سکون ہو گا اور دیکھے بھائی اب آپکی گڑیا واقعی مر رہی ہے' مجھے یوشع کی المیرا کی آہ لگ گئی ہے بھائی' آپ نے کہا تھا نہ کہ

کسی کی خوشی چھین کر کوئی خوش نہیں رہ پایا میں بھی کبھی خوش نہیں رہ پائی' میں نے یوشع المیرا کی خوشی چھینی تھی بھائی تو مجھے کیسے خوشیاں مل سکتی تھی' میں کیسے خوش رہ سکتی تھی' یوشع تو ہر وقت المیرا کو یاد کرتے رہتے تھے' یوشع نے مجھے عشق کا صحیح مطلب بتایا کہ عشق کیسے کرتے ہیں' عشق میں شرک نہیں کرتے' محبت میں محبوب کی خوشیاں نہیں چھینی جاتی' محبوب کو اس کی خوشیاں دی جاتی ہے اور میں نے یوشع کی ہر خوشی ان سے چھین لی' ان کی المیرا کو ان سے دور کر دیا' یوشع کی خوشی صرف المیرا ہے' وہ بس اسی کے ساتھ خوش رہ سکتے ہیں' میں خود کو خوش قسمت سمجھتی تھی کہ مجھے میرا عشق مل گیا' مگر یوشع مجھے مل کر بھی کبھی نہیں ملے' کبھی ان کی محبت مجھے نہیں مل پائی' انہوں نے مجھ پر ترس تو کھالیا مگر دل میں جگہ کبھی نہیں دی' آپ جانتے ہیں بھائی یوشع کو احساس ہو گیا تھا انہوں نے جو کیا غلط کیا مگر یوشع نے آنے میں دیر کر دی بھائی بہت زیادہ' کہ اب میں ان سے دور جا رہی ہو' آپ جانتے ہیں بھائی آپکی بہن بہت تکلیف میں ہے بہت زیادہ' یہ بیماری مجھے اندر سے دن بہ دن ختم کرتی جا رہی ہے' اب بھی مجھے چکر آرہے ہیں' مجھ سے لکھا بھی نہیں جا رہا مگر مجھے

نہیں معلوم میرے پاس اب کتنے دن ہے' میں اپنے بچے کو بھی اس دنیا میں لا پاؤ گی یا نہیں مگر میں بہت دعا کرتی ہو اللّٰہ مجھے اتنی زندگی دے دیں تاکہ میں جاتے جاتے یوشع کو ایک خوشی دے جاؤ' جس کے بعد یوشع کو اکیلا پن محسوس نہ ہو ان کے پاس ان کا بیٹا یو' وہ میرے جانے کے بعد بہت اکیلے ہو جائے گے بھائی' مگر مجھ سے پرومس کرو آپ یوشع کا خیال رکھے گے اس کو کبھی تنہا نہیں کرے گے' وہ تنہا ہو جائے گے مگر کسی کو کچھ نہیں بتائے گے' اب تو ان کے پاس المیرا بھی نہیں رہی ہے' آپ مجھ سے وعدہ کرے بھائی آپ یوشع کی شادی المیرا سے کروائے گے' یوشع کی شادی المیرا سے کروا دینا بھائی' اور آپ المیرا سے کہنا کہ وہ مجھے معاف کر دے میں نے اس کی خوشیوں کو آگ لگائی تھی' اس سے کہنا بھائی مجھے معاف کر دے تو کیا پتا میرا اللّٰہ بھی مجھے معاف کر دے اور میری بے چین روح کو تھوڑا سکون مل جائے' مجھے قبر میں سکون مل جائے' المیرا سے کہنا بھائی وہ یوشع اور ہادی کا خیال رکھے' بس بھائی اب تو لکھا بھی نہیں جا رہا' اب ہمت نہیں ہو رہی آگے لکھنے کی' مجھے بہت تکلیف ہے بہت زیادہ' مگر میں کسی کو کچھ نہیں بتا سکتی کیونکہ یہ سب میں اپنے لئے طے کر چکی میری یہی سزا ہے' میرے

جانے سے آپ سب کی زندگی میں خوشیاں اور سکون آجائے گا' آپ سب ہمیشہ خوش رہے آپ سب بہت اچھے ہیں' بس بری تو ایک میں ہی تھی بھائی بس صرف کچھ دن ہے آپ سب کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی' میں ہاتھ جوڑتی ہو بھائی بس آپ کبھی اپنی گڑیا سے کبھی نفرت مت کرنا' بھائی مجھے سمجھ آگیا بھائی صرف عشق کو پالینا ہی اصل جیت نہیں ہوتی' کبھی عشق کو ہار دینے میں بھی جیت ہے' المیرا نے اپنے عشق کو ہار دیا وہ سب کے دل میں ہے' اور میں جس نے عشق کو تو پالیا مگر سب کے دلوں سے اتر گئی' یوشع کی نفرت یوشع کی بے رخی مجھے جیتے جی ویسے بھی مار رہی ہے' اپنے محبوب کی بے رخی کو برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا بھائی' اس لئے میں فیصلہ کر چکی تھی بھائی کہ میرا اب ان کی زندگی سے دور جانا ہی بہتر ہے' اپنی گڑیا کو معاف کر دینا بھائی میں ہاتھ جوڑتی ہو آپ سب کے سامنے' المیرا سے کہنا بس مجھے معاف کر دے' میں اس کی گنہگار ہو' وہ مجھے معاف کر دے' یوشع کو بھی کہنا مجھے کبھی غلط لفظوں میں یاد نہ کرے' میں اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہو' میں نے جو کیا انا میں آکر کیا تھا' اور انا انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتی مجھے سمجھ آگئی' میں نے ہمیشہ سے اپنی زندگی میں صرف

جیت حاصل کی ہے' کبھی ہار نہیں' اور پھر میں کیسے المیرا کو جیتنے دے سکتی تھی' میں نے یوشع کو اپنا بنالیا' میں نے بہت غلط کیا کہ یوشع سے آنکھ ملانے کے قابل بھی نہیں ہو' یوشع میرے ساتھ جو کیا صحیح کیا' ان کا حق بنتا تھا یہ سب کرنا' میں نے ایک انسان پر تہمت لگائی تھی سب کی نظروں میں یوشع کو گرادیا' میں تو یوشع کی معافی کے بھی قابل نہیں ہو' بھائی یوشع سے بھی کہنا کہ مجھے معاف کردے' میں سب کی گنہگار ہو' المیرا اسے کہنا مجھے معاف کردے پلیز مجھے معاف کردے' بس ایک خواہش پوری کردینا المیرا اور یوشع کو ایک کردینا' وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے ہی بنے ہیں' یوشع کو انکا پیار لوٹادینا' کسی بھی طرح المیرا اور یوشع کو ملادینا' بس میں یہی چاہتی ہو' اپنا خیال رکھنا بھائی' سب کا خیال رکھنا...... خداحافظ..... فقط آپکی گڑیا

**

المیرا ہاتھ میں پکڑے اس لفافے میں ہی چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی..... علی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

تم سے بہت گلہ ہے المیرا تمہارے اس بھائی کو کاش ایک بار تم اس کی سن لیتی ' دل تو تمہارا ابھی راضی نہیں تھا کہ وہ کچھ کر سکتا ہے مگر پھر بھی تم اس کو چھوڑ آئی ایک ایسے انسان کو جس نے صرف تم سے محبت کی 'تم ایک ایسے انسان کو چھوڑ آئی جس نے تمھیں اس دنیا میں جینا سیکھایا' تمھیں بہادر بنایا' جس نے صرف اور صرف تمھیں چاہا تم پھر بھی اس کو تڑپتا ہوا چھوڑ آئی 'نہ اس دن ہم نے اس کی سنی اور نہ تم نے ' ایک پل میں ہم نے اس کو اکیلا کر دیا تھا' اب ہم تو ہے اس کے پاس مگر تم نہیں' میں یہاں بس تمھیں سچائی سے آگاہ کرنے آیا تھا جو کہ کر چکا' غلطی ساری ماہی کی تھی اور ہم سب نے یوشع کو غلط سمجھا' اب چلتا ہو خیال رکھنا اپنا......" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا مگر المیرا نے اب کی بار اسکی کلائی تھام لی تھی.....

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چھوڑ دو المیر اور نہ میں بھی اب خود پر قابو نہیں رکھ پاؤ گا......" المیرا نے گرفت اور سخت کی تھی.....وہ زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی...... علی کے سینے سے لگی.....

.....عرصے بعد وہ کسی اپنے کے سینے سے لگی تھی

مجھے معاف کر دے بھائی' معاف کر دے......" علی نے بھی اس کے گرد اپنے بازؤں کا گھیرا کیا......

مجھے تم سے اب کوئی گلہ نہیں ہے' معافی مانگنی ہے تو یوشع سے مانگو' تم اس کی گنہگار ہو' بس ناراض تھا تم سے کہ کراچی سے آنے کے بعد تم نے ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا' ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ کون جی رہا ہے کون مر رہا ہے' اتنا پرایا کر دیا تھا تم نے ہمیں ایک منٹ میں......"

میں بس یوشع کے نکاح کی وجہ سے واپس آئی تھی وہ نکاح کر چکے تھے' ان پر میرا حق نہیں رہا تھا......" المیرا نے گرفت سخت کی تھی..... علی نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے.....

اچھا چلو بس کرو تمھاری بات بات پر رونے کی عادت اب تک گئی نہیں......" وہ ہلکا سا مسکرائی..... علی بھی مسکرایا....

میں آپ دونوں کیلئے کچھ لے کر آتی ہو...." ایمان نے کہاوہ آنسو صاف کرتی

.....روم سے نکل گئ

.....یہ کون ہے؟؟؟؟" علی نے پوچھا

".......ماموں کی بھتیجی ہے' میں اس کے ساتھ یہاں رہتی ہو

گھر آجانا اب تو المیرا میں خود تمھیں لینے آؤ گا جب تم چاہو' اور جانتی ہو ہادی کو تم

بہت یاد آتی ہو پتا نہیں کیا جادو کر دیا ہے تم نے اس پر' ہادی کی خاطر ہی

.....آجانا....." المیرا نے اثبات میں سر ہلایا

".....ہادی واقعی بہت کیوٹ ہے میں دو تین بار ملی ہو اس سے

".....میرے دونوں بیٹے بھی بہت پیارے ہیں

اوران سب میں اگر المیرا کچھ بھول رہی تھی وہ تھی جہان کے ساتھ طے شدہ

نسبت.... وہ بھول گئ تھی کہ وہ اس وقت کسی کی امانت ہے..... وہ بھول گئ تھی

کہ اس نے کسی کے نام کی انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن رکھی ہے.... وہ بھول گئ تھی

کہ کوئ اس کے ساتھ زندگی کے خواب سجائے بیٹھا ہے' جو اس کو یوشع کی طرح

.......ہی بہت چاہتا ہے

رات المیرا کھڑکی کے پاس کھڑی چاند کی ہر طرف پھیلتی روشنی کو دیکھ رہی تھی ..... جب ایمان بھی اس کے پاس آئی

"..... کیا سوچ رہی ہو المیرا

کچھ نہیں' بس آج خوش ہو کتنے عرصے بعد کسی اپنے سے مل کر' تمھیں پتا ہے وہ مجھے بہت عزیز ہے' انہوں نے ہمیشہ ماہی کی طرح مجھے چاہا ہے....."

پھر بھی تم سب کو چھوڑ آئی تھی المیرا' بتایا تو تم نے بھی تھا یوشع بھائی کی محبت کے بارے میں مگر تمھارے جانے کے بعد وہ کیسے کیسے دکھوں سے گزرے ہیں

یقین جانو میں ان سب کو نہیں جانتی مگر مجھے لگ رہا تھا کہ یہ سب میری اپنی کہانی ہے......"

اگر مجھے تھوڑا بہت بھی اندازہ ہوتا تو میں کبھی ان سب سے اس طرح تمام رشتے ختم نہیں کرتی' مجھے ماہی اور انکل کی ڈیتھ کا بہت دکھ ہے' سمجھ نہیں آرہا یوشع کا

سامنا کیسے کروگی' اس سے معافی کیسے مانگوگی' بابا مجھے بہت عزیز تھے انہوں نے کبھی مجھے پرایا نہیں سمجھا بلکہ یوشع سے زیادہ مجھے عزیز رکھتے تھے' میرے اپنے بابا نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی مگر یوشع کے بابا نے مجھے سگی بیٹیوں جیسی محبت عزت دی تھی' وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے' مجھے نہیں اندازہ تھا کہ وہ یوں اچانک چلے جائیں گے......" المیرا نے آنسو صاف کئے....

مجھے سمجھ نہیں آرہی المیرا تمھاری قسمت پر رشک کروں یا تمھاری بد قسمتی پر افسوس تمھارے پاس تمھارے اتنے چاہنے والے تھے جو تم سے کتنی محبت کرتے ہیں' پھر بھی تم سب کو چھوڑ آئی' یوشع بھائی کو بھی تڑپتا ہوا چھوڑ آئی......"

اس وقت مجھے جو صحیح لگا میں نے وہ کیا تھا' یوشع نکاح کر چکا تھا تو کیسے رکتی وہاں' سگا رشتہ تو یوشع کا ہی تھا میرے لئے جو اگلے دن میرا محرم بننے والا تھا مگر نصیب میں یہ سب ہونا لکھا تھا......"

"تو اب تم جاؤ گی یوشع بھائی کے گھر یا نہیں......"

اسی ٹینشن میں تو ہو وہاں جانا بھی ہے اور یوشع کا سامنا کرنے کی بھی ہمت نہیں
ہے' پتا نہیں وہ کتنا ناراض ہو گا مجھ سے....."

المیرا چلی جانا وہ تمھارے گھر والے ہیں' مگر ایک انسان کو مت بھولنا کہ کوئی
تمھیں یوشع کی طرح ہی بہت چاہتا ہے' کوئی تمھارے ساتھ شادی کے خواب
سجائے بیٹھا ہے....." ایمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے الٹا کیا...اس انگوٹھی پر انگلی
رکھی....المیرا نے بھی جہان کی پہنائی گئی رنگ کو دیکھا....اس ایک انسان کو مت
بھولنا.....مت بھولنا کہ اس نے تمھیں دوبارہ جینا سیکھایا ہے' مت بھولنا اس
ایک شخص کو کیونکہ قسمت بار بار مخلص لوگو سے نہیں ملواتی المیرا......"
.....ہممم' المیرا نے بس اثبات میں سر ہلایا

**

شام کا پہر تھا.... علی نے گاڑی گیٹ کے باہر روکی....المیرا کے کندھے پر ہاتھ
رکھا.....وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی

"کیا ہوا؟؟ کیا سوچ رہی ہو؟؟؟

کچھ نہیں' بس ڈر لگ رہا ہے اتنے عرصے بعد سب سے ملوگی' ڈر رہی ہو یوشع بھی گھر ہو گا اس کا سامنا کیسے کرو گی' وہ تو بہت ناراض ہونگے مجھ سے .....''

تمھیں لگتا ہے المیرا وہ تم سے ناراض ہو سکتا ہے' بلکہ اسکو تو معلوم بھی نہیں کہ آج تم گھر آ رہی ہو' یوشع کو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے' اب اترو ہمت پکڑو اور اندر چلو....'' وہ دل کو سنبھالتی گاڑی سے اتر گئی....اندر یوشع لان میں ٹہل رہا تھا.....المیرا نے پہلا قدم اندر رکھا.....یوشع کی پیٹھ تھی وہ المیرا کو نہیں دیکھ پایا مگر یوشع کے چلتے قدم رک گ ئے تھے.....اس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس اندر کو کھینچا.....وہ آج پھر اس کو محسوس ہو رہی تھی....وہ ہلکا سا مسکرایا.... اس نے دروازے کی اور دیکھا...وہاں سے المیرا اندر داخل ہو رہی تھی.....یوشع کو اپنی آنکھوں پر شبہ ہوا...وہ قدم قدم چلتا دروازے تک آیا..... جس چیز سے المیرا ڈر رہی تھی آخر وہی ہو گیا تھا سب سے پہلے اسکا یوشع سے ہی سامنا ہوا تھا.... وہ کھڑی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی......اس میں نظریں اٹھانے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ کیسے وہ یوشع سے نظریں ملائے.....یوشع نے پہلے المیرا

اور پھر اس کے پیچھے آتے علی کو دیکھا.....نہ وہ مسکرا پایا نہ ہی المیرا اسے کچھ کہہ پایا....

آنٹی آپ یہاں ؟؟؟"ہادی المیرا کو دیکھتا اندر سے بھاگتا ہوا باہر آیا....سب کا ایک تسلسل سا ٹوٹا تھا....

بابا بابا یہی ہے وہ آنٹی جو مجھ سے پارک میں ملی تھی......"یوشع بس ہلکا سا مسکرایا....ہادی المیرا کی گود میں چڑھا....

آنٹی کیسی ہے آپ ؟؟؟؟"المیرا نے اس کو پیار کیا.....زینب بھی المیرا کو پانچ سال بعد اچانک یہاں دیکھ کر ٹھٹھکی تھی.....

میں ٹھیک آپ کیسے ہو ؟؟؟؟"المیرا آج غور سے ہادی کو دیکھ رہی تھی وہ واقع یوشع اور ماہی میں بہت ملتا ہے.....

"آپ کیسے ہیں ؟؟؟

".....میں بھی ٹھیک ہو میں نے آنٹی آپکو بہت مس کیا بہت زیادہ

".....میں نے بھی اس کیوٹ بوائے کو بہت مس کیا

آنٹی آپ چلے میں آپکو اپنا روم دکھاؤ' آپ کو بڑی ماما سے ملواؤ......" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف بھاگا..... جاتے جاتے بس ایک نظر المیرا نے یوشع کو دیکھا ایک بار پھر دونوں کی نظریں ملی تھی......المیرا زینب کے قریب رکی..... دونوں کی آنکھیں نم ہو گئی تھی.....ایک وقت تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی بیسٹ فرینڈز ہوا کرتی تھی اور ایک آج کا وقت تھا دونوں کو سمجھ ہی کچھ نہیں آ رہا تھا.... زینب نے آگے بڑھ کر المیرا کو اپنے گلے سے لگایا....المیرا کا ضبط ٹوٹ گیا تھا...وہ زینب کے گلے لگی رونے لگی تھی کتنی دیر وہ روتی رہی.... باہر یوشع کھڑا خود پر ضبط کر رہا تھا.....

.....کیوں لائے ہو اس کو یہاں؟؟؟ یوشع نے علی سے کہا

تم سے شادی کروانے کیلئے لایا ہو بیٹا اب تو تیاری پکڑ لے گھوڑی چڑھنے کی....."

".....علی تم

ہاں زینب آیا بس' وہ کیا ہے تمھاری بھابھی مجھے بلا رہی ہے' ہم بعد میں بات کرے گے ٹھیک ہے یوشع بیٹا......"اس نے یوشع کا گال کھینچا......اور اس سے پہلے یوشع غصے میں اسے کچھ سناتا.... علی سیٹی بجاتا اندر کی طرف بھاگ گیا

وہ سب علی کے روم میں تھے......زینب اور المیرا بیڈ تو علی صوفے پر بیٹھا تھا..... ہادی اور زاور بھی دونوں المیرا کے ارد گرد بیٹھے اس کو تک رہے تھے.....اور ان سب سے الگ ایک یوشع تھا جو روم میں نہیں تھا....دو گھنٹے المیرا کو آئے ہوئے ہو گئے تھے مگر ان دو گھنٹوں میں یوشع نہ ہی المیرا کے سامنے آیا نہ ان کے درمیان کوئی بات ہوئی.....اور المیرا یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی کہ یوشع ....بہت زیادہ ناراض ہے.....زینب نے کندھے پر ہاتھ رکھا

المیرا تم نے لاہور آنے کے بعد کیا کیا تھا کچھ تو بتاؤ' تم اپنے ماموں کے ساتھ رہ رہی تھی تو الگ گھر میں کیوں گئی......"

ہاں واقعی یہ تو میں نے بھی نہیں پوچھا' المیرا بتاؤ الگ کیوں رہنے لگی تھی تم' اور اس گھر میں تم دو ہو بس' کوئی مرد بھی نہیں تو ایسے کیسے تم الگ رہ سکتی ہو'

خدانخواستہ کچھ ہو جائے پھر؟؟؟؟" علی نے پوچھا.... وہ بھی صوفے سے اٹھ کر

......بیڈ پر آ کر بیٹھا..... المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا

میں ماموں کے گھر ہی آئی تھی اور میں وہاں رہ بھی رہی تھی' یوشع کے بارے

میں بھی میں نے انہیں بتادیا تھا' ماموں ممانی نے میرا بہت ساتھ دیا' بیٹیوں کی

طرح میرا خیال رکھا' مجھے سہارا دیا' میری ضروریاتیں پوری کی میں وہاں بالکل

ٹھیک رہ رہی تھی' مگر شاید قسمت کو میرا وہاں رہنا منظور ہی نہیں تھا میں وہاں

تین مہینے رہی ہو اس کے بعد ماموں کا بیٹا جو آؤٹ آف سٹی گیا ہوا تھا وہ اپنی بیوی

اور ایک بیٹی کے ساتھ واپس آ گیا تھا' اس نے اس رات ایک بار پھر میرے ساتھ

بد تمیزی کی تھی' میری عزت خراب کرنے کی کوشش کی' مگر اس وقت بھی

ماموں نے بچالیا تھا......" المیرا نے آنسو صاف کیے..... علی نے غصے سے

مٹھیاں بھینچی..... روم کے باہر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے یوشع نے بھی غصے

سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی..... یقیناوہ بھی کافی دیر سے وہاں کھڑا ان سب کی

......گفتگو سن رہا تھا

اس رات کے بعد میرا وہاں پل پل گزارنا بہت مشکل ہو گیا تھا' ماموں بھی بہت شرمندہ تھے وہ مجھ سے نظریں نہیں ملا پا رہے تھے' اور بھابھی نے بھی مجھے غلط سمجھا کہ میں ان کے شوہر پر گندی نظر رکھے ہوئے ہو یہ جو کچھ ہو رہا تھا میری مرضی سے ہو رہا تھا بھابھی کو بھی میرا وجود وہاں برداشت نہیں ہو رہا تھا پھر مجھے ماموں نے کہا تھا کہ ان کی بھتیجی گاؤں سے یہاں ڈاکٹر بننے کیلئے آئی تھی' ڈاکٹر بننے کے بعد وہ یہی جوب کرنے لگی اور پھر یہی سیٹل ہو گئی تھی' پہلے وہ بھی ماموں کے ساتھ رہتی تھی مگر بھائی کی گندی حرکتوں کی وجہ سے وہ بھی الگ رہنے لگی تھی' مجھے ماموں نے کہا میں ایمان کے ساتھ رہ لو وہ بھی اکیلی رہتی ایک سے ہم دو ہو جائے گی' ایک دوسرے کا سہارا بھی بنی رہے گی' تبھی میں ایمان کے ساتھ رہنے لگی تھی' روز ماموں آتے ہیں ہمیں دیکھ کر چلے جاتے ہیں' کہ ہم ٹھیک ہے اور آرام سے رہ رہے ہیں' بس ایک ماموں تھے جنھوں نے ساتھ دیا اس کے بعد پھر ایمان تھی جو ایک اچھی دوست بن گئی......" زینب نے کندھے پر ہاتھ رکھا.....یوشع باہر کھڑا ہلکا سا مسکرایا....اس کو ایسے ہی خواب تھوڑی آتے

تھے وہ تکلیف میں تھی تبھی تو وہ خواب میں بھی اس کو پکارتی تھی..... علی نے

.....المیرا کو سینے سے لگایا..... علی اس سے دور ہٹا

اچھا تو اس کا نام ایمان ہے واہ بہت پیارا نام ہے' ہائے ہائے المیرا یہ اتنی پیاری

ڈاکٹرنی پانچ سال پہلے کہاں تھی ایوے اس بھوتنی سے شادی کرنی پڑ گی' ڈاکٹر

".....سے شادی کرلیتا میں

علیبی میں نے منہ توڑ دینا ہے آپ کا' اگر دوبارہ کسی بھی لڑکی کا نام اپنی زبان

سے لیا تو....." زینب نے پلو اٹھا کر علی کے مارا.....المیرا نے مسکراہٹ دبائی مگر

.....ہادی اور زاور دونوں کھلکھلا کر ہنسے تھے اپنے بابا کی پٹائی پر

شرم کرو شرم بچے بیٹھے ہیں' کیوں میری عزت کا فالودہ کر رہی ہو بچوں کے

".....سامنے

".....تو آپکو شرم نہیں آئی کہتے ہوئے بچوں کہ سامنے

دیکھو المیرا کتنا ظلم کرتی ہے یہ تمھارے معصوم بھائی پر....." علی نے نا آنے

......والے آنسو صاف کیے

"....آپ کو تو میں بعد میں بتاتی ہو

افففف دیکھو یار تمھارے سامنے مجھے دھمکیاں دے رہی ہے تو خود سوچو میرا

اکیلے میں کیا حال کرتی ہو گی یہ....."

کوئی بات نہیں برداشت کرے میری دوست کو....."

پچھلے پانچ سالوں سے کر ہی تو رہا ہو...." علی منہ میں بڑبڑایا......المیرا ابھی اب کی

بار خود پر قابو نہیں رکھ پائی تھی.... وہ بھی ہنسی.....

بات مت کرنا اب آپ مجھ سے....." علی زینب کی حالت سے محظوظ ہوتا اس کو

اور تنگ کرنے لگا.....

المیرا سچ میں اگر تمھیں یقین نہ آئے تو ثبوت بھی ہے میرے پاس 'میری

کمر......" المیرا نے آئبرو اچکائی.....

ہاں یار میری کمر پر اس کی پانچوں انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے ہیں 'اتنی زور سے

اس نے میری کمر پر تھپڑ مارا تھا کہ نشان اب تک ہے 'یقین نہ آئے تو دیکھ لو....."

استغفراللّٰہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں المیرا میں نے ان کو نہیں مارا....."

ہاہاہا جانتی ہو یار مت لو ٹینشن 'بھائی بس کر دے مت کرے اتنا تنگ 'آپکی تنگ

کرنے والی عادت گئی نہیں ابھی تک....."

"......ہاہاہا نہیں یار جائے گی بھی نہیں

زینب میری طرف سے اجازت ہے تمھیں آج رات مار لینا' سارے حساب

"......پورے کر لینا

"....استغفراللہ بہن ہو کہ دشمن

"......ہی ہی ہی....." دونوں

"......ٹھیک ہے بھئی دیکھ لیا تمھارا پیار

......زینب اور المیرا دونوں ہنسے تھے

المیرا اب واپس گھر جا رہی تھی علی ہی چھوڑنے جا رہا تھا..... سب نے بہت کہاں کہ رک جائے مگر وہ کیسے رک سکتی تھی یہاں.... اس نے بس سب سے یہی کہا کہ ایمان اکیلی ہو جائے گی مجھے جانا ہے..... وہ علی کے ساتھ ہی لان میں آئی تھی.....

....یوشع کو دیکھا جو لان میں ایک بینچ پر بیٹھا چاند کو تک رہا تھا

......بات کرنی ہے..." علی نے پوچھا..... المیرا نے اثبات میں سر ہلایا

میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہو' ٹھیک ہے....." اس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا.....وہ قدم قدم چلتی یوشع کے قریب پہنچی.....اس کے ساتھ اس کے کچھ فاصلے پر اس کے ساتھ بیٹھ گئ.....

.....کیا چاند پورا ہے؟؟؟؟" المیرا نے پوچھا.....یوشع نے المیرا کو دیکھا

.....ہاں شاید....." یوشع نے جواب دیا

کہتے ہیں جب کوئ بہت فرصت سے چاند کو دیکھ رہا ہو اور اس سے یہ پوچھ لو کہ کیا چاند پورا ہے تو اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ چاند واقعی پورا ہے یا نہیں کیونکہ وہ چاند کو دیکھ ہی نہیں رہا ہوتا بلکہ وہ چاند کو تکتا کسی اور کی یاد میں گم ہوتا ہے' یا اپنے محبوب کو چاند میں دیکھ رہا ہوتا ہے' آج آپ کو دیکھ کر یہ بات ثابت ہو گئ"......

اچھا پتا نہیں...." یوشع نے رووڈ سا جواب دیا.....وہ اب بھی آسمان کو ہی تک رہا تھا....

"....ناراض ہو بہت زیادہ

"......نہیں مجھے کیا حق ہے تم سے ناراض ہونے کا' میں تو ناراض نہیں ہو

مجھے بابا اور ماہی کی ڈیتھ کا بہت دکھ ہے' مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ سب ہو جائے گا' اگر معلوم ہوتا تو میں پہلے ہی....." وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے بول رہی تھی....

اب کیا فائدہ المیرا ان سب باتوں کا' تمھارے افسوس کرنے سے کوئی واپس تو نہیں آجائے گا' جاؤ تم بھی....."

"یوشع ایم سوری' مجھے معاف....."

المیرا جس وقت مجھے تمھاری سب سے زیادہ ضرورت تھی تم اس وقت میرے پاس تھی ہی نہیں....." وہ اس کی بات کو بیچ میں کاٹتا بولا.....یوشع نے آسمان سے نظریں ہٹا کر المیرا کو دیکھا.....اس کی آنکھیں نم تھی....

تم جانتی ہو نہ تمھارے یہ آنسو ہمیشہ سے میری کمزوری رہے ہیں....." یوشع نے اس کے پلکوں سے گرتے ایک آنسو کو اپنے انگلی کی پوروں سے چن لیا.....المیرا نے آنکھیں بند کر کے اس کے لمس کو محسوس کیا.....

یہ آنسو بہت قیمتی ہوتے ہیں المیرا ان کو اتنا مت ضائع کیا کرو' بچا کر رکھو پتا نہیں

کب کہاں کس موڑ پر تمھیں اس کی اشد ضرورت پڑ جائے' اور اس وقت

تمھارے پاس بہانے کو ایک آنسو بھی نہ ہو.....''

یوشع آگے بڑھ جاؤ شادی کر لو......'' وہ ہلکا سا مسکرایا.....ڈمپل واضح ہوا اور یہ

ڈمپل شروع سے المیرا کی کمزوری رہا ہے.......

المیرا بات پتا ہے کیا ہے محبت اور شادی دونوں کا ایکسپیرینس ہو گیا ہے مجھے' مجھے

اب مزید کسی ایکسپیرینس کی ضرورت نہیں' رات بہت ہو رہی ہے جاؤ چلی جاؤ

گھر' علی ویسے بھی ویٹ کر رہا ہے تمھارا' خوش رہو ہمیشہ.....'' وہ بیٹھی یوشع کو

دیکھتی رہی.....یوشع اپنا ضبط کھونا نہیں چاہتا تھا وہ بہت ضبط کر کے بیٹھا تھا......

''یوشع معاف کر دو پلیز' مجھے بھائی نے سب کچھ بتا دیا ہے......

میں کہہ رہا تھا المیرا کہ میرا یقین کرو میں نے کچھ نہیں کیا' میں بے قصور ہو' مگر

تم نے سنی ہی نہیں' چھوڑ آئی مجھے اکیلا.....'' المیرا نے نظریں جھکائی.....

یاد ہے المیرا جب آنٹی نے تمھارے کردار پر انگلی اٹھائی تھی تو میں ان سے کتنا لڑا

تھا صرف تمھاری خاطر' یاد ہے میں نے کیا کہا تھا کہ ساری دنیا بھی آ کر مجھے اگر

کہے گی کہ میری المیرا بد کردار ہے تو میں کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کروگا' اپنی مہرو کے پاک دامن ہونے کی گواہی میں دوگا' اور ایک تم تھی جو لوگوں کی ......باتوں میں آ گئی' میری ایک بار بھی نہیں سنی......" المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تمھارے ساتھ گزارا ایک پل بھی نہیں بھولتا مجھے' اور تمھارے وہ زہر بھرے الفاظ کہ مجھے نفرت ہے تمھارے وجود سے' تم میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی' جانتی ہو یہاں یہاں پر لگے تھے وہ الفاظ کسی خنجر کی طرح اتنی زور سے ....چبھے تھے کہ بیاں بھی نہیں کر سکتا......" یوشع نے دل پر انگلی رکھ کر کہا

".....مجھے یقین نہیں تھا المیرا کہ تم چند منٹ میں اتنی بدل جاؤ گی

".....یوشع میں

جاؤ المیرا پلیز ورنہ میں اب سچ میں اپنا ضبط کھو دوں گا' نہیں رکھ پاؤ گا میں خود پر قابو....." یوشع نے منہ موڑ لیا.....چند پل بیٹھی وہ اس کی پیٹھ کو دیکھتی رہی......

.....المیرا آنسو پیتی اٹھ کھڑی ہوئی

قسمت نے چاہا تو پھر ملاقات ہوگی یوشع' اب چلتی ہو خیال رکھنا' خدا حافظ....."

اس نے قدم آگے کی طرف بڑھا دیے.....یوشع نے گردن موڑ کر المیرا کو ایک

بار پھر خود سے دور جاتے دیکھا.....اس کا ضبط ٹوٹ رہا تھا....اس کی ہمت اب جواب دے رہی تھی......

المیرا کیسے بتاؤ یار تمھیں کہ میں تو آج بھی تمھارا منتظر ہو' اور تم کتنی آسانی سے کہہ گئ ہو کہ میں شادی کر کے آگے بڑھ جاؤ' نہیں یار ایسا تھوڑی ہوتا ہے ہم ہزار بار جیتے ہیں ہزار بار مرتے ہیں' مگر محبت صرف ایک بار کرتے ہیں' اور وہ میں تم سے بے انتہا کر چکا.....''ضبط ٹوٹ چکا تھا...آنسو ٹوٹ کر گال لڑ لڑھکا تھا.....

دل چاہتا ہے کچھ ایسا لکھوں
لفظوں کی آہیں نکلیں
قلم سے خون ٹپکے
کاغذ پر درد بکھرے
میری خاموشی ٹوٹے اور
پھر اذیت سے جان چھوٹے

****

المیرا اور جہان دونوں آج شاپنگ مال میں اپنی شادی کی شوپنگ کرنے آئے ہوئے تھے..... جہان تو بہت خوش تھا مگر المیرا اب بے چین ہو گئی تھی..... جب سے اس کی یوشع سے ملاقات ہوئی ہے.... یوشع کی وہ باتیں اس کا دل ڈوب رہا تھا.... مگر قسمت کی ستم ظریفی کہ وہ اب جہان کی امانت ہے..... وہ شاپنگ سے فری ہو کر واپس جانے لگے تھے کہ مال کے باہر علی اور یوشع دونوں کھڑے تھے..... المیرا دونوں کو دیکھ کر رکی..... علی کو بہت خوشی ہوئی.... مگر یوشع نے کوئی خوشی ظاہر نہیں کی..... سلام دعا کی گئی..... علی یوشع دونوں جہان کو بھی اچھی طرح جانتے تھے.... میٹنگ میں ان کی ملاقات ہوتی رہی ہے.....

المیرا تم یہاں شوپنگ کر رہی ہو جہان کے ساتھ' خیر تو ہے....." علی نے پوچھا.....

جی بھائی یہ میرے منگیتر ہے' بہت جلد شادی ہونے والی ہے ہماری....." المیرا نے یوشع کو دیکھ کر کہا...... علی کو کھانسی کا دورہ اٹھا..... مگر یوشع وہ تو کوئی ری ایکٹ کر ہی نہیں پایا.... دل بہت بری طرح دکھا تھا مگر ظاہر کچھ نہیں کیا.....

"....بھائی آپ ٹھیک ہے

".....ہمم ہمم ہاں ٹھیک ہو' مگر تم نے تو بتایا نہیں تمھاری انگیجمنٹ ہو گئ ہے

"......جی بھائی وہ بس بتانے والی تھی

مبارک ہو آپکو جہان' بہت لکی ہے آپ جو آپکو المیرا جیسی لڑکی کا ساتھ نصیب ہوا....."یوشع نے مسکراتے ہوئے جہان کو مبارک دی... علی نے حیرت سے یوشع کو دیکھا....

خیر مبارک' مگر مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ آپ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں' میرا مطلب المیرا جی علی کو بھائی بول رہی ہے' جبکہ المیرا جی نے تو کہا تھا کہ ان کا ان کے ماموں کے علاوہ اور کوئی نہیں....."

اچھا المیرا نے یہ سب کہا؟؟؟؟؟"علی نے المیرا کو دیکھتے ہوئے کہا....اس نے نظریں جھکائی.....

وہ ایکچوئلی میں جب کراچی میں تھی تو یوشع سر کی کمپنی میں ہی جوب کرتی تھی' سیکرٹری کی پوسٹ پر' اور علی بھائی نے مجھے بہن بنایا ہوا تھا تو بس اسی وجہ سے میں ان کو بھائی بلاتی ہو' اور میری دوست زینب میں نے بتایا تھا نہ آپکو اس کے بارے میں تو زینب کی علی بھائی سے ہی شادی ہوئی ہے' اس لئے بھی پھر یہ بھائی

ہوئے نہ میرے......" المیرا نے ایک بار پھر یوشع کو دیکھ کر کہا.....جو نظریں

جھکائے کھڑا تھا......

"......اووو اچھا المیرا جی' یہ تو بہت اچھی بات ہے

....نائس ٹو میٹ یو باتھ آف یو....." جہاں نے کہا

"......وی آلسو

"......چلے جہان

"......جی جی المیرا جی کیوں نہیں

......سی یو آگین......" المیرا جہان کا ہاتھ تھامتی آگے بڑھ گئی

....چلے ہم بھی....." یوشع نے کہا

یوشع تم اتنے ایزی کیسے رہ سکتے ہو' المیرا کی انگیجمنٹ ہو گئی ہے اور تمھیں کوئی

.....فرق نہیں پڑ رہا......" یوشع ہلکا سا مسکرایا

پانچ سال ہو گئے ہیں علی' اس کو بھی اپنی لائف میں آگے بڑھنے کا پورا حق

.....ہے' آجاؤ ورنہ میں خود چلا جاؤں گا....." یوشع اپنے درد کو چھپاتا آگے بڑھ گیا

نہیں یوشع دل تو تمھارا ابھی دکھا ہے' مگر ظاہر نہیں کر رہے' المیرا کو تو واپس آنا ہی ہو گا' اتنے سال انتظار کیا ہے ایسے ہی تو نہیں جانے دو گا اتنی آسانی سے' المیرا تمھیں واپس آنا ہو گا یوشع کی زندگی میں' ورنہ میں گولیاں چلادو گا گولیاں....."

....وہ اپنی بات پر خود ہی مسکرایا

"..... علی تم آرہے ہو یا میں جاؤ

......اچھا اچھا آرہا ہو......"وہ بھی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

"....یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟ المیرا اور انگیجمنٹ

صحیح کہہ رہا ہو' المیرا انگیجمنٹ کر چکی جہان کے ساتھ' جہان سے دو تین بار ہماری ملاقات ہوئی ہے میٹنگ وغیرہ کے سلسلے میں' عادت کا تو اچھا ہے' مگر اب شادی المیرا کی جہان کی' سمجھ نہیں آرہی کیا کرو......"علی ذیان کے ساتھ کھیل رہا تھا....زینب بھی ساتھ ہی بیٹھی تھی....جب علی نے شام میں المیرا کے ساتھ ہوئی ملاقات کے بارے میں بتایا......

"......پورے پانچ سال بعد وہ لائف میں آگے بڑھ رہی ہے

پکاثابت کرتی ہو کہ یوشع کہ بہن ہو' مطلب حد ہے یار تم اتنی آسانی سے یہ بات کیسے کہہ سکتی ہو' یوشع بھی وہاں اتنے ایزیلی کہہ گیا تھا کہ اس کو اپنی لائف میں آگے بڑھنے کا حق ہے' اور یہاں تم کہہ رہی ہو' میں سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا ہو

".....کہ المیرا کو یوشع کی زندگی میں کیسے واپس لاؤ اور تم ہو کہ

"پھر کیا کرے گے آپ؟؟؟؟

وہی تو سوچنا ہے کہ کیسے لایا جائے' اب المیرا اور یوشع کو ایک ہونا ہوگا' اور ماہی کی

"......بھی یہی خواہش تھی' پورا تو کرنا ہے نہ

.....زینب نے ماتھے پر انگلی پھیری

"کیا سوچ رہی ہو؟؟؟؟

".....کچھ نہیں

"......ہم میرے ہوتے ہوئے کوئی ٹینشن لینا بھی مت' میں ہونہ کروگا کچھ تو میں آپکے ہوتے ہوئے کوئی ٹینشن لیتی بھی نہیں ہو......" زینب نے علی کے

.....کندھے پر سر ٹکایا......وہ گہرائی سے مسکرایا

اہم اہم تمھیں نہیں لگتا زینب کہ زاور ذیان کی ایک بہن بھی آجانی چاہیے......"

.....زینب نے آنکھیں چھوٹی کر کے علی کو گھورا

خدا کی قسم ایسے مت دیکھا کرو یار قسم سے میں ڈر جاتا ہو......"ذیان کے رونے

.....کی آواز گونجی

لو کر لو بات میری تو خیر ہے میرا بیٹا بھی تمھیں دیکھ کر ڈر گیا' سنبھالو اپنے ان

".....شیطانوں کو

جب دیکھو میرے بیٹوں کو کچھ نہ کچھ بولتے رہتے ہیں' یہ سب آپکی کرم نوازیاں

.....ہے......"علی نے زبان نکالی

.....بس بیٹا چپ....."علی نے زینب کی کمر پر زور کی چٹکی کاٹی

".....اوئی اللہ کیا ہو گیا علی بس

.......ہاہاہا اب نہیں کرتا میں بس......"وہ اس کو اب تنگ کرنے لگا تھا

**

یوشع ٹیرس پر کھڑا تھا.... ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی....المیرا بھی یہی آ گئی....اس وقت یہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا....وہ آج بھی گھر آئی ہوئی تھی علی ہی لایا تھا کہ چلو.......وہ اسی کے برابر میں آکر کھڑی ہو گئی

....شادی کر رہی ہو....."یوشع نے آسمان کو تکتے ہوئے کہا

.....کیا تم خوش ہو....."المیرا نے پوچھا

......ہاں میں بہت خوش ہو' مجھے کیا ہونا ہے......"المیرا کو دیکھ کر جواب دیا

اچھی بات ہے تمھیں بھی لائف میں اب آگے بڑھ جانا چاہیے' جہان ایک اچھا انسان ہے خوش رکھے گا تمھیں' اور میں بھی تو لائف میں آگے بڑھ گیا ہو' اور

"......میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہو' تم بھی خوش رہو

.....ہنہ تم خوش ہو....."المیرا طنزیہ مسکرائی

.....میں کیسے خوش رہ سکتی ہو....."یوشع نے ناسمجھی سے اس کو دیکھا

....تم نہیں سمجھ سکتے یوشع......"وہ جانے کیلئے مڑ گئی

....یوشع اس کو جاتا دیکھتا رہا.....وہ بھی ہلکا سا مسکرایا

"......تم نہیں سمجھ سکتی المیرا بہت درد ہوتا ہے

**

رات کا پہر تھا...... بادل سے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے......المیرا روڈ پر کھڑی رکشے کا ویٹ کر رہی تھی.... رات بھی کافی ہو رہی تھی....یوشع کی گاڑی اس کے پاس رکی....

"یہاں اتنی رات کو کیا کر رہی ہو؟؟؟؟

آٹو کے ویٹ میں ہو' آج آفس میں لیٹ ہو گیا تھا' اور آج میں گاڑی بھی نہیں لائی تھی اپنے ساتھ' ایمان ہی مجھے چھوڑ گئی تھی' ایمان کو کال کرنے لگی تو.....موبائل بھی سوئچ آف ہے میرا......" المیرا نے تفصیل بتائی

بیٹھو' میں چھوڑ دیتا ہو گھر....." وہ بھی بنا چوں چراں کئے بیٹھ گئی.....یوشع نے......گاڑی سٹارٹ کی.....گاڑی میں آڈیو پلئیر پہ سونگ چل رہا تھا

'جانے ہر بار میرے ساتھ کیوں ہو جاتا ہے

'میں جسے چاہتا ہو مجھ سے وہ کھو جاتا ہے

'اس میں میری خطا کیا کوئی مجھ کو بتائے

'پیار کرنے کی اتنی کیوں سزا دل یہ پائیں

'ایک چبھن دل میں اٹھی' اس کے ہونٹوں پہ ہنسی

'قسمت کیا پائی' جس پہ اعتبار کیا تھا وہ ہے ہر جائی

''تھوڑا سا پیار ہوا تھا کچھ نہیں باقی

اور پھر ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ سونگ ان کے دل کی ترجمانی کر رہا تھا جو وہ زبان سے کہہ نہیں پا رہے تھے وہ سب یہ سونگ کہہ رہا تھا......اس نے تو بس پیار کیا تھا تو کیوں ان کو اتنی سزائیں ملی ہے' کیوں ان کے حصے میں جدائی آئی ہے' اس نے بھی تو بس المیرا سے عشق کیا تھا تو کیا عشق کرنے والوں کی زندگی میں اتنی ہی مشکلیں آتی ہے' انہیں ہجر کا وصال خود ہی جھیلنا پڑتا ہے' اس کا سب کچھ تو اس سے چھین لیا گیا' اب اور کتنا چھینے گی یہ زندگی ان سے......

ساتھ چھوڑا ہے تم نے' اپنی راہیں بدل کر

جا سکوں تو جاؤ' تم میرے دل سے نکل کر

افففف نہیں میں کروگا' سارے آنسو پی لوں گا

میرے بن تم جیو گی' تیرے بن میں جیو گا

بیوفائی کی ڈگر' او وو تم کو راس آئے مگر ہونے دے میری تباہی

وعدہ جو تم نے کیا تھا وہ نبھا نہیں پائی

وعدہ جو تم نے کیا تھا نبھا نہیں پائی

"تھوڑا سا پیار ہوا تھا کچھ نہیں باقی

انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ساتھ جیئے گے آخری سانس تک' ایک دوسرے کا ساتھ دے گے... مگر آج وہ جدا جدا تھے.... ایک دوسرے کی دسترس سے بہت دور تھے..... دونوں کی راہیں الگ الگ تھی' کوئی بھی کسی کو نہیں بھولا پا رہا تھا' کیونکہ محبت اتنی آسانی سے بھولی جاتی ہے کیا' ہمیں لگتا ہے کہ ہم اس کو بھول چکے ہیں مگر ایسا نہیں ہوتا محبت کو ہم کبھی نہیں بھولتے' وہ دل کے کسی نہ کسی کونے میں قید ہوتی ہے' کہیں نہ کہیں محبت کی کسک باقی رہتی ہے

".......

"اب کیا کہوں میں کسی سے' میں نے آنسو چھپائے ان لبوں کی ہنسی میں

المیرا اپنے آنسو ضبط کرتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی.....

"دل نے تو کچھ چاہا تھا اور کچھ ہو گیا ہے' میری پلکوں کا سپنا اب کہیں کھو گیا ہے

انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کے خواب دیکھے تھے' مگر قسمت کی ستم ظریفی کہ خواب ٹوٹ گئے تھے......

'میری آنکھوں میں نمی' اس میں ہو گی نہ کمی

''چھائی چہرے پر اداسی' جس سے اقرار ہوا تھا' چھوٹا وہ ساتھی

المیرا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو رونے سے روکا' یوشع کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے

..... چھوٹ ہی تو گیا تھا......ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا

'تم نہیں ہو یا پر تیرا احساس مگر ہے

'دل کی دیواریں سوہنی کیا تجھے اس کی خبر ہے

'کوئی آہٹ ہوتی ہے یوں لگے تم آئی ہو

'بھول کر ساری باتیں ساری خوشیاں لائی ہو

'جب میرا ٹوٹا بھرم تیری پرچھائی تھی گم

''رہ گئی ہے تنہائی

یوشع نے بھی خود پر ضبط کیا.....المیرا کے سامنے وہ رونا نہیں چاہتا.....وہ کیسے

بتائے اس کو اس کا دل مر رہا ہے اس کے بغیر' اس کا دل مچل رہا ہے اس کو پانے

کیلئے' اس کے پاس فقط رات کی تنہائیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے' اس کو بھی

..........اب اس کا ساتھ چاہیے' کیسے بتائے وہ المیرا کو

"یاد سو بار کیا ہے پر تم نہیں آئے"

المیرا نے آڈیو پلئیر آف کر دیا....اس سے زیادہ سننے کی اس میں ہمت نہیں تھی....یوشع نے بھی آنسو کو باہر آنے سے روکا.....گاڑی میں گہری خاموشی چھا گئی تھی....کچھ دیر بعد یوشع نے گاڑی روکی....المیرا نے آنسو صاف کیے......

...جاؤ المیرا....."المیرا نے یوشع کی آواز میں نمی محسوس کی

"......یوشع میری بات

المیرا ہری اپ گو....."یوشع نے سٹئیرنگ پر گرفت سخت کرتے بولا.....کیونکہ اس کی ہمت اب جواب دے گئی تھی....المیرا کی آنکھ سے ایک بار پھر موتی برسا.....

"......یوشع پلیز

المیرا پلیز جاؤ یار......"اس کی بس ہو گئی تھی....اس نے بے بسی کے عالم میں کہا....ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر سے لڑھکتا داڑھی میں جذب ہو گیا تھا.....اس نے خود کے وجود کو ڈھیلا چھوڑ دیا......سٹئیرنگ پر گرفت ہلکی ہو گئی اور پھر وہ

سٹئیرنگ پر بازو ٹکائے اس میں منہ چھپاتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا.....وہ آج دوسری بار المیرا کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا.....

یوشع پلیز' یوشع مت مت رو پلیز......" المیرا نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا..... مگر وہ روتا رہا.....

یوشع پلیز خدا کے واسطے مت رو....." اس نے کندھے پر گرفت سخت کی تھی.....اس کے خود بھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے.....

یوشع تمھیں میری قسم پلیز چپ ہو جاؤ' پلیز پلیز......" دونوں میں سے کوئی بھی چپ نہیں ہوا.....المیرا نے اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکایا.....

"......یوشع پلیز' مجھ پر تھوڑا رحم کھا لو' پلیز

کچھ دیر بعد وہ چپ ہو گیا تھا....دل کا بوجھ تھوڑا ہلکا ہو گیا تھا رونے سے.....وہ سیدھا ہو کر بیٹھا.....اپنے آنسو صاف کئے......اس نے المیرا کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا....اس نے سٹئیرنگ پر گرفت سخت کی تھی....

یوشع پلیز تم بھی بڑھ جاؤ اپنی لائف میں آگے' مت کرو خود کی زندگی کو برباد' ہمارا قسمت میں ایک ہونا نہیں لکھا' پلیز شادی کر لو....."

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

المیرا اترو اور جاؤ' میں مزید کچھ نہیں سننا چاہتا....." اس کی نظریں اب بھی سٹئیرنگ پر جمی تھی.....

المیرا میں لاسٹ ٹائم بول رہا ہو اترو اور جاؤ....." وہ چند پل بیٹھی اس کو دیکھتی رہی اور پھر اپنے آنسو اندر اتارتی وہ گاڑی سے اتر گئ.....یوشع نے گاڑی سٹارٹ کی....المیرا نے قدم آگے بڑھائے.....یوشع نے اب نگاہیں اٹھا کر المیرا کو خود سے دور جاتے دیکھا.....المیرا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے....یوشع نے دیکھا تھا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا....ایمان نے دروازہ کھولا.....وہ المیرا کو دیکھ کر پریشان ہو گئ تھی اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا.....یوشع نے ایک بار پھر خود پر ضبط کیا تھا اور زن سے گاڑی آگے بھگا لے گیا.......

****

المیرا جہان کے ساتھ یوشع کے گھر آئ تھی.....علی زینب دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے....وہ دونوں المیرا اور جہان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے......سلام دعا کی گئ.....المیرا نے بیگ سے ایک کارڈ نکالا

بھائی یہ ہماری شادی کا کارڈ ہے' سب کو دے دیئے تھے بس آپ سب رہ گئے تھے' تو جہان نے کہا کہ ہم ساتھ چلتے ہیں کارڈ دینے' اس لئے یہ کارڈ لے کر آئیں ہے' آپ سب پلیز ضرور آئیں گا......" المیرا نے بہت آرام سے سوچ کر کہا.....اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کس طرح سے انہیں کہے.....اور اس وقت علی کا دل کر رہا تھا کہ وہ المیرا کی اتنی دیدہ دلیری پر اس کو شاباشی دے.....
وہ کتنی آسانی سے شادی کا کارڈ لے کر آگئی اور کتنے آرام سے وہ ان کو انوائٹ بھی کر رہی ہے......علی نے کارڈ ہاتھ میں نہیں پکڑا....مگر المیرا منتظر تھی کہ وہ کارڈ پکڑ لے کیونکہ جہان بھی علی کو ہی دیکھ رہا تھا......

"بھائی پلیز.....

......سوری میں کارڈ نہیں لوگا......" زینب خاموش تھی مگر المیرا کا دل ٹوٹ رہا تھا ایک کام کرو یوشع اوپر اپنے روم میں ہے' ہادی کی بھی طبیعت خراب ہے' میں نے بتایا تھا نہ' اوپر جا کر یوشع کو خود انوائٹ کرو' اور ہادی کا بھی پوچھ لینا......" علی نے مکسراتے ہوئے کہا.....مگر علی کا چبھتا ہوا لہجہ المیرا سمجھ گئی تھی....جہان نے محسوس نہیں کیا.....

میں ہادی کا پوچھ کر آتی ہو....." وہ اٹھ کھڑی ہوئی.... پیچھے علی جہان سے باتوں میں لگ گیا تھا.....المیرا یوشع کے روم میں داخل ہوئی.....وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا......ساتھ میں ہادی بھی سو رہا تھا....یوشع اس کے بالوں میں ہاتھ پھر رہا تھا....یوشع نے المیرا کی موجودگی کو محسوس کرتے آنکھیں کھولی.....سامنے ہی وہ کھڑی تھی.....

ہادی کی طبیعت کیسی ہے' مجھے بھائی نے بتایا تھا ہادی کے بارے میں....."یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا.....

شکر ہے اللہ کا اب بہتر ہے......"المیرا نے ہادی کے سر پر بوسہ دیا.....

یوشع یہ شادی کا کارڈ ہے میری اور جہان کی' میں بھائی کو دے رہی تھی مگر انہوں نے کہا کہ آپ کو دے دوں......"

کب ہے نکاح......"یوشع نے ایسے پوچھا جیسے اس کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا

اس جمعہ کو ہے تم آؤ گے یوشع......"

دل جلانے کیلیے بلا رہی ہو نہ' المیرا تم اتنی آسانی سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم آؤ گے' یارا اگر مارنا ہے مجھے تو ایک ہی دفعہ کیوں نہیں مار دیتی' ہر لمحہ ہر پل تڑپا تڑپا کر مارنا ضروری ہے کیا؟؟؟؟"

یوشع میں کیوں ماروں گی......" یوشع قدم قدم چلتا المیرا کے قریب آیا.....اس کو بازوؤں سے تھاما.....

المیرا اب بس بہت ہوا' اب اور میں تم سے کچھ نہیں چھپا سکتا' مجھ سے نہیں رہا جا رہا تمھارے بغیر' پلیز مجھے سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو' میں نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر......" یوشع کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے.....

"یوشع چھوڑو مجھے' جانے دو.....

نہیں میں آج تمھیں کہی نہیں جانے دوں گا' تم میرے ساتھ رہو گی....." یوشع اس کے اور قریب ہوا تھا.....

ہم شادی کر لے گے' اپنا سارا پاسٹ بھولا دے گے' اور یہاں سے سب سے کہی دور چلے جائے گے' ہم ایک ساتھ خوش رہے گے' تم میں اور ہادی پلیز المیرا آ جاؤ

واپس جہان کو چھوڑ دو....."یوشع نے اپنا سر المیرا کے ماتھے سے ٹکایا.....اپنا انگوٹھا اس کے گال پر رب کرنے لگا.....

"یوشع دور ہٹو مجھ سے......

نہی نہیں میں آج تمھیں کہی نہیں جانے دوگا' مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہوتا' میں مر جاؤگا یار تمھارے بغیر' میں تمھیں کسی اور کی دسترس میں نہیں دیکھ سکتا' پلیز جہان کو سب کچھ بتادو پلیز پلیز' واپس آجاؤ ہم خوش رہے گے ایک ساتھ ہمیشہ' میں تمھارا بہت خیال رکھوگا' تمھیں کبھی کوئی غم نہیں دوگا' مگر پلیز لوٹ آؤ' مجھے سمجھنے کی کوشش کرو المیرا پلیز' میں بہت تکلیف میں ہو' اور ان تکلیفوں کو بس تم ہی ختم کر سکتی ہو' پلیز لوٹ آؤ......"یوشع المیرا کے گلے لگا......

یوشع دور ہٹو مجھ سے سمجھ نہیں آتی ایک دفعہ کی......"المیرا نے اس کو خود سے دور دھکیلا.....المیرا کی بھی آنکھوں میں آنسو آئے تھے......

تم خود غرض بن رہے ہو یوشع' تم بس اپنی خوشیاں چاہتے ہو' مگر میں تمھاری طرح خود غرض نہیں ہو' تم چاہتے ہو میں ایک ایسے انسان کو چھوڑ دو جس نے

مجھے دوبارہ جینا سکھایا' جو اپنی فیملی سے زیادہ خود سے زیادہ میری عزت کرتا ہے....." المیرا نے آنسو صاف کیے

نہیں یوشع میں خود غرض نہیں ہو' میں اپنی خوشیوں کی خاطر کسی کی خوشیاں نہیں چھین سکتی' ہاں میں کرتی ہو تم سے بہت محبت' بہت زیادہ' اور شاید کرتی رہو گی' مگر میں جہان کا دل نہیں توڑ سکتی' وہ بہت محبت کرتا ہے مجھ سے بہت زیادہ' میں اس کا دل نہیں توڑ سکتی......"

المیرا میں خود غرض' ٹھیک ہے ہاں بن رہا ہو خود غرض تو اور کیا کرو بتاؤ' خود غرض نہ بنو تو اور کیا کرو' مجھے بھی خوشیاں چاہیے یار تمھارا ساتھ چاہیے' نہیں رہا جاتا تمھارے بغیر' کیوں نہیں سمجھتی تم....."

ہمارا نصیب ایک ساتھ نہیں ہے یوشع' پاسٹ میں جو ہوا تم وہ بھول جاؤ' اگے بڑھو اور بھول جاؤ کہ تم نے کسی المیرا سے پیار کیا تھا' میں بھی بھول جاؤ گی تمھیں کہ میں نے بھی کسی یوشع کو بہت چاہا ہے' اگر ہمیں آگے بڑھنا ہے نہ یوشع تو ہمیں اپنے پاسٹ کو بھولنا ہو گا' ہم آج کے بعد دوبارہ کبھی نہیں ملے گے' بھول

جاناکہ تم نے کبھی کسی سے عشق کیا تھا' خدا حافظ......" وہ آنسو صاف کرتی جانے کیل ئے مڑ گئ ٔ......

المیرا مجھے بھولنا تمھارے ل ئے اتنا آسان ہے کیا؟؟ اگر کسی کو بھولنا اتنا آسان ہوتا تو تم اپنی لائف کے پانچ سال میری یادوں کے سہارے برباد نہ کرتی' کب کا اپنی لائف میں آگے بڑھ چکی ہوتی......." المیرا ان سنی کرتی آگے بڑھ گئ ٔ

آنٹی....." ہادی اٹھ گیا تھا....یوشع نے فوراً آنسو صاف ک ئے......المیرا نے بھی اپنے آنسو پی ئے.....

آنٹی آپ مجھ سے ملے بغیر جارہی ہے....." وہ خود کو نارمل کرتی واپس مڑی.....

نہیں بیٹا آپ سے ملے بغیر جاسکتی ہو کیا؟؟؟؟" وہ بیڈ تک آئ ٔ....یوشع روم سے باہر نکل گیا.....المیرا نے ہادی کو اپنی گود میں اٹھایا....

"آنٹی آپ رو کیوں رہی ہے؟؟؟

نہیں بیٹا وہ بس آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا' اب ٹھیک ہو میں....." یوشع کے قدم دروازے کے باہر رک گ ئے تھے..... باہر جہان کھڑا تھا..... جس کی آنکھوں میں حیرانگی کے ساتھ شاید نمی بھی تھی......

.....سن لیا سب کچھ....."یوشع نے کہا.....جہان کچھ نہیں بول پایا

......چھوڑ نہیں سکتے اس کو......"جہان نے نفی میں گردن ہلائی

ایک بات کہو جہان المیرا بہت اچھی ہے' دل کی بہت صاف ہے' آج تم اس کو اپنا بنا بھی لو گے' اس کے ساتھ شاید خوش بھی رہ لو گے' مگر اس کے دل میں آخری سانس تک صرف میرے لئے محبت رہے گی' اس کا جسم اس کا وجود تمھارے پاس ضرور ہوگا' مگر اس کی روح کہی میرے آس پاس ہی بھٹکتی رہے گی' تم اس کو اپنا بنا کر بھی کبھی اپنا نہیں بنا پاؤ گے....."یوشع اس کی سائڈ سے ہوتا آگے بڑھ گیا......مگر جہان کو کئی سوچوں میں منتقل کر گیا تھا

"....میرے شہزادے کی طبیعت کیسی ہے

.....بخار ہے...."ہادی نے منہ بنایا

اور آپکو پتا ہے آنٹی بابا اتنی کڑوی دوائی پلا دیتے ہیں' میرا دل نہیں کرتا پینے کو.....کو....."المیرا ہلکا سا مسکرائی

اگر دوائی نہیں پیو گے تو ٹھیک کیسے ہو گے' جلدی جلدی ٹھیک بھی تو ہونا ہے

.....نہ....." ہادی نے ہاں میں سر ہلایا

آنٹی کیا میں آپکو ماما بلا سکتا ہو....." المیرا ایک ہی دم خاموش ہو گئی.....اسے ماہی کی باتیں یاد آنے لگی کہ ہادی کو المیرا کو دے دینا وہ اس کا سگی ماں سے بڑھ کر خیال رکھے گی......

آنٹی بتائے نہ میں آپکو ماما بلا سکتا ہو' میرے سب دوستوں کی ماما ہے' وہ سب مجھ سے کہتے ہیں کہ میری ماما نہیں ہے' مگر آپکو پتا ہے میں ان سے کہتا ہو کہ میرے پاس بڑی ماما ہے' مگر میں آپکو ماما بلانا چاہتا ہو' بابا بھی کہتے ہیں میری ماما اللّٰہ پاک کے پاس چلی گئی ہے میری کوئی ماما نہیں بنے گی' میں بابا کو بتاؤ گا کہ آپ میری ماما ہے......" المیرا نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا

"..... سچی میں آپکو ماما بلا سکتا ہو

.......جی بلا سکتے ہیں....." المیرا نے ہادی کا ماتھا چوما

*

یوشع یار المیرا شادی کر رہی ہے اور تم کیسے اتنے آرام سے بیٹھے رہ سکتے ہو' یا تمھاری محبت تمھاری چاہت اس کیلئے ختم ہو گئی ہے ......"

علی اس نے مجھے کہا کہ میں خود غرض بن رہا ہو' میں بس اپنی خوشیاں دیکھ رہا ہو......"

"یہ المیرا نے کہا؟؟؟؟

.....ہاں....."یوشع نے اثبات میں سر ہلایا

صرف دو دن رہ گئے ہیں اس کے نکاح میں 'ٹھیک ہے یوشع میں آتا ہو تھوڑی دیر تک کچھ کام کر کے......"

....کہاں پر کیسا کام؟؟؟؟"علی ہلکا سا مسکرایا

.....ہیں کوئی کام آتا ہو تھوڑی دیر تک....."وہ یوشع کا کندھا تھپتھپاتا باہر نکل گیا

جب سے جہان نے المیرا اور یوشع کی گفتگو سنی تھی جب سے وہ ڈسٹرب تھا.....

اسے پتا نہیں کیوں مگر پہلے بھی کچھ شک ہوا تھا جب وہ مال کے باہر علی اور یوشع سے ملے تھے.....یوشع کا المیرا کو دیکھ کر مبارک باد دینا....مبارک باد دیتے وقت

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی اداسی اور تھکن تھی.....پتا نہیں کیوں مگر وہ بے چین تھا اور اب یوشع اور المیرا کی گفتگو اس کے شک کو یقین میں بدل گئی تھی .....

المیرا کے الفاظ کہ ہاں میں کرتی ہو تم سے محبت اور شاید کرتی رہو گی' اس کو پل پل بے چین کر رہے تھے.....وہ خود کو خوش قسمت سمجھ رہا تھا کہ شاید المیرا کی زندگی میں وہ آنے والا پہلا مرد ہے' المیرا کا دل جیتنے والا بھی مگر اس کا دل کچھ ٹوٹ گیا تھا کہ المیرا کے دل میں کسی اور کی محبت ہے اور المیرا نے کبھی بتایا بھی نہیں کہ وہ کسی سے محبت کرتی تھی.....یہی سب سوچ سوچ کر وہ ہلکان ہو رہا تھا..... سر بھی بہت بھاری ہو رہا تھا

سن لیا سب کچھ 'کیا تم اسے چھوڑ نہیں سکتے' اس کا وجود بھلے تمھارے پاس ہو گا مگر اس کی روح کہی نہ کہی میرے آس پاس ہی بھٹکتی رہے گی......" وہ اس وقت اپنے روم میں تھا.....سارا گھر سجا ہوا تھا.....کیونکہ صرف دو دن رہ گۓ تھے شادی میں.....کسی نے باہر سے دروازہ نوک کیا.....جہان نے دروازہ کھولا.....باہر صفیہ کھڑی تھی

بھائی کوئی علی آپ سے ملنے آیا ہے' میں نے نیچے بٹھا دیا ہے آپ آ رہے ہیں یا

"....روم میں بھیج دو

.... علی یہاں پر....."اس نے خود سے کہا

".....ٹھیک ہے گڑیا اوپر بھیج دو

.....جی بھائی

علی یہاں کیا کرنے آیا ہے؟؟؟؟"جہان نے دل میں سوچا.....ایک بار پھر

....دروازہ نوک ہوا.... جہان نے دروازہ کھولا اس بار علی تھا...سلام دعا کی گئی

....آپ یہاں؟؟؟"جہان نے کہا

....آؤ بیٹھو بات کرتے ہیں؟؟؟"علی نیچے زمین پر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

آپ نیچے کیوں بیٹھ رہے ہیں اوپر بیٹھے' پلیز اٹھے نیچے سے' مجھے اچھا نہیں لگے گا'

".....آپ پہلی بار گھر آئے ہیں

اور وو و کم اون یار اسی زمین کے نیچے تو ہم نے جانا ہے' تو پھر اسی زمین پر بیٹھنے میں

".....کیا برائی ہے' آؤ تم بھی بیٹھو کچھ بات کرنی ہے تم سے

".....مگر آپ

اوو کم اون جہان بس کر دو' بھول جاؤ میں پہلی بار آیا ہو' بیٹھو تم بھی...." علی نے جہان کا ہاتھ پکڑ کے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھایا.... وہ دونوں زمین پر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے...... کچھ پل دونوں میں خاموشی رہی..... علی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کہاں سے اور کس طرح سے بات سٹارٹ کرے..... جہان علی کے بولنے کا منتظر تھا..... کچھ پل اور گزرے تھے.... علی نے گہری سانس خارج کی.....

جہان میں آج تم سے کسی کی خوشیاں مانگنے آیا ہو' دے دو گے کیا؟؟؟؟؟" جہان نے علی کو دیکھا..... علی نے بھی سامنے دیوار سے نظریں ہٹا کر جہان کو دیکھا....

علی ہلکا سا مسکرایا....

"......المیرا کو چھوڑ سکتے ہو یو شع کیل ئے

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟؟

میں جانتا ہو مجھے یہ بات نہیں کرنی چاہیے' تمھارے اور المیرا کے نکاح میں دو دن رہ گ ئے ہیں' مگر میں اب دو زندگیوں کو ان کے حصے کی خوشیاں دینا چاہتا

ہو'اس لئے جہان میری پہلے ساری بات سننا اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور پھر کوئی فیصلہ کرنا......"جہان کو دیکھا.....جو پہلے ہی مضطرب تھا

یوشع اور المیرا ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں....."علی نے بتایا مگر جہان یہ بات جان گیا تھا علی کے علم میں نہیں تھی یہ بات..... علی نے بتانا شروع کیا....

المیرا اور یوشع کی ملاقات سب سے پہلے یوشع کے آفس میں ہوئی تھی' المیرا جوب کیلئے آئی تھی......"اور پھر علی اس کو پہلے دن سے لے کر آخری تک کی حرف بہ حرف تمام کہانی سناتا گیا......

ان کی پہلی ملاقات..... بچپن میں پندرہ سالہ بچی کے ساتھ ہوا وہ واقعہ......المیرا کا اپنے باپ سے نفرت کرنا......المیرا کا یوشع سے ڈرنا...... علی کا المیرا کو بہن بنالینا.....اس کو اس بات کا احساس دلانا کہ سب ایک جیسے نہیں ہوتے..... آہستہ آہستہ یوشع المیرا کا ایک دوسرے کے قریب آنا......یوشع کا المیرا کو بہادر بنانا..... خدیجہ بیگم کا المیرا کے کردار پر انگلی اٹھانا....یوشع کا المیرا کی خاطر خدیجہ بیگم سے لڑنا......ان دونوں کی انگیجمنٹ......دادی کے اس دنیا سے جانے کے بعد المیرا کا

ٹوٹ جانا..... پھر خان کی موت کے بعد المیرا کی چپ..... یوشع کا پل پل المیرا کو سنبھالنا...... یوشع اور ماہی کی وہ ملاقات...... یوشع اور ماہی کا نکاح..... المیرا کا یوشع پر الزام لگا کر اس کو چھوڑ آنا.... یوشع کے ماہی پر کیے گئے ظلم..... ماہی کا اس کے بچے کی ماں بننا..... یوشع کا سسکنا تڑپنا...... المیرا کے واپس لوٹ آنے کی دعائیں کرنا..... ماہی کا اس دنیا سے چلے جانا...... ماہی کا لکھا گیا وہ خط..... المیرا اور یوشع کو ایک کرنے کی بات...... ایک سال تک یوشع کا ہادی سے دور رہنا..... تین سال بعد یوسف صاحب کی موت..... یوشع کا بالکل ہی ٹوٹ کر بکھر جانا...... اس شہر سے نفرت ہو جانا..... لاہور میں سیٹل ہو جانا....... اور پھر پورے پانچ سال بعد المیرا اور یوشع کی ملاقات ہوئی تھی اس میٹنگ کے دوران...... علی چپ ہو گیا تھا..... وہ دونوں بیڈ سے ٹیک لگائے چھت کو دیکھ رہے تھے..... علی کی آنکھیں نم تھی ہی ساتھ میں جہان کی بھی ہو گئی.....

'ساری غلطی میری بہن کی تھی اور اس کی سزا آج تک وہ دونوں کاٹ رہے ہیں'

پانچ سال گزر گئے جہان مگر آج تک ان کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی......"

علی نے اپنے آنسو صاف کیے..... وہ سیدھا ہو کر بیٹھا.... مگر جہان وہ تو ہل بھی

نہیں سکا..... علی نے جہان کو دیکھا....اسے افسوس ہوا..... جہان یک ٹک چھت کو گھور رہا تھا..... جہان کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا......وہ کتنا کچھ سوچے بیٹھا تھا اپنی زندگی کے بارے میں اور یہ سب کیا ہو گیا تھا.....اسے آج .....اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا

جہان مجھے معلوم ہے تم بھی المیرا سے بہت محبت کرتے ہو' مگر اب سب کچھ صرف تمھارے ہاتھ میں ہے' تمھارا فیصلہ ہی ان کو اب ایک کر سکتا ہے' یا ان کو ہمیشہ کیل ئے جدا کر دے گا' جہان میں ہاتھ جوڑتا ہو تمھارے سامنے' پلیز المیرا کو چھوڑ دو المیرا کی خوشی صرف یوشع میں ہے اور یوشع کی خوشی المیرا میں' صرف تمھارا فیصلہ ہی ان کی قسمت کو طے کرے گا' تم المیرا سے شادی بھی کر لو گے تو بھی شاید اس کے دل میں کبھی جگہ نہیں بنا پاؤ گے' اس کے دل میں صرف یوشع کا عشق پلتا ہے' محبت میں صرف دوسرے کی خوشی دیکھی جاتی ہے' تمھارے فیصلے کے آگے میں کچھ نہیں بولو گا' مگر پلیز آج ایک بھائی' ایک دوست تم سے التجا کر رہا ہے جہان پلیز تم ہی ہو اب جوان دونوں کو ایک کر سکتے ہو ہمیشہ کیل ئے' ان کو ان کے حصے خوشیاں دے دو جہان......" علی نے ہاتھ جوڑ رکھے

تھے آنسو بھی ٹپ ٹپ گر رہے تھے......جہان نے چھت سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا.....جہان علی کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھپتھپاتا نیچے کر گیا

.....مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دے....."جہان نے کہا

میں بہت امید لیکر تمھارے پاس آیا تھا جہان' مجھے امید ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گے' میں ساری زندگی تمھارا احسان مندر ہو گا' باقی آخری فیصلہ تمھارا اپنا ہے تم کیا کرتے ہو' خیال رکھنا اپنا میں تمھارے جواب کا انتظار کرو گا' اب چلتا ہو......"علی جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا.....ایک نظر جہان کو دیکھتا وہ روم سے نکل گیا.....پیچھے جہان کے دل کی دنیا ہل گئی تھی.....ایک آنسو پھر ٹوٹ کر گرا تھا.....

ہاں میں کرتی ہو تم سے بے انتہا محبت اور شاید کرتی رہو گی' مگر میں جہان کا دل نہیں توڑ سکتی......"جہان ہلکا سا مسکرایا.....

اس کا وجود ضرور تمھارے پاس ہو گا' مگر اس کی روح کہی نہ کہی میرے آس پاس ہی بھٹکتی رہے گی......"جہان نے اپنے سر کو تھاما.....

کیا کر دیا المیرا جی' ایک بار تو آپ بتاتی مجھے کہ آپ کی زندگی میں مجھ سے پہلے بھی ایک مرد رہ چکا ہے' خوش قسمت میں نہیں یوشع ہے' جس نے آپکے ساتھ محبت کے پل گزارے ہیں' اور آپکے دل میں صرف یوشع ہے' کاش میں آپ کے دل میں جھانک لیتا' میں بھی کتنا بڑا پاگل ہو' کتنی خوشفہمیاں پال رکھی تھی میں نے بھی کہ شاید آپ کے دل میں صرف میں ہو' مگر میں تو آپ کے دل کے کسی بھی کونے میں نہیں ہو' وہاں تو بس یوشع کا راج ہے' لکی مین' کتنا کچھ برداشت کیا ہے اکیلے ہی اور کبھی کسی کو شو نہیں کروایا کبھی کسی کو دل تک رسائی نہیں دی' کبھی کسی کی تسلیاں نہیں لی' دل میں کتنا درد چھپا رکھا ہے المیرا جی اور پھر بھی دنیا سے ہنس کر ملتی ہے' کہ کہیں کوئی آپکے دل میں نہ جھانک لے' ایک بار مجھے تو ...... جھانکنے دے دیتی یار......" ایک بار پھر آنسو گرا تھا

*

المیرا یار بس کر دو کتنی دیر سے روئے جا رہی یا' اب تو بس دو دن رہ گئے ہیں نکاح میں' کیوں پھر خود کو ہلکان کر رہی ہو' اگر یوشع کے بغیر نہیں جیا جا رہا تھا تو جہان کو کبھی ہاں مت کرتی' اس کو پہلے ہی سب کچھ بتا دیتی کہ تم کسی سے محبت

کرتی ہو' وہ کچھ بھی تمھیں نہیں کہتا' وہ تو اتنا اچھا ہے' اب پلیز چپ کر جاؤ

یار......" المیرا بس مسلسل روئے جا رہی تھی

".....المیرا پلیز یار بہت رات ہو رہی ہے' چپ کر جاؤ

استغفراللہ اب اتنی رات کو کون آگیا؟؟؟؟" ایمان نے گھنٹی کی آواز سن کر

کہا.....

اچھا تم چپ کرو میں دیکھتی ہو کون ہے؟؟؟؟" کچھ دیر بعد وہ واپس آئی

تھی.....المیرا جہان آیا ہے....." المیرا نے نگاہیں اٹھا کر جہان کو دیکھا.....وہ بیڈ

سے اٹھ کھڑی ہوئی...

آپ اس وقت....." ایمان مجھے المیرا جی سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے' پلیز

".....کچھ دیر کیلئے ہمیں اکیلا چھوڑ دے

ارے ایسے کیسے تم دونوں کو اکیلا چھوڑ دو' دو دن بعد تم دونوں کی شادی ہے' جو

بھی بات کرنی ہے شادی کے بعد کرنا اور شادی کے بعد ہی ایک دوسرے کو

".....دیکھنا

ایمان پلیز صرف تھوڑی دیر کیلئے اکیلا چھوڑ دے' مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے المیرا جی سے....."

ایمان جاؤ....."المیرا نے کہا....

ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو میں چلی جاتی ہو' مگر زیادہ دیر کیلئے نہیں....."ایمان روم سے نکل گئی.....المیرا منہ موڑ کر کھڑی ہو گئ.....

کرے جو بات کرنی ہے....."جہان کچھ پل خاموش رہا

"....المیرا جی میری طرف دیکھے

".....نہیں یوہی بات کرلے

المیرا جی پلیز لوک ایٹ می....."جہان نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا....المیرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا....جو لال ہو رہی تھی.....

".....کیا بات ہے جہان

آپ یوشع سے محبت کرتی ہے؟؟؟؟"جہان نے بغیر کسی لگی لپٹی کے بات شروع کی......المیرا کو اپنی سماعت پر شبہ ہوا....

"......یہ آپ

المیرا جی میں نے پوچھا آپ یوشع سے محبت کرتی ہے؟؟؟؟" جہان نے کچھ غصے سے پوچھا تھا.....

المیرا نے اثبات میں سر ہلایا..... جہان نے اس کے بازؤں کو چھوڑا ...... گریٹ....." منہ پر ہاتھ پھیرا

میرا کیا قصور تھا میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟؟؟؟ اگر مجھ سے محبت نہیں تھی المیرا جی تو مجھے کبھی ہاں مت کرتی' ایک بار تو کچھ بتاتی مجھے' ایک بار تو کہتی مجھے کہ آپ کسی اور سے محبت کرتی ہے' تو شاید میں آج خود کی نظروں میں نہیں گرتا....."

"جہان میری بات سنو....."

نہیں المھرا جی اب سننے کیل ئے کیا بچا ہے' کچھ نہیں جو سننا تھا اس دن سب سن چکا' آپ کی اور یوشع کے درمیان کی تمام گفتگو' آپ کی وہ تمام گفتگو مجھے عرش سے فرش پر پٹک گئ......"

المیرا جی کیسے سوچ لیا آپ نے کہ شاید میں آپ کا ساتھ نہیں دو گا' یا آپ کی محبت کا سن کر میری محبت ختم ہو جائے گی' یا میں آپ کو آپ کی محبت نہیں دو گا....." جہان نے المیرا کے ہاتھوں کو تھاما

محبت قربانی مانگتی ہے' محبت میں خوشیاں دی جاتی ہے' محبت میں خوشیان چھینی نہیں جاتی' محبت میں اپنی خوشیاں کوئ معنی نہیں رکھتی مگر محبوب کی خوشی اول ہوتی ہے' اور آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں آپ کو آپکی خوشیاں آپکی محبت نہیں دو گا' باخدا اگر آپ مجھ سے میری جان بھی مانگتی تو وہ بھی آپکے قدموں میں رکھ دیتا' مگر مجھ سے مانگتی تو کہ آپ کو یوشع چاہیے....."

"جہان پر تم....."

..... ششش مت بولے کچھ....." جہان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ کروا دیا

"مجھے مزید میری نظروں میں مت گرائے' میں ٹھیک ہو المیرا جی......"

"جہان مگر صرف دو دن رہ گئے ہیں ہمارے نکاح میں....."

میں تو شکر کر رہا ہو کہ شکر ہے یہ سچائی نکاح سے پہلے میرے سامنے آ گئی" اگر نکاح کے بعد سامنے آتی نہ المیرا جی تو نا میں خود سے نظریں ملا پاتا اور نہ ہی آپ سے..."

یوشع کا ساتھ چاہیے نہ آپکو....." جہان نے گال پر ہاتھ رکھتے پوچھا.....المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹپکے تھے.....

سمجھ گیا...." المیرا روتے ہوئے جہان کے گلے لگی......وہ آج زندگی میں پہلی بار اس کے سینے سے لگی تھی.....جہان نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی.....اس کا دل ٹوٹ گیا تھا.....دل بہت رو رہا تھا مگر المیرا کے سامنے رو کر بے بس نہیں ہونا چاہتا......کچھ دیر بعد المیرا اس سے دور ہٹی.....دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جہان نے پہلی بار المیرا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے.....المیرا نے آنکھیں بند کی......

اس نے پہلی بار جہان کا لمس محسوس کیا تھا.....وہ اپنے آنکھوں کی نمی کو چھپاتا اس سے دور ہٹا.....

چلیے میرے ساتھ میں جانتا ہو یوشع اس وقت کہاں ہے؟؟اب وقت آگیا ہے آپ دونوں کے ایک ہونے کا' چلیے......" وہ اس کی کلائی تھامتا روم سے نکل گیا.....

جہان کی گاڑی اس سنسان روڈ پر رواں دواں تھی..... بجلی بھی زور زور سے کڑک رہی تھی..... بادل بھی گرج رہے تھے.....وہ برسنے کیلئے بالکل تیار تھے......جہان نے ایک جھٹکے سے اس سنسان روڈ پر گاڑی روکی.....المیرا نے جہان کو دیکھا......جہان ونڈو سکرین سے باہر اس سنسان روڈ پر کسی کی طرف اشارہ کر رہا تھا....المیرا نے روڈ پر دیکھا.....ایک جوان لڑکا اس سنسان روڈ پر ..... گردن جھکائے پیدل سا چلتا جا رہا تھا..... شاید اس کی کوئی منزل نہیں تھی یوشع' جائے چلی جائے....." وہ دروازہ کھول کر گاڑی سے نکلنے لگی تھی مگر رک گئی.....ایک نظر جہان کو دیکھا......

ٹھینک یو' ٹھینک یو سو مچ......" جہان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا.....المیرا نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا.....

آپ ہمیشہ خوش رہے المیرا جی' میں بس یہی چاہتا ہو' آپ کی خوشی صرف یوشع میں ہے' تو کیسے میں آپ کی خوشی آپ سے چھین سکتا ہو' میں آپ سے بہت محبت کرتا ہو مگر شاید یوشع کے عشق کے آگے میری محبت کہی بہت پیچھے رہ گئ ہے' یوشع اور آپ ایک دوسرے کیل ۓ ہی بنے ہیں' تو آپ دونوں کے پیار کے بیچ میں میں کیسے آسکتا ہو' یوشع آپ کو مجھ سے زیادہ خوش رکھے گا' یوشع سے زیادہ بیسٹ لائف پارٹنر آپکو کہی نہیں مل سکتا' جاۓ کہی وہ آپ سے دور نہ چلا جاۓ' میری دعا ہمیشہ آپکے ساتھ ہے....." جہان نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا.....

المیرا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے......

جاۓ المیرا جی اگر اب آپ ایک سیکنڈ اور رکی تو پھر میں شاید اب آپکو ہمیشہ کیل ۓ روک لوگا' کہی نہیں جانے دوگا....." المیرا روتے ہوۓ میں ہلکا سا مسکرائ.....

مزاق کر رہا ہو اب جاۓ بیسٹ آف لک....." اور پھر المیرا گاڑی سے اتر گئ.....

پیچھے جہان اکیلا رہ گیا تھا..... جہان نے المیرا کو نہیں بتایا کہ اسے سب کچھ علی نے

بتایا ہے.....وہ یہ بات چھپا گیا تھا کہ آج وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہے تو بس علی کی وجہ سے......

یوشع...."المیرا نے دوڑتے ہوئے پکارا......المیرا نے دو تین بار پھر آواز دی.... یوشع کے چلتے قدم رک گ ئے.....وہ پیچھے پلٹا.....المیرا اس کی طرف آ رہی تھی.....یوشع نے المیرا اور اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر دور کھڑی جہان کی گاڑی کو دیکھا......المیرا اس کے قریب رکی.....

مجھے اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہو' مجھے نہیں لے کر جاؤ گے' یو سٹوپ اٹ' یو بندر' یو سڑے ہوئے بینگن......"المیرا نے روتے ہوئے کہا.....یوشع ہلکا سا مسکرایا المیرا......"یوشع نے اسے تھاما.....وہ اس کے گلے سے لگی..... بادل زور سے گرجے تھے اور پھر ٹپ ٹپ بارش برسنے لگی تھی.....وہ اس تیز برستی بارش میں آج ایک دوسرے کے سنگ تھے.....المیرا اس سے دور ہوئی....دونوں کی آنکھیں نم تھی....المیرا نے یوشع کے ماتھے پر لب رکھے....اس کی بھیگی پلکوں کو چوما.....وہ دوبارہ اس کے گلے سے لگی..... بارش کے آنسوؤں میں ان دونوں

کے آنسو بھی شامل ہو گئے تھے......اور ایک تیسرا وہ انسان تھا جو تن تنہا بھیگی پلکوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ان دو پیار کرنے والوں کے ملن کو دیکھ رہا تھا..... .....آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا

میڈ فورا ایچ ادر' یا اللہ مجھے اتنا حوصلہ دینا کہ میں صبر کر سکوں' المیرا کو بھول سکوں اور تیری رضا میں راضی رہ سکوں' کرم کر میرے اللہ.....'' وہ اپنی آنکھیں رگڑتا بھیگی نگاہوں کے ساتھ اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی....اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گاڑی ریورس لے گیا.....المیرا اور یوشع دونوں نے جہان کی .....گاڑی کو دور جاتے دیکھا

.....تھینک یو جہان.....'' یوشع نے دل میں کہا

المیرا سرخ جوڑے میں سجی بیڈ پر بیٹھی یوشع کا ویٹ کر رہی تھی....وہ دونوں سادگی سے نکاح کر چکے تھے.....اور جہان کا ساری زندگی کیلئے علی پر ایک احسان رہ گیا تھا جسے وہ اپنی جان دے کر بھی کبھی نہیں اتار پائے گا.....یوشع ڈور

کھولتا روم میں داخل ہوا..... بیڈ پر بیٹھا...المیرا نے نظریں جھکائی..... یوشع مبہوت سا اس کو دیکھے گیا..... کافی دیر بھی کچھ نہ بولنے پر المیرا نے نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا.....یوشع کی آنکھوں میں نمی تھی......

آپ کی آنکھوں میں......"یوشع نے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی..... نفی میں گردن ہلائی.....وہ المیرا کے گلے لگا.....

مہرو....."المیرا نے بھی اپنی آنکھیں بند کی.....

مہرو مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ تم آج واقعی میرے ساتھ میرے سامنے ہو' تم پر صرف میرا حق ہے' ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہیں' معجزے ایسے بھی ہوتے ہیں مہرو' مجھے لگا تھا میں تمھیں ہمیشہ کیلئے کھو دوں گا' مگر معجزے ہوتے ہیں' مجھے ایسا لگتا ہے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں اور آنکھ کھلتے ہی یہ حسین پل ختم ہو جائے گے....."یوشع کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا..... مگر آج یہ آنسو دکھ کے نہیں خوشی کے تھے..... وہ کچھ پل بعد اس سے دور ہٹا.....المیرا نے اس کے آنسو صاف کیے.....

المیرا نفل ادا کرے' تم نے کہا تھا تمھاری خواہش تھی......" یوشع نے المیرا کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا.....

"..... آپ کو یاد ہے اب تک

تمھارے ساتھ گزارا ہوا ایک ایک پل ایک ایک لمحہ مجھے حرف بہ حرف یاد ہے'

..... میں کچھ نہیں بھولا مہرو....." المیرا نے گردن جھکائی

نو سیڈ نیس او نلی ہیپی نیس' تم نے کہا تھا نہ آگے بڑھنے کیلئے ہمیں اپنا پاسٹ بھولنا ہو گا' تو بھول جائے گے وہ سب جس نے ہمیں تکلیف دی' وہ لمحہ جس میں ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے تھے' بھول جائے گے سب تلخ یادیں' آج سے ہماری ایک نئی زندگی شروع ہے' اور میں وعدہ کرتا ہو تم سے کبھی زندگی میں تمھیں کوئی دکھ نہیں دو گا' اب صرف محبت ہو گی ہر طرف خوشیاں ہو گی' تم

"..... میں ہادی باقی سب' ہیپی فیملی

المیرا نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا...... یوشع نے اٹھ کر دراز سے کچھ چیزیں نکالی..... المیرا کے سامنے کی.....

اس نے سب سے پہلے اسے وہ لاکٹ دیا تھا جو وہ آتے وقت ماہی کو دے آئی تھی '

".....جس پر یوشع لکھا تھا

"......آپ نے یہ اب تک رکھ رکھا ہے

جو چیز تمھاری ہے وہ صرف تمھاری ہے مہرو....."یوشع نے خود اسے وہ گولڈ کا

.....لوکٹ پہنایا

اس کی انگلی میں وہی رنگ پہنائی جو وہ آتے وقت ماہی کے ہاتھ پر رکھ آئی

تھی' ان کی انگیجمنٹ رنگ......"یوشع نے اس رنگ پر اپنے لب رکھے.....المیرا

.....کے پورے جسم میں ایک کرنٹ سا دوڑا

سب سے اینڈ میں یوشع نے وہ ڈائمنڈ کا سیٹ نکال کر المیرا کو دیا تھا.....جو کہ بہت

.....خوبصورت تھا

کچھ پل بعد وہ دونوں اپنے رب کے حضور شکر کا سجدہ کر رہے تھے' المیرا نے اپنی

خواہش کے مطابق یوشع کی امامت میں نفل ادا کیے....دونوں نے دعا میں

رب کا شکر ادا کیا.....اور جیسے المیرا نے کہا تھا کہ آپ سے سورہ رحمن کی تلاوت

سننی ہے تو یوشع نے دعا سے فری ہو کر سورہ رحمن کی تلاوت کی....اور جب وہ اس آیت پر پہنچا......

تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے "المیرا نے اس آیت پر" سب سے پہلے یوشع اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر رب کا ایک بار پھر شکر ادا کیا......

اور پھر معجزے ہوتے ہیں....دعائیں سن لی جاتی ہے......فیکون کہہ دیا جاتا ہے...... صحیح اور مقررہ وقت پر آپ کو آپ کے من پسند شخص کا ساتھ دے دیا جاتا ہے....بس صبر کرنے کی دیر ہوتی ہے....اللہ کا انصاف شروع ہو جاتا ھے.... صبر کا صلہ اللہ دیتا ہے.....انہوں نے صبر کیا تھا اور آج وہ ایک دوسرے کے سنگ تھے.....ایک دوسرے کیل ئے حلال کر دئے گ ئے تھے.....بس صرف صبر ضروری ہوتا ہے.....صبر کرو اور اللہ کو پالو......پھر اللہ تمھاری من پسند چیز تم تک لائے گا نہ وقت سے پہلے نہ وقت کے بعد بالکل مقرر کردہ وقت پر.... پرفیکٹ ٹائم پر.....اور اللہ سے بڑھ کر پرفیکٹ ٹائمنگ کس کی ہوتی ہے......کسی کی بھی نہیں......

.....یوشع پلی پلیز.....''المیرا نے اس کی قربت میں بے حال ہوتے ہوئے کہا

نہیں مہرو جتنا وقت برباد کرنا تھا' کر لیا' پانچ سال تمھارا انتظار کیا ہے' تمھیں

پانے کیلئے تڑپتا رہا ہوں' میں نے تمھیں کہا تھا کہ ایک دن تم سے اپنے تمام

حقوق پورے حق سے وصول کروں گا' آج کے دن یہ دستبرداری ممکن نہیں ہے

مہرو.....''مدہوش ہوتے اس کے چہرے پر بھیگے لمس چھوڑتے وہ بہت گھمبیر

.....لہجے میں کہہ رہا تھا

آج سنوان دھڑکنوں کے ارتعاش کو مہرو جنھوں نے تمہاری جدائی کے تمام

لمحوں میں کسی بے جان چڑیا کی طرح پھڑپھڑاتے تمھارے قرب کے لمحے مانگے

ہیں' تمھاری محبت تمھارا ساتھ مانگا ہے.......''المیرا نے بے قابو ہوتے دل پر جبر

کر کے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑا.....یوشع اس کی اس حرکت پر مسکرایا.....

.......اور پھر مزید اس پر اپنی گرفت سخت کرتا چلا گیا

دور کہیں آسمان پر سے جھانکتا چاند آج اداسی سے نہیں دل سے مسکرایا تھا.....آج وہ

ان دو بچھڑے لوگوں کے ملن پر خوش تھا.....محبت کے اتنے کڑے امتحان کے

بعد آج وہ ایک دوسرے کے سنگ تھے.... کتنا کچھ کھو کر آج انہوں نے ایک دوسرے کو ہمیشہ کیلئے پالیا تھا.... چاند شرماتا بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا..... ایک نئی زندگی کی صبح' ایک نئی زندگی ان دونوں کی منتظر تھی ایک نئی زندگی جہاں بس محبت ہونی تھی' کوئی جدائی نہیں صرف ملن......

**

سات سال بعد:

الميرا کچن میں کھڑی بچوں کا بریک فاسٹ تیار کر رہی تھی..... یوشع بھی وہی آیا.... الميرا کو کام میں مصروف دیکھ اسے شرارت سوجھی تھی.... ہلکے ہلکے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا..... پیچھے سے اس کو ہگ کرتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھے..... الميرا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا.....

"یہ کونسا ٹائم ہے رومینس کا......"

تم کبھی رومینس کرنے دیتی ہو مجھ بیچارے کو......" یوشع نے معصوم سی شکل بنا کر کہا.....

اچھا بہت ہوا اٹھو کر پن ہٹے بچوں کا ٹائم ہو رہا ہے آنے کا وہ آجائیں گے اچھا نہیں لگتا' چھوڑے سائڈ میں ہو.....''

ایک تو یہ تمھارے گندے انڈے چوبیس گھنٹے میرے رومینس کے دشمن بنے رہتے ہیں' مجال ہو جو کبھی اپنی ماں کو اکیلا چھوڑ دے...''

''.....اگر میرے بچوں کو کچھ بھی بولا تو سر پھاڑ دوگی شہری میں آپ کا ماما.....''اور پھر چار سالہ ام ہانی اور حارث اپنی ماں کو پکارتے کچن میں اینٹر ہوئے تھے....اپنے باپ کو دیکھا....واٹر گن سے یوشع کی کمر کو اپنا نشانہ بنایا....یوشع فورا المیرا سے دور ہٹا.....

آپ پھر میری ماما کے قریب آئے......''حارث نے کہا.....

آگ ئے میرے دشمن......''یوشع نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا.....المیرا کو ہنسی آئی.....

میرے پیارے بچے.....''المیرا نے نیچے بیٹھ کر بانہیں پھیلائی.....دونوں المیرا کی بانہوں میں چھپ گ ئے تھے.....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ام ہانی اور حارث دونوں جڑواں تھے..... اور شرارتوں میں یوشع سے دس ہاتھ آگے تھے..... جہاں بھی یہ دونوں اپنے باپ کو اپنی ماں کے قریب جاتے دیکھ لیتے وہی اپنی ماں کے محافظ بن کر اپنی ماں کے آس پاس ہی گھومتے رہتے تھے.... اور جب سے ان دونوں کے پاس واٹر گن آئی تھی..... یوشع کی دن رات کی نیندیں حرام ہو گئی تھی..... جب سے یہ دوان کی زندگی میں آئے تھے..... یوشع المیرا کے پاس جانے سے رہ گیا تھا..... جب بھی یوشع قریب آتا وہ دونوں پہلے المیرا کی گود میں چڑھ کر سو جاتے تھے اور پھر ان کو سلاتے سلاتے المیرا خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو جاتی تھی.... اور پھر جب المیرا سو رہی ہوتی تو یوشع بھی پھر المیرا کو تنگ نہیں کرتا تھا... بقول یوشع کے اس کے یہ دو گندے انڈے بہت ...... خراب ہے...... اپنے باپ کے رومینس کے دشمن ہے

اچھا چلو جلدی بیٹھو بریک فاسٹ کرو پھر سکول وین آجائے گی لیٹ ہو جاؤ گے....."

ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا تھا ان دونوں کو سکول جوائن کیے اور جب سے ان کا ..... سکول سٹارٹ ہوا تھا کہی جا کر اب یوشع کی زندگی میں کچھ سکون آیا تھا

ماما......"گیارہ سالہ ہمارا پیارا اور کیوٹ سا میر ہادی بھی بالکل تیار سا کچن میں داخل ہوا تھا......المیرا نے ہادی کو سگی ماں سے بڑھ کر محبت دی تھی....اپنے سگے بچے آنے کے باوجود بھی اس نے ہادی کو پیار کرنا نہیں چھوڑا تھا.....المیرا نے ہادی اور اپنے بچوں میں کبھی فرق نہیں سمجھا....بلکہ اپنے بچوں میں سب سے زیادہ اس نے ہادی سے محبت کی ہے.....ماہین نے سچ کہا تھا المیرا ہادی کا سگی ماں سے بڑھ کر خیال رکھتی اور اس سے محبت کرتی ہے......المیرا نے جلدی جلدی .....تینوں کو بریک فاسٹ کروایا

چلو بچوں تمھاری سکول وین آگئی ہے' جلدی کرو......"یوشع نے کہا.....ام ہانی اور حارث اپنے اپنے بیگ اٹھا کر یوشع اور المیرا سے پیار لیتے باہر کی طرف بھاگے.....میر ہادی آج بھی ویسا ہی تھا... کبھی بھرپور شراتیں تو کبھی .....سنجیدہ....اور آج بھی اتنا ہی خوبصورت.....وہ المیرا کے قریب رکا

....ماما......"ہادی نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا

....جانتی ہو بیٹا....."وہ نیچے کی طرف جھکی....ہادی کے ماتھے کو چوما

فی امان اللہ ماما کی جان....." وہ ہنستا مسکراتا کچن سے باہر نکلنے لگا....یوشع کے پاس رکا.....

"....ڈیڈ' سٹے آوے فرام مائی موم' انڈر سٹینڈ

.....افففف....."یوشع نے بال نوچے

لو ہاتھ جڑوالوں نہیں جا رہا میں تمھاری ماں کے قریب 'یار وہ دونوں کم تھے جو تم بھی شروع ہو گئے......" ہادی مسکرایا.....یوشع نے ہادی کے ماتھے پر لب رکھے.....اور اس کے ساتھ گیٹ تک باہر گیا......جو بھی تھا تینوں بچے یوشع کی جان تھے...جان بستی تھی یوشع کی ان تینوں میں......اور سب سے بڑھ کر بچوں کی ماں میں.....المیرا یوشع کیلئے بریک فاسٹ بنانے میں مصروف ہوگئی

ہائے میری جان......" کچھ دیر بعد یوشع واپس آیا تھا.....المیرا کا رخ اپنی طرف کیا....المیرا یوشع کی محبت میں پہلے سے زیادہ نکھر گئی تھی....اس کی جسامت بھی تھوڑی سی بڑھ گئی تھی......اور المیرا کے ان پھولے ہوئے گالوں پر تو یوشع کو رج کر پیار آتا تھا.... کبھی وہ المیرا کے گالوں کو زور سے کھینچ دیتا تو کبھی ان پر اپنے دانت گاڑ دیتا....

".....یوشع میں کہہ رہی ہو میرے قریب مت آنا

اہم اہم' گھر میں کوئی نہ ہو اور تم میری قربت سے بچ جاؤ ایسا ہو سکتا ہے کیا......"

اس نے المیرا کو سلیپ پر بٹھایا......اور پھر وہ اس کے چہرے پر اپنی محبت کی بارش کرنے لگا تھا......

ان کی زندگی حسین ہو گئی تھی.....آج ان کی زندگی میں صرف خوشیاں تھی....وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش ہیں......اب یوشع کو بھی اپنی یہ فیملی چھوٹی نہیں لگتی تھی........وہ دو اور ان کے تین......ایک ہیپی فیملی

***

علی نے اخبار کو نیچے کر کے سامنے کھڑے اپنے ان تین بچوں کو دیکھا....جو لائن سے ایک ساتھ تیار کھڑے تھے......علی نے اخبار فولڈ کر کے صوفے پر رکھا.....عینک کو آنکھوں پر اچھی طرح ٹکایا.....علی نے سب سے پہلے گیارہ سالہ زاور پھر آٹھ سالہ ذیان اور پھر اپنی تین سالہ گڑیا کے ماتھے کو باری باری چوما......زاور ذیان دونوں باہر کی طرف بھاگے کیونکہ سکول وین آگئی تھی......انسا بھی اپنے بھائیوں کے پیچھے بھاگنے لگی تھی مگر علی نے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھالیا....

".....اووومیری گڑیا کہاں بھاگ رہی ہو

بابا متھے بھی تتول دانا ہے (مجھے بھی سکول جانا ہے)......" انسا نے توتلی زبان میں کہا.... کیونکہ اس کو اب تک ٹھیک سے بولنا نہیں آیا تھا.... وہ جب بھی بولتی اس کی زبان میں لڑکھڑاہٹ ہوتی تھی......وہ باقی بچوں سے ذہانت اور بولنے کے معاملے میں بہت پیچھے رہ گئی تھی......

".....چلی جانا میری گڑیا مگر پہلے بڑی تو ہو جاؤ پھر سکول بھی چلی جانا

نہیں بابا ابھی دانا ہے بھائی تاتھ (ابھی جانا ہے بھائی ساتھ)......" علی زور سے ہنسا......علی کو اس کی باتوں پر ہمیشہ یوہی ہنسی آتی تھی....وہ سب سے زیادہ لاڈلی تھی علی اور یوشع کی.....اور پھر سب بچوں میں سب سے چھوٹی بھی تھی.....انسا کے بولنے پر سب سے زیادہ حارث مزاق اڑاتا تھا.....اور بدلے میں یوشع سے ڈانٹ بھی خوب کھاتا تھا..... علی نے زینب کو کچن سے نکلتے دیکھا.....وہ علی کو دیکھتی اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی.....

اچھا میری گڑیا آپ ذرا اپنے دادا دادی کا سر کھاؤ' بابا کو آفس جانا ہے نہ' بابا بھی آئے....." وہ انسا کو اپنی ماما کی گود میں دیتا اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

یہ کبھی نہیں سدھر سکتا.....''مسز عمران نے مزاق بنایا..... عمران صاحب بھی ہنسے.....

زینب وارڈروب سے علی کے لیے کپڑے نکال رہی تھی.... علی نے آکر کمر پر چٹکی کاٹی.....

.....اوئی اللہ.....''زینب کرنٹ کھا کر اچھلی..... علی کو گھورا

کیا ہے آپ کو 'مت ڈسٹرب کرے جائے فریش ہو' میں بریک فاسٹ ریڈی کر دیتی ہو' یہ لے آپکے کپڑے.....''مگر وہ تو اس کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا.....

.....اہم اہم نہیں جاؤ گا پہلے چمی دو.....''علی نے گلا کھنگارتے ہوئے کہا

علی شرم کر لے تین بچوں کے باپ ہو گئے ہو مگر آپ کا رومینس ختم ہونے کا نام نہیں لیتا.....''علی مسکرایا..... زینب نے اس کا رخ دوسری طرف کیا.. کمر پر زور لگا کر علی کو واشروم کی طرف بھیجنا چاہا..... وہ دو قدم آگے بڑھ کر رک گیا..... علی نے واپس دو قدم پیچھے کیے.... زینب نے پھر زور لگا کر اس کو آگے کیا تھا.....ایک بار پھر اس نے وہی حرکت کی

".....افففف کیا ہے جائے نہ فریش ہو جائے 'مت تنگ کیا کرے اتنا

اہم اہم......" علی نے گال پر انگلی.....زینب نے علی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا.....

.....اس کے گال پر اپنے لب رکھتی دروازے کی طرف بھاگ گئ

".....جتنا بھی دور بھاگ لو جانے من رات کو واپس میرے پاس ہی آنا ہے

ارے جائے جائے وہ ہاتھ ہلاتی باہر نکل گئ..... علی بھی واشروم کی طرف بڑھ

گیا......

***

.....ایمان جہان کے سینے سے لگی کھڑی تھی

"....جہان ایک بات پوچھو آپ سے

".....ہمم پوچھے

کیا آپ کے دل میں اب بھی المیرا کی محبت ہے....." اور ایک یہی سوال تھا جس

کا جہان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تھا.... تین سال ان کی شادی کو ہو گئے

تھے مگر جہان المیرا کو نہیں بھول پایا تھا.....جہان نے بھی اپنی لائف کے چار

سال المیرا کی یاد میں گزار دئے تھے....چار سال ہو گئے تھے سب کی شادی

کو.... جہان کی بہن صفیہ بھی دو بچوں کی ماما بن چکی تھی مگر جہان اپنی لائف میں آگے نہیں بڑھ پایا.... وہ المیرا کو چھوڑ تو آیا تھا یو شع کیل ئے مگر المیرا کے بعد کسی اور کو اپنی لائف میں شامل کرنے کا خیال کبھی دل میں پیدا نہیں ہوا.....

کیوں اجڑ گئی میری دنیا؟؟؟

.....ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا

.....کچھ ہنسنا تھا, کچھ رونا تھا

....کچھ پانا تھا, کچھ کھونا تھا

.....کچھ اقرار اس نے کرنا تھا

.....کچھ انکار میں نے کرنا تھا

.....ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا

.....پیار, محبت, دیوانگی, جنون

یہ جزبے کیسی حدت رکھتے ہیں؟؟؟

.....ابھی تو ان کو محسوس کرنا تھا

....کچھ اس کے بھی دل میں ہلچل ہونی تھی

.....کچھ جزبوں نے رقص کرنا تھا

.....ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا

....کچھ دیکھ کر بھی ان دیکھا کرنا تھا

....کچھ نظروں نے حسد اور کچھ نے رشک کرنا تھا

....کچھ محسوس کر کے بھی بے حس بننا تھا

.....کچھ تڑپ اس نے سہنی تھی

.....کچھ درد میں نے سہنا تھا

.....ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا

(کرن رفیق)

جہان کھڑکی کے پاس جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا.....جب صفیہ نے پیچھے سے آکر اس کی کہنی تھامی......

"......بھائی

".....بولو

بھائی کب تک چلے گا ایسا' میری شادی کو بھی چار سال ہو گئے ہیں' اب تک تو آپ کو بھی دو بچوں کا بابا بن جانا چاہیے تھا' کیوں خود کو اذیت دے رہے ہیں' آپ خود ہی تو المیرا کو چھوڑ آئے تھے' اپنا نہ سہی ماما کا ہی سوچ لے ......"

"......ابھی میرا دل نہیں ہے شادی کا' جب ہو گا کر لو گا"

بھائی ایک بات کہو' آپ ایمان سے شادی کر لے......" جہان نے صفیہ کو دیکھا.....

وہ صرف میری ایک دوست ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں' اور ویسے بھی کیا وہ مجھ سے شادی کر لے گی' میری اس کی دوست کے ساتھ نسبت رہی ہے' کیا وہ قبول کر لے گی مجھے......" صفیہ ہلکا سا مسکرائی.....

بھائی آپکو یاد ہے تقریبا کئی سال پہلے جب میں ڈاکٹر بن رہی تھی تو میں نے آپکو بتایا تھا کہ میری ہوسپٹل میں جہاں ہم اکثر ٹریننگ کیلئے جاتے ہیں وہاں میری ایک بہت اچھی دوست بنی ہے' وہ میری سینئر ہے' اور اس نے مجھے اپنے بارے میں بتایا ہے کہ وہ کسی سے بے انتہا محبت کرتی ہے' میں نے آپکو بتایا تھا کہ وہ لڑکی اس لڑکے سے بہت محبت کرتی ہے' اس کیلئے روتی ہے' جانتے ہو

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بھائی میں نے اس لڑکے کو کبھی دیکھا نہیں تھا نہ اس لڑکی نے مجھے کبھی اس کی پک دکھائی' اور مجھے اس لڑکے کی قسمت پر رشک آتا تھا کہ کوئی کسی کو اتنا کیسے چاہ سکتا ہے' اور جانتے ہو بھائی جب میں نے پہلی بار اس لڑکی کی تصویر دیکھی تو مجھے اپنی آنکھوں پر حیرت ہوئی تھی کہ یہ وہی لڑکا ہے' تصویر دیکھنے کے بعد میں نے اس لڑکی سے کہا وہ اسے پرپوز کیوں نہیں کر دیتی تو اس نے مجھے کہا کہ وہ لڑکا کسی اور سے محبت کرتا ہے' وہ کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کرے گی' وہ بس آخری سانس تک اپنی محبت کا انتظار کرے گی' اس لڑکی نے اپنی محبت کا کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا تھا مجھ سے بھی پتا نہیں کیسے کر گئی تھی مگر آج مجھے لگتا ہے کہ اس نے اس وقت مجھ سے اپنی محبت کے بارے میں شئیر کر کے بہت اچھا کیا تھا' جانتے ہو بھائی وہ لڑکی کون تھی اور وہ تصویر کس کی تھی......" جہان نے نفی میں گردن ہلائی.....

میرے پیارے بھائی وہ لڑکی کوئی اور نہیں ایمان تھی اور وہ تصویر کسی اور کی نہیں آپ کی تھی......" جہان نے کچھ حیرت سے صفیہ کو دیکھا

ایمان کو بھی معلوم نہیں تھا کہ میں آپکی بہن ہو' اگر اسے پتا ہوتا تو شاید وہ کبھی مجھ سے کچھ شئیر نہیں کرتی ......"

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟؟

کیونکہ آپ کی خوشی المیرا میں تھی' اور آپ کی خوشی مجھے سب سے زیادہ ایمپورٹینٹ تھی میں نے ایمان سے کہا تھا کہ میں آپ سے بات کروگی مگر ایمان نے روک دیا تھا' اور مجھے معلوم ہے وہ آج بھی آپکے انتظار میں ہے' ایمان نے بھی تو اب تک شادی نہیں کی' کیونکہ وہ آپکی منتظر ہے' وہ کبھی اظہار نہیں کرے گی کیونکہ وہ کسی کا دل نہیں توڑتی' مجھے المیرا سے زیادہ ایمان پسند تھی کیونکہ ایمان کی محبت میں نے دیکھی تھی' اور المیرا نے تو آپ سے کبھی محبت کی ہی نہیں ......" جہان کی آنکھ نم ہوئی تھی ....

چلے جائے بھائی ایمان کے پاس وہ آپکو المیرا سے زیادہ خوش رکھے گی' کیونکہ وہ آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہے' وہ آپکی کبھی بے قدری نہیں کرے گی' آج اپنی بہن کی بات مان لے' ایمان کو اپنا لے اس سے شادی کر لے' چلے جائے بھائی اس کے پاس' پلیز بھائی خود کی لائف کو اور برباد مت کرے'

پلیز....."صفیہ نے جہان کے کندھے پر سر ٹکایا.....جہان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا.....

ایمان لاؤنج میں اکیلی ٹہل رہی تھی....وہ اکثر المیرا کے ساتھ یہاں ٹہلتی تھی فری ٹائم میں......مگر اب المیرا یہاں نہیں رہی تھی.....وہ اکیلی ہو گئی تھی اس گھر میں.....جہان بھی وہی آیا......ایمان نے آج پورے چار سال بعد جہان کو دیکھا تھا.....وہ کافی بدلا بدلا سا لگ رہا تھا.....المیرا کے جانے کے بعد وہ کبھی گھر بھی نہیں آیا تھا......اور اچانک اس کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ حیران تھی.....

آپ یہاں اتنے سال بعد....."جہان قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا....

".....تم نے تو پوچھا نہیں سوچا میں ہی آجاؤ' تمھارا حال احوال پوچھنے

وہ میں بس ٹائم نہیں ملتا......"ایمان نے الجھ کر جواب دیا.....

ایمان......"جہان نے پکارا...ایمان نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا.......

مجھ سے شادی کرو گی؟؟؟؟"ایمان کو اپنی سماعتوں پر شبہ ہوا.....

".....جہان یہ آپ

مجھ سے شادی کرو گی' میری سکھ دکھ کی ساتھی بنو گی؟؟؟؟" ایمان کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی....

"......میں آپکے قابل نہیں ہو جہان

کس نے کہا کہ تم میرے قابل نہیں' آج کے بعد دوبارہ کبھی مت کہنا ایسا کہ تم میرے قابل نہیں' میں المیرا کو کھو چکا ہو' مگر اپنی ایک اچھی دوست کو کھونا نہیں چاہتا' بتاؤ رہو گی ساری زندگی میرے ساتھ' میری شریک حیات بن کر' کرو گی مجھ سے شادی......" ایمان نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا..... آج اس کو بھی اس کے صبر کا پھل مل گیا تھا..... وہ روتے ہوئے میں جہان کے سینے سے لگی..... آخر چار سال زندگی کے برباد کرنے کے بعد اس نے بھی ایمان کا ساتھ پالیا تھا......

اور اب تین سال شادی کو ہو گئے تھے.... مگر ان کے ہاں اب تک اولاد نہیں ہوئی تھی...... شادی کے بعد جہان نے کسی قسم کی پابندی ایمان پر نہیں لگائی تھی... ایمان اپنا ہوسپٹل بھی چلاتی رہی اور ساتھ ساتھ جہان کا بھی ساتھ دیتی

رہی....اور آج جہان کا بھی بزنس کی دنیا میں ایک نام چلتا تھا.....آج اس کی اپنی کمپنی تھی.....آج وہ کسی کے ہاں جوب نہیں کرتا تھا بلکہ دوسرے اس کے پاس جوب کرتے تھے.....وہ ایمان کے ساتھ خوش تھا مگر المیرا کو بھول نہیں پا رہا تھا......

جہان بتائے نہ کیا اب بھی آپ کو المیرا کی یاد آتی ہے......" جہان خاموش رہا.....
ایمان کے دل کی حسرت ہی رہ گی کہ وہ کبھی جہان کے منہ سے اپنے لئے محبت کا اظہار سنے......مگر وہ پھر بھی اس سے کبھی کوئی گلہ نہیں کرتی تھی...جہان اس کے ساتھ تھا اس کیلئے یہی کافی تھا.......

**

:چند مہینے بعد

جہان مضطرب سا کوریڈور کے چکر کاٹ رہا تھا...جب کچھ دیر بعد ایک ڈاکٹر نے لال کمبل میں لپٹے ایک ننھے وجود کو اس کی گود میں دیا تھا.....جہان نے اپنے بیٹے کی پیشانی پر بوسہ دیا....اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی.....جہان کی ماں نے بھی جہان کے ماتھے پر پیار کرتے اس کو مبارکباد دی تھی.....جہان نے اس ننھے وجود

کواپنی ماں کی گود میں دیا...... تقریباً آدھے گھنٹے بعد جہان کو ایمان سے ملنے کی اجازت دی گئی تھی..... وہ دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا تو ایک بار پھر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی..... جہان چلتے چلتے ایمان کے قریب آیا.... نیچے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا..... جبکہ جہان کے آنسو اس کے چہرے پر گرے تھے.... ایمان نے بے ساختہ آنکھیں کھولی

"جہان......"

مبارک ہو ہمارے بیٹا ہوا ہے' جو بالکل تمھارے جیسا ہے ہاں مگر اس کی آنکھیں مجھ پر گئی ہے......" جہان نے مسکراتے ہوئے کہا.... ایمان بھی مسکرائی

"مجھے اپنے بیٹے کو دیکھنا ہے جہان....."

ہاں دیکھ لینا' مگر بعد میں کیونکہ ابھی گھر والے اس کے ساتھ بزی ہے......"

ایمان نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا.....

ایمان جہان شاہ' آج مجھے اقرار کرتے ہوئے بالکل بھی عار محسوس نہیں ہو رہی کہ آپ کے عشق نے مجھے خرید لیا ہے' آج تم نے جو اتنا خوبصورت تحفہ مجھے دیا ہے اس کے عوض آج جہان شاہ اپنے دل کو تمھارے پاس ہمیشہ کیلئے گروی

رکھتا ہے 'لو یو.....'' جہان نے مسکراتے ہوئے ایمان کا ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر کہا......ایمان کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی

''......جہان شاہ سوچ لے آپ کو اس قید سے تاحیات رہائی نہیں ملے گی

سوچ لیا ایمان 'اب مجھے رہائی نہیں چاہیے 'آج سے یہ زندگی بس ایمان جہان کی ہے 'اور کون اتنی خوبصورت قید سے رہائی چاہے گا میری جان......'' جہان نے ایمان کے گال پر ہاتھ رکھا......

اور ویسے بھی محبت تو بس محرم سے ہی ہوتی ہے نہ......'' ایمان نے اثبات میں سر ہلایا......آج اس خوبصورت اعتراف پر ایمان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی....ان گرتے آنسو کو جہان نے اپنے لبوں سے چن لیا تھا......آج وہ بھی ایک دوسرے کے سنگ تھے....آخر ایمان کا صبر رنگ لے ہی آیا تھا...جہان کو بھی ایمان سے محبت ہو گئی تھی......

آج سب ایک ساتھ خوش تھے....یوشع جہانزیب کو بھی واپس لے آیا تھا....

جہانزیب بھی اپنی محبت کے ساتھ نکاح کر چکا تھا......اور جہاں تک خدیجہ بیگم کی

بات تھی ان کو بھی ان کے کیے کی سزا مل چکی تھی.... وہ شوہر کی موت کے بعد بالکل پاگل ہو چکی تھی.....

حماد نے بھی یو ایس اے میں اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر لی تھی اور وہ بھی آج ایک خوشحال زندگی گزار رہا تھا...... آج وہ سب ایک ساتھ تھے.... کڑے امتحانوں کے بعد ان سب کی زندگی میں خوشیاں بھر دی گئی...... خوشیوں نے ان کے گھر کا راستہ دیکھ ہی لیا تھا..... سب کو ان کے من پسند شخص کا ساتھ دے دیا گیا تھا.....

المیرا اور یوشع آج ساحل سمندر پر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے قدم سے قدم ملا کر چل رہے تھے..... اور سامنے ہی گیلی ساحل پر تینوں بچے مٹی کا گھر بنانے میں مصروف تھے...... ان دونوں نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا...... وہ آج خوش تھے

صبر کا صلہ اللہ دیتا ہے' جو کہ بہت خوبصورت ہوتا ہے

ختم شد

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

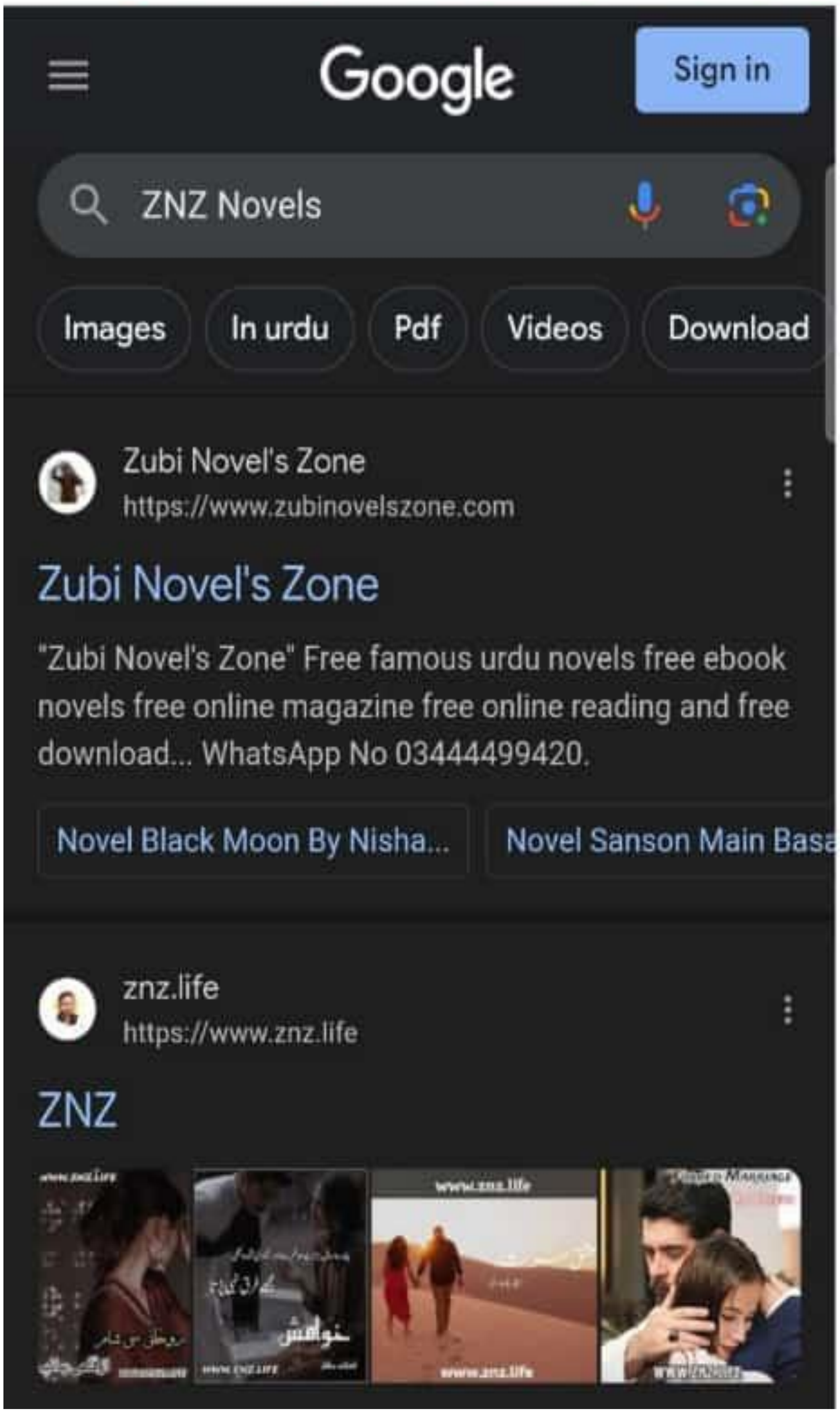

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کررہاہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020
انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now